التفقہ فی الدین من مہام احوال المسلمین

مفصل یزدم متعلم کتاب جامع مسائل فقہیہ معتبرہ مذہب حنفیہ مسمّی بہ تحفۃ العجم



ترجمہ اردو



مترجمہ مولوی سلطان ... ساکن شاہجہانپور بفرمائش مولوی ...

در مطبع صدیقی واقع بریلی طبع گردید

فہرست مضامین تحفۃ العجم ترجمہ کنز الدقائق

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	[illegible]	[illegible]	۵۰	فصل فی المحرمات	۹۱
معنے الفاظ	۴	باب الجنائز	۵۱	باب الاولیاء والاکفاء	۹۳
کتاب الطہارت	۱۱	باب الشہید	۵۴	باب [illegible]	۹۷
فصل فی الغسل	۱۴	باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ	۵۵	باب نکاح الرقیق	۱۰۳
باب التیمم	۱۵	کتاب الزکوٰۃ	۔۔	باب نکاح الکافر	۱۰۴
باب المسح	۱۷	باب صدقۃ السوائم	۵۶	باب القسم	۱۰۶
باب الحیض	۱۸	باب زکوٰۃ البقر	۵۷	کتاب الرضاع	۔۔
باب الانجاس	۲۱	باب زکوٰۃ الغنم	۔۔	کتاب الطلاق	۱۰۸
کتاب الصلوٰۃ	۲۳	باب العاشر	۶۰	باب الطلاق الصریح	۱۱۰
باب الاذان	۲۴	باب الرکاز	۶۱	فصل فی الطلاق قبل الدخول	۱۱۳
باب شروط الصلوٰۃ	۲۴	باب العشر	۔۔	باب الکنایات	۱۱۴
باب صفۃ الصلوٰۃ	۲۶	باب المصرف	۶۲	باب تفویض الطلاق	۱۱۵
باب الامامۃ	۳۱	باب صدقۃ الفطر	۶۳	باب تعلیق الطلاق	۱۱[illegible]
باب الحدث فی الصلوٰۃ	۳۳	کتاب الصوم	۶۴	باب طلاق المریض	[illegible]
باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا	۳۵	باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسد	۶۶	باب الرجعۃ	۱۲۳
باب الوتر والنوافل	۳۶	باب الاعتکاف	۶۹	باب الایلاء	۱۲۶
باب ادراک الفریضہ	۳۸	کتاب الحج	۷۰	باب الخلع	۱۲۸
باب قضاء الفوائت	۳۹	باب الاحرام	۷۱	باب الظہار	۱۳۱
باب سجود السہو	۴۰	باب القران	۷۷	باب اللعان	۱۳۴
باب صلوٰۃ المریض	۴۲	باب التمتع	۔۔	باب العنین	۱۳۷
باب سجدۃ التلاوۃ	۴۳	باب الجنایات	۷۹	باب العدۃ	۱۳۸
باب صلوٰۃ المسافر	۴۴	باب مجاوزۃ الوقت بغیر احرام	۸۴	باب ثبوت النسب	۱۴۱
باب الجمعہ	۴۶	باب اضافۃ الاحرام الی الاحرام	۸۵	باب الحضانۃ	۱۴۴
باب العیدین	۴۸	باب الاحصار	۸۶	باب النفقۃ	۱۴۵
باب الکسوف	۴۹	باب الفوات	۸۷	کتاب الاعتاق	۱۴۸
باب الاستسقاء	۵۰	باب الحج عن الغیر	۔۔	باب العبد الذی یعتق بعضہ	۱۵۰
		کتاب النکاح	۹۰	باب الحلف بالعتق	۱۵۲

مضمون	صفحہ
باب العتق على جعل	١٥٣
باب المدبر	١٥٤
باب الاستيلاد	١٥٥
كتاب الايمان	١٥٦
باب اليمين في الدخول والسكنى وغير ذلك	١٥٩
باب اليمين في الاكل والشرب واللبس والكلام	١٦١
باب اليمين في الطلاق والعتاق	١٦٥
باب اليمين في البيع والشراء والتزوج والصوم والصلوة	١٦٧
باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك	١٧٠
كتاب الحدود	١٧٣
باب الوطي الذي يوجب الحد اولا	١٧٤
باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها	١٧٦
باب حد الشرب	١٧٨
باب حد القذف	١٧٩
فصل في التعزير	١٨١
باب السرقة	١٨٢
فصل في الحرز	١٨٣
فصل في كيفية القطع واثباته	١٨٥
باب قطع الطريق	١٨٦
كتاب السير	١٨٨
باب الغنائم وقسمتها	١٩٠
باب استيلاء الكفار	١٩٢
باب المستأمن	١٩٤
باب العشر والخراج	١٩٦

مضمون	صفحہ
كتاب الآبق	٢٠٠
كتاب المفقود	٢٠٢
كتاب الشركة	
كتاب الوقف	٢١٠
كتاب البيوع	٢١١
باب خيار الشرط	٢١٤
باب خيار الرؤية	٢١٦
باب خيار العيب	٢١٨
باب البيع الفاسد والباطل	٢٢١
فصل في قبض المشتري في احكام البيع الفاسد	٢٢٣
باب الاقالة	٢٢٥
باب المرابحة والتولية	٢٢٦
باب الربو	٢٢٨
باب الحقوق	٢٣٠
باب الاستحقاق	٢٣١
باب السلم	٢٣٢
باب المتفرقات	٢٣٥
كتاب الصرف	٢٣٧
كتاب الكفالة	٢٤١
باب كفالة الرجلين والعبد	٢٤٥
كتاب الحوالة	٢٤٩
كتاب القضاء	٢٥٠
كتاب القاضي الى القاضي	٢٥٣
باب التحكيم	٢٥٥
متفرق مسئلے	٢٥٦

مضمون	صفحہ
كتاب الوكالة	٢٧٠
باب الوكالة بالبيع والشراء	٢٧١
باب الوكالة بالخصومة والقبض	٢٧٦
باب عزل الوكيل	٢٧٨
كتاب الدعوى	״
باب التحالف	٢٨٣
باب ما يدعيه الرجلان	٢٨٥
باب دعوى النسب	٢٨٨
كتاب الاقرار	٢٩٠
باب الاستثناء وما في معناه	٢٩٣
باب اقرار المريض	٢٩٥
كتاب الصلح	٢٩٨
باب الصلح في الدين	٣٠٠
كتاب المضاربة	٣٠٢
باب المضارب الذي يضارب فيه	٣٠٥
كتاب الوديعة	٣٠٩
كتاب العارية	٣١١
كتاب الهبة	٣١٣
باب الرجوع في الهبة وصدقة	٣١٥
كتاب الاجارة	٣١٧
باب ما يجوز من الاجارة وما يكون خلافا فيها	٣١٩
باب الاجارة الفاسدة	٣٢٢
باب ضمان الاجير	٣٢٤
باب فسخ الاجارة	٣٢٧
متفرق مسئلے	٣٢٨

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فصل فی الجزیۃ	[illegible]	کتاب [illegible] بادہ	۲۶۰	کتاب المکاتب	۲۹
باب المرتدین	[illegible]	[illegible] فی الشہادۃ	۲۶۳	باب ما یجوز للمکاتب ان یفعلہ	۳۱
باب البغاۃ	[illegible]	باب الشہادۃ علی الشہادۃ	۲۶۶	باب کتابۃ العبد المشترک	۳۴
کتاب اللقطۃ	۳۳۴	باب الرجوع عن الشہادۃ	۲۶۷	باب موت المکاتب [illegible] وموت المولی	۳۶
کتاب الولاء	۳۳۸	فصل فی الاستبراء وغیرہ	۲۷۱	باب جنایۃ البہیمۃ والجنایۃ [illegible]	
کتاب الاکراہ	۳۴۰	فصل فی البیع والاحتکار وغیرہا	"	وغیر ذلک	۴
کتاب الحجر	۳۴۲	کتاب احیاء الموات	۲۷۳	باب جنایۃ المملوک	۱۰۶
کتاب الماذون	۳۴۴	کتاب مسائل الشرب	۲۷۴	باب غصب العبد المدبر والصبی والجنایۃ	۱۱۰
کتاب الغصب	۳۴۷	کتاب الاشربۃ	۲۷۶	باب القسامۃ	۱۱۲
کتاب الشفعۃ	۳۵۱	کتاب الصید	۲۷۷	کتاب المعاقل	۱۱۵
باب طلب الشفعۃ	۳۵۲	کتاب الرہن	۲۷۹	کتاب الوصایا	۱۱۶
باب ما یجب فیہ الشفعۃ وما لا یجب	۳۵۴	باب ما یجوز ارتہانہ والارتہان بہ وما لا یجوز	۲۸۱	باب الوصیۃ بثلث المال	۱۱۷
باب ما یبطل بہ الشفعۃ	۳۵۵	باب الرہن یوضع علی ید عدل	۲۸۲	باب العتق فی المرض	۱۲۰
کتاب القسمۃ	۳۵۷	باب التصرف فی الرہن	۲۸۴	باب الوصیۃ للاقارب وغیرہم	۱۲۴
کتاب المزارعۃ	۳۶۲	باب ما یوجب القود وما لا یوجب	۲۸۹	باب الوصیۃ بخدمۃ العبد والسکنی	
کتاب المساقاۃ	۳۶۳	باب القصاص فیما دون النفس	۲۹۱	والثمرۃ	۱۲۶
کتاب الذبائح	۳۶۴	باب الشہادۃ فی القتل	۲۹۵	باب وصیۃ الذمی	۱۲۷
فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل	۳۶۵	کتاب الدیات	۲۹۷	باب الوصی	۱۲۸
کتاب الاضحیۃ	۳۶۶	فصل فی الشجاج	۲۹۹	فصل فی الشہادۃ	۱۳۰
کتاب الکراہیۃ	۳۶۷	فصل فی الجنین	۳۰۱	کتاب الخنثی	۱۳۱
فصل فی اللبس	۳۶۹	باب ما یحدثہ الرجل فی الطریق	۳۰۲	متفرق مسائل	۱۳۲
فصل فی النظر واللمس	۳۷۰	فصل فی الحائط المائل	۳۰۳	کتاب الفرائض	۱۳۳

برای سنہ ہجری کہ نسخہ ہذا المطبوعہ مطبع صدیقی ست سطر عنوان خوش متضمن مادۂ تاریخ نوشتہ شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بعد اسکی بندہ ہیچمدان محمد سلطان خان عفی اللہ تعالی عنہ اس کتاب کی دیکھنے والون اور سننے والونکی خدمت شریف مین بعد سلام سنت الاسلام کے یہہ عرض کرتا ہی کہ جب اس خاکسار نے شرح عقائد نسفی کی متن کا ہندی مین ترجمہ کیا اور بعدہ نور الایمان رسالہ نماز کی تاکید کے بیانمین اور رشید المومنین رسالہ قیامت کی حال کے ذکر مین تالیف کیا اور پس ازان تقویۃ الایمان کے دوسرے باب کا ترجمہ مع فوائد مفرقہ کے لکھا اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان اوسکا نام رکھا اب سن بارہ سو باون (۱۲۵۲) ہجری مین اللہ تعالی جلشانہ نے دلمین ڈالا کہ ایک کتاب لکل عبادات اور معاملات کی

بیانہین ... ہندی مرتب کردن لیکن ازبسکہ نئی تالیف سی پرانی کتاب کا اعتبار
زیادہ ہوا فقہ کی کتابون مین کنز کو بہت مختصر اور اوسکو معتبر پایا اسلئے
اوسکی ترجمہ کا ارادہ کیا اور نام اسکا تحفۃ العجم فی فقہ الامام الاعظم رکہا
اللہ کریم اپنی کرم سی پورا اور قبول فرماوی اور خطاسی محفوظ رکہی انہ علی کل شی قدیر
اب مطلب کی شروع ہونیسے پہلی تین باتین یاد رکہنا ضرور ہین اول یہہ کہ ارباب علم
اس ترجمہ مین جس مسئلے کو غلط پاوین مہربانی فرماکر اول اصل کتاب اور اوس کی
شرحون سی مقابلہ کرکے اوسکو درست کردین اور بندہ خیرخواہ کو کم علم اور اس کتاب کو
بلانظر ثانی جانکر معذور رکہین اور طعن سی یاد نفرماوین تو یقین حصول ثواب کا ہی اور صرف
طعن کرکے گناہ سے لذت حاصل کرنا عقلمندی سی بعید ہی دوسری یہہ کہ جو مسئلے اپنی
کتاب مین لکہی ہین اسکو اتنا علم کی سجا نہین اور کتابون سی بہی تفصیل اوسکی دریافت کرو
تو فائدہ زیادہ حاصل ہوگا اور اختلاف بہی معلوم ہوجاویگا یہہ متن کا صرف ترجمہ ہی شرح
نہین ہی مگر جو شخص اسکو غور سی کئی بار دیکہیگا یا اوستادسی پڑہیگا تو اصل مسئلہ اس
بہی بخوبی دریافت ہوجاویگا تیسری یہہ کہ بعضی لفظ ایسی تہے کہ اگر انکا ترجمہ مسئلے
مین کیا جاتا تو پورا مسئلہ سمجہہ مین نہ آتا اور اکثر جگہہ عبارت طویل ہو جاتی اس لئے
یون بہتر معلوم ہوا کہ ان لفظونکو اسی مقام پر اول لکہی اور انکا مطلب جو اس کتاب سے
متعلق ہی بیان کیجئے تاکہ ان لفظون کے معنی معلوم ہورہین پہر آیندہ کو تردد نہو
الف وہ لفظ یہہ ہین استبراء عورت کا رحم پاک ہونیکا انتظار کرنا یعنی جس عورت

کو حیض آنا اترتا ہوا اوسکو ایک حیض آچکے اور جو کم یا زیادہ عمر کی ہو اوسکو ایک
مہینا گذر جاوے اور حاملہ کا جب حمل وضع ہو جاوے تب اوس ہی صحبت کرنا **اہل کتاب**
یہود اور نصاری **ایجاب** لینی والا یا دینے والا جو اول بات کہی مثلا لینے والا
کہی کہ مین نے یہ چیز مول لی یا دینے والا کہی کہ مین نے یہ چیز بیچی **اُجرت** مزدور کی محنت کے دام مکان
یا سواری کے کرایہ کے دام یا تنخواہ **اِقالہ** مول لی ہوئی چیز کو آپسکی رضامندی سے پھیر دینا
ام ولد وہ باندی جو میاں سے اولاد جنے **آثار** پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صحابیون اور تابعین کے کلام **اجیر** جو اجارہ کرے اجرت سے یعنی مزدور نوکر
امانت دار جسکے پاس دھرودھر رکھی ہو یعنی دھرودھر رکھنے والا **استصناع** کاریگری
پیشہ وری اہل حرفہ سے کچھ کام بنوانا **آدمی حلال** جو آدمی احرام نہ باندھے **امام**
حاکم اور پیشوا اور پیش نماز **اصلی** وہ گواہ جو آپ دیکھا ہوا گواہی دے **بیت**
کوٹھری **بدل کتابت** جو روپیہ مکاتب کے ذمہ پر ٹھہرایا **بضاعت** جو مال کسیکو
دیا اس شرط پر کہ اسکا نفع بھی مجکو دیجیو **بالغہ** نو برس سے زیادہ کی لڑکی **بائنہ** وہ
طلاق جس سے عورت بالکل نکاح سے جاتی رہے اور وہ عورت بغیر عدت و نکاح ثانی کے
رجوع نکر سکے **بعض** سب مین سے تھوڑا یعنی کچھ **بائع** جو شخص بیچے یعنی بیچنے والا **بیع** بکنا اور بیچنا
بالغ بارہ برس سے زیادہ کا لڑکا **باطل** جو اصل اور وصف دونون سے ناجائز ہو **بیت المال**
بادشاہی خزانہ اور مال کا خانہ جسمین سب مسلمانونکا حق ہے **بالوعہ** وہ گڈھا جسمین خراب
پانی اور غلاظت جمع ہوتی ہو **بدنہ** اونٹ اور گائے بیل **باغی** مسلمان بادشاہ سے

ت پہرا ہوا ترجمہ ایک زبان کی بات دوسری بولی مین کہنا جیسی فارسی کو ہندی مین
تزکیہ گواہ کا عیب ہنر دریافت کرنا تصرف خرچ کرنا کام مین لانا اپنا حکم
کسی چیز پر جاری کرنا وغیرہ تصدیق دوسری کی بات کو سچا بتانا تعریض قولی
ث ایسی بات کہنا جس سی کچھہ بنی یا بگڑے ثمن قیمت اور دام جنب جیسی نہانا فرض
ج ہو جنایت وہ قصور جس سی کسی کا نقصان ہو بدنکا جیّد کہرا اور بہتر جائز جسکا
پہلی کرنا کچھہ مضائقہ نہین جبیرہ تیلیان جو ٹوٹے ہوی عضو پر یا زخم پر باندہتی ہین
ح حجت گواہ اور دلیل جس سی کسیکے ذمہ پر کچھہ ثابت ہوجاوی حوالہ اوترا دینا
یعنی اپنی اوپر کے دام اور پر اوترا دینا جسکو انچہ کہتی ہین حانث قسم کہاکر
اوسکو نہ نباہنی کا گنہگار حدود قصور اور گناہ کی سزا جو شریعت سی مقرر ہی حُرّ میان
اور اپنی آپ کا مالک جو کسیکا غلام نہو حبس روکنا قید کرنا اپنی قبضہ مین رکہنا
حال جسکا اداکرنا اوسیوقت ننے مہلت لازم ہو حکومت عدل ناقص چیز کو
بازار مین دکہاکر اوسکی قیمت گتوانا پہر یہہ گتوانا کہ اگر اسمین یہہ نقصان نہوتا تو
یہہ چیز کتنی کی ہوتی پہر جسقدر قیمت اوسکی نقصان سی کم ہوتی اوسقدر تاوان کرنیوالے
کے ذمی ٹھہرانا حرام جو بلے عارضے کے شریعت سی منع ہی اوسکو للہ نکرنا ثواب
اور کرنا عذاب اور متفق علیہ حرام کا حلال جاننی والا کافر ہے حربی جو کافر کہ مارڈالنے
خ کے قابل ہو دار الحرب کا رہنی والا خیانت دغابازی فریب ہوکے سی کسیکا
مال لینا خلیفہ بادشاہ اور نائب خارج جو شخص قابض نہو خمار دانتی یعنی اوڑہنی

خصی جسکے بیضے ملڈالے ہون یا نکال ڈالے ہون کہ اوسکو شہوت نرہے دہرا د
جو شخص اپنی چیز کسیکے پاس دہر رکہے دار الحرب کافرونکا ملک دیت خون کے
بدلے کا زر یعنی خون بہا دیت مغلظہ کتاب الدیات مین اسکا مطلب لکہا ہے دار
چار دیواری کا مکان گہر حویلی کہنڈل دار الاسلام مسلمانونکی عملداری دَین
جو مال کسیکا کسی پر آتا ہو خواہ قرض خواہ اور طرحکا دائن جسکا مال آتا ہو کسی پر
ذوات القیم جسکے جاتے رہنے سے اوسکی قیمت دینا آوے ذمی وہ کافر جو ذ
مسلمان کی رعیت ہو ربیب جورو کا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو ربیبہ جورو کی بیٹی جو ر
پہلے خاوند سے ہو رمی جمار حج مین منا کی جمرونکو ٹہیکریون سے مارنا رجوع
کیے ہوئی عقد سے پہر جانا دی ہوئی چیز پہیر لینا راس المال جمع پونجی یعنی اصل
مال جسپر نفع بڑہے رب المال مال کا مالک راہن اپنی چیز کا گرو رکہنے والا
رب سلم خریدنے والا یعنی جو بدنی پر دام دے رجم زانی کو پتہرون سے مارنا ردی
ناقص زیوف ایسا کہوٹا کہ بیت المال مین نہ لین اور بازار مین چلے یعنی ملت ز
سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویہ اور وہ جو حضرت نے ہمیشہ کیا س
اور ایک دو مرتبہ ترک بھی کیا تو اوسکا کرنا ثواب اور ترک کرنا گناہ ستوقا کہوٹا
روپیہ جسکے اندر بالکل تانبا ہو سلم بدنی یعنی وہ سودا جسکے دام نقد دے اور
مبیع وعدہ پر رہے سعی صفا اور مروہ پر چڑہنا اور درمیانین دوڑنا شرا ش
مول لینا خرید کرنا شرب پانیکا حصہ اور حق شفیع شفعہ کا حقدار صفی غنیمت ص

کے مال مین سے اول پیغمبر صاحب کچھہ اچھی چیز لے لیتی تھی اوسکا نام صفی ہے
صاحب ترتیب وہ شخص جسپر پانچ نماز دن مین سے زیادہ قضا نہون صفت
چیز کا حال کہ ایسی ہے یعنی اوسکی متعلق کی باتین صحابیہ کافرہ عورت جو کسی پیغمبر
ایمان اور خدا کی کسی کتاب کا اقرار رکھتی ہو صحیح ٹھیک درست جائز یعنی شریعت
سے معتبر صاع برتن ہوتا ہے اوس سے ناپکر چیز بیچتے ہین ڈبلی کلدار اسی روپیہ بھر
کے سیر سے ساڑھے تین سیر گیہون اوسمین سماتے ہین ضمان عوض اور بدلے ض
کا ذمہ طریق راہ گلی ظلہ چھجہ سایبان وغیرہ جو چیز دیوار سے آگے کو بڑہی ہوئی ط ظ
نکلی ہوئی ہو سایہ دار عددی متقارب جو چیز ایک سی ہو اور گن کر بکے جیسے اخروٹ ع
عاقلہ کتاب المعاقل مین اسکا مطلب لکھا ہے عدالت گواہ مین شرعی عیب نہو
عقود وہ معاملے آپسکے جسمین ایجاب قبول ہو عشر دسوان حصہ عقر زنا کی اجرت
جسقدر عورتکو دیجاوی اوسقدر عمرو یہہ نام ہے اپنی طرف سی ٹھہرایا ہوا بات سمجھانے
کے لئے جیسے زید بکر بختاور خالد محمود ہندہ عقار زمین وغیرہ غیر منقول چیزین
عاجز جو کمانے سی اور کام کرنے سی لاچار ہو یعنی نکرسکتا ہو اور عجز لاچاری
بیمقدوری ناطاقتی عروض چیزین اسباب سوای روپیہ اشرفی کے عدل وہ
گواہ جسمین کچھہ شرعی عیب نہو عزل انزال کیوقت عورت سی علحدہ ہوجانا اور اندر انزال
نکرنا عین معین چیز جیسے اسباب غصب بیگانی چیز پر ناحق قبضہ کرلینا غاصب غ
جو شخص بیگانی چیز پر ناحق اپنا قبضہ کرلے غائب جو شخص حاضر نہو اور پردیس مین ہو

یا اوسکا حال نہ معلوم ہو کہ کہان ہی **غیر مدخولہ** جس عورت سی صحبت نکی ہو **غش** گہونٹی
بلونی **غبن** اوسکا مال دغا بازی سی لے لینا **فرض کفایہ** اسکی معنی کتاب السیر مین ف
لکھی ہین **فسخ** کئی ہوئی معاملہ کو توڑ ڈالنا گویا ہوا ہی نہ تھا **فاسد** جسکی اصل تو جائز
مگر وصف سی ناجائز ہو گا **فرض** خدا کا حکم جو دلیل قطعی سے ثابت ہو تو بجا لانا اوسکا
ثواب اور بعذر اوسکا نکرنا عذاب اور متفق علیہ فرض کا منکر کافر **فاسق** جو شخص
ایسا کام کرہی کہ شرع سی وہ کام ممنوع ہو **فرعی** وہ گواہ جو اصلی گواہ سی سنکر
گواہی دہی **قابلہ** جو عورت لڑکا لڑکی جنا دہی **قیمت** بکی ہوئی چیز کے بدلے کے دام ق
قدر تعداد اور اندازہ **قصاص** جان یا جسم کے نقصان کا بدلا لینا جان کے
بدلے جان اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور ناک کے بدلے ناک وغیرہ **قرض** اودہار
یعنی جو مال نقد کسیکو دیا اوسکا کام چلنے کو پہیر لینے کی شرط پر **قاتل** جو مار ڈالے
قبول لینی یا دینی والیکا ماننا **قیمت مثل** ویسی ہی چیز جتنے کو بازار مین ملے
وہ دام **کنیف** پاخانہ جا ضرور سنڈاس **کفیل** ضامن یعنی جسکو اور بدلے ک
دینا آوی **لغو** جسکا ہونا نہونا دونو برابر گویا تھی ہی نہین **مدعی بہا** وہ چیز جسکا ل م
کوئی دعوی کرہی **مکاتب** وہ غلام جسکو میان نے لکھدیا کہ اتنا پیسا روپیا تو لا دی
تو تو آزاد ہی **مستحب** جو پیغمبر صاحب نے کبھی کیا کبھی نکیا اور جو اگلے نیک لوگون نے کیا اوسکا
کرنا ثواب اور نکرنا گناہ نہین **مغصوب** وہ چیز جسپر کسی نے ناحق قبضہ کر لیا **مضاربت**
جو دوسرے کے مال سی تجارت کرکر نفع بڑہا دی اپنا حصہ ٹھہرا کر **موہوب** ہبہ کی ہوئی چیز

مجبوب جسکے خصیے اور عضو تناسل کاٹ ڈالا ہو یا نہو مؤکدہ سنت جس سنت
کے کرنیکو تاکید ہو جیسے واجب مدخولہ جس عورت سی صحبت کی ہو معلقہ کسی بات
پر اٹکی ہوئی منجزہ جو فوراً ہو جاوے نہ اٹکاؤ کے مراہقہ جو لڑکی بالغ ہوا چاہتی
ہو مخنث ہیجڑا زنانہ محدث جسکو وضو نہو مباح جسکے کرنے نکرنیکا اختیار ہو اور
اوسمین ثواب یا عذاب نہین معدود جو چیز گن کر بکتی ہو مفرد جو صرف حج کے لئے
احرام باندہی منفرد جو اکیلا نماز پڑہے مجحور جسکو سوداگری سی ممانعت ہوگئی ہووے
مدبر جس غلام کو میان نے کہا کہ تو میری مرنیکے بعد آزاد ہی مستاجر اجارہ
لینے والا مزدوری کرنیوالا نوکر رکہنی والا کرایہ دار مقر جو شخص اپنے اوپر کسیکی حق کا
اقرار کری معیر عاریت دینی والا جو شخص اپنی چیز کسیکو عاریت دے مستعیر عاریت
لینے والا یعنی جو شخص کسیکی چیز عاریت لے مضطر جو ایسا گہبرایا ہوا ہو کہ
اوسکو کچھہ اور نہ بن آوے مغشوش جس چاندی یا سونے مین کچھہ کہوٹ ملا ہووے
مستقرض جو شخص قرض لے مبیع جو چیز بک گئی مذروع جو چیز گز سے ناپ کر
بکے مستبضع بضاعہ دینی والا یعنی مال کا مالک موقوف جسکا ہونا نہونا
اور بات پر اٹکا ہوا ہو محدود القذف جسکو بہتان کرنیکی سزا ہوئی ہو مراہق جو لڑکا
بالغ ہوا چاہتا ہو مسبوق جو پہلی رکعت کی بعد امام کے پیچھے نماز مین ملا ملک
مطلق اصل چیز کی ملکیت منجنیق ہتہیار کا نام ہی مدرک جو سری سی امام کے
ساتھہ نماز مین تہا مکیل جو چیز برتن سے ناپ کر بکے مکیال ناپنی کا برتن جس سے

ناپ کر چیز بکے **مستعجل** جو نقد اسکا ادا کیا جاوے **مؤجل** جسکا وعدہ ٹھہری کہ
آئندہ کو ادا کرین **محیل** اپنے ذمہ پر کے دام اور پر اوترانیوالا یعنی **مقروض**
مدیون مدعی علیہ **محتال** جسکے لئے حوالہ کیا یعنی اپنے دام مانگنے والا مدعی **منزل**
حویلی مکان جسمین کئی مکان ہون **منقول** جو چیز ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جاوے
خواہ خود جیسے جانور خواہ کسیکے لیجانے سے جیسے اسباب **مجہول** جو معلوم نہو
مسیل بدرو مہری پرنالہ ناودان **مقتول** جسکو کسی نے مار ڈالا **مقوم**
جو شخص چیز کی قیمت جانچکر بتا دے جیسے دلال وغیرہ **مقیم** جو شخص اپنے گہر ہو یا پندرہ
دن یا پندرہ دن سے زیادہ رہنے کے ارادہ پر کہین ٹھہرا ہو **مال معصوم** جس مال
مین غیر کو دست اندازی درست نہین **مؤتمن** متقدی **مرتہن** جسنے اپنے پاس کسیکی
چیز گرو رکہی **موزون** جو تلکر بکے **مدیون** جسپر مال آتا ہو کسیکا دیندار **ماذون**
جسکو مالک یا مربی نے سوداگری کی اجازت دی **محصن** جسنے کبہی زنانہ کیا
مرہون جو چیز گرو ہو **مستامن** جو اور دین والے کی عملداری مین اوس کی
اجازت سے جاوے **مکفول عنہ** جسکی ضامنی کی یعنی مدعی علیہ **مکفول لہ** جسکے لئے
ضامنی کی یعنی طالب اور مدعی **محتال علیہ** جسنے اوترانا اپنے اوپر مانا اور اپنے
اوپر اوترالیا یعنی آپ جو مدعی علیہ ٹھہرا **مسلم فیہ** وہ چیز جسکی بدنی کی **مسلم الیہ**
جو شخص بدنی پر دام لے یعنی چیز کا بیچنے والا **موہوب لہ** جسکو چیز ہبہ کردی
مقر لہ جسکے حق کا مدعی علیہ اقرار کردے یعنی مدعی **مصالح عنہ** وہ چیز جسکی بابت

جهگڑا تها پهر اوسکی عوض ایک چیز پر صلح ہوگئی یعنی مدعی بہا مصالح علیہ جس چیز پر
صلح ٹهہری یعنی جو چیز مدعی علیہ مدعیکو مدعی بہا کے بدلے مین دیوے معتوہ
بَورا ادمی جو بعضی کام دیوانون کیسی کری اور بعضی عاقلون کیطرح مکروہ جو کسی
عارضی کے سبب سی منع ہی اوسکو للہ نکرنا ثواب اور کرنیمین عذاب کا خوف اور
اوسکا حلال جاننا کفر نہین پہر وہ جو معاملات مین مکروہ ہی اوسکی معنی کتاب الکراہیۃ
مین لکهی ہین موصی لہ وہ شخص جسکی لئی وصیت کی موصی بہ وہ چیز جسکی وصیت
کی موصی وہ جو وصیت کری مشتری جو مول لے یعنی مول لینی والا خریدار گاہک
مثلی جسکی ہلاک ہونے سی ویسی ہی چیز دینا آوی مزکی جو شخص گواہ کا عیب و ہنر
دریافت کرے متعدی وہ چیز جس سی دوسری چیز ثابت ہو مقتدی جو امام
ن
کے پیچهی نماز پڑہی نفقہ روٹی کپڑا وغیرہ خرچ نبہرج جو روپیہ ایسا کهوٹا ہو کہ نہ
سوداگر لے اور نہ بیت المال مین لیا جاوی ناشزہ جو عورت خاوند کی تابعداری سے
نکلجاوی نقود روپیہ اشرفی یعنی دام نکول قسم کہانیسی انکار کرنا نبیذ تمر چهوہارے
و
بهگو کر نچوڑا ہوا پانی ولاء مربیگری والی بنا واجب جو دلیل ظنی سی خدا کا حکم
ثابت ہو تو فرض اور واجب ایک ہی ہی مگر واجب کا منکر کافر نہین واہب جو شخص چیز
ویدے یعنی ہبہ کرنیوالا ودیعت دہرو ہر امانت وجوہ فقہ مسئلونکی دلیلین وصی جسکو کہہ
دیوے میری مرنیکی بعد یون کیجو ولی مربی والی وارث ہدیہ تحفہ سوغات یعنی وہ چیز جو کوئی
محبت کے سبب سے بهیجے اور دی ہلاک چیز کا کهو جانا ٹوٹجانا جاتا رہنا کام کی نرہنا+

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله

الہی ہمکو اور ہماری بھائی مسلمانونکو توفیق دی کہ اپنی عبادات اور معاملات تیری حبیب
محمد صلے الله علیه وآله واصحابه وسلم کی شریعت کے موافق درست کرین اور اوس رسول
مقبول کی سنت کو ہر امر مین اپنا پیشوا گردانین اور ایسی ملک مین بسین جہان عبادات اور
معاملات صحیح بن پڑین خداوندا کریما تو اپنی محض کرم اور فضل سی ہماری گناہون سے
درگذر فرما اور ظاہری اور باطنی بیماریون سی ہمکو شفا دی آمین یارب العلمین وصلی علی
سید المرسلین محمد وآله واصحابه اجمعین **کتاب الطہارت** یعنی ستہرائی کی مسئلے
مسئلہ وضو مین فرض ہی مونہہ دہونا جہان سی سر کے بال جمتی ہین ٹہوڈی کے
نیچے تک اور ایک کند یا سی دوسری کند یا تک اور دونون ہاتہونکا دہونا کہنیون کے
ساتہہ اور دونون پانو دہونا ٹخنون سمیت اور چوتہائی سر اور داڑہی کا مسح کرنا
مسئلہ وضو مین سنت ہی دونون ہاتہہ دہونا گٹون تک شروع مین اور بسم الله کہنا
اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا ہر بار علیحدہ پانی اور داڑہی کا خلال
کرنا اور انگلیونمین خلال کرنا اور وضو کے عضو کو تین تین مرتبہ دہونا اور دل کے
ارادہ سی وضو کرنا اور سب سر کا مسح کرنا ایکمرتبہ اور دونو کانونکا مسح کرنا سر
مسح سی بچی ہوئی پانی سی اور اوس ترتیب سی وضو کرنا جو قران مین مذکور ہی اور ایک
عضو کے بعد دوسرے کو لگاتار دہونا **مسئلہ** وضو مین مستحب ہی سیدہی عضو کو

پہلے دہونا اور گردن پر مسح کرنا مسئلہ وضو ٹوٹجاوی اگر ناپاک چیز بدن
کے اندر سے نکلے یا منہ بہر کے قے ہو اگرچہ پیٹ ہون یا لہو کی پہٹک ہون یا
کہانا ہو یا پانی ہو مسئلہ اگر منہ سی یا ناک سی بلغم گرا تو وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ
اگر تہوک مین ملا ہوا تہا خون نکلا کہ تہوک اُس سی زیادہ ہی تو وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ
اگر ایکمرتبہ جی متلایا اور تہوڑی تہوڑی کئی مرتبہ قے ہوئی تو وہ سب جمع کی اگر منہ
بہر کے ہو سکے تو وضو جاتا رہا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر کروٹ پر لیٹ کر یا چوتڑ
پر بیٹہکر سویا تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر بیہوش ہوگیا یا دیوانہ ہوگیا یا نشہ مین
آگیا تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر بالغ آدمی نماز مین ٹہٹہا مار کر ہنسا تو وضو جاتا
رہا اگرچہ سلام پہیرتے وقت ہنسا تہا مسئلہ اگر مرد اور عورت دونون ننگے ہوکر
لپٹین تو وضو جاتا رہا مسئلہ اگر زخم مین سی کیڑا نکل پڑا یا عضو تناسل عورت کو
چہوا یا تو وضو نہین ٹوٹتا **فصل فی الغسل** یعنی نہانے کے تعلق کے مسئلے

فصل غسل

مسئلہ غسل مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن پر پانی بہانا فرض ہے
مسئلہ بدن ملنا اور بے ختنہ کئی ہوئی آدمیکو اپنی کہولڑی کے اندر پانی ڈالنا
فرض نہین مسئلہ غسل مین سنت ہی کہ دونون ہاتہ دہووی اور شرمگاہ دہووے
اور بدن پر جو نجاست لگی ہو دہووی پہر وضو کری مگر پانو غسل کے بعد دہووی پہر
ساری بدن پر تین بار پانی بہاوی مسئلہ اگر بالون کی جڑین بہیگ جاوین تو گوندہی
ہوئی چوٹی کا کہولنا فرض نہین مسئلہ نہانا تب فرض ہو جب عضو تناسل ٹہر کر

بہی نکلے اور منی جب اپنی جگہہ سی علٰحدہ ہوئی اوسوقت شہوت ہو یا سپاری چہپ جاوی
پیشاب کے یا جا ضرور کے مکانمین تو اسصورتمین کرنیوالا اور کرانیوالے دونونپر
غسل فرض ہے یا عورت حیض اور نفاس سی پاک ہو تب اوسپر فرض ہی مسئلہ
مذی اور ودی کے نکلنی سی غسل فرض نہین ہوتا مسئلہ اگر نیند مین اپنے آپ کو
صحبت کرتے دیکہا پہر جاگا تو اپنا بدن یا کپڑا گیلا نپایا تو نہانا فرض نہین مسئلہ
جمعہ کی نماز کے لئی اور دونون عیدونکی نماز کے لئی اور احرام باندہنی کے لیئے
اور حاجیونکو عرفہ کے روز نہانا سنت ہی مسئلہ مُردیکو نہلانا اور اوسکو جو کافر
جنبی مسلمان ہوا نہلانا واجب ہی مسئلہ اگر کافر مسلمان ہوا اور جنبی نہین تو اوسکو
نہلانا مستحب ہی مسئلہ وضو کیا جاوی مینہ کے پانی اور سوت کے پانی اور دریا
کے پانی سے اگرچہ اُس پانی کا بو یا مزہ یا رنگ کسی پاک چیز کے پڑنیسے بگڑ گیا
ہو یا ایک جگہہ پر بہت روز رہنے تک رکا رہنی سی بو کر اوٹہا ہو مسئلہ اُس پانی
سی وضو درست نہین جو بہت پتون کے پڑنے سے بگڑ گیا ہو یا اوسمین کوئی
چیز ڈالکر اوٹہائی ہو کیسی پاک خشت یا پہل سی نچوڑا ہو یا اور چیز پانی مین ملکر غالب ہو گئی کہ
وہ پتلا نکلے مسئلہ جو پانی بہتا نہو اور اوسمین ناپاک چیز پڑی اگر وہ پانی دہ گز
لنبا اور دہ گز چوڑا مین ہی تو وہ پانی پاک ہی جیسے بہتا ہوا اور اگر دہ گز سی
کم مین ہی تو ناپاک ہی مسئلہ بہتا پانی وہ ہی جسمین تنکا بہی تو وہ بہا [illegible]
تو ایسی پانی مین اگر ناپاکی کا نشان نہ معلوم ہو تو پاک ہی وضو کے لائق اور ناپاکی

رنگ اور بو اور مزہ سے پہچانی جاتی ہے مسئلہ اگر پانی کے اندر ایسا جانور جسمین
بہتا ہوا خون نہین ہوتا جیسے مچھر یا مکھی یا بڑ یا بچھو یا مچھلی یا مینڈک یا کنگھا مرگیا
تو وہ پانی ناپاک نہین مسئلہ جو پانی کہ بندگی کے خرچمین آیا یا حکمی ناپاکی اس سے
دور کی جب وہ پانی ایک جگہہ پر ٹھہر گیا تو وہ خود پاک ہے مگر اور چیز کو پاک نہین کرسکتا
مسئلہ اگر زید جنب کوئے کے اندر پیٹھا اور ظاہر مین کوئی ناپاکی اوسکے بدنپر
نہین تو بموجب مذہب امام اعظمؒ کے کوئے کا پانی ناپاک ہوگیا اور زید جیسا
ناپاک تہا ویسا ہی جنبی رہا اور امام یوسفؒ کے کہنے بموجب پانی پاک اور وہ شخص
جیسا تہا ویسا ہی ہے اور امام محمدؒ کے کہنے بموجب وہ پانی پاک ہے اور وہ شخص بھی
پاک ہوگیا مسئلہ جو کچا چمڑہ پکایا گیا وہ پاک ہوگیا مگر سوٗر اور آدمی کا چمڑا
پکانے سے پاک نہین ہوتا مسئلہ آدمی کی اور مردہ جانور کی ہڈی اور بال
پاک ہے مسئلہ اگر کوئے مین کوئی ناپاک چیز گری تو اوسکا سب پانی نکالا جاوے
ہان اگر دو لینڈیان اونٹ کی یا دو مینگنیان بکری یا بہیڑ کی یا کبوتر کی بیٹ گری
تو وہ پانی ناپاک نہین مسئلہ جس جانور کا گوشت کہانا حلال ہے اوسکا پیشاب
نجس ہے مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو نہین ٹوٹتا وہ چیز نجس بھی نہین مسئلہ
جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب ہرگز پیا نجاویگا مسئلہ اگر چوہا یا
چوہے برابر اور کوئی جانور کوئے مین گر کر مرگیا تو بیس درمیانی ڈول اوسمین سے
نکالڈالے تو وہ کوا پاک ہوجاوے اور اگر کبوتر سا جانور مرگیا تو چالیس ڈول

اور اگر بکری سا جانور مرا تو بالکل پانی نکالا جاوے تب وہ کنواں پاک ہو مسئلہ اگر کوئی
جانور کوئے مین پھولا یا پھٹ گیا تو بالکل اوسکا پانی نکالا جاوے مسئلہ اگر کوئی
مین سوت ہوا اور سب پانی نکل نسکے تو دو سو ڈول نکالے جاوین مسئلہ اگر کوئے
مین سے مرا سڑا اگلا جانور نکلا اور معلوم نہین کہ کب گرا تہا تو اوسکو تین رات دن
پہلے سے ناپاک ٹھہراوین اور اگر وہ جانور پھولا پھٹا نہ تہا تو وہ کنوان ایکدن
رات پہلے سے ناپاک ٹھہریگا مسئلہ جسکا پسینا پاک ہے اوسکا جھوٹا بھی پاک ہے اور
جسکا پسینا ناپاک اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہے مسئلہ آدمی کا جھوٹا اور گھوڑے کا
جھوٹا اور جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا جھوٹا پاک ہے مسئلہ کتے اور سور
اور چار پاے شکاری جانورونکا جھوٹا ناپاک ہے مسئلہ بلی اور چھوٹی پھرتی
مرغی اور پرند شکاری جانورونکا جھوٹا اور اُن جانورونکا جھوٹا جو گھرونکے
سوراخونمین رہا کرتے ہین مکروہ ہے مسئلہ گدہے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے اگر
اور پانی نملے تو مشکوک پانی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرلے اور اختیار ہے کہ
پہلے ایسے پانی سے وضو کرے یا تیمم کرے مسئلہ اگر پانی مین چھوہارے بھگوے
سو وہ پانی میٹھا ہوگیا تو اوس سے وضو کرے اگر اور پانی نہ ملے ایسے مقام پر تیمم
واجب نہین باب التیمم یعنی تیمم کرنیکے مسئلے مسئلہ اگر پانی چار ہزار
گز کے فاصلہ پر ہو یا شخص بیمار ہو یا سردی ایسی ہو کہ جس سے بیمار ہو جانے
یا مرجانے کا خوف ہو اور پانیکے پاس کوئی درندہ ہو یا کوئی دشمن ہو یا پانی کا

خوف ہو یا ڈول رسی نہو تو تیمم کرنا جائز ہی مسئلہ تیمم میہ ہی کہ زمین کی قسم سی جو
پاک چیز ہو اگرچہ اوسپر غبار نہو یا غبار ہو مگر کہ پاک زمین موجود ہو تیمم کا ارادہ کرکر
ایکدفعہ ہاتہہ مارکر بالکل چہرے پر اور دوسری بار ہاتھہ مارکر بالکل دونوں ہاتہہ
دونوں کہنیوں سمیت مسح کرے مسئلہ جنب اور حائض کو بھی تیمم کرنا درست ہی
مسئلہ اور صحیح ارادہ دل سی کرنا تیمم مین فرض ہی پہر اگر کافر نے تیمم کیا تو لغو
ہے اور اگر وضو کیا تو جائز ہی مسئلہ اگر مسلمان نے تیمم کیا پہر وہ معاذ اللہ
مرتد ہو گیا تو تیمم نہین ٹوٹ گیا مسئلہ جس سی وضو ٹوٹتا ہی اوسی سی تیمم ٹوٹتا ہی
مسئلہ اگر حاجت سی زیادہ پانی ملا تو تیمم کرنا جائز نہین اور تیمم کرنے کے بعد
اگر ملا تو تیمم ٹوٹ گیا مسئلہ اگر پانی ملنی کی امید ہو تو مستحب ہی کہ پانی ملنی کی امید پر
نماز اخیر وقت پڑہی اور اگر وقت سی پہلے تیمم کر لیا تو بھی جائز ہی مسئلہ ایک
تیمم سی دو فرض ادا کرنا اور نفل درست ہی مسئلہ اگر جنازہ کی نماز یا عید
کی نماز جاتے رہنی کا خوف ہو تو بھی تیمم جائز ہی مسئلہ اگر وضو سی عید کی نماز
شروع کی کچہہ ادا کی تھی کہ وضو جاتا رہا اور تیمم کرکے ویسی ہی باقی ادا کرلے
تو بھی درست ہی مسئلہ جمعہ کی نماز یا وقتی نماز کے جاتے رہنے کے خوف سی
اگر تیمم کیا تو جائز نہین مسئلہ اگر اپنی اسباب مین سی پانی رکہا ہوا تہا اور بہول
گیا سو تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی یاد ہوا تو اوس نماز کو دوہرا کرنہ ادا کری
مسئلہ اگر گمان ہو کہ پانی ملیگا تو ایک تیر بہر کے فاصلے تک پانی کی تلاش

جانا واجب ہی اور نہین تو نہین مسئلہ اگر اپنے ساتھی پاس پانی ہو تو اوس سے
پانی مانگے اگر وہ ندی تو تیمم کرے اور اگر وہ رواج زمانہ کی موافق قیمت مانگے اور
اپنے پاس دام ہون تو پانی مول لیکر وضو کری اور اگر رواج سی زیادہ قیمت
مانگے تو تیمم کرے مسئلہ اگر تمام بدن سی زیادہ جسم زخمی ہو تو تیمم کری اور اگر
تھوڑا زخمی ہوا اور زیادہ چنگا ہو تو وضو کری اور یون نکری کہ تیمم بھی کرے اور وضو بھی
باب المسح یعنے مسح کرنیکے مسئلے مسئلہ موزون پر مسح کرنا عورت اور مرد دونو
کو جائز ہی اگر جنب نہون مسئلہ مسح تب جائز ہے جب پوری وضو تو کے موزون
پہنے ہوئیگی مسئلہ مقیم کو مسح کرنا جائز ہی وضو توڑنے کے بعد سی ایکدن اور
ایک رات تک اور مسافر کو تین دن رات تک مسئلہ مسح یہہ ہی کہ موزون کے اوپر
تین اونگلیان تر اسطرح پھیری کہ پانو کی اونگلیونکی طرف سی شروع کری اور پنڈلی
تک کھینچے مسئلہ جو موزہ بہت پھٹا ہو یعنی پانو کی چھوٹی تین اونگلیونکی قدر تو مسح
درست نہین اور اگر اس سی تھوڑا پھٹا ہو تو اوسپر درست ہی مسئلہ اگر ایک
موزہ کئی جگہہ پر پھٹا ہے کہ وہ سب ناپنی سی پانو کی تین اونگلی کی قدر ہوتا ہی تو
مسح درست نہین اور اگر دونون موزی اسقدر جا بجا پھٹی ہین کہ وہ سب ناپنی سی
پانو کی تین اونگلی کی قدر ہوتا ہی تو مسح درست ہی مسئلہ اگر نجاست غلیظہ کئی جگہہ
پر متفرق لگی اور جمع کرنے سی ایکدرم سی زیادہ ہو تو نماز نہین درست اسی طرح سی
ستر کا بدن اگر کئی جگہہ پر متفرق کھلا ہو کہ جمع کرنے سی چوتھائی عضو کی قدر

ہو تو نماز جائز نہین مسئلہ وضو ٹوٹنے اور موزہ پانوسے نکلنے اور مسح کی مدت
گذر جانے سے مسح ٹوٹجاتا ہی اگر دہونے کی سردی سے دونون پانو جاتے رہنی کا
خوف نہو پہر جب مسح کی مدت پوری ہوگئی اور موزہ نکال ڈالا اور وضو ہی تو فقط
پانو دہولے مسئلہ اگر زیادہ قدم اپنی جگہہ سی اوپر کو موزے ہی نکلا تو مسح
جاتا رہا مسئلہ اگر مقیم نے موزہ دن پر مسح کیا پہر ایکدن رات کی پوری ہونے سے
پہلے سفر کیا تو وہ تین دن رات پوری کرلی اور اگر مسافر ایکدن رات کے بعد مقیم
ہوگیا تو وہ موزہ نکالکر پانو دہولے ور اگر ایکدن رات نہین گذرا تہا تو ایکدن
رات پورا کرے مسئلہ اگر موزہ نیچے موزے پہنے تو اونپر بہی مسح درست ہی مسئلہ
جو جرابین سخت ہون یا اونپر چمڑا لگا ہو یا اونکا تلا چمڑکا ہوا اونپر بہی مسح درست ہی
مسئلہ پگڑی اور کلاہ اور برقع اور دستانونپر مسح درست نہین مسئلہ
جبیرہ پر اور زخم پر بندہی ہوئی کپڑی پر یا اور جو کچہہ ایسا ہو مسح درست ہے
اور اس مسح کا اور دہونے کا حکم ایک ہی ہی تو اسکے لئی مدت معین نہین اور صرف
پٹی ہی پر مسح کیا جاوی اور باقی عضو دہویا جاوی اور پٹی اور جبیرہ اگرچہ بے وضو
باندہی ہو تو بہی اوسپر مسح درست اور بالکل پٹی پر مسح کری خواہ اوسکی نیچے زخم ہو خواہ
نہو پہر اگر زخم اچہا ہوگیا اور پٹی کہلی تو مسح باطل ہوگیا اور اگر زخم نہین اچہا ہوا
تو مسح برقرار ہی مسئلہ موزہ اور سر کے مسح مین نیت کی حاجت نہین ہے
باب الحیض یعنی حیض کے مسئلے مسئلہ جو عورت کمعمر اور بیمار نہو اور اوسکی

بوجہ سے لہو بہے اوسکو حیض کہتی ہین مسئلہ حیض تین دن سی کم اور دس دن
سے زیادہ نہین ہوتا اور جو لہو تین دن سی کم یا دس دن سی زیادہ ہوا وسکا نام
استحاضہ ہی مسئلہ کسی رنگ کا خون ہو وہ سب حیض کا ہی ہان اگر زرا سفید ہو وہ
حیض کا خون نہین مسئلہ نماز اور روزہ اور مسجد مین جانا اور کعبہ شریف کا طواف
کرنا اور قران پڑہنا اور بغیر جزدان کے قران کا چہونا حیض والیکو منع ہے اور
روزی کی قضا اوسپر فرض ہی نماز کی نہین مسئلہ حیض والی عورت کی ناف کے
نیچی سی رانو دن کے اوپر تک کچہہ غرض نر کہے مسئلہ بیوضو کو قران کا چہونا منع ہی
مسئلہ جنابت والیکو اور نفاس والی عورتکو قران کا پڑہنا اور چہونا دونون منع ہے
مسئلہ اگر دس دن پر حیض کا خون بند ہوا تو اوس عورت سی صحبت کرنا جائز ہی اگرچہ
وہ نہائی نہوا اور اگر دس روز سی کم مین بند ہوا تو جب تک وہ نہ نہالے یا اتنا وقت
نہ گذرے کہ جسمین وہ نہا کر نماز کی نیت باندہ لے تب تک اوس سی صحبت درست نہین ہی
مسئلہ اگر حیض اور نفاس کے دنونین ابتدا مین اور آخر مین خون آیا اور درمیان
مین وہ عورت پاک رہی تو وہ پاک رہنی کے دن بہی حیض اور نفاس ہی مین مسئلہ
عورت کم سی کم پندرہ دن پاک رہتی ہی اور زیادہ پاک رہنی کا اندازہ مقرر نہین ہان جس عورت کی
عادت ٹہہر جاوی کہ پانچ روز اوسکو خون آیا کرتا ہی اور پچیس روز وہ عورت پاک رہتی ہی تو اوسکی البتہ
پچیس دن پاک رہنی کے ہین مسئلہ استحاضہ کی لہو کا اور نکسیر پہوٹنی کا جو ہمیشہ
جاری رہی ایک ہی حکم ہے کہ اوسکو روزہ رکہنا اور نماز پڑہنا اور اوس سے

صحبت کرنا منع نہین ہے مسئلہ اگر حیض کا خون دس روز سے زیادہ اور نفاس کا
خون چالیس دن سے زیادہ آوے تو جتنے دن اوس عورت کی عادت سے زیادہ ہوون
وہ استحاضہ ہے مثلا ایک عورت کی عادت ہے کہ اوسکو سات دن حیض اور تیس دن
نفاس ہوا کرتا ہے سو اوسکو بارہ دن حیض کا خون آیا اور پچاس دن نفاس کا خون
آیا تو پانچ دن جو حیض مین زیادہ ہوئے اور بیس دن جو نفاس مین زیادہ ہوئے یہہ
استحاضہ ہے اور اگر اوس عورت کے پہلی ہی پہلے یہہ حیض اور نفاس ہوا ہے تو
دس دن حیض ہے اور چالیس دن نفاس جسکو استحاضہ ہو یا سلسل بول ہو یا پیٹ جاری
ہو یا ہائی نکلتی رہتی ہو یا نکسیر رہتی ہو یا زخم بہتا ہو کہ کوئی وقت ایک فرض کے
ادا کرنیکی قدرت کی نہین یعنی ہر وقت یہ مرض موجود رہے تو ایسی عذر والا شخص
ہر فرض کیوقت کے لئے نیا وضو کرے پہر اوس وضو سے فرض اور نفل جو چاہے سو
پڑہے اور وقت ہی کے نکلنے سے یہہ وضو جاتا رہتا ہے مسئلہ اولاد پیدا ہونیکے
بعد جو خون جاری رہتا ہے اوسکا نام نفاس ہے مسئلہ حاملہ عورت کو جو خون
آوے وہ استحاضہ ہے مسئلہ اگر حمل گر گیا اور اوسمین کوئی چیز جسم کی بنکر موجود
ہوئی ہے تو اوسکی بعد جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے مسئلہ نفاس زیادہ سی
زیادہ چالیس دن رہتا ہے اور کم سی کم کی حد نہین اور جو چالیس دن سی زیادہ
ہو وہ استحاضہ ہے مسئلہ اگر ایک حمل سی دو لڑکے پیدا ہوئے ایک پہلے اور
دوسرا کوئی دن کے بعد تو پہلے کے بعد سی نفاس کے دونکا حساب ہوگا

باب الانجاس یعنی ناپاکیونکا بیان مسئلہ ناپاک بدن اور کپڑا اگر پانی سے
یا ایسی چیز سے جو بہتی ہو اور ناپاکی کو دور کرتی ہو دہویا جاوے تو پاک ہو جاوے
جیسے سرکہ اور گلاب سے اور اگر تیل سے دہویا جاوے تو پاک نہین ہوتا مسئلہ
موزے پر اگر گاڑہی ناپاکی لگی ہو تو زمین پر رگڑنے اور اگر پتلی ناپاکی لگی ہو جیسے
پیشاب تو وہ دہونے سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر کپڑے پر یا موزے پر یا بدن پر
خشک منی لگی ہو تو وہ ملڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر تر ہو تو دہونے سے مسئلہ
تلوار و خنجر و آئینہ وغیرہ کی نجاست کا اثر ملنے سے پاک ہو جاتا ہے مسئلہ ناپاک زمین جب خشک
ہو جاوے اور ناپاکی کا نشان اوسپر سے جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے وہان پر نماز تو جائز ہے
مگر تیمم اوس سے درست نہین مسئلہ غلیظ ناپاکی اگر ایک درم برابر لگی ہو تو معاف ہے
اور ہتیلی کے اندر کی چوڑائی درم برابر ہے اور خون اور شراب اور مرغی کی بیٹ
اور حرام جانور کا پیشاب اور گوبر اور لید غلیظ ناپاک ہین مسئلہ خفیف ناپاکی سے
اگر چوتہائی کپڑے سے کم بھرا ہو تو معاف ہے اور حلال جانور کا پیشاب اور گہوڑے کا
پیشاب اور حرام چڑیونکی بیٹ اور مچھلی کا خون اور خچر اور گدہے کے منہ کا لعاب
خفیف ناپاکی ہے مسئلہ پیشاب کی چھینٹین سوئی کے سر کی برابر چھوٹی چھوٹی جو
پڑین تو وہ خفیف ناپاکی ہے مسئلہ جس چیز پر ناپاکی دکھائی دیتی ہو وہ
تب ہی پاک ہوتی ہے جب وہ ناپاکی اوسپر سے جاتی رہے ہان اگر اوس ناپاکی کا
نشان نہ دور ہوسکے تو لاچاری ہے مسئلہ جس چیز پر ایسی ناپاکی ہو کہ نظر نہ آوے

تو اوسکو تین بار دہووی اور ہر بار نچوڑی اور جو چیز نچڑ نسکے اوسکو تین بار دہوکر
خشک کرلے تب پاک ہو مسئلہ جس چیز سے ناپاکی پہنچے جاوی اوس سی استنجا
کرنا سنت ہی جیسی پتہری پہر ان پتہرونکی گنتی سنت نہین اور دہونا اوس مقام کا
مستحب ہی اگر جا ضرور یا پیشاب وغیرہ ناپاکی جس مقام سی نکلتی ہے اوس سوراخ سے
زیادہ پہیلجاوی بذپہر ورم کی قدر سوای سوراخ کے تو اوسکا دہونا واجب ہی اور اگر
مع سوراخ ورم کی قدر پہیلی ہے تو استنجا ہی کافی ہے مسئلہ ہڈی سی اور گوبر سی
اور کہانی کی کسی چیز سے اور داہنی ہاتہہ سی استنجا درست نہین مگر عذر کے سبب

کتاب الصلوۃ یعنی نماز کے مسئلے

مسئلہ صبح صادق کے شروع ہونیسے
جب تک سورج نکلی تب تک فجر کی نماز کا وقت ہی اور دوپہر کے بعدسی جبتک ہر چیز کا
سایہ اوس چیز سی دونا ہوجاوی دوپہر کے وقت کے سایہ سی سوا تب تک ظہر کا
وقت ہی اور ظہر کے وقت کے بعدسی جب تک سورج نہ ڈوبے عصر کا وقت ہے
اور سورج ڈوبنے سے جبتک شفق باقی رہی مغرب کا وقت ہی اور شفق سفیدی کا نام
ہے جو سرخی کے بعد شام کو مغرب کیطرف ہوتی ہے اور شفق کے ڈوبنے سے
جب تک صبح نہو عشا اور وتر کا وقت ہی مگر وتر کو عشا سے پہلے نہ ادا کرینگی اسلئی
کہ وتر عشا کے بعد ہی مسئلہ جس ملک مین عشا اور وتر کا وقت نہوتا ہو وہان عشا
اور وتر کی نماز فرض نہین مسئلہ فجر کی نماز اول وقت کے بعد پڑہنا اور عصر کی
نماز جب تک دہوپ مین زردی نہ آوی اور گرمیو مین ظہر کی نماز اول وقت کی بعد

پڑہنا اور ہمیشہ عشا کی نماز ایک پہر اور تین گھڑی رات گئے کے بعد پڑہنا اور وتر
اخیر رات کو پڑہنا اوسکی لئی جسکو اپنی جگنے کا اوس وقت پر یقین ہو اور جاڑون مین ظہر
کی نماز اول وقت پڑہنا اور مغرب کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑہنا اور بدلی کے دن
عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑہنا اور نمازین اول وقت کے بعد پڑہنا مستحب ہے
مسئلہ نماز اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز سورج نکلتے وقت اور ٹہیک
دوپہر کو اور سورج ڈوبتے ہوئے منع ہے مگر ہان اوسدن عصر کی نماز سورج
ڈوبتی ہوئے درست ہی مسئلہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑہنا منع ہی
اور قضا اور تلاوت کا سجدہ اور جنازے کی نماز منع نہین مسئلہ صبح صادق
کیوقت سی فجر کی سنت کے سوا اور مغرب سی پہلے اور خطبہ کیوقت نماز پڑہنا
منع ہے مسئلہ دو وقت کی نماز ایکوقت مین بسبب عذر بارش وسفر کے ادا کرنا منع ہے
باب الاذان یعنی بانگ کے مسائل مسئلہ فرض نمازون کے لئے اذان دینا
سنت ہی بغیر لحن کے اور بغیر اسکے کہ اول مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور
اشہد ان محمد الرسول اللہ آہستہ اور دوسری بار باواز بلند کہے مسئلہ فجر
کی اذان مین حی علی الفلاح کے بعد دوبار الصلوٰۃ خیر من النوم کہے مسئلہ اقامت
ایسی ہی جیسی اذان مگر حی علی الفلاح کے بعد آمین قد قامت الصلوٰۃ دوبار کہنا
زیادہ ہی مسئلہ اذان کے بول ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کی جلدی جلدی کہنا
چاہیے اور اذان اور اقامت کہتے وقت مُنہ قبلہ کیطرف ہو اور بات نکہنا چاہی

اور حی علی الصلوۃ داہنی طرف اور حی علی الفلاح بائین طرف کہی اور صومعہ کے اندر
گہوم کر اذان کہے اور اپنی دو اونگلیان دونون کانون مین ڈالے
مسئلہ اذان کہکر اقامت تک الصلوۃ الصلوۃ کہا کرے نمازیون کی مستعد
کرنے کو مسئلہ اذان کے بعد بیٹھ جاوے تب اوٹھکر اقامت کہے پر مغرب کے
وقت نہ بیٹھے مسئلہ قضا نماز کے لئی بھی اذان اور اقامت کہے اور اگر کئی قضا
ادا کیا چاہے تو پہلے قضا کے لئے اذان اور اقامت کہے اور باقی مین اقامت
کہے اذان مین اختیار ہے مسئلہ نماز کیوقت سے پہلے اذان نہ کہے اور اگر
کہی ہو تو وقت آنے پر پہر کہے مسئلہ جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ
ہین اور محدث کی اقامت اور عورت اور فاسق اور بیٹھے ہوئی اور نشہ والیکی اذان
مکروہ ہے مسئلہ غلام اور ولد الزنا اور اندہے اور گنوار کی اذان مکروہ نہین
مسئلہ مسافر اگر اذان اور اقامت دونون نہ کہے تو مکروہ ہے اور اپنی گہر
مین شہر مین نماز پڑہنے والا اگر نہ کہے تو مکروہ نہین اور ان دونون کو اذان
اور اقامت کہنا مستحب ہے عورتکو نہین باب شروط الصلوۃ یعنی نماز مین کیا
کیا شرط ہے کہ بدون اوسکے نماز نہین ہوتی مسئلہ نماز کیواسطے شرط ہے
کہ حکمی ناپاکی اور ظاہری ناپاکی سے بدن اور کپڑا اور نماز کی جگہہ پاک ہوا اور مرد کا
بدن ناف کے نیچے تک اور حرہ عورت کا سارا بدن سوای چہرہ اور ہتیلیون اور
دونون قدمون کے چہپا ہو پہر اگر چوتہائی پنڈلی یا چوتہائی بال یا چوتہائی پیٹ

یا چوتھائی ران یا چوتھائی جاسرور یا پیشاب گاہ چوتھائی مکان کہلا ہو تو نماز
نہو گی اور باندی کا پیٹ اور پیٹھہ اور ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک
بدن چھپا ہو مسئلہ اگر نمازی آدمی کے پاس ایسا کپڑا ہو کہ چوتھائی پاک ہو
اور وہ ننگا نماز پڑھے تو وہ نماز جائز نہین اور اگر چوتھائی سی کم پاک ہووے
یا بالکل ناپاک ہو تو اختیار ہی چاہی ننگے پڑھے چاہے وہ کپڑا پہنکر پڑھے اور
اگر کپڑا نہو تو بیٹھکر نماز پڑھے اور اشارہ سی رکوع اور سجدہ کری کہ یہہ کھڑے
ہو کر رکوع اور سجدہ سی نماز پڑھنی سے بہتر ہی مسئلہ نیت نماز کی شرط ہے
کہ نیت اور نماز کے درمیان مین کوئی ایسا کام نکرے کہ وہ نیت اوس نماز سے
علحدہ ہو جاوی اور نیت مین شرط یہہ ہی کہ دلمین جان لے کہ مین فلانی نماز پڑھتا ہون
اور نفل اور سنت اور تراویح کے لئی اسیقدر دلمین جاننا کافی ہی کہ مین نماز پڑھتا ہون
اور فرض نماز کے لئی اپنی دل مین فرض کا تعین کرنا شرط ہی کہ مثلا عصر کی فرض
نماز پڑھتا ہون اور مقتدی یہہ بھی نیت کری کہ مین امام کی تابعداری مین بھی نماز
پڑھتا ہون اور جنازہ کی نماز کیواسطی یون نیت کری کہ نماز اللہ تعالی کے لئی
اور دعا مردہ کی لئی مسئلہ قبلہ کیطرف منہ کرنا شرط ہی پہر مکہ والے عین
کعبہ شریف کے سامنی اور اور دنکو کعبہ کیطرفکو منہ کرنا چاہئی اور جو شخص
کسیکے ڈر سے قبلہ کیطرف منہ نکر سکتا ہو تو وہ جسطرف ہو سکی منہ کرے اور
قبلہ کیطرف کا اگر شبہہ ہوا کہ اسطرف ہی یا اور طرف تو ایک طرفکو دلمین ٹھہرا لے

پھر جب ایکطرف دلمین ٹھاہکرا وسطرف نماز پڑہی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ
اودہر قبلہ نہین ہی تو وہ نماز ہوگئی پہر کرنہ پڑہے ہان اگر نماز پڑہنی مین معلوم
ہوا کہ مین قبلہ کیطرف نہین ہون قبلہ فلانی طرف ہی تو قبلہ کیطرف پہر جاوے
مسئلہ اگر اندہیری رات مین بہت سی آدمی امام کے پیچھے کہڑے ہوئے
اور ہر ایک نے جدہی طرفکو قبلہ اپنی دلمین ٹھہرایا اور امام کا حال کسیکو معلوم
نہین کہ اوسکا منہ کسطرفکو ہی تو سبکی نماز جائز ہوگئی باب صفة الصلوٰة
نماز کے فرائض اور واجبات اور اداکرنیکا طریق مسئلہ اللہ تعالے کے
نام سی نماز شروع کرنا اور کہڑا ہونا اور قرآن پڑہنا اور رکوع اور سجدہ کرنا
اور نماز کے آخر مین اتنی دیر بیٹہنا جسمین التحیات سی رسولہ تک پڑہہ لے اور
قصداً اپنی کام سی نکلنا نماز مین فرض ہی مسئلہ الحمد اور ایک سورۃ اور پڑہنا
اور یہہ پڑہنا پہلے دو رکعتونمین ٹھہرانا اور جو کام ایک رکعت مین دو بار ہوتا ہی
وہ ایک کے بعد دوسرا کرنا اور نماز کی رکنونمین ٹھہرنا اور پہلے مرتبہ کا بیٹہنا
اور دونو بار کے بیٹہنے مین التحیات پڑہنا اور آخر کو لفظ سلام کے کہنا اور
وتر مین قنوت پڑہنا اور دونون عیدونکی نماز مین تکبیرین کہنا اور فجر اور مغرب
اور عشا کی نماز باآواز بلند پڑہنا اور ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا واجب ہے
مسئلہ پہلی تکبیر مین دونو ہاتہہ اوٹہانا اور انگلیان کہلی رکہنا اور امام
کو تکبیرین آواز سی کہنا اور سبحانک اللہم پڑہنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور

بیان فرض و واجب و سنت نماز

الحمد کے سرے پر اور الحمد کے آخر آمین آہستہ کہنا اور دہنا ہاتھہ بائین کے
اوپر ناف کے نیچے باندہنا اور رکوع مین جاتے اللہ اکبر کہنا اور رکوع سے
سر اٹھانا رکوع مین تین بار سبحان ربی العظیم کہنا اور دونو زانو ہاتھہ سے
پکڑنا اور انگلیان کہلی رکہنا اور سجدونمین جاتے اور سجدونسے سر اوٹھاتے اللہ اکبر
کہنا اور سجدونمین تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا اور دونو سجدونمین دونون ہاتھہ
اور دونون کہٹنے زمین پر لگانا اور بعد سجدہ کے بائین پانو کو لٹانا اور دہنے
کہڑا رکہنا اور بعد رکوع کے کہڑا ہونا اور دونون سجدون کے درمیان
بیٹہنا اور اخیر مرتبہ کے بیٹہنے مین التحیات کے بعد درود پڑہنا اور دعا
پڑہنا سنت ہی **مسئلہ** سجدہ کی جگہہ پر نظر رکہنا اور جمائی آتے وقت منہ کو بند
رکہنا اور پہلی تکبیر کیوقت دونون ہتلیان دونون آستینون سی نکال لینا اور تا مقدور
نہ کہانسنا اور تکبیر کہنیوالا جب حی علی الفلاح کہی تب نماز کو کہڑے ہو جانا اور جب
قد قامت الصلوۃ کہی تب امام کو نماز شروع کرنا مستحب ہی **فصل** جب نماز مین
داخل ہوا چاہے تو اللہ اکبر کہے اور دونون ہاتہہ اپنی دونون کانونکی برابر رکہی
اگر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا خدا بزرگ است یا خدا پاک است یا جز خدا معبود
نیست کہکر نماز شروع کری تو بہی جائز ہی جیسی لاچاری مین الحمد کو فارسی مین نماز
کے اندر پڑہنا درست ہی اور ذبح مین بسم اللہ فارسی مین کہنا جائز ہے مگر
اللہ اکبر کی جگہہ نماز کے شروع کے لئی اللہم اغفرلی کہنا درست نہین پہر جب

اللہ اکبر کہہ جسکی تو دا ہنا ہاتھہ بائین پر اپنی ناف کی نیچی باندہی اور آہستہ کہنی لگی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ

غَيْرُكَ اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

آہستہ کہی کہ یہہ اعوذ باللہ الحمد کے شروع کی لئی ہی تو مسبوق تو کہی اور مقتدی

نہ کہی اور عیدونکی نماز مین تکبیرونکی بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے

پہر نمازی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی بعد ہر رکعت مین آہستہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہی اور یہہ بسم اللہ قران مین کی ایک آیت ہی اسوا سطی اوتری ہی کہ ہر سورۃ

اس سی جدی جدی معلوم ہو الحمد کی اور ہر سورۃ کے سر کی آیت نہین پہر بسم اللہ

کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑہی اور امام اور پیچہی والے لوگ آمین آہستہ

کہین پہر کوئی سورۃ یا تین آیتین پڑہی پہر اللہ اکبر کہی مگر الف کو بڑہا دی نہین پہر

یون رکوع کری کہ دونون ہاتہہ دونون زانونپر رکہی اور انگلیان پہیلی رکہی

اور پیٹہہ برابر پہیلا دی اور سر اپنا سُرین سی برابر کردی اور اسحالت مین تین بار

سبحان ربی العظیم کہی پہر سر اوٹہادی اور امام اسقدر کہی کہ سمع اللہ لمن حمدہ

اور مقتدی اور موتم اور منفرد کہی کہ ربنا ولک الحمد اور پہر اللہ اکبر کہے اور

پہلے دونو زانوؤن اور پہر دونو ہاتہونکے بیچ مین اپنا چہرہ زمین پر رکہی اور
ناک اور ماتہی سی سجدہ کرے تو اگر ناک ہی یا ماتہی ہی سی سجدہ کیا تو مکروہ ہے
اور پگڑی کے پیچ پر بہی سجدہ کرنا مکروہ ہی اور سجدہ مین دونون بازو کو کوکہ سی
علحدہ اور پیٹ زانوؤن سی علحدہ اور پانوکی اونگلیان قبلہ کیطرف رکہی اور سجدہ
مین تین بار سبحان ربی الاعلی کہی ہان عورت سجدہ مین دبی رہی اور پیٹ زانو
سے ملا رکہی پہر تین بار سبحان ربی الاعلی کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹہاوے
اور اچہی طرح سنبہلکر بیٹھے پہر اللہ اکبر کہی اور سجدہ کری پہر اللہ اکبر کہی اور سر
اوٹہاوی پہر دونون ہاتھ پہر دونون زانو اوٹہاوی اور کہڑا ہووی مگر کہڑے
ہونے مین ٹیکنی نہ لگاوی نہ بیٹھی اور دوسری رکعت بہی پہلی رکعت کیطرح پڑہی
فرق اتنا ہی کہ دوسری رکعت مین سبحانک اللہم اور اعوذ باللہ نہ پڑہی اور اللہ اکبر
کہنے مین ہاتہہ نہ اوٹہاوی اور اللہ اکبر کے ساتہہ ہاتہہ اوٹہانا صرف نماز کی
پہلی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدونکی تکبیرونمین اور حجر اسود کے بوسہ دینے
کی تکبیر اور صفا اور مروہ اور عرفات اور رمی جمار کی تکبیر مین ہی پہر جب دوسری
رکعت کے دونون سجدی کر چکے تو بایان پانو لٹاکر اوسپر بیٹہی اور داہنا
پانو کہڑا رکہی اور اوسکی اونگلیان قبلہ ہی کیطرف رہین اور دونون ہاتہہ دونون
زانوؤنپر اور اونگلیان کہلی رکہی پر عورت اپنی دونون پانو داہنی طرف نکال
دے اور سرین زمین پر رکہے پہر پڑہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ

وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پہر اگر تین یا چار رکعت کی فرض نماز ہے تو اوسمین تیسری اور چوتھی رکعت مین صرف
الحمد پڑھے اور دوسری بار کا بیٹھنا پہلی دفعہ کے بیٹھنے کیطرح ہی او سمین التحیات
پڑھے اور درود پڑھے اور ایسی دعا مانگے جیسے قران مین یا حدیث مین دعائین ہین
ایسی دعا نمانگے جیسے آدمیونسے بات کرتے ہین پہر امام کے ساتھہ کہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ جیسی اللہ اکبر پہلے دفعہ امام کے ساتہہ کہتا ہی اور پہیر
سلام دہنی طرف اور بائین طرف کہی اور یہہ نیت کری کہ مین سلام دہنی بائین
طرفکے لوگون اور فرشتون اور امام کو کرتا ہون اور امام نیت کری کہ مین ساتھہ
کے لوگونکو اور بائین دہنی فرشتونکو کرتا ہون مسئلہ فجر کی دونون رکعت
فرض مین اور مغرب کی اور عشا کی پہلی دونو رکعتو نمین اگرچہ قضا پڑہتا ہو اور
جمعہ اور دونو عیدونکی نماز مین الحمد اور دوسری صورت بلند آواز سی اور باقی نمازون
آہستہ پڑہی اور نفل نماز دنمین ونکو آہستہ پڑہی اور منفرد بلند آواز سی پڑہنی کی
نمازونکو چاہے بلند آواز سی پڑہی چاہی آہستہ پڑہی اور راتکو نفل نماز کا بھی
یہی حکم ہے مسئلہ اگر عشا کی پہلی دو رکعت مین سورت نہ پڑہی تو پچھلی دو رکعت
مین الحمد کے ساتہہ باواز بلند پڑہ لے اور اگر الحمد ہی نہ پڑہی تو الحمد پچھلی رکعت مین

دو بارنہ پڑہے مسئلہ فرض اسیقدر ہی کہ ایک آیت پڑہی اور سنت یہ ہی کہ سفر
مین سورہ الحمد اور ایک اور سورۃ پہر کوئی سورت ہو پڑہی اور سفر نہو تو فجر اور
ظہر مین طوال مفصل یعنی سورہ حجرات سی سورہ والسماء ذات البروج تک سورتون
مین سی کوئی سورت اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی سورۂ والسماء ذات
البروج سی سورۂ لم یکن تک کی سور تو نمین سی کوئی سورۃ اور مغرب مین قصار
مفصل یعنی سورہ لم یکن سی آخر قران تک کی سور تو نمین سی کوئی سورۃ پڑہے
مسئلہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت مین دوسری رکعت سی بڑی سورۃ پڑہے اور
اور نماز و نمین دونون رکعت مین برابر پڑہی مسئلہ کسی نماز مین پڑہنی کو کوئی
مخصوص سورت قران کی معین نہین ہے مسئلہ موتم الحمد اور سورۃ نہ پڑہی
بلکہ سنا کری اور چپ رہی گو کہ امام آیت ترغیب کی یا ڈرانے کی پڑہی اور جب
خطبہ پڑہا جاوی تب بہی سُنی اور چپ رہی اگرچہ خطیب دور ہی خواہ دور ہو وی
یا نزدیک چپ ہی رہی باب الامامۃ یعنی امامت کے مسئلی مسئلہ جماعت سی
نماز پڑہنا سنت موکدہ ہی مسئلہ بہتر امام وہ جسکو سنت کا علم زیادہ ہو پہر
اگر علم مین سب برابر ہون تو وہ شخص جو قران خوب پڑہتا ہو پہر اگر اسمین سب ایسی
ہون تو وہ جو سب مین زیادہ پرہیزگار ہو پہر اگر سب پرہیزگاری مین برابر ہون
تو وہ جو عمر مین زیادہ ہو مسئلہ غلام اور گنوار اور فاسق اور بدعتی اور
اندہی اور حرامی کا امام ہونا اور بڑی سورۃ پڑہنا اور عورتونکا جماعت کرکے

نماز پڑہنا مکروہ ہی پہر اگر عورتین اپنی جماعت بنا کر نماز پڑہین تو جو عورت امام بنی
وہ درمیان مین کہڑی ہو آگے بڑہکر نہ کہڑی ہو اور یہی حکم ہے کہ اگر کئی ننگی
جماعت سے نماز پڑہین تو اونکا امام بہی درمیان مین رہے آگے نہ بڑہے مسئلہ اگر
مقتدی ہو تو امام کے دہنی طرف کہڑا ہو اور دو یا زیادہ ہون تو پیچہے کہڑے ہون
مسئلہ مردونکی صف اول ہو اونکے پیچہے لڑکے اونکے پیچہے عورتین کہڑی ہون
مسئلہ اگر مرد کی برابر جوان یا نوعمر عورت سوای جنازہ کی نماز کے اور نماز
مین کہڑی ہو اور اوس مرد اور عورت نے ایک ہی نماز کی نیت کی ہو اور ساتہہ ہی
دونو ادا کرین ایک مکان پر بدون آڑ کے اور امام نے عورت کی بہی اپنے
ساتہہ نماز کی نیت کی ہو تو اوس مرد کی نماز فاسد ہوگئی اور اگر امام نے نیت عورت
کی امامت کی نکی تہی تو اوس عورت کی نماز نہوئی اور مرد کی ہوگئی مسئلہ مردون
کی جماعت مین عورتین نجایا کرین مسئلہ اگر مرد نے عورتنکو یا لڑکی کو اور طاہر نے
معذور کو اور قرآن پڑہنے والے نے اوسکو جو الحمد اور ایک سورۃ اور بہی نہین
پڑہا ہی اور کپڑا پہنے ہوئے نے ننگے کو اور اشارہ نکرنیوالے نے اوسکو جو اشارہ
سے نماز پڑہتا ہی اور فرض پڑہنے والے نے نفل پڑہتے ہوئے کو اور ایک فرض
پڑہنے والے نے اور فرض پڑہتے ہوئے کو امام بنایا تو نماز ادا نہوئی مسئلہ
اگر وضو کئے ہوئے نے تیمم کئے ہوئے کے پیچہے اور بدن دہوئے ہوئے نے مسح
کئے ہوئے کے پیچہے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والے نے بیٹہکر پڑہنے والے کے پیچہے

اور کہڑ یکی پیچہے اور اشارہ کرنیوالے نی اشارہ کرنیوالیکی پیچہے اور نفل والی نے فرض والیکی پیچہے نماز
پڑہی تو درست ہی اور نماز ہوگئی **مسئلہ** اگر بعد نماز کے معلوم ہوا کہ امام نے بے وضو تہا تو پہر
نماز پڑہین **مسئلہ** اگر ایک اُمّی کے پیچہے یعنی اوسکے پیچہے جو الحمد اور سورہ نہین پڑہ جانتا
ایک اُمّی اور ایک پڑہنے والے نے نماز پڑہی تو نماز نہوئی **مسئلہ** اگر امام کا
نماز کے درمیان مین وضو جاتا رہا اور اوسنے اُمّی کو اپنی جگہہ پر قائم کیا اخیر نماز مین
تو سبکی نماز جاتی رہی

باب الحدث فی الصلوة

یعنی نمازی کا وضو اگر
نماز کے اندر ٹوٹ جاوے اوسکے مسئلے **مسئلہ** اگر نماز پڑہنے مین خود بخود وضو ٹوٹے
تو وضو کرکے باقی نماز پڑہ لے اور اگر امام کا وضو ٹوٹے تو وہ مقتدی کو اپنی
جگہہ پر کہڑا کر دے جیسے امام پڑہتے ہوئے بند ہوگیا کہ پڑہ نسکے تو اور کو اپنی جگہہ امام
کر دے **مسئلہ** اگر نماز مین نمازی نے جانا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا سو وہ نمازی
مسجد سے باہر نکلا تو وہ اوس نماز کو سرسے پڑہے **مسئلہ** اگر نماز پڑہنے کی حالتمین دیوانہ
ہوگیا یا اوسکو احتلام ہوگیا یا بیہوش ہوگیا تو وہ سرسے نماز پڑہے **مسئلہ** اگر آخر
کی التحیات پڑہنے کے بعد خود بخود وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرکے سلام پہیر دے
اگر آخر کی التحیات کے بعد قصدًا وضو توڑا یا قصدا بات کہی تو نماز پوری ہوگئی
مسئلہ اگر تیمم سے نماز پڑہتا تہا اور نماز کی حالتمین پانی ملا یا نماز مین موزے
کے مسح کی مدت پوری ہوگئی یا تہوڑی سی حرکت سے موزہ نکالڈالا یا جو شخص الحمد اور
سورۃ نہ پڑہ سکتا تہا اوسکو نماز مین پڑہنا آگیا یا ننگا نماز مین تہا اوسنے کپڑا پایا یا

اشارہ سے نماز پڑہنے والیکو درست اداکرنیکی طاقت ہوگئی یا صاحب ترتیب کو نماز
مین یاد آیا کہ مجھپر فلانی نماز قضا ہے یا امام کا وضو ٹوٹا اور اوسنے اُمّی کو اپنی جگہہ
پر خلیفہ کیا یا فجر کی نماز مین سورج نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین عصر کا وقت آگیا یا
زخمی کا زخم اچہا ہوگیا اور نماز مین جبیرہ یا پٹی کہل پڑی یا معذور کا عذر جاتا رہا
تو ان صورتو نمین نماز جاتی رہی **مسئلہ** اگر امام نے مسبوق کو اپنی جگہہ کہڑا
کردیا تو جائز ہے پہر جب وہ مسبوق امام کی نماز پوری کردے تو مدرک کو اپنی
جگہہ امام کردے کہ مدرک سلام پہیرے اور اوسیکے ساتہہ اور مقتدی سلام
پہیرین اور اگر مسبوق نے اخیر کی التحیات کے بعد ایسا کام کیا جس سے نماز جاتی
رہی تو اوسیکی نماز جاتی رہی اور ونکی نہین اور اگر مسبوق کی امام نے
اخیر التحیات کے بعد ٹہٹہا مارا تو مسبوق کی نماز جاتی رہی **مسئلہ** اگر اخیر
التحیات کے بعد امام مسجد سے باہر نکل گیا یا باتین کرنے لگا تو مسبوق کی نماز
باقی ہے **مسئلہ** اگر رکوع مین یا سجدے مین وضو ٹوٹا تو وضو کر کر باقی نماز
ادا کرلے اور اوس رکوع اور سجدے کو بھی پہر کر کرے اور اگر رکوع
مین یا سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین رکوع نہین کیا یا سجدہ نہین کیا
سو اوسی حالتمین اوسنے وہ پہلا رکوع یا سجدہ کیا تو اب اس رکوع یا سجدے
کو جسمین یاد ہوا تہا پہر کرے **مسئلہ** اگر ایک مقتدی امام کے پیچھے نماز مین
ہے اور امام کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ مقتدی خود بخود بجای اوس امام کے

باب ما یفسد الصلوٰة

ہوگیا اگرچہ وہ امام اوسکو اپنے قائم مقام کرنیکی نیت نکرے **باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها** یعنی جسسے نماز جاتی رہتی ہے اور جسسے مکروہ ہوتی ہے اوسکا بیان **مسئلہ** اگر نماز مین بات کہی یا ایسی دعا مانگی جیسی آدمیونسے مانگا کرتے ہین یا آہ آہ یا اوہ اوہ کیا یا درد یا مصیبت کے سبب چلا کر رویا یا بیعذر کھانسا یا کسی نے چھینک کر الحمد للہ کہا اور اوس نمازی نے اوسکو یرحمک اللہ کہا یا اوسکی امام کے سوا اور کوئی شخص پڑہتا تہا اور وہ بھولا اور اوسنے لقمہ دیا یا تعجب کی بات سُنکر نماز مین لا الٰہ الا اللہ کہا یا کسی نے السلام علیکم کہا یا سلام علیک جواب دیا یا مثلاً ظہر کی نماز پڑہتا تہا پہر اوسمین ایک رکعت کے بعد عصر کی نماز کی یا نفل نماز کی نیت پر اللہ اکبر کہا یا قرآن مین دیکھکر پڑہا یا کچھہ کہایا یا پیا تو نماز جاتی رہی ہان اگر بہشت یا دوزخ کو یاد کر کے آوازسے رویا یا لکھا ہوا دیکھکر اوسکو سمجھہ لیا یا اپنے دانتون مین کا کچھہ لگا ہوا کھا لیا یا اوسکی سجدہ کی جگہہ پر ہو کر کوئی نکلا تو اوسکی نماز نہین گئی پر جو شخص نمازی کی سجدہ کی جگہہ پر ہو نکلا وہ گنہگار ہوا **مسئلہ** نماز مین اپنی کپڑے یا بدن سے کھیلنا اور کنکریان صاف کرنا اور انگلیان چٹکانا اور کولہوں پر دونون ہاتھہ رکھنا اور دہنی اور بائین طرف دیکھنا اور کتّے کیطرح بیٹھنا اور سجدہ مین دونون بانہہ زمین پر رکھنا اور ہاتھہ سے سلام کا جواب دینا اور بیعذر چار زانو بیٹھنا اور جوڑا باندھنا اور کپڑا اوپر اوٹھانا اور نیچا کپڑا پہننا اور جمائی لینا اور آنکھین بند کرنا اور اکیلے امام کو بڑے در مین کھڑا ہونا اور اکیلے امام کا دو کان

پر کھڑا ہونا اور مقتدیونکا بہی کھڑا ہونا یا مقتدیونکا دوکان پر اور امام کا نیچے
کھڑا ہونا اور تصویردنکا کپڑا پہننا اور سر پر یا سامنے یا برابر کسی صورت کا ہونا
اور آیتونکا یا تسبیحونکا گنتا اونگلیونسے مکروہ ہی ہان اگر سجدہ کے لیے سجدے کی
جگہہ سے کنکریان ایکمرتبہ دور کین یا امام نے در مین سجدہ کیا اور دہ در سے
باہر کھڑا تہا یا چہوٹی چہوٹی تصویرین ہون یا اونکے سر کٹے ہوئے ہون یا جاندار
کی تصویر نہون تو مکروہ نہین **مسئلہ** اگر نماز پڑہتے ہوئی سانپ یا بچہو مارا
یا بیٹھی باتین کرتے ہوئی آدمی کی پیٹہہ کیطرف نماز پڑہی یا سامنے لٹکتی ہوئے
قرآن یا تلوار یا شمع یا چراغ کیطرف نماز پڑہے یا تصویردن والے بچہونے
پر نماز پڑہی لیکن تصویر پر سجدہ نکرے تو مکروہ نہین **مسئلہ** جاضرور
یا پیشاب کی وقت قبلہ کیطرف مونہہ اور پیٹہہ کرنا اور مسجد کا دروازہ بند کرنا
اور مسجد کی چہت پر صحبت یا پیشاب کرنا یا جاضرور کرنا مکروہ ہی اور جس گہر کے
اندر مسجد ہو اوس گہر کی چہت پر مکروہ نہین اور مسجد مین چونا کاری سے یا سونہری
بوٹے بنانا گلکاری کرنا مکروہ نہین **باب الوتر والنوافل** یعنی وتر
اور نفل نمازون کے مسئلے **مسئلہ** وتر واجب ہی اوسمین تین رکعتون کے
بعد سلام ہی اور رکوع سے پہلے تیسری رکعتمین ہمیشہ دعاء قنوت پڑہنا اللہ اکبر
کہکر اور ہر رکعت مین بعد وتر کے الحمد اور سورۃ پڑہنا ہی اور سوا وتر کے
اور نماز مین دعا قنوت نہین ہی اور وتر مین امام کے پیچہے موتم بہی دعا قنوت پڑہی

باب الوتر والنوافل

فجر کی نماز مین نہین مسئلہ فجر کی نماز سے پہلے اور ظہر اور مغرب اور عشا کے
بعد دو رکعت اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے فرض کے بعد چار رکعت سنت
مین مسئلہ عشا کی نماز سے پہلے اور بعد اور عصر سے پہلے چار رکعت اور مغرب
کے بعد چھہ رکعت پڑہنا مستحب ہے مسئلہ دن کو نفل نماز ایک سلام سے چار رکعت
سے زیادہ پڑہنا اور رات کو آٹھہ سے زیادہ پڑہنا مکروہ ہے مسئلہ دن ہو یا
رات ہو بہتر یہ ہے کہ چار چار رکعت نماز نفل پڑھے مسئلہ نماز مین دیر تک
کہڑا رہنا بہتر ہے بہت سجدون سے مسئلہ فرض نماز کی دو رکعتون مین اور
نفل اور وتر کی ہر رکعت مین قرآن پڑہنا فرض ہے مسئلہ جب نفل نماز شروع
کی پہر وہ نفل لازم ہو جاتی ہے اگرچہ آفتاب غروب ہوتے یا طلوع ہوتے وقت
شروع کی ہو اگر وہ اداہوئی تو اوسکی قضا پڑہے مسئلہ اگر چار رکعت
نفل کی نیت کرکے نماز شروع اور دو رکعت پڑہ کر بیٹھنے سے پہلے یا بعد وہ
نماز توڑ ڈالے یا چارون رکعت پڑہین مگر چارون مین کچہ قرآن نہ پڑہا یا پہلی
دو مین قرآن پڑہا اور پچھلی دو مین نہ پڑہا یا پچھلی دو مین پڑہا اور پہلی دو
مین نہ پڑہا یا پہلی دو مین پڑہا اور پچھلی ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا یا
پہلی دو مین سے ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا اور پچھلی دو مین پڑہا یا پہلی
دو مین نہ پڑہا اور پچھلی دو مین سے ایک مین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا تو ان سب
صورتون مین دو رکعت نماز قضا پڑہے اور اگر پہلی دو مین سے ایک مین پڑہا

اور ایکمین نہ پڑہا اور پچھلی دومین بہی نہ پڑہا یا پہلی دومین سے ایکمین پڑہا اور ایکمین
نہ پڑہا اور پچھلی دومین سے بہی ایکمین پڑہا اور ایک مین نہ پڑہا تو چار رکعت نماز
قضا پڑہے **مسئلہ** فرض چار رکعت مین دو رکعتونمین الحمد اور سورۃ پڑہو اور
پچھلی دومین فقط الحمد پڑہے اور نفل مین چارونمین الحمد اور سورۃ پڑہو **مسئلہ**
نفل نماز بیٹھے بیٹھے بہی پڑہنا درست ہی اگرچہ کہڑا ہوکر پڑہ سکتا ہو خواہ سرے ہی
سی بیٹھکر شروع کی خواہ کہڑے ہونیکے بعد بیٹھہ گیا ہو **مسئلہ** اگر نفل نماز
شہر سے باہر سواری پر سوار پڑہے اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے ادا کرے
پہر سواری کسی ہی طرف جاتی ہو درست ہی پہر اگر سوار نماز پڑہتی ہوئی سواری سی
اوترا تو وہ نماز پوری کرلے اور اگر نماز پڑہنی والا پڑہتی مین سوار ہوا تو وہ
نماز ٹوٹ گئی **مسئلہ** رمضان کے مہینے مین بیس رکعت پڑہنا دو دو رکعت
علیحدہ علیحدہ کرکے عشا کی نماز کے بعد اور وتر نماز سی پہلے یا بعد جماعت سے
اور انمین رمضان بہر مین ایک قرآن کا ختم کرنا اور چار چار رکعت کے بعد بقدر
چار چار رکعت کے بیٹھنا سنت ہی **مسئلہ** رمضان مین وتر کی نماز جماعت
سی پڑہنا درست ہی اور دنون مین نہین

باب ادراک الفریضۃ

یعنی فرضونمین شریک ہونیوالیکی مسئلے **مسئلہ** اگر زید ظہر کی نماز کی ایک رکعت پڑہ چکا تہا کہ تکبیر
ہوئی تو اب یہ ایک رکعت اور پڑہکر دو رکعت پوری کرلے پہر امام کے پیچہی ملی اور اگر تین رکعت
پڑہ چکا تہا تو چارون پوری کرلے پہر امام کے پیچہی چار نفل کی نیت کرکر جماعت مین

شریک ہوجاوے مسئلہ اگر زید نے فجر کی یا مغرب کی ایک رکعت پڑہی تب
تکبیر ہوئی تو زید وہ نماز توڑکر امام کے پیچھے جماعت سے ادا کرے مسئلہ
اذان کے بعد مسجد سے نکلنا بے نماز ادا کیے مکروہ ہے ہان مگر جو شخص نماز پڑہچکا ہو
اوسکو نکلنا مکروہ نہین پر ظہر اور عشا کے وقت جو تکبیر شروع ہوجاوے تو
اوسکو بہی نکلنا مکروہ ہے مسئلہ اگر فجر کی نماز مین خوف ہو کہ اگر سنت
پڑہی تو دونون فرض جماعت سے نہ ملین گے تو سنت چہوڑ دے اور امام
کے پیچھے فرض جماعت سے ادا کرے مسئلہ فجر کی دو سنت اگر دونون فرض
کے ساتہ قضا ہوجاوین تو فرض کے ساتہہ اونکو قضا پڑہ لے بے فرض کے
نہین مسئلہ اگر ظہر کی چار سنت نہین پڑہین اور فرض پڑہ لیے اور وقت
ظہر کا باقی ہے تو چار سنت دو رکعت سنت سے پہلے پڑہ لے مسئلہ اگر
ظہر کی ایک رکعت جماعت سے پائی تو اوسکو یہہ نہ ٹہراوین کہ ظہر کی نماز جماعت
سے پائی پر ثواب جماعت کا البتہ اوسکو ملا مسئلہ اگر وقت کے جاتے رہنیکا
خوف نہو تو فرض سے پہلے نفل پڑہے اور وقت تنگ ہو تو نہ پڑہے
مسئلہ اگر امام کو رکوع مین پایا اور اللہ اکبر کہکر اتنا کہڑا رہا کہ امام
نے رکوع سے سر اوٹہا لیا تو یہہ رکعت اوس مقتدی نے نہ پائی اور اگر مقتدی نے
امام سے پہلے رکوع کیا اور پہر امام بھی رکوع کرکے رکوع مین مقتدی کو
مل گیا تو جائز ہے باب قضاء الفوائت یعنی فوت ہوی نمازونکی قضا

باب قضاء الفوائت

پڑھنے کے مسئلے مسئلہ اگر کئی نمازین فوت ہوئین اونکی قضا پڑھنے مین یا فوت
ہوئی نماز کی قضا اور وقتی نماز کے ادا کرنےمین ترتیب یعنی پہلی کو اول اور پچھلی کو
بعد ادا کرنا فرض ہے مسئلہ اگر وقتی نماز کے ادا کرنیکے لیے وقت تنگ ہوگیا
یا فوت ہوئی نماز یاد نرہی یا چھہ وقت کی نماز فوت ہوگئی تو ترتیب فرض نرہے
مسئلہ اگر بہت نمازین فوت ہوئین تھین سو وہ قضا پڑھتے پڑھتے چھہ نمازون
سے کم رہ گئین تو ابھی اُنشخص پر ترتیب فرض نہین ہوئی جبتک وہ چھیون قضا نپڑہ لے
مسئلہ قضا کے مقدمہ مین وتر اور فرض کا ایک ہی حکم ہے مسئلہ
اگر زید کی نماز فوت ہوئی سو وہ اوسکو یاد نہین اور وقتی نماز اوسنے پڑھی
تو یہہ نماز وقتی پڑھی ہوئی فاسد ہوئی پھر اگر اوسنے پانچ وقت کی اور نمازین
ادا کرلین اور وہ فوت ہوئی بھی ادا کر لی تو اب یہہ سب نمازین درست ہوگئین

باب سجود السہو

باب سجود السہو یعنی سہو کے سجدون کے مسئلے مسئلہ نمازین جو
واجب ہین اونمین کسی واجب کے ترک کردینے سے یہہ واجب ہوتا ہے کہ ایکطرف سلام
پھیر کر دو سجدے کرے اور التحیات پڑھے تب سلام پھیرے مسئلہ اگر
ایک نماز مین کئی واجب ترک ہوئے تو بھی دوہی سجدے سہو کے کرنا لازم ہوگا
مسئلہ اگر امام سے واجب ترک ہوا تو مقتدیون پر سہو کے سجدے واجب
ہون گے اور اگر مقتدی سے ہوا تو کسی پر نہین مسئلہ اگر تین یا چار رکعت نماز
پڑھتا تھا اور دو رکعت کے بعد بیٹھنا بھولا اور تیسری رکعت کو کھڑا ہونے لگا

تب بیٹھنا یاد ہوا تو وہ اگر بیٹھنے سے نزدیک ہی تو بیٹھہ جاوے اور اگر کھڑی ہونیکی نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے پہر آخر کو سجدے سہو کے کرلے اور اگر چار رکعت کے بعد کا بیٹھنا بہو لا پہر وہ پانچوین رکعت کا سجدہ کرنیسے پہلے یاد ہوا تو بیٹھہ جاوے اور التحیات کے بعد سہو کے سجدے کرلے اور اگر پانچوین رکعت کے سجدہ کے بعد یاد ہوا تو سجدے سے سر اوٹھاتے ہی وہ چارون رکعت فرض جاتی رہین مگر نفل ہو گئین تو اب چھٹی رکعت اوسمین اور ملالے اور اگر چار رکعت کے بعد بیٹھہ کر پانچوین رکعت کو اوٹھا اور سجدہ کرنیسے پہلی یاد ہوا تو بیٹھہ جاوی اور سلام پہیر دی اور اگر سجدہ کرنیکے بعد یاد ہوا تو چارون فرض تو پوری ہو گئی اور چھٹی رکعت اور پڑہ لی تو یہہ دو رکعت نفل ہو جاوین اور سہو کے سجدی کرلے **مسئلہ** اگر دو رکعت نفل نماز مین سہو ہوا اور آخر کو سہو کا سجدہ کیا تو اب اوسی نیت پر اوسمین ملی ہوئی اور نفل نہ شروع کرے **مسئلہ** اگر زید نے سلام کہا سہو کا سجدہ کرنیکو پہر عمرو اوسکا مقتدی ہو گیا بعد اوسکے زید نے سجدہ سہو کا کیا تو عمرو کا مقتدی ہونا جائز ہوا اور اگر نکیا تو نہوا **مسئلہ** اگر زید پر سہو کا سجدہ تہے اور سلام پہیر دیا اس نیت سے کہ نماز ہو چکی تو ابہی زید کو اختیار ہی کہ سجدے سہو کے کرلے **مسئلہ** اگر نماز مین شک ہوا کہ کے رکعت پڑہین مثلاً تین یا چار تو اگر ایسا شک اول بار ہوا تو اوس نماز کو سر سے پڑہے اور اگر ایسا شک اکثر ہوتا ہو تو جو ظن غالب ہو

مقتدی سب پر سجدہ کرنا واجب ہوا اور اگر مقتدی نے پڑہی تو کسی پر واجب نہین
مسئلہ اگر نماز مین امام کے سوا اور کسی سے سجدہ کی آیت سنی تو نماز کے
بعد سجدہ کرلے اور اگر نماز مین وہ سجدہ کرلیا تو بعد نماز کے پہر کر اوس سجدہ کو
کرے وہ نماز پہر کرنہ کرے مسئلہ اگر امام نے سجدہ کی آیت پڑہی اور ابہی سجدہ
نہین کیا کہ زید وہ آیت سُننے کے بعد اوسکا مقتدی ہوا تو اب زید بہی وہ سجدہ
امام کے ساتہہ کرلے اور اگر وہ سجدہ کرچکا تہا تب زید مقتدی ہوا تو زید پر
وہ سجدہ نہین اور اگر زید اوسکا مقتدی نہو تو زید وہ سجدہ کرلے مسئلہ
اگر نماز مین سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ نکیا تو بعد نماز کے اوس سجدیکی
قضا نہین مسئلہ اگر سجدہ کی آیت پڑہ کر سجدہ کرلیا پہر وہی آیت نماز
مین پڑہے اور سجدہ کرے اور اگر پہلی سجدہ نکیا تہا تو ایک ہی سجدہ نماز
مین کا کافی ہے مسئلہ اگر ایک آیت سجدیکی ایک جگہہ پر کئی مرتبہ پڑہی
تو ایک ہی سجدہ کافی ہے اور اگر دو مجلسون مین پڑہی تو دوبار سجدہ چاہیے
مسئلہ تلاوت کے سجدہ کا طریق یہہ ہے کہ نماز کی شرطون کے
ساتہہ بے ہاتہہ اوٹہائے اللہ اکبر کہکر سجدہ کرے پہر اللہ اکبر کہکر سر اوٹہاوے
اور اوسمین ہاتہہ اوٹہانا اور التحیات پڑہنا اور سلام پہیرنا نہین ہے
مسئلہ سب سورۃ پڑہنا اور سجدہ کی آیت چہوڑ دینا مکروہ ہے اور سجدہ
کی آیت اور سب سورہ پڑہنا مکروہ نہین **باب صلوۃ المسافر** یعنی مسافر کی

نماز کا بیان

نماز کے مسئلے مسئلہ درمیانی چال سے تین منزل دور جانیکو خشکی یا دریا یا پہاڑ کی راہ پر جو اپنے گھر سے نکلکر شہر کے گہر دن سی باہر ہوا تو وہ شخص مسافر ہے چار رکعت نماز فرض کو قصر کرکے دو پڑہا کرے مسئلہ اگر مسافر نے چارون فرض پڑہے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹہا تہا تو نماز ہو گئی اور اگر نہ بیٹہا تہا تو نماز نہ ادا ہوئی مسئلہ جب مسافر اپنے شہر مین داخل ہوا یا اور کسی شہر یا گانو مین پندرہ روز ٹہہرنیکا ارادہ کیا تو وہ مقیم ہو گیا پوری نماز ادا کرے اور اگر پندرہ روز سی کم رہنی کی نیت کی یا کچہ نیت نکی تو وہ مسافر ہی ہے اگرچہ اوسکو وہان برسین گذر جاوین مسئلہ اگر مکہ اور منا مین پندرہ روز رہنی کی نیت کی تو وہ مسافر ہی ہے مقیم نہین اسیطرح اگر مسلمانون کے لشکر نے دار الحرب مین پندرہ روز رہنی کا ارادہ کیا گوکہ اوسمین کسی شہر کو گہیرا ہو یا باغیون کو دار الاسلام مین گہیرا ہو شہر کے سوا اور کہین تو یہہ مقیم نہین مسئلہ خیمون مین رہنی والے لوگ جیسے بنجارے اور کنجڑ وغیرہ لوگ جنکی گذران جنگلون مین ہوا کرتی ہے اگر وہ لوگ پندرہ روز ٹہہرنے کی نیت جنگلین کرین تو مقیم ہو جاوین مسئلہ اگر وقتی نماز مین مسافر مقتدی ہوا اور مقیم امام ہوا تو درست ہے اور یہہ مسافر اوسکے پیچہے پوری نماز پڑہی اور وقت جاتا رہی تو مسافر کا مقتدی ہونا مقیم کے پیچہے درست نہین مسئلہ اگر مقیم مقتدی اور مسافر امام

ہو تو درست ہی خواہ وقتی نمازین خواہ قضامین **مسئلہ** اگر اصلی وطن چھوڑکر
اور شہر مین رہنا اختیار کیا تو وہ پہلا شہر اب وطن نرہا اگر مسافرت مین وہان
پہونچا اور وہان پندرہ روز رہنی کی نیت نہو تو مسافر ہی اور اگر وطن اصلی
سے سفر کیا تو وہ وطن بنا ہی برقرار **مسئلہ** اگر مسافر ایک شہر مین پندرہ
روز یا زیادہ ٹھہرا اپنے ٹھہرنے کے لیے اور شہر ٹھہرایا یا وہان سے سفر کیا
یا اصلی وطن کو چلا تو وہ پہلا شہر اب وطن نرہا **مسئلہ** اگر سفر کی نماز کی
قضا مقیم پڑہی تو چار رکعت کی دو پڑہی اور اگر مقیم ہونے حالت کی نماز کی
قضا مسافر پڑہے تو پوری پڑہی چار کی چار **مسئلہ** مقیم اور مسافر
ہونیکے حق مین نماز کے اخیر وقت کا اعتبار ہی مثلاً ظہر کے اخیر وقت اگر
مسافر ہی تو دو رکعت پڑہی اور اگر مسافر ظہر کے اخیر وقت اپنے شہر
مین داخل ہوا تو اوس ظہر کی چار رکعت پڑہی **مسئلہ** نماز کے قصر کرنیمین
گنہگار کا سفر اور بیگناہ کا سفر ایک ہی ہی **مسئلہ** مسافر رہنے اور مقیم
ہونیکے مقدمہ مین اصل حاکم کی نیت کا اعتبار ہی اوسکے تابع لوگون کی
نیت کا اعتبار نہین چنانچہ خداوند اور میان اور بادشاہ کی نیت کا اعتبار
ہی اور جورو اور غلام اور لشکری کی نیت کا اعتبار نہین **باب الجمعۃ**
یعنی جمعہ کی نماز کے مسئلے **مسئلہ** جمعہ کے ادا ہونیکو لیے چھ شرطین شرط جمعہ
ہین ایک پہلی یہہ کہ شہر ہو یا شہر کی نمازگاہ ہو دوسری یہہ کہ بادشاہ ہو یا

اوسکا نائب تیسرے یہہ کہ نماز سی پہلی خطبہ ہو چوتھے یہہ کہ جماعت ہو پانچوین ظہر
کا وقت ہو چھٹے اذن عام ہو کہ جو چاہی چلا آوی مسئلہ شہر اوس بستی کو
کہتے ہین کہ جہان کوئی امیر یعنی حاکم ہو اور قاضی ہو کہ شریعت کے موافق
حکم اور لوگون پر حدین جاری کرے مسئلہ منا شہر ہو جاتا ہی عرفات نہین
مسئلہ ایک شہر مین کئی جگہہ جمعہ کی نماز ہونا جائز ہی مسئلہ اگر ظہر کا وقت
نرہی تو جمعہ باطل ہو جاوی مسئلہ جمعہ کا خطبہ سنت یون ہی کہ وضو سی کہڑا
ہو کر ایک خطبہ پڑہی پہر بیٹھے پہر کہڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑہی مسئلہ اگر
صرف الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ کہا تو بہی خطبہ ہو گیا مسئلہ
جماعت یہہ ہی کہ تین مقتدیون سی کم نہون مسئلہ امام کی سجدہ کرنیسی پہلی اگر
مقتدی نماز چہوڑ کر چلے گئے تو جمعہ کی نماز باطل ہو گئی مسئلہ جمعہ تب واجب ہی
جب چہہ شرطین پائی جاوین ایک یہہ کہ مقیم پر جمعہ واجب ہی مسافر پر نہین دوسرے
مرد پر ہی عورت پر نہین تیسرے تندرست پر ہی بیمار پر نہین چوتھے حر پر ہی غلام
پر نہین پانچوین انکہیاری پر ہی اندہی پر نہین چھٹے پانون والے پر ہی اپاہج
پر نہین مسئلہ جسپر جمعہ کی نماز واجب نتہی اوسنے ادا کی تو اوس وقت کا
فرض اوسکا ادا ہو گیا مسئلہ اگر مسافر یا غلام یا بیمار جمعہ کی نماز کا امام ہوا
تو جائز ہی اور اگر یہہ لوگ مقتدی ہوئے تو انسے جماعت پوری ہو جاتی ہی
مسئلہ جمعہ کی نماز سی پہلے اگر ظہر کی نماز بعذر سے آدمی نے پڑہ لی تو مکروہ

مے اور بعد اسکے اگر جمعه کی نماز پڑھنے کو چلا تو وہ ظہر کی پڑہی ہوئی نماز باطل ہوئی **مسئله** اگر معذور یا قیدی ظہر کی نماز جمعه کے دن شہر مین جماعت سے پڑھے تو مکروہ ہی **مسئله** جو شخص التحیات یا سہو کے سجدے مین جمعه کے امام کا مقتدی ہوا وہ جمعه کی نماز پوری کرے **مسئله** جب سی امام خطبه پڑہنی کو نکلے تب سی کوئی نه نماز پڑہے نه بات کہے **مسئله** جب سی پہلی اذان ہووی تب سے جمعه کی نماز کو جانا اور خرید و فروخت ترک کرنا واجب ہی **مسئله** جب خطبه پڑھنے والا نکلکر منبر پر بیٹھے تب اوسکے آگے اذان کہی جاوی اور جب خطبه پڑہ چکے تب اقامت یعنی تکبیر کہی جاوے **باب العیدین** یعنی دونو عیدونکی نماز کے مسئلے **مسئله** جسپر جمعه کی نماز واجب ہی اوسی پر عیدونکی بھی نماز واجب ہی جمعه کی نماز کی شرطون کے ساتھ سوا خطبه کے **مسئله** عید الفطر یعنی رمضان کی عید کے روز مستحب یه ہی که کچھ کھاوے اور نہاوی اور مسواک کرے اور خوشبو لگاوے اور اچھا کپڑا پہنے اور فطر کا صدقه دے پھر عید کی نماز کو جائے اور راہ مین چلاکر تکبیرین نکہے اور عید کی نماز سی پہلے نفل نماز نه پڑہی **مسئله** جسوقت سی سورج اونچا ہو جبتک دوپہر نه لوٹے تبتک عید کی نماز کا وقت ہی **مسئله** عید کی نماز دو رکعت ہی پہلی رکعت مین سبحانک اللہم کے بعد تین مرتبه الله اکبر کہے تب الحمد اور سورۃ پڑہی اور دوسری رکعت مین پہلی الحمد اور سورۃ پڑہی تب تین بار الله اکبر کہی که ہر دو رکعت

مین عید کی نماز کی تین بار اللہ اکبر کہنا اور نمازون سے زیادہ ہی اور عید کی نماز کے بعد دو
خطبے پڑھے اور پہلے خطبہ کے بعد بیٹھ جاوے اور عید الفطر کے خطبہ مین فطر کے صدقے کے
مسئلے بیان کرے **مسئلہ** اگر امام نے عید کی نماز پڑھ لی اور بعض لوگون کی فوت ہوگئی
تو اوسپر اوسکی قضا نہین اور اگر کچھہ عذر کے سبب عید الفطر کی نماز نہوئی تو کل کو
پڑھ لے آیندہ کو نہین **مسئلہ** جو احکام عید الفطر مین ہین وہی احکام ذی الحجہ کی
عید مین ہین مگر یہہ کہ ذی الحجہ کی عید مین نماز کے بعد کہاوی اور نماز کو جاتے ہوئی
راہ مین باواز بلند تکبیر کہتا جاوی اور اسکی خطبہ مین قربانی اور تشریق اور تکبیر ون
کے مسئلے بیان کرے اور نماز اسکی عذر کے سبب تین روز تک جائز ہے
مسئلہ اگر عرفے کے روز اونچے مکان پر لوگ جمع ہوکر دعا مناجات
کرین حاجیونکی طرح پر تو یہہ فرض یا واجب یا سُنت یا مستحب نہین ہی **مسئلہ**
عرفے کے روز فجر کے بعد سے آٹھہ وقت کی نمازون تک بعد نماز کے ایک مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
کہنا سُنت ہی اوسکو جو مقیم ہو شہر مین فرض نماز مردونکی جماعت سی پڑھے
پہر اگر مسافر مقتدی ہو اور مقیم امام ہو یا عورت مقتدی ہوئی تو اوس مسافر
اور عورت کو بھی یہہ تکبیر کہنا چاہیے **باب الکسوف** یعنی گہن کی نماز کی مسئلے
مسئلہ جب سورج گہن ہو تب جمعہ کا امام دو رکعت نماز جماعت سے نفل کی طرح
پڑہی مگر باواز بلند پڑہی اور خطبہ نہ پڑہی پہر نماز کے بعد دعا مانگا کرے جبتک

گہن سے چہٹ جاوے اور اگر جمعہ کا امام نہو تو لوگ علحدہ علحدہ دو دو رکعت پڑہیں
جیسے چاند کے گہن کی اور تاریکی اور آندہی اور مصیبت کے وقت کی نماز **باب**
الاستسقاء یعنی پانی مانگنے کی نماز **مسئلے** **مسئلہ** اگر پانی نہ برستا ہو تو لوگ
بیجماعت کے نماز پڑہیں اور دعا اور استغفار کریں تین ہی دن تک جایا کریں
مگر جاڑے نہ لوٹین اور وہان کا ذکر نہ آئے دین **باب صلوة الخوف** یعنی
خوف کی وقت کی نماز کے **مسئلے** **مسئلہ** اگر کسی دشمن یا درندہ جانور کا زیادہ
خوف ہو تو امام لوگون کو دو گروہ کرے ایک گروہ دشمن کے مقابلہ پر رہے
اور دوسرا گروہ امام کے پیچہے نماز شروع کرے پہر جب یہہ گروہ اگر مسافر ہون
تو ایک رکعت اور اگر مقیم ہون تو دو رکعت نماز امام کے پیچہے پڑہ چکے تب دشمن
کے سامنے چلا جاوے اور اگروہ گروہ آوے اور باقی نماز امام کے پیچہے پڑہے اور
امام سلام پہیرے اور یہہ گروہ سلام نہ پہیرے اور دشمن کی مقابلہ پر جاوے اور وہ پہلا گروہ پہر آوے
اور اپنی باقی نماز پوری کرے اور پچہلی رکعت یا رکعتون مین کچہ قرآن نہ پڑہے
اور سلام پہیر کر دشمن کے مقابلہ کو جاوے پہر وہ دوسرا گروہ آوے اور الحمد
اور سورة کے ساتہہ اپنی باقی نماز پوری کر کے سلام پہیر دے **مسئلہ**
مغرب کی نماز مین پہلے گروہ کے ساتہہ امام دو رکعت اور دوسرے گروہ کے
ساتہہ ایک رکعت پڑہے **مسئلہ** جو شخص نماز مین دشمن سے لڑ پڑا اوسکی
نماز جاتی رہی **مسئلہ** اگر خوف بہت زیادہ ہو تو لوگ سواری پر سوار

اپنی اپنی علحدہ نماز اشارے سے جسطرف مونہہ کرکے ہو سکے کرلیں **مسئلہ** اگر دشمن
موجود نہو تو خوف کی نماز جائز نہیں **باب الجنائز** یعنی جنازہ کی نماز کے مسئلے
مسئلہ جو مرنے لگا اوسکو سیدہی کروٹ پر قبلہ کیطرف مونہہ کرکے لٹا دیں
اور اوسکے سامنے **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا**
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑہیں پہر جب وہ مرجاوے تو اوسکے جابڑیں باندہ
دیں اور آنکہیں بند کردیں اور ایسے تختے پر جسکو ایک یا تین یا پانچ مرتبہ خوشبو کا
دہوان دیا ہو لٹا دیں اور اوسکی ناف سے زانوؤں تک بدن چہپا کر کپڑے اوتاریں
اور بے کُلّی اور بے ناک میں پانی ڈالے اوسکو وضو کرا دیں اور وہ پانی جو بیری کے
پتے یا اشنان ڈالکر جوش کیا ہو اور نہو تو نرا پانی اوپر ڈالیں اور اوسکا سر
اور داڑہی گل خیرو کے پانی سے دہو دیں اور اولٹی کروٹ پر لٹا کر نہلا دیں
اسقدر کہ مردے کے نیچے تک پانی پہونچے پہر داہنی کروٹ لٹا کر اسیطرح دہو دیں
پہر ٹیکنی سے بٹہلا کر نرمی سے اوسکا پیٹ ملیں اور پیٹ سے جو کچہہ نکلے تو وہ
جگہہ دہو ڈالیں اور پہر کر نہلا دیں نہیں اور کسی کپڑے سے اوسکا بدن پونچہہ ڈالیں
اور اوسکے سر اور داڑہی پر خوشبو لگا دیں اور ماتہا اور ناک اور دونو
ہتیلیوں اور دونو گہٹنوں اور دونو پانوؤں پر کافور ملیں اور سر کے بالوں اور
داڑہی میں کنگہی نکریں اور ناخن اور بال نکاٹیں **مسئلہ** مرد کے لیے سنت کے
موافق کفن ایک کفنی جسکو قمیص کہتے ہیں اور دو چادریں ہیں کہ ایک کو ازار

اور باہر والیکو لفافہ کہتے ہین اور نہو تو دو چادرین ہی کفن کفایت ہی اور ضرورتمی
کفن یہہ کہ جسقدر ملجاوے مسئلہ مردی کے بائین طرف اول کفن پہناوین
بعد اسکے دہنی طرف اور اگر مردے کی کہلجانیکا خوف ہو تو سر اور پاؤن کیطرف
کفن کو باندہ دین مسئلہ عورت کا کفن سنت کے موافق کفنی اور دو چادرین
اور دامنی اور سینہ بند ہی اور دو چادرین اور دامنی اوسکا کفن کفایت ہی
مسئلہ عورت کو اول کفنی پہناکر اوسکے سر کے بالون کو آدہے آدہے دو زلفون
کیطرح کرکے دونون طرف اوسکے سینہ پر کفنی کے اوپر ڈالین پہر اوسکو دامنی
اوڑہا دین پہر چادرون کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار خوشبو دیکر لپیٹین

فصل بادشاہ کا امام ہونا جنازہ مین بہت بہتر ہی قاضی سی مسئلہ جنازیکی
نماز فرض کفایہ ہی مسئلہ جنازیکی تب درست ہی جب مردہ مسلمان اور پاک ہو
مسئلہ اگر بادشاہ امامت کے لئے نہو تو قاضی پڑہا دے اور وہ نہو تو محلہ
کا امام اور وہ نہو تو مردیکا والی امام ہی اور ولی کو اختیار ہے کہ اور کو نماز
پڑہانیکی اجازت دے دے مسئلہ اگر ولی اور بادشاہ کے سوا اور کسی نے
نماز پڑہائی تو ولی پہر کر پڑہ سکتا ہی بعد ولی کے اور کوئی پہر نہ پڑہے مسئلہ
اگر بے نماز جنازے کے مردہ دفن ہوگیا تو جبتک وہ پہٹ نجاوے تب تک
اوسکی قبر پر نماز جنازیکی درست ہی مسئلہ جنازیکی نماز مین چار مرتبہ اللہ اکبر
کہنا ہی پہلی دفعہ کے بعد سبحانک اللھم الخ دوسری مرتبہ کے بعد پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم پر درود تیسری بار کے بعد دعا اور چوتھی دفعہ کے بعد دہنے بائین
دونو طرف سلام پھیر دے پھر اگر امام پانچوین بار اللہ اکبر کہے تو مقتدی نکہے اور مردہ
اگر بالغ ہو تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا
فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ
اور اگر مردہ عورت بالغ ہو تو اَحْيَيْتَهٗ کو اَحْيَيْتَهَا اور فَاَحْيِهٖ کو فَاَحْيِهَا
اور تَوَفَّيْتَهٗ کو تَوَفَّيْتَهَا اور فَتَوَفَّهٗ کو فَتَوَفَّهَا پڑہے اور اگر لڑکا ہو تو یہ دعا
پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور لڑکی ہو تو اجْعَلْهُ کو اجْعَلْهَا اور شَافِعًا اور
مُشَفَّعًا کو شَافِعَةً اور مُشَفَّعَةً پڑہے مسئلہ مسبوق امام کی تکبیر کہنیکا
انتظار کرے جب امام تکبیر کہے کہکر اوسکے ساتھ ہو جاوے اور جو شخص پہلی سے موجود تھا
وہ انتظار نکرے مسئلہ امام مردہ کے سینہ کے سامنے کہڑا ہووے مردہ مرد ہو خواہ
عورت مسئلہ سواری پر سوار اور مسجد کے اندر جنازہ کی نماز نہ پڑہین مسئلہ
اگر بچہ پیدا ہونیکے بعد کچھہ بولا تہا یعنی آواز اوسکی نکلی تہی تو اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی جاوے
اور نہین تو نہین مسئلہ اگر دار الحرب سے لڑکا اپنے ماں باپ یا وہ خود مسلمان ہو گیا
تہا یا وہ اکیلا پکڑا آیا تہا تو پڑہین گے مسئلہ اگر کافر مرا اوسکا ولی مسلمان ہی
تو جائز ہی کہ وہ اوسکو دہووے اور کفن دے اور زمین مین دبا دے مسئلہ

چار آدمی جنازہ اوٹھاوین اور اوٹھانیوالا اگلا پایا اپنے دہنی کندہی پر رکہے بعد اسکے
پچھلا پایا پھر اگلا پایا بائین پھر پچھلا پایا مسئلہ جنازیکو جلدی جلدی لیچلین پر
دوڑین نہین اور ساتہ کے لوگ جنازی کے پیچہی چلین آگے نہین اور جبتک جنازہ
نہ رکھا جاوے تب تک بیٹھین نہین مسئلہ قبر بغلی کھود کر قبلہ کیطرف سی مردیکو اوسمین
رکھین مسئلہ مردیکو قبر مین رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ
اللّٰہِ اور مردیکا مونہہ قبلہ کیطرف کو کر دیا جاوے اور کفن کی گرہ کھولدیجاوے
پھر کچّی اینٹین یا بانس یا نرکل سے قبر کا مونہہ بند کرکے اوپر سے مٹی ڈالدین اور
پکی اینٹ یا لکڑی تختون سے نہ بند کرین مسئلہ مردکو دفن کرتے وقت قبر
پر پردہ نکرین اور عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کرلین مسئلہ قبر گول
بناوین اوپر سے چوکونہ بناوین اور قبر پر گچ نکرین مسئلہ مردہ قبر مین رکھکر
نہ نکالین ہان اگر زمین غصب کی ہو تو نکالا جاوے باب الشہید یعنی شہید کے
کفن اور غسل کے بیان مسئلہ جسکو حربی کافر نے یا باغیون نے یا قزاقون نے
مار ڈالا یا مرا ہوا ملا اور اوسپر زخم ہے یا کسی مسلمان نے مار ڈالا ظلم
سے کہ اوس مارنیوالے پر خون بہا دینا آیا تو وہ ایسا شہید ہے کہ اوسکو بے
نہلائے اونہین کپڑون سے جو پہنی ہوا وسپر جنازہ کی نماز پڑہکر دفن کردین
اور جو لباس اوسکو کفن کی قسم سے نہو وہ لے لین اور جو کپڑا زیادہ ہو وہ لے لین
اور جو کفن سے کم ہو زیادہ کردین اور اگر اوسکے بدن پر کچھ کپڑا نہو تو کفن مین

مسئلہ اگر جنب یا لڑکا اسطرح مارا گیا تو اوسکو نہلا وینگے مسئلہ جو شخص
زخمی ہوا اوسنے کچھہ کہایا یا پیایا وہ سویا یا اوسکی کچھہ دوا کی گئی یا اتنا جیا کہ اوسپر
ایک وقت نماز کا گذر گیا اور وہ ہوشمین تھا یا لڑائی کی جگہہ سے اوسکو جیتا ہوا
اور جگہہ لے گئے یا اوسنے کچھہ وصیت کی یا شہر کے اندر مارا گیا اور یہہ نہ معلوم ہوا
کہ ہتھیار سے مظلوم مرا ہے یا جو حد شرعی اوسپر جاری ہوئی اوس سے مرا یا خون
کے بدلے مارا گیا اوسکو نہلا وینگے مسئلہ باغی اور قزاق جو مارا جاوے
اوسکو نہ نہلا وین نہ اوسپر جنازے کی نماز پڑہین باب الصلوۃ فی الکعبۃ یعنی کعبہ
کے اندر نماز پڑہنی کے مسائل مسئلہ کعبہ شریف کے اندر اور کعبہ کی چہت پر
نماز پڑہنا درست ہے نماز فرض یا نفل ہو مسئلہ اگر کعبہ کے اندر جماعت سے
نماز پڑہی اور مقتدی امام کی پیٹھہ کیطرف اپنی پیٹھہ کرکے کہڑا ہوا تو نماز جائز ہے
اور اگر مقتدی اپنی امام کے مونہہ کیطرف اپنی پیٹھہ کرکے کہڑا ہوا تو مقتدی کی نماز
نہوگی مسئلہ اگر مسجد الحرام مین کعبہ کے گرد اگرد ایک جماعت نے کہڑے ہو کر
نماز پڑہی تو درست ہے اگرچہ مقتدی کعبہ کی دیوار سے نزدیک ہو اپنے امام سے
بشرطیکہ امام کیطرف نہو کتاب الزکوۃ یعنی زکوۃ ادا کرنیکے مسئلے
مسئلہ زکوۃ اوس شخص کے ذمے پر واجب ہے جسکو عقل ہو دیوانہ پر نہین
اور جو بالغ ہو نابالغ پر نہین اور جو مسلمان ہو کافر پر نہین اور جو حر ہو غلام
پر نہین سو عاقل بالغ حر مسلمان پر زکوۃ تب واجب ہو جو وہ سال گذرے ہوئے

نصاب کا مالک ہو اور وہ نصاب مالک کے ذمہ پر کسی دین سے اور اصلی حاجت سے زیادہ
ہو بڑہتا ہوا اگرچہ ظاہر مین اوسکا بڑہنا نہ معلوم ہو **مسئلہ** زکوۃ تب ادا ہو جب
دیتے وقت یا زکوۃ کے لیے مال علحدہ کرتے وقت یہہ نیت ہو کہ یہہ مال مین زکوۃ کی بابت
دیتا ہون یا علحدہ کرتا ہون یا یون ہو کہ کل مال خیرات کر دے **باب صدقۃ
السوائم** یعنی چرتے ہوئے جانورون کی زکوۃ کا بیان **مسئلہ** جو جانور سال
مین چھ مہینے سی زیادہ جنگلین چرا کرتا ہو اوسمین زکوۃ دینا ہی **مسئلہ** جو شخص
پانچ اونٹ کا مالک ہو وہ ایک بکری زکوۃ دیے اور دس اونٹ پر دو بکری
اور پندرہ پر تین اور بیس پر چار بکریان اور پچیس اونٹ پر ایک اونٹ کا بچہ
جو دوسری برسمین پڑا ہوا اور چھتیس اونٹ پر ایک بچہ جو تیسری برسمین لگا ہو
اور چھیالیس پر ایک بچہ جو چوتھی برسمین پڑا ہو اور اکسٹھہ پر ایک بچہ جسکو پانچوان
سال لگا ہو اور چھتر پر دو بچے جنکو تیسرا برس لگا ہو اور اکیانوے پر دو بچے جو چوتھی
برسمین پڑے ہون اور ایکسوبیس اونٹ پر بھی اسیقدر پھر اگر اس سے زیادہ اونٹ
ہون تو پانچ پانچ اونٹ پر ایک ایک بکری ایکسو پینتالیس اونٹ تک پھر
ایکسو پینتالیس اونٹ پر دو بچے جو چوتھے برسمین پڑے ہون اور ایک بچہ
جو دوسری مین پڑا ہوا اور ایکسو پچاس اونٹ پر تین بچے جو چوتھی برسمین
پڑے ہون پھر جب اس سے زیادہ ہون تو ہر پانچ پر ایک بکری اور ایکسو پچھتر
پر تین بچے جو چوتھی برسمین پڑے ہون اور ایک بچہ جو دوسری برسمین لگا

اور ایکسو چھاسی اونٹ پر تین بچے جو چوتھے سالمین پڑے ہون اور ایک بچہ جو تیسری
برسمین پڑا ہو اور ایکسو چھانوے پر چار بچے جو چوتھے سالمین پڑے ہون دوسو
تک پھر جب دوسو سے زیادہ ہون تو ایسے حساب شروع کرے جیسا کہ
ڈیڑہ سو کے بعد پر اور عربی اور عجمی اونٹ کا ایک ہی حکم ہی باب زکوۃ البقر
یعنی گائی بیل کی زکوۃ کے مسئلے مسئلہ گائی یا بیل یا بھینس یا بھینسا
اگر تیس ہون تو اونپر زکوۃ ہی گائی بیل پر ایک بچھڑا یا بچھیہ برس روز کی اور
بھینس بھینسی پر پڑوا یا پڑیا اسی عمر کی اور چالیس پر ایک بچہ دو برس کا
نر خواہ مادہ پھر اس سی زیادہ پر اسی حساب سی ساٹھہ تک اور ساٹھہ پر
دو بچی ایک ایک برس کے اور ستر پر ایک بچہ دو برس کا اور ایک ایک
برسکا اور اسی پر دو بچی دو دو برسکے پھر جب اس سی زیادہ ہون تو ہر
دہائی پر زکوۃ بدلتی ہے ایک برسکے بچے سی دو برسکے بچہ پر باب زکوۃ
الغنم یعنی بھیڑ بکری مینڈہے بکرے کی زکوۃ کے مسئلے مسئلہ
چالیس بکریون پر ایک بکری اور ایکسو اکیس بکریون پر دو بکریان اور
دوسو ایک بکری پر تین بکریان اور چارسی بکریون پر چار بکریان پھر جب
اس سی زیادہ ہون تو سیکڑے پر ایک بکری اور بکری اور بکرا اور بھیڑا
اور مینڈہا اس مقدمہ مین سب کا ایک حکم ہی مسئلہ جو بھیڑ بکری مینڈہا
بکرا زکوۃ مین دیا جاوے دو برس روز سی کم عمر کا نہووے مسئلہ

گھوڑون اور خچرون اور گدہون اور بکری کے بچون اور بوتون اور بچھڑون پر زکوۃ نہین مسئلہ بوجہ لادنیکی جانورون پر اور جن جانورون کو گھر باندہ کر چارہ کھلایا جاوے اور جو جانور کہ نصاب سے کم زیادہ ہون اونپر زکوۃ نہین مسئلہ اگر نصاب پر سال گذر گیا اور زکوۃ واجب ہوئی اور زکوۃ اداکرنیسے پہلے وہ نصاب ہلاک ہوگیا تو اب زکوۃ اوسکی اداکرنا نہ آویگی مسئلہ اگر دوبرس کا بچہ دینا زکوۃ مین واجب ہوا اور ایسا بچہ موجود نہین تو دوبرس کے بچہ سے بہتر زکوۃ مین دیکر اوسکی قیمت جو دوبرس والے سے زیادہ ہو اوسقدر زکوۃ لینے والے سے پہیر لے یا کم قیمت جانور دے اور جسقدر کم ہو اوسقدر قیمت دیدے یا جانور نہ دے اوسکی قیمت دیدے مسئلہ زکوۃ کی لئے میانہ جانور لیا جاوے نہ بہت موٹا نہ دبلا مسئلہ سال کے درمیان مین اگر نصاب مین اوسی نصاب کی جنس کی چیز زیادہ ہو جاوے تو اوسکو اوس نصاب مین ملاکر بالکل کی زکوۃ دینا چاہیے مسئلہ اگر خراج یا عشر زکوۃ باغیون نے لے لی تو پھر دوبارہ اوس مال پر زکوۃ اور اوس زمین کا خراج یا عشر نہ لین گے مسئلہ اگر صاحب نصاب نے آیندہ دوبرس کی زکوۃ نکالی یا ایک نصاب کا مالک تھا اور دو نصاب کی زکوۃ دی تو درست ہے

باب زکوۃ المال

یعنی مال کی زکوۃ کے مسئلے مسئلہ سونے اور چاندی کی زکوۃ چالیسوان حصہ ہے جب چاندی دوسو درم ہو جسکے چھپن روپے ہوتے ہین اور جب سونا

بیس دینار ہو کہ وہ سات تولے اور چہ ماشہ ہوتا ہی پہر یہہ سونا اور چاندی
نلے بنا ہو یا زیور ہو یا برتن مسئلہ دوسو درم سی چاندی اور بیس دینار
سے سونا اگر زیادہ ہو تو اوسپر زکوۃ نہین جبتک چاندی مین چالیس درم
چاندی اور سونے مین چار دینار سونا زیادہ ہو پہر اوسپر اوسی حساب سے
زکوۃ ہی چالیسوان حصہ مسئلہ چاندی مین دوسو درم کی برابر اور سونے
مین بیس درم کی برابر وزن کا اعتبار ہی سال پورا ہوتے وقت اور زکوۃ
ادا کرتے وقت مسئلہ چاندی مین درم وہ معتبر ہین جو دس درم سات
مثقال بہر ہون مسئلہ اگر سونا اور چاندی ملونیکا ہی تو اگر سونے مین سونا
زیادہ ہو اور ملونی کم ہو تو وہ سب سونا ہی اور چاندی مین اگر چاندی زیادہ
ہو اور ملونی کم ہو تو وہ سب چاندی ہی اور اگر اونمین ملونی زیادہ ہو تو
تو سونا اور چاندی نہین سے عرض مین شمار ہی مسئلہ سوداگری کا
اسباب اگر سونے چاندی کی نصاب کے قدر ہو تو اوسپر زکوۃ ہی ایک
مسئلہ اگر شروع سال مین نصاب پورا تہا اور آخر سال مین بہی پورا ہوا
مگر درمیان مین کم ہو گیا تہا تو پوری زکوۃ دی مسئلہ اگر سونا یا
چاندی اور تجارت کا اسباب ایک شخص پاس ہی اور ہر ایک اسقدر نہین
کہ اوسپر زکوۃ واجب ہو مگر دونون کو ملانے سی نصاب پورا ہوتا ہی
تو تجارت کے اسباب کی قیمت اوس سونے یا چاندی کی قیمت مین ملا کر

باب العاشر

زکوة دی مسئله اگر سونا اور چاندی هی شریک نصاب سے کم سونیکی قیمت لگا کر
چاندی کے ساتھ زکوة دی باب العاشر مسئله سوداگرون سی زکوة
لینے کے لئی جسکو امام راه پر معین کری اوسکو عاشر کهتے هین مسئله اگر
سوداگر مال لیکر نکلا اور عاشر سے اوسنے قسم کها کر کها که ابهی اس مال پر
ایک برس نهین پوری هوئی یا کها که مجهپر دین آتا هی یا کها که مین نے زکوة
فقیرونکو دیدی یا کها که اور عاشر کو دیدی تو وه سچا بنایا جاوی یعنی یهه
عاشر اوس سی زکوة نه لے مسئله اگر جانورون کے مالک نے
قسم کها کر کها که مین اونکی زکوة فقیرونکو دیچکا هون تو اوسکا کهنا معتبر
نهین مسئله جس بابت مسلمان کو سچا بتا وینگے اوسی بابت ذمی کو
بهی سچا بتا وینگے مسئله حربی کافر کو سچا نه بتا وین مگر هان اگر وه
اپنی باندی کو اپنی ام ولد بتا دی تو اوسمین اوسکو البته سچا بتا وینگے
مسئله مسلمانون سی زکوة چالیسوان حصه اور ذمیون سی بیسوان حصه
اور حربی کافرونسی دسوان حصه عاشر لیا کری بشرطیکه نصاب پر پورا سال گزرا
هو اور حربی کافر مسلمانون سی بهی اپنی ملک مین مال کا محصول لیتی هون اور
حربی مسلمانون سی نه لیتی هون تو حربیون سی بهی زکوة نه لے مسئله
اگر حربی ایکمرتبه مال لیکر عاشر پاس سی زکوة دیکر چلا گیا پهر دوباره اگر نکلا تو
بے سال گذری اوس مال پر دوباره زکوة نه لے اگر هان وه دار الحرب کو گیا تها

وہان سے لوٹا تو لے مسئلہ اگر ذمی شراب اور سور لیکر نکلا تو عاشر شراب
کی قیمت کا بیسوان حصہ اوس سے لے سور کا نہین مسئلہ گہر مین رکہی ہوئی مال
پر اور بضاعت کے مال پر اور مضاربت کے مال اور ماذون غلام کی کمائی پر
عاشر کچہہ نہ لے مسئلہ اگر سوداگر نے خارجیونکی عاشر کو زکوۃ دیدی تو مسلمانونکا
عاشر پہر اوس سوداگر سے لے باب الرکاز مسئلہ اگر کسی نے سونے
یا چاندی یا لوہے کی یا اسیطرح کی چیز کی کہان پائی خراجی زمین مین یا عشری مین
مین تو پانچوان حصہ اسمین سے زکوۃ ہے اور اگر اپنی حویلی یا اپنی زمین مین پایا تو اوسمین
زکوۃ نہین مسئلہ اگر اپنی حویلی مین خزانہ پایا تو اوسمین پانچوان حصہ زکوۃ
اور باقی چار حصے اوسکے جسکو امام نے فتح کی وقت یہہ زمین دی تہی مسئلہ
اگر پارا پایا تو اوسمین پانچوان حصہ زکوۃ ہے مسئلہ دارالحرب کی زمین کے
گنج پر زکوۃ نہین فیروزے اور موتے اور عنبر پر زکوۃ نہین باب العشر
مسئلہ عشری زمین مین جو شہد پیدا ہو اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے
مسئلہ جو زمین مینہہ کے یا دریا کی پانیسے سینچی گئی اوسمین جو پیدا ہو تہوڑا
یا بہت اور وہ چیز ایسی ہو کہ باقی رہے خواہ ایسی ہو کہ باقی نرہے بہرحال
اوسمین دسوان حصہ زکوۃ واجب ہے مگر لکڑی اور نرکل اور گہاس میں
نہین اور زمین ڈول یا رہٹ سے سینچی جاوے اوسکی پیدا وار مین بیسوان
حصہ زکوۃ ہے مسئلہ زمین کل پیداوار کی زکوۃ دے یون نکرے کہ

خرچ مجرا دیکر جو باقی ہے اوسمین زکوۃ دے مسئلہ تغلبی کی عشری زمین
کی پیداوار پر پانچوان حصہ زکوۃ ہے اگرچہ تغلبی مسلمان ہو یا اوسنے وہ
زمین کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ بیچڈالی ہو مسئلہ اگر عشری زمین
مسلمان سے ذمی نے خریدی تو اوسپر خراج لگایا جاویگا مسئلہ
اگر ذمی سے مسلمان نے بحق شفعہ زمین لی یا ذمی نے بسبب بیع فاسد کے
خریدی ہوئی زمین مسلمان کو پھیر دی تو اوس زمین پر عشر مقرر کیا جاویگا
مسئلہ اگر مسلمان نے اپنے گھر کو باغ کر ڈالا اور مینہ یا دریا کے پانی سے
سینچا تو اوسپر عشر واجب ہے اور اگر بادشاہی نہر سے سینچا تو خراج واجب ہے
مسئلہ اگر ذمی نے اپنے گھر کو باغ کر ڈالا تو اوسپر خراج واجب ہے
اگرچہ عشری پانی سے سینچے مسئلہ ذمی کے گھر پر کچھ کر نہین مسئلہ
اگر قیر یا نفط کا چشمہ عشری زمین مین نکلا تو اوسپر خراج ہے باب المصرف
یعنی زکوۃ کا پیسا کہان کہان خرچنا چاہیے اسکا بیان مسئلہ زکوۃ کا مال
فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مکاتبون اور مدیونون کو اور جو مفلسی
کے سبب جہاد کو مسلمانون کے لشکر مین نہین جاسکتے اور مسافرون کو
دیا جاوے ان سب قسم کے لوگون کو یا انمین سے ایک دو قسم کے لوگونکو
مسئلہ جسکے پاس اتنا مال ہو کہ اوسکی کارروائی ہوتی جاوے اوسکو
فقیر اور جسکے پاس کچھ مال نہو اوسکو مسکین کہتے ہین اور عامل وہ جسکو

بادشاہ نے زکوۃ تحصیلنے کے لئے مقرر کیا مسئلہ ذمی کو زکوۃ ندے
اور صدقہ خیرات ذمی کو دینا درست ہے مسئلہ زکوۃ کا روپیا مسجد بنانے
اور مردہ کفن دینے اور مردہ پر کا دین ادا کرنے اور آزاد کرنیکی لیے
غلام مول لینے مین خرچ کرنا اور جنسے پیدا ہوا ہے اونکو دینا اگرچہ وہ بہت اوپر
اور اپنی اولاد کو دینا گو وہ اولاد بہت نیچے کی ہو اور اپنی جورو کو اور اپنے
خاوند کو اور اپنے غلام یا مدبر کو یا مکاتب یا اپنی ام ولد کو اور اپنے اوس غلام
کو جسکو تھوڑا آزاد کیا ہے اور نصاب کے مالک غنی کو اور اوس غنی کے غلام
اور کم عمر اولاد کو اور بنی ہاشم اور بنی ہاشم کے غلام یا باندی کو دینا
درست نہین مسئلہ اگر کسی کو زکوۃ دی اس خیال سے کہ اسکو دینا
درست ہے پھر دریافت ہوا کہ یہہ شخص غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا زکوۃ دینے والیکا
باپ ہے یا اوسکا بیٹا ہے تو یہہ زکوۃ درست ہو گئی اور اگر وہ شخص اسکا غلام
تھا جسکو زکوۃ دی یا مکاتب تھا تو یہہ زکوۃ دینا درست نہوا مسئلہ ایک فقیر
کو دو سو درم زکوۃ کے اکٹھی دیدینا مکروہ ہے اور اسقدر دینا کہ اوس دن وہ
اور کسی سے نہ مانگے مستحب ہے مسئلہ زکوۃ کا روپیا ایک شہر سے دوسرے
شہر کو بھیجنا مکروہ ہے پر اپنے رشتہ مند محتاج کے لئے یا درصورتیکہ دوسرے
شہر کے لوگ یہان سے محتاج زیادہ ہین تو درست ہے مکروہ نہین مسئلہ
جسکے پاس ایکدن کی خوراک ہو وہ مانگے نہین باب صدقۃ الفطر رمضان کی

باب صدقہ فطر

عید کا صدقہ دینے کے مسئلے مسئلہ فطر کا صدقہ دینا اوس ہر مسلمان
پر واجب ہی جو اپنے رہنے کے مکان اور اپنی پوشاک اور گہر کے اسباب
اور اپنی گہوڑے اور اپنی ہتہیار اور اپنی باندی غلامون کے سوا نصاب کا
مالک ہو مسئلہ فطر کا صدقہ اپنی طرف سی اور اپنی محتاج نابالغ اولاد
کیطرف سی اور اپنی کام کے غلام یا لونڈی کیطرف سی اور مدبر اور ام ولد کیطرف
سے دینا واجب ہی اور اپنی جورو اور بالغ اولاد اور مکاتب اور ساجھی کی
ایک غلام یا کئی غلامونکی طرف سی دینا واجب نہین مسئلہ اگر بشرط خیار
کے غلام بیچا گیا تو بہی اوسکا صدقہ فطر کا کوئی نہ دی پہر آخر کو اوسکا جو مالک
ہووہ دی مسئلہ فطر کا صدقہ یہ ہی کہ آدہا صاع گیہون یا آٹا یا ستو
یا کشمش دے یا ایک صاع چہوہارے یا جو دی مسئلہ ایک صاع آٹھ
رطل ہوتا ہی مسئلہ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کے صبح ہونیسی فطر کا
صدقہ واجب ہوتا ہی تو جو شخص اوس صبح سے پہلے مرگیا یا صبح کے بعد
کافر مسلمان ہوا یا مسلمان کے اولاد پیدا ہوئی تو اوس مردی اور مسلمان
اور اولاد کا صدقہ واجب نہین ہی مسئلہ اگر عید کی صبح ہونیسی پہلے
فطر کا صدقہ دیا تو درست ہی اور اگر عید کی دنکی بعد دیا تو بہی درست ہی کتاب الصوم
یعنی روزے کی مسئلے مسئلہ مسلمان مرد یا عورت جو حیض و نفاس مین نہو اگر اوس ارادہ
سی کہ میرا روزہ ہی صبح کیوقت سی سورج ڈوبنی تک کہانا اور پینا اور صحبت چہوڑے

شرایط صوم

تو اوسکو روزہ کہتے ہین **مسئلہ** رمضان کے روزے فرض عین ہین اور
معین منت کا روزہ واجب ہے **مسئلہ** فرض اور واجب اور نفل روزے
کی نیت کا وقت مغرب کے وقت سے جبتک ٹھیک دوپہر نہو جاوے
مسئلہ اگر فرض یا واجب یا نفل روزہ رکھا اور نیت بھی کی کہ میرا روزہ
ہے سپہ تعین نکیا کہ فرض ہے یا واجب یا نفل کی نیت کی تو درست ہے فرض یا
واجب یا نفل جو تہا وہ ادا ہو گیا **مسئلہ** رمضان کی قضا اور غیر معین منت
اور کفارے کے روزے کے لئے رات سے نیت اور نیت معین کرنا چاہیے **مسئلہ**
جب رمضان کا چاند دکھائی دے یا شعبان کا مہینا پورا تیس دن کا ہو جاوے
تب رمضانکا شروع ہونا ثابت ہو **مسئلہ** جسدن رمضان کے ہونے مین شک ہو یعنی
شعبان کی تیسوین تاریخ روزہ رکھنا مکروہ ہے ہان نفل روزہ مکروہ نہین
اگر صرف ایک شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند دیکھا اور قاضی نے
اوسکی گواہی نمانی تو وہ شخص خود روزہ رکھے اور اگر اوسنے اوسدن کا روزہ
توڑ ڈالا تو اوسپر بدلہ کا روزہ واجب ہے کفارت نہین **مسئلہ** اگر آسمان پر کچھہ بدلی یا غبار ہو
اور ایک گواہ عدل اگرچہ وہ غلام یا عورت ہو رمضانکے چاند دیکھنے کی گواہی دے تو اوسکی گواہی
مانی جائیگی اور عید کا چاند دیکھنے کی گواہی دے اگر دو مرد حر یا ایک مرد حر اور دو عورتین خبر
دین تو مانی جائے اور اگر آسمان صاف ہو تو بہت سے آدمی جب گواہی
دین تب مانی جاوے خواہ رمضان کا چاند ہو خواہ عید کا **مسئلہ** چاند دیکھنے

کے مقدمہ مین عید الفطر اور عید اضحی کا ایک سا حکم ہی مسئلہ مطلعون کے
اختلاف کا اعتبار نہین یعنی جب شہر مین چاند دیکھنا ثابت ہوا تو سب شہرون مین
یہی حکم جاری کیا جائیگا **باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد** یعنی کس
چیز سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور کس سے نہین اسکا بیان مسئلہ اگر بھولے
سے روزہ دار نے کہا لیا یا پی لیا یا صحبت کی تو روزہ نہ ٹوٹا مسئلہ
اگر روزہ دار کو دنکو احتلام ہو گیا یا کسیکو شہوت سے دیکھا اور انزال ہو گیا
یا روزہ دار نے سر مین تیل ڈالا یا سینگیان لگائین یا سرمہ لگایا یا کسی کے
بوسہ دیا یا روزہ دار کے حلق مین خود بخود غبار یا مکھی چلی گئی اگرچہ روزہ
اوسکو اپنا یاد تھا پر روزہ نہین ٹوٹا مسئلہ اگر روزہ دار نے اپنے
دانتون مین لگا ہوا کھانا نگل لیا یا خود قی آکر لوٹ گئی تو روزہ نہین ٹوٹا
اور اگر خود روزہ دار نے مونہہ مین آئی ہوئی لوٹا لی یا خود قصدا قی
لے آیا یا ٹھیکری نگل گیا یا لوہا کھایا تو روزہ جاتا رہا اور اوسکی قضا
واجب ہی کفارت نہین مسئلہ اگر روزہ دار نے قصداً صحبت کی یا
روزہ دار سے کسی اور نے صحبت کی یا کھایا یا پیا غذا ہو یا دوا ہو تو روزہ
ٹوٹ گیا اوسکی قضا اور کفارہ اسپر واجب ہی اور اوسکا کفارہ وہی
جو کفارہ ظہار کا مسئلہ عورت کے مکان مخصوص کے اندر کے سوا اگر
اور طرح سے انزال کیا اور رمضان کے روزہ کے سوا اور روزیکو توڑا تو

نکلنا رہنہین مسئلہ اگر روزہ دارنے اپنا حقنہ کیا یا ناک مین کچھہ ٹپکا
یا اپنے کانون مین کچھہ ٹپکایا یا ایسے زخم مین دوا باندہی کہ وہ اوسکے
دماغ تک پہنچی یا پیٹ کے گہاؤ مین دوا باندہی کہ وہ اندر گئی تو روزہ
جاتا رہا اور اگر پیشاب کے سوراخ مین دوا ٹپکائی تو روزہ نہین ٹوٹا
مسئلہ روزہ مکروہ ہوتا ہی کسی چیز کے چکہنے اور بعذر چبانیسے اور
مصطگی چبانیسے مسئلہ اگر سرمہ لگایا یا مونچہون پر تیل لگایا یا مسواک کی
یا بوسہ لیا بشرطیکہ صحبت اور انزال کا خوف نہو تو مکروہ نہین **فصل** مسئلہ
جس بیمار کو خوف ہو کہ روزہ رکہنے سے بیماری زیادہ ہوگی اوسکو اور مسافر
کو اختیار ہی کہ رمضان مین روزہ نرکہی ہان اگر مسافر کو کچھہ ضرر نہوتا ہو تو
اوسکو روزہ رکہنا مستحب ہی پہر مسافر اور بیمار اگر اوسی سفر اور اوسی بیماری مین
مرگیا تو ان دونون پر اون روزون کا فدیہ نہین مسئلہ اگر مسافر یا بیمار
پر رمضان کے روزونکی قضا ہی اور وہ وصیت کر مرا تو اوسکا وارث ہر روزیکے
بدلہ فطر کے صدقہ کی برابر فدیہ دے مسئلہ مسافر جب مقیم ہو جاوے
اور بیمار جب چنگا ہو تب طاقت کے موافق ان روزونکی قضا کرین اور قضا مین
لگاتار روزے رکہنا شرط نہین مسئلہ اگر پچھلے سال کے رمضان کی
قضا روزے ایک شخص رکہتا تہا اور حال کا رمضان آگیا تو حال کے رمضان کے
روزے پہلے ادا کرلے تب قضا رکہے مسئلہ حاملہ عورت کو اور دودہ

پلانیوالی عورت کو اگر اپنی جان کا یا لڑکے کا خطرہ ہو تو جائز ہی کہ روزہ
نرکھے پہر قضا رکہے اور فدیہ نہین مسئلہ جو بوڑہا ہر نیکی کنارہ ہو اوسکو
جائز ہی کہ روزہ نرکہے اور ہر روزہ کا فدیہ دی مسئلہ نفل روزہ بعذر
توڑ ڈالنا ایک روایت کی روسی درست ہی پہر اوسکی قضا رکہے مسئلہ
اگر رمضان مین دنکو لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو باقی دن تک
آپکو کہانے پینے وغیرہ کامون ہی جس سی روزہ ٹوٹتا ہی روکے رکھے
اور اوسدنکی اوسپر قضا نہین مسئلہ اگر مسافر نے روزہ کی نیت
نکی تھی پہر دوپہر دن چڑہی سی پہلے وہ مقیم ہوگیا اور روزہ کی نیت
کرلی تو روزہ اوسکا ہوگیا مسئلہ اگر رمضان مین بیہوش رہا تو اوسکی
ذمہ پر اون روزونکی قضا واجب ہی مگر جس روز بیہوش ہوا اوسدنکی
یا جس راتکو بیہوش ہوا اوسدنکی قضا واجب نہین مسئلہ اگر تمام مہینے
بہر رمضان کے دیوانہ رہا تو اوسپر روزیکی قضا نہین اور اگر درمیان مین
اچھا ہوگیا تو قضا سب کی واجب ہی مسئلہ اگر رمضان کے مہینے بہر
دنکو کچہہ کہایا پیا نہین اور ایسا کام نکیا جس سی روزہ جاتا رہی پہر روزہ
کی یا روزہ نرکہنی کی نیت نکی تو اوسپر قضا واجب ہی مسئلہ اگر
رمضان مین مسافر دنکو اپنے گہر پہنچا یا حیض والی عورت پاک ہوئی تو
باقی دن بہر کہانے پینے وغیرہ سی آپکو روکے رہی اور پہر قضا رکہے

مسئلہ اگر صبح ہونیکی بعد سحری کہائی رات خیال کرکے یا شام خیال کرکی روزہ کہولا اور آفتاب موجود تہا تو باقی دن بہر آپ کو روکے رہے اور اوسکی قضا رکھے اور کفارہ نہین اسیطرح اگر پہلے بہولے سے روزے مین کچھ کہا لیا تہا پہر جان بوجھ کر کہایا تو اوسپر بھی قضا ہے کفارہ نہین یا روزہ وار سوتے مین عورت سے صحبت کی تو اوس پر قضا ہے کفارہ نہین یا دیوانی عورت سے صحبت کی پہر رمضان مین وہ اچھی ہوگئی تو اوس عورت پر بھی قضا ہے کفارہ نہین فصل مسئلہ اگر منت مانی کہ فلانا کام ہوجاوے تو مین بڑی عید کے دن روزہ رکہون تو اوسدن روزہ نرکھے اور دن اوسکی قضا رکہے اور اگر قسم کہائی تھی کہ اگر فلانا کام ہو تو قسم خدا کی مین بڑی عید کے دن روزہ رکہون گا تو قضا روزہ رکھے اور قسم کا کفارہ بھی دے مسئلہ اگر منت مانی کہ مین اس سال بہر روزے رکہونگا تو سال بہر روزے رکھے پر چہوٹی عید اور بڑی عید کے دن اور تشریق کے دنونمین روزہ نرکھے اور اوسکی قضا رکہے مسئلہ اگر بڑی عید یا چہوٹی عید یا تشریق کے دنونمین سے کسی دن روزہ شروع کیا پہر توڑ ڈالا تو اوسکی قضا نہین باب الاعتکاف یعنی اعتکاف کے مسئلے مسئلہ اعتکاف کرنا سنت ہے مسئلہ روزے سے مسجد مین رہنا اس ارادے سے کہ مین نے اعتکاف کیا یہہ اعتکاف ہے نفل اعتکاف

باب الاعتکاف

کم سے کم ایک ساعت کا ہوتا ہے مسئلہ اگر عورت اعتکاف کرے تو اپنے
گھر مین کی مسجد مین بیٹھے مسئلہ جو اعتکاف مین ہو مسجد سے باہر نہ نکلے مگر ان
اگر شرعی حاجت کے سبب نکلا جیسے جمعہ کی نماز کو یا طبعی حاجت کے سبب نکلا
جیسے پیشاب اور حاجت ضرور کو تو مضائقہ نہین پھر اگر بلا عذر ایک ساعت بھی
مسجد سے نکلا تو اعتکاف فاسد ہوگیا مسئلہ اعتکاف کیحالتین کھانا اور
پینا اور سونا اور خرید و فروخت کرنا مسجد مین بشرطیکہ مبیع وہان نہ آوے درست
ہے اور مبیع کا وہان لاکر خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اعتکاف والیکو
چپ رہنا اور باتین کرنا مکروہ ہے پر اچھی باتین کرے مسئلہ اعتکاف والیکو
صحبت کرنا اور مساس اور بوسہ لینا حرام ہے مسئلہ اعتکاف کیحالتین
صحبت کی تو اعتکاف باطل ہوگیا مسئلہ اگر منت کے لئے دنکا اعتکاف کیا تو
اون دنون کے ساتھہ کی راتین بھی لازم ہوجاینگی پھر اگر دو دن کے
اعتکاف کی منت کی تو دو راتین بھی اوسکے ساتھہ کی لازم ہوگئین مسئلہ

کتاب الحج یعنی حج کا بیان مسئلہ معین وقتونمین کعبہ شریف کی زیارت شرایط حج
ارکانون سے ساتھہ کرنیکو حج کہتے ہین مسئلہ تمام عمر مین ایکمرتبہ حج کرنا
فرض ہے فوراً جب ہر بالغ عاقل تندرست مسلمان کو مقدور ہو کہ اپنے رہنے کی
حویلی اور سواری اور پہننے کے کپڑے اور ہتھیار وغیرہ ضروریات کے سوا
وہ مالک ہو سواریکا اور اپنے جانے آنے کے کھانے پینے وغیرہ کے خرچ کا اور

اپنی گھر والون کے لیئے خرچ کا اور راہ مین کسیکا خوف نہو اور عورت کی لیے
اور ایک شرط ہی کہ اوسکی ساتھہ کوئی اوسکا محرم یا اوسکا خاوند بھی ہو درصورتیکہ
کہ کعبہ شریف اوسکے گھر سے تین منزل یا اس سے زیادہ ہو مسئلہ اگر
لڑکے نابالغ یا غلام نے احرام باندھا بعد اسکے وہ لڑکا بالغ ہوگیا اور
غلام آزاد ہوگیا اور لڑکے نے بلوغ کیحالتمین اور غلام نے آزادی کیحالتمین
حج کیا تو وہ حج جو اونپر فرض ہوا ہی ادا نہوا مسئلہ باہر والون کے لیے
احرام باندھنے کے ٹھکانے یہہ ہین ذو الحلیفہ اور ذات عرق
اور جحفہ اور قرن اور یلملم سو جو شخص ان ٹھکانونکا رہنے والا ہو باہر سے
اندر کو آیا چاہی وہ ان ٹھکانونپر سی بے احرام باندھے نہ نکلے اور احرام
ان ٹھکانون پر پہنچنے سے پہلے اگر باندھ لیا تو درست ہی اور ان ٹھکانون سی
گذر جانیکے بعد احرام باندھنا تو جائز نہین اور جو ان ٹھکانون اور مکہ کے
درمیان مین رہتے ہین اونکے لیے احرام باندھنے کا ٹھکانا حل ہی یعنی حرم
اور ان ٹھکانون کے بیچ کی مقام کا اور مکہ کا رہنے والا اگر حج کیا چاہی تو حرم
کے پاس سی احرام باندھے اور عمرہ کیا چاہی تو حل کی مقام سی احرام باندھے اور احرام
باندھنے کے ٹھکانونکو میقات کہتے ہین باب الاحرام یعنی احرام باندھنے کی مسئلے
مسئلہ جب احرام باندھنا چاہی تو نہا لینا مستحب ہی ورنہ وضو کر لے نئی یا دھوئی ہوئی تہمد کو
باندھے اور ایک چادر اوڑھے اور بدن پر خوشبو لگا دے اور دو رکعت

باب الاحرام

نمازپڑھی اور کہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ
یعنی اے اللہ حج کیا چاہتا ہون سو تو وہ مجہپر آسان کر اور میرا حج قبول کر
اور بعد نماز کے حج کی نیت سے تلبیہ کہے اور تلبیہ یہہ ہے کہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ
وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یعنی مین تیری خدمتمین حاضر ہوا ای اللہ
مین حاضر ہوا مین حاضر ہوا کوئی تیرا ساجہی نہین مین تیری خدمتمین حاضر ہوا
بیشک سب تعریفین اور خوبیان تیری ہی ہین اور تیرا راج ہے کوئی تیرا ساجہی
نہین اور اسقدر لفظون سے کوئی لفظ گہٹا وی نہین بلکہ اور زیادہ کری
پہر جب حج کے ارادی سے یہہ تلبیہ کہا تو احرام بندہ گیا پہر احرام بندہ جانیکی
بعد نے شرمی باتونسے اور گناہون سے اور لڑائی جہگڑی سے بچی اور
نہ خود شکار مارے اور نہ اوسکی طرف اشاری کرے اور نہ اور کو شکار بتاوے
اور قمیص اور پایجامہ اور پگڑی اور ٹوپی اور قبا نہ پہنے اور موزہ نہ پہنے
پہر اگر جوتہ نہو تو موزی کو ٹخنونکی نیچے سے کاٹ کر جوتہ کرکے پہن لے
اور ورس یا کیسر یا کسوم کا رنگا کپڑا نہ پہنے پہر اگر رنگین کپڑیکو دہو کر
پہنا کہ رنگ کی بو اوسمین سے نہ آتی ہووے تو جائز ہی اور سر اور مونہہ
نہ چہپاوے اور نہ گل خیر سے دہووے اور خوشبو نہ لگاوی اور
نہ بال مونڈوا وی اور نہ کترا وی اور نہ ناخن کاٹے مسئلہ احرام

باندہی ہوئے کو جائز ہو کہ نہاوی اور حمام مین جاوے اور مکان یا عماری کے
سایہ مین آرام کری اور ہمیانی کمر مین باندہی **مسئلہ** ہر نماز کے بعد اور جب اونچی
پر چڑہی یا نیچی مین اوتری اور جب کسی سوار سے ملے اور صبح کیوقت تلبیہ بلند آواز سے
اکثر کہا کرے **مسئلہ** جب مکہ مین داخل ہو تو پہلے مسجد الحرام مین جاوی اور کعبہ
شریف پر جب نظر آوی تو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہی اور حجر اسود کیطرف
مونہہ کری اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتا ہوا بے دکھ دہکا کے حجر اسود
کو بوسہ دی اور اپنی چادر کو سیدہی طرف کی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈہے
پر ڈالکر کعبہ شریف کا طواف کری حطیم کو اندر دیکر اور اپنی دہنی طرف کعبہ
کے دروازی کی طرف کرنی دروازی کے پاس سے طواف شروع کرے
اور سات بار طواف کری یعنی کعبہ کے گرد گہومی اور اوّل تین بار یون طواف
کری کہ مونڈہا ہلاتا ہوا جلدی جلدی چلے اور بعد اسکے چار بار آہستہ طواف
کری اور ہر بار مین جب حجر اسود کے پاس آوی تو اوسکو بوسہ دی اگر ہو سکی
اور ساتوین بار جب حجر اسود کے پاس پہنچی تو بوسہ دیکر طواف ختم کری
اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم مین یا جہان کہین مسجد الحرام مین ہو سکی پڑہی
اسکو طواف قدوم کہتی ہین اور جو مکہ مین رہتا ہو اوسکے لئی یہہ طواف قدوم سنت
نہی بعد اس طواف کے باہر نکل کر کوہ صفا پر جاوی اور کعبہ شریف کیطرف مونہہ
کرکے کہڑا ہو اور تکبیر اور کلمہ اور درود پڑہی اور اپنی حاجتون کے لئے

دعا مانگے پہر اوتر کر مروہ کو چلے اور راہ مین دونون اخضر میلونکی بیچ مین دوڑے
اور مروہ پر چڑہ کر ویسا کرے جیسے صفا پر کیا اسیطرح سات مرتبہ گہومے اور صفا
سے شروع کرے اور مروہ پر تمام کرے پہر احرام باندہے ہوئے مکہ مین ٹھہرے
اور جب جانا کرے کعبہ شریف کا طواف کیا کرے پہر ساتوین تاریخ ذی الحجہ کے
امام خطبہ پڑہے اور اسمین منا کو جانے اور نماز ادا کرنے اور عرفات مین ٹھہرنے اور
وہان سے لوٹنے کے مسئلے بیان کرے پہر آٹہوین تاریخ صبح کی نماز پڑہ کر آفتاب
نکلنے کے بعد منا کو جاوے اور وہان رہے پہر نوین تاریخ عرفہ کے دن وہان سے
صبح نماز پڑہ کر عرفات کو جاوے اور وہان دوپہر ڈہلے اور خطبے پڑہے اور اسمین
عرفات مین ٹھہرنے اور مزدلفہ اور رمی جمار اور قربانی اور حجامت اور طواف
زیارت کے مسئلے بیان کرے پہر ایکبار اذان اور دو اقامتون سے ظہر اور عصر
کی نماز ظہر کیوقت پڑہے اور اسمین امام اور احرام کا ہونا شرط ہے پہر موقف کو
جا کر جبل الرحمۃ کے قریب جا کہڑا ہو اور سب عرفات بطن عرنہ کے سوا موقف ہے
سو امام کہڑا ہو کر حمد کرے اور تکبیر کہے اور کلمہ پڑہے اور تلبیہ کہے اور درود پڑہے
اور دعا مانگے اور سورج ڈوبے مزدلفہ کو جا کر جبل قزح کے قریب اوترے اور
مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کرے اور راہ مین جسنے
مغرب پڑہی اوسکی نہوئی پہر دسوین تاریخ صبح بہوک بہوک یعنی دہندہلکی مین
صبح کی نماز پڑہے اور ٹھہرا رہے تکبیر اور کلمہ اور درود پڑہتا دعا مانگتا ہوا اور

تمام مزدلفہ بطن محسر کے سوا موقف ہی پہر روز روشن ہوتے منا کو جاوی وہان
بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو سات ٹھکریان ماری اور ہر بار تکبیر کہے اور پہلی
ٹھکری سے تلبیہ موقوف کری بعد اسکی جانور ذبح کرے پہر سر مونڈ واوی
یا بال کترا وی اور سر مونڈ وانا مستحب ہی اب عورت کے سوا سب چیزین حلال ہوگئین
پہر اوسی دسوین تاریخ مین یا گیارموین یا بارہوین تاریخ مکہ کو جاوی اور کعبہ
کا سات بار طواف کرے کہ یہہ طواف رکن ہی حج کا مگر اس طواف مین دوڑ کر
چلنا اور بعد اسکے صفا اور مروہ کے درمیان کا دوڑنا نہین ہی بشرطیکہ
پہلی بار طواف مین یہہ دونون کام ہولیے ہون اور نہین تو اسی طواف کے
ساتھہ کری اور اسکے بعد عورت سی صحبت بھی درست ہی اور یہہ طواف قربانی
کے دنون کے بعد کرنا مکروہ ہی پہر اسکے بعد منا کو جاوی اور گیارہوین
تاریخ دوپہر لوٹے جمرون کو ٹھکریان ماری پہلے مسجد خیف کی پاس والے جمرہ کو
پہر اوسکو جو اوسکی نزدیک ہی پہر جمرہ عقبہ کو اور پہلے جمرہ اور دوسری جمرہ کو
مارنے کی بعد کچھہ توقف کرے پہر کل کو بھی ایسا ہی کرے اور پرسون کو
ایسا کرے اگر وہان رہی پہر اگر دوپہر لوٹنے سی پہلے چوتھی روز جمرونکو مارا
تو بھی درست ہی اور پہلی دونون جمرونکو پیادہ کہڑا ہوکر ماری اور باقی کو سوار
ہوکر مسئلہ جمرونکی مارنیکے لئی منا مین رہنا اور اپنا اسباب پہلی سی مکہ کو
بھیجدینا مکروہ ہی مسئلہ جمرونکی مارنیکی بعد منا سی مکہ کو کوچ کرے اور

راوہین محصب مین اوترے پہر مکہ مین داخل ہوکر سات پہیری طواف کعبہ شریف
کا کرے کہ یہہ طواف صدر باہر والونپر واجب ہی مکہ کے رہنی والونپر نہین پہر اس
طواف کی بعد زمزم کا پانی پیئے اور ملتزم کو لپٹی اور کعبہ شریف کے پردونکو
پکڑکر دعا مانگی اور دیوارونکو چپٹی پہر اولٹے پانون پہر کر نکل آدی **فصل**
جو شخص مکہ مین نہ گیا اور عرفات مین ٹھہرا تو قدوم کا طواف اوسکی ذمہ سی
جاتا رہا **مسئلہ** اگر نوین تاریخ کے دوپہر ڈہلی سی دسوین تاریخ کی فجر تک
مین ایک ساعت بھی جو شخص عرفات مین ٹھہرا تو حج اوسکا پورا ہوگیا اگرچہ
یہہ نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفات ہی یا سوتا رہا یا بیہوش رہا یا اوسکی بیہوشی مین
اوسکو ساتھی نے اوسکی طرف سی احرام باندہا ہو تو بہی اوسکا حج ہوگیا
مسئلہ حج کے سب کام جیسی مرد کرین ویسی ہی عورتین بھی کرین فرق
اتنا ہی کہ عورت اپنا سر چھپائے اور چہرہ کہولے رہی اور تلبیہ بآواز نکہی
اور طواف کرنیمین کودکتی نہ چلے اور اخضر میلون کے درمیان مین دوڑے
نہین اور بال نہ مونڈوادی مگر کترلے اور سیا ہوا کپڑا پہنے **مسئلہ**
اگر کسی نے بدنہ یعنی قربانیکا جانور خواہ قربانی نفل ہو یا منت کی ہو یا
شکار مارنیکے بدلے کی ہو یا اور طرح کی ہو گلیمین کلاوہ ڈالکر اپنی ساتھ
حج کے ارادی پر کعبہ کیطرف کو لیچلا تو اوسکا احرام بندہ گیا پہر اگر جانور
اور کسی کے ہاتہ اول بہیجا اور پیچہی سی آپ چلا تو جبتک اوس جانور سے

نہ لیجاوے تب تک اوسکا احرام نہ بندہا پر متعہ کے لئے جو جانور بہیجا اوسکے
بہیجنی سے البتہ محروم ہو جائیگا اور اگر بدنہ پر جہول ڈلے یا اوسکو زخم لگا دیا
یا بکری کے گلیمین کلاوہ باندہا تو احرام نہ بندہا مسئلہ بدنہ اونٹ یا گائی
کا ہوتا ہے **باب القران** یعنی حج اور عمرہ اکٹہا اداکرنیکے مسئلے مسئلہ
قران بہتر ہے بعد اسکے تمتع بہتر ہے بعد اسکے افراد بہتر ہے مسئلہ قران
اسکو کہتے ہین کہ میقات سے حج اور عمرے دونون کے لیے تلبیہ کہے اور یون
کہے کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ**
اور طواف اور سعی عمرے کے لئے کرے بعد اسکے حج کرے جیسے اوپر بیان ہوا
پہر اگر دوبار طواف کئے اور عمریکے لئے اور دوبار سعی کی دونون کے لئے تو
بہی درست ہے مگر گنہگار ہوا پہر دسوین تاریخ جب جمرونکو مارچکے تب ایک بکری
یا بدنہ یا ساتوان حصہ بدنیکا قربانی کرے اور نکرسکے تو ساتوین آٹہوین نوین
تاریخ تین روزے رکہے اور حج سے جب فارغ ہو تب سات روزے اور رکہے
اگرچہ مکہ مین ہو پہر اگر دسوین تاریخ تک روزہ نرکہا تو قربانی کرنا لازم ہوگا
اور اگر قران والا مکہ مین نہ آیا اور عرفات مین ٹہہرا تو عمریکو کہو دینے سے
اوسکی ذمہ پر قربانی کرنا اور عمریکی قضا کرنا واجب ہوئی **باب التمتع**
یعنی عمرے کے لئے احرام باندہا اور عمریکے بعد حج کیا اسکے مسئلے اور جو ایسا
کرے اوسکو متمتع کہتے ہین مسئلہ تمتع یہ ہے کہ عمرے کے لئے میقات سے

باب قران

باب تمتع

احرام باندھی اور عمرہ کیلئے طواف کری اور صفا اور مروہ کے درمیان
دوڑی اور سر منڈالے یا کترالی تو اب سب قید ون سی نکل گیا اور پہلے
طواف کے بعد سی تلبیہ موقوف کر دی بعد اسکی آٹھوین تاریخ حرم کے مقام
سے حج کے لئے احرام باندھی اور حج کرے اور قربانی کا مقدور نہو تو جیسا
اوپر گذرا ویسا کری مسئلہ اگر شوال کے مہینے مین تین روزی رکھے
بعد اسکے عمرہ کیلیے احرام باندھا تو وہ تین روزی عمرہ کی روزوین شمار
نہون گے ہان اگر احرام باندھنے کے بعد طواف کرنیسی پہلی روزی رکھے
تو وہ البتہ شمار ہون گے مسئلہ تمتع کرنیوالا اگر ہدی یعنی قربانی لیجایا
چاہی تو احرام باندھ کر قربانیکی جانور کو پیچھے سے ہانکتا لیچلے اور زیادہ یا
نعل اوس ہدینکی گلیمین لٹکا دی اور اشعار نکرے یعنی اوسکی کوہان پر
زخم نکردی اور عمرہ کرنیکے بعد قیدی احرام کی لگی رکھی اور آٹھوین تاریخ
حج کے لیے احرام باندھی اور اگر آٹھوین سے تاریخ پہلی باندھی تو مستحب ہی پھر
جب دسوین تاریخ بال مونڈا چکی تو دونون احرامونکی قید دن سے
نکلی وہی مسئلہ جو شخص مکہ مین یا مکہ کے قریب رہتا ہو اوسکے لیئے قران
اور تمتع نہین ہی مسئلہ اگر متمتع عمرہ کرکے اپنی گھر کو چلا آیا اور ہدی نہ
لیگیا تو اوسکا تمتع باطل ہوگیا اور اگر ہدی لیجا دی تو تمتع باطل نہوا —
مسئلہ اگر حج کے مہینون سی پہلے عمرہ کیلئے احرام باندھا اور چار

پہیرو نسی کم مین کیے لیکو طواف کیا پہر حج کے مہینو نمین باقی عمرہ ادا کیا تو تمتع ہو گیا
اور اگر اسکے برعکس کیا تو نہین مسئلہ شوال اور ذی قعدہ اور پہلا عشرہ
ذی الحجہ کا یہہ حج کے مہینے ہین مسئلہ حج کے مہینون سی پہلے حج کے لیے
احرام باندہنا درست ہی پر مکروہ ہی مسئلہ اگر کوفی کے رہنے والے نے
حج کے مہینو نمین عمرہ کیا پہر مکہ مین یا بصرہ مین رہا پہر حج کیا تو یہہ تمتع اوسکا
درست ہی اور اگر عمرہ کو فاسد کرکے بصرہ مین رہا پہر عمرہ کی قضا کی اور حج
کیا تو تمتع نہوا ہان اگر اپنے گہر کو چلا آیا تہا تو البتہ درست ہوا مسئلہ
اگر حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو جسقدر باقی رہا تہا ادا کر لے اور قضا کرے
اور اوسکے ذمہ قربانی نہین مسئلہ اگر متمتع نے عید کی قربانی کی تو
یہہ قربانی تمتع کی قربانی مین شمار نہو گی مسئلہ اگر احرام کیوقت مین عورت
کو حیض آیا تو وہ حج کرے پر طواف نکرے اور اگر طواف کرتے مین آیا تو طواف
چہوڑ دے مسئلہ قربانیکے تین دن گذرنے سے پہلے اگر کوئی مکہ مین رہا تو
طواف صدر اوسکے ذمے سے جاتا رہا باب الجنایات یعنی حج مین ممنوع
ہو جانیکے مسئلے مسئلہ اگر محرم نے یعنی احرام باندہے ہوئے نے اپنے
پورے ایک عضو مین خوشبو لگائی تو وہ ایک بکری قربانی کرے اور اگر
کم مین لگائی تو صدقہ دے مسئلہ اگر محرم نے اپنے سر کو مہندی سے
خضاب کیا یا روغن زیت سر مین ڈالا یا سیا ہوا کپڑا پہنا تو ایک بکری قربانی

باب الجنایات

کرے مسئلہ اگر دن بھر اپنا سر چھپائے رہا تو بکری ذبح کرے اور اگر دن سے کم
چھپائے رہا تو صدقہ دے مسئلہ اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی منڈائی تو
بکری ذبح کرے اور اگر کم منڈائی تو صدقہ دے مسئلہ اگر ایک محرم نے دوسرے
محرم کا سر مونڈا تو مونڈنے والا صدقہ دے مسئلہ اگر بالکل گردن کے بال
یا دونوں بغلوں کے یا ایک بغل کے یا سنگی لگانے کی جگہہ کے بال مونڈے تو بکری
ذبح کرے مسئلہ اگر مونچھہ کترے تو حکومت عدل واجب ہی مسئلہ اگر
محرم نے غیر محرم کی مونچھہ کترے یا ناخون کاٹے تو آدہا صاع گیہون محتاج کو کہلادے
مسئلہ اگر محرم نے اپنے دونو ہاتہون اور دونون پانونکی ایک مجلس مین ناخن کاٹے
یا ایک ہاتہہ یا ایک پانون کے کاٹے تو بکری ذبح کرے اور اگر کم کاٹے تو صدقہ دے
اور اگر پانچون ناخن متفرق کاٹے تو ہر ناخن کے بدلے صدقہ دے اور ٹوٹا ہوا
ناخن اگر دور کر دیا تو کچہہ نہین مسئلہ اگر محرم نے عذر کے سبب خوشبو لگائی
یا کپڑا پہنا یا بال منڈائے تو ایک بکری ذبح کرے یا چھہ محتاجون کو تین صاع کہانا
دے یا تین روزے رکھے مسئلہ اگر محرم مرد نے کسی عورت کی شرمگاہ کو شہوت
سے دیکھا سو منی نکلی تو اس محرم کے ذمہ پر کچہہ اور اگر بوسہ دیا یا بدن اوسکا
چھوا شہوت سے یا آگے یا پیچھے جماع کر کے عرفات مین کہڑے ہونے سے پہلے اپنا حج
فاسد کر دیا تو ایک بکری ذبح کرے اور حج کے باقی کام کر لے پہر آیندہ سال کو
حج کی قضا کرے اور اوس مرد اور اوس عورت کو آیندہ سال مین علیحدہ علیحدہ ہونا

حج کے لیے ضرور نہین اور اگر عرفات مین کہڑی ہونیکی بعد جماع کیا تو ایک بدنہ ذبح کری اور اُسکا حج فاسد نہوا اور اگر سر مونڈانیکی بعد جماع کیا یا عمرہ مین چار پہیرے طواف کرنیسے پہلے جماع کیا تو ایک بکری ذبح کری اور عمرہ فاسد ہوگیا باقی عمرہ اداکرکے اسکی قضا کری اور اگر چار پہیری یا زیادہ طواف کرنیکی بعد جماع کیا تو بھی ایک بکری ذبح کری اور عمرہ فاسد نہوا مسئلہ صحبت کرنیسے حج اور عمرہ فاسد ہوجاتا ہی قصدًا ہو یا بہولے سے مسئلہ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو ایک بکری اور اگر جنابت کیحالتین کیا تو ایک بدنہ ذبح کرے اور وہ طواف پہر کر کری اور طواف قدوم یا طواف صدر بے وضو کیا تو صدقہ دی مسئلہ اگر طواف رکن مین تین پہیری یا اس سے کم نہ اداکئی تو ایک بکری ذبح کری اور اگر چار پہیری یا اس سے زیادہ نہ اداکئی تو ہمیشہ محرم کا محرم رہا مسئلہ اگر طواف صدر مین چار پہیری یا اس سی زیادہ نہ اداکئی یا جنابت کیحالتین طواف صدر کیا تو ایک بکری ذبح کرے اور اگر تین پہیری یا اس سی کم ادا نہ کئی تو صدقہ دی مسئلہ اگر طواف رکن بے وضو کیا اور تشریق کے دنون کے آخر مین طواف صدر وضو سی کیا تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ اگر جنابت کیحالتین طواف رکن کیا اور تشریق کے دنون کے آخر مین طواف صدر وضو سی کیا تو دو بکریان ذبح کرے مسئلہ اگر عمرہ مین طواف اور

سعی پہلے وضو کی اور اپنے گہر چلا آیا اور پہرے طواف اور سعی نکی تو دو بکریان
ذبح کرے مسئلہ اگر سعی نکی یا امام سے پہلے عرفات سے چلا آیا یا مزدلفہ مین ٹھہرا
یا کسی روز رمی جمار نکیا یا ایک روز رمی جمار نکیا یا قربانیکو دنونکے بعد بال مونڈہوائے
یا رکن کا طواف کیا یا حل مین بال مونڈوائے تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
اگر قران والے نے ذبح کرنیسے پہلے اپنے بال مونڈائے تو بکریان ذبح کرے فصل
مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اوس محرم پر اوسکا بدلہ واجب ہے
اور بدلہ اوسکا یہہ ہے کہ جس جگہہ مارا یا وہان سے قریب جو جگہہ ہو وہان کے
نرخ بموجب دو شخص عدل جو قیمت اوس شکار کی ٹھہرا دین اوسی قیمت سے یہہ
محرم قربانیکا جانور خریدکے ذبح کر دے اور اگر قیمت کم ہو تو اوسکا کہانا
خریدکر خیرات کر دے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اوتنے روزے رکہے
جتنے محتاجونکو وہ کہانا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچتا ہو اور جسقدر کہانا
آدہے صاع سے کم ہو اوسقدر خیرات کر دے یا اوسکے بدلے ایک روزہ رکہے مسئلہ
اگر محرم نے شکار کو زخمی کر دیا یا اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اوسکے
بال اوکہاڑ لیے تو نقصان کی قیمت دے اور اگر شکار کے پر اوکہاڑ ڈالے
یا ہاتھ پانون کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر دودہ دوہ لیا تو دودہ
کی قیمت اور اگر انڈے ہے تو انڈونکی قیمت اور اگر انڈے تو ڑے اور اوسمین سے
مرا بچہ نکلا تو بچہ کی قیمت دے مسئلہ اگر کوا یا چیل یا بہڑیا یا سانپ یا بچہو

سی پہلے وضو کی اور اپنی گہر چلا آیا اور پہر دہ طواف اور سعی نکی تو دو بکریان
ذبح کرے مسئلہ اگر سعی نکی یا امام سے پہلے عرفات سی چلا آیا یا مزدلفہ مین ٹھہرا
یا کسی روز رمی جمار نکیا یا ایک روز رمی جمار نکیا یا قربانیکو دونو نکی بعد بال مونڈنیکے
یا رکن کا طواف کیا یا حل مین بال مونڈوائی تو ایک بکری ذبح کرے مسئلہ
اگر قران والے نے ذبح کرنے سے پہلے اپنے بال مونڈائی تو بکریان ذبح کرے فصل
مسئلہ اگر محرم نے خود شکار مارا تو اوس محرم پر اوسکا بدلہ واجب ہے
اور بدلہ اوسکا یہہ ہے کہ جس جگہہ مارا یا وہان سے قریب جو جگہہ ہو وہان کے
نرخ بموجب دو شخص عدل جو قیمت اوس شکار کی ٹھہرادین اوسی قیمت سی یہہ
محرم قربانیکا جانور خریدکے ذبح کردے اور اگر قیمت کم ہو تو اوسکا کہانا
خریدکر خیرات کردے جیسے فطر کا صدقہ یا صدقہ کے بدلہ اوتنی روزے رکھے
جو محتاجونکو وہ کہانا بقدر صدقہ فطر کے ہر ایک کو پہنچتا ہو اور جسقدر کہانا
آدہی صاع سی کم ہو اوسقدر خیرات کردی یا اوسکے بدلی ایک روزہ رکھی مسئلہ
اگر محرم نے شکار کو زخمی کردیا یا اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا یا اوسکے
بال اوکہاڑلیے تو نقصان کی قیمت دے اور اگر شکار کے پر اوکہاڑ ڈالے
یا ہاتھہ پانون کاٹے تو شکار کی قیمت اور اگر دودہ دوہ لیا تو دودہ
کی قیمت اور اگر انڈے ہی تو انڈونکی قیمت اور اگر انڈی توڑی اور اوسمین سے
مرا بچہ نکلا تو بچہ کی قیمت دے مسئلہ اگر کوا یا چیل یا بہڑیا یا سانپ یا بچہو

یا چوہا یا کٹھکنا گتا یا مچھر یا چونٹی یا کیک یا کلونی یا کچھوا مار ڈالا تو کچھ نہین
مسئلہ اگر جون یا ٹیڑی مار ڈالی تو جسقدر چاہی صدقہ دیدی مسئلہ
اگر چوپائی شکاری جانور کو مار ڈالا تو ایک بکری سی زیادہ ذبح کری اور
اگر اوسنی محرم پر حملہ کیا تہا اور اوسکو مار ڈالا تو کچھ نہین مسئلہ اگر محرم
نے شکار مارا تو اوسکا بدلہ لازم ہی مسئلہ محرم کو جائز ہی کہ بکری اور
گائی اور اونٹ اور مرغی اور گھر کی پالی بدق ذبح کرے مسئلہ اگر
محرم نے پاموز کبوتر اور پلاؤ ہرن ذبح کیا تو اوسکا بدلہ اوسپر لازم ہی
مسئلہ اگر محرم نے شکار ذبح کیا تو اوسکا کہانا حرام ہی اور اگر
اوسمین سی کہایا تو اوسکی قیمت اوسپر لازم ہوئی اور اگر ایک محرم کا
ذبح کیا ہوا دوسرے محرم نے کہالیا تو کہانے والا پر کچھ دینا لازم
نہین مسئلہ غیر محرم کے شکار کیے ہوئی گوشت کا کہانا محرم کو درست ہی
بشرطیکہ اوس محرم نے اوسکو یہ شکار نہ بتایا ہو اور شکار مارنیکا حکم ندیا ہو
مسئلہ اگر غیر محرم نے حرم کا شکار ذبح کیا تو اوسکی قیمت صدقہ
کرے اور اوسپر روزہ رکہنا نہین مین مسئلہ اگر حل کا جانور لیکر
حرم مین کوئی شخص گیا تو وہان اوس جانور کو چھوڑ دی اور اگر وہان
بیچ ڈالا اور وہ جانور موجود ہی تو بیع کار د کری اور اگر وہ جانور مر گیا
تو اوسکا بدلہ دی مسئلہ جسنے احرام باندہا اوسکی گہر مین یا پنجرہ مین اگر شکار

ہی تو اوسکا چھوڑنا اوسکو ضرور نہین مسئلہ اگر غیر محرم نے شکار پکڑا پھر
احرام باندہا اور شکار کو کسی اور نے چھوڑ دیا تو چھوڑنیوالا اوسکو دام دے
اور اگر محرم نے پکڑا تھا تو دام دینا نہین آتا مسئلہ اگر ایک محرم نے دوسرے
محرم کے پکڑے ہوئے شکار کو مار ڈالا تو دونون پر بدلا اوسکا دینا آویگا پھر
پکڑنیوالا اپنے دام مارنیوالے سے دلا پا دیگا مسئلہ اگر حرم کی ہری گھاس
کاٹی یا وہ ہرا درخت کاٹا جو کسیکا نہو اور اس قسم کا درخت لوگ بوتے بھی نہون
تو اوسکی قیمت اوس کاٹنے والے پر دینا آویگی اور اگر وہ گھاس یا وہ درخت
خشک تھا تو کچھ نہین مسئلہ اذخر کے سوا اور گھاس حرم کے جانورونکو چرانا
اور کاٹنا حرام ہی مسئلہ مفرد پر جس سبب سے ایک جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہی
قران والے پر اوسکے سبب سے دو جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہی مگر ہان اگر میقات سے بے احرام باندہے
بڑہگیا تو پھر اوسپر ایک ہی جانور ذبح کرنا لازم ہوگا مسئلہ دو محرمونے ملکر ایک شکار مارا
تو دونو ایک ایک بدلا دین اور اگر دو غیر محرمونے مارا تو دونون ملکر ایک ہی بدلا دین
مسئلہ اگر محرم نے شکار بیچ ڈالا یا خریدا تو یہ خرید و فروخت باطل ہی
مسئلہ اگر کسی نے حرم سے ہرنی پکڑی اور حرم سے باہر لایا اور بچہ جنی اور
ہرنی اور بچہ دونون مرگئے تو دونون کی قیمت دینا آویگی اور اگر پہلے
ہرنی مری اور اوسکا بدلا دیدیا تب بچہ نکلا پھر وہ مرگیا تو اوسکا بدلا نہین
باب مجاوزۃ الوقت بغیر احرام یعنی میقات سے بغیر احرام باندہے جو شخص

باب مجاوزۃ الوقت

آگے بڑہ جاوی اوسکا بیان مسئلہ اگر میقات سی کوئی شخص بے احرام باندہی
آگے بڑہ گیا پہر احرام باندہ کر لبیہ کہتا ہوا لوٹ آیا اور میقات پر لبیہ کہا یا میقات
سے آگے بڑہ کر عمرہ کے لیے احرام باندہا پہر عمرہ فاسد کرکے لوٹ آیا اور میقات
پر لبیہ کہا تو جانور ذبح کرنا اوسکے ذمہ سی جاتا رہا مسئلہ اگر کوئی کا رہنے والا
اپنے کام کے لئے بستان بنی عامر کو گیا تو وہ چاہے تو مکے مین بے احرام باندہے
چلا آوے پہر اور وہ یا بستان بنی عامر کا رہنے والا اگر حج کیا چاہے تو اوسکی میقات
بستان بنی عامر ہے مسئلہ جو شخص بے احرام باندہے مکے مین چلا جاوے تو وہ حج
یا عمرہ کرے سو جو شخص مکے مین بے احرام باندہے گیا پہر اوسنے اوسی سال حج
کیا کہ اوسپر حجۃ الاسلام تہا تو وہی حج دونو باتونکو کافی ہوگیا اور اگر دوسرے
سالین کیا تو مکے مین بے احرام جانے کے حج کو کافی نہوا باب اضافۃ

باب ضم الاحرام الی الاحرام

الاحرام الی الاحرام یعنی احرام پر احرام باندہنے کے مسئلے مسئلہ اگر مکی
والے نے عمرے کے لئے ایک پہیرا طواف کیا پہر حج کے لئے احرام باندہا تو
حج کو چہوڑ دے اور ایک حج اور ایک عمرہ ادا کرے اور ایک جانور ذبح کرے بسبب
ترک کرنیکے اور اگر اوسنے وہ حج اور عمرہ نچہوڑا اور دونوں ادا کئے تو درست ہے
اور اوسکے ذمہ ایک جانور قربانی کرنا ہے مسئلہ جسنے حج کیواسطے احرام باندہا
پہر دسوین تاریخ دوسرے حج کے لئے احرام باندہا اور پہلے حج کی بابت بال منڈا
چکا تہا تو یہ دوسرا حج کرنا اوسپر لازم ہوا اور اوسکے ذمہ پر جانور ذبح کرنا

نهین اور اگر بال نه منڈائے تهے تو دوسرا اور جانور ذبح کرنا اوسپر لازم هی
بال کترے هون یا نه کترے هون مسئله اگر ایک عمره ادا کیا مگر بال کترائے
سے پہلے دوسری عمره کی لئی احرام باندها تو جانور ذبح کرنا اوسپر لازم هے
مسئله جسنے حج کی لئی احرام باندها پهر حج پورا کرنے سی پہلے عمره کے لئی
احرام باندها بعد اسکی عرفات مین جاکر ٹهہرا تو اوسکا عمره چهٹگیا اور اگر عرفات
کیطرف متوجه هوا تها تو عمره نهین چهوٹا مسئله اگر حج کے لئی طواف کیا بعد
اسکی عمره کے لئی احرام باندها اور دونون پوری کئی تو جانور ذبح کرنا واجب هے
اور وه عمره چهوڑ دینا مستحب هی مسئله اگر دسوین تاریخ ذی الحجه کے لئے تلبیه کہا
تو وه عمره اوسکو لازم هوگیا اور لازم هی که اوس عمره کو چهوڑ رهی اور ایک جانور
ذبح اور عمره کی قضا ادا کری پهر اگر وه عمره کرلیا تو درست هوگیا مگر ایک جانور
ذبح کرنا لازم هوا مسئله اگر حج نه ادا هوا پهر عمری یا حج کے لئی احرام باندها

باب الاحصار

یا وه احرام چهوڑ دی باب الاحصار یعنی حج کرنے سی اگر رک رها اوسکی مسئلے
مسئله اگر دشمن کے یا بیماری کے سبب محرم حج کرنیسے رک رها تو ایک
بکری بهیجی که اوسکی طرفسی حرم مین ذبح کیجاوی اور یهه اوسدن احرام کی قیدن
سی نکلجاوی اور اگر قران والا هو تو دو جانور بهیجی اور یهه قربانی حرم هی مین
ذبح کرنا چاهیے اور دسوین تاریخ سی پیشتر بهی درست هی مسئله جو حج کو جاتا
تها وه اگر رک رها اور احرام کی قید سی نکل گیا تو وه ایک حج اور ایک عمره

کرے اور جو عمرہ کو جاتا تہا وہ عمرہ ہی کرے اور جو قران کا محرم تہا تو وہ ایک
حج اور دو عمرے کرے مسئلہ اگر قربانیکا جانور بہیجنے کے بعد رُک رہنے کا عذر
جاتا رہا اور ہدے اور حج خود ادا کرسکنے کا اختیار ہوا تو ہدے لیکر خود حج کو چلا جاوے
اور نہین تو نہین مسئلہ عرفات مین ٹہہرنے کے بعد رُک رہنے کا عذر نہین ہو سکتا
ہے مسئلہ اگر مکہ مین طواف نہین کرسکتا اور عرفات مین ٹہہر نہین سکتا تو وہ رُکا
ہوا ہے اور نہین تو نہین باب الفوات یعنی حج فوت ہوجانیکے متعلق مسئلے باب الفوات
مسئلہ جو شخص عرفات مین ٹہہر سکا سوا اوسکا حج نہوا تو وہ عمرہ کرکے احرام
کی قیدون سے نکلجاوے اور آیندہ سال کو اوسپر حج کرنا لازم ہوا اور جانور
ذبح کرنا لازم نہین مسئلہ عمرہ نہین فوت ہوسکتا مسئلہ کعبہ شریف کا طواف
کرنا اور صفا اور مروہ کا دوڑنا عمرہ ہے مسئلہ سال بہر مین جب چاہے عمرہ کیا کرے
درست ہے مسئلہ ذی الحجہ کی نوین اور دسوین اور گیارہوین اور بارہوین اور
تیرہوین تاریخ عمرہ کرنا مکروہ ہے مسئلہ عمرہ کرنا سُنت ہے باب الحج عن الغیر
یعنی اورکیطرف سے حج کرنیکے مسئلے مسئلہ جس عبادت مین صرف مال خرچ
ہوتا ہو وہ عبادت جسکے ذمہ پر ہو اوسکی طرف سے اور شخص ادا کردے تو ادا
ہوجاتی ہے پہر جسکی ذمہ پر تہی وہ خود کرسکتا تہا تو بہی اور نکرسکتا تہا
تو بہی جیسے زکوٰۃ اور جو عبادت صرف بدن سے ادا ہوتی ہے وہ عبادت اوسیکی
کرنے سے ادا ہوتی ہے جسکے ذمہ پر ہو اور کوئی اگر اوسکی طرف سے ادا کرے

تو نہین ادا ہوتی کسی حال مین مثلاً نماز اور جسن عبادت مین مال بھی خرچ ہوتا ہو اور
بدن سے بھی کام کرنا ہوتا ہو چنانچہ حج تو ایسی عبادت جسکی ذمہ پر ہو وہ اگر خود نہ
ادا کر سکتا ہو تو دوسریکا اوسکی طرف سے ادا کرنا درست ہی اور اگر خود ادا
کر سکتا ہو تو دوسریکا ادا کرنا اوسکی طرف سے نہین درست مسئلہ جو شخص
مرنے وقت تک ایسا لاچار ہو کہ خود حج نکر سکتا ہوا اور اوسپر حج فرض
ہو تو وہ اور شخص کو اپنی طرف سے نائب کرکے حج کرنیکو بھیجے تو درست ہی
اور اگر ایسی لاچاری نہین ہی تو وہ نہین درست اور فرض حج مین لاچاری
شرط ہی اور نفل حج بے لاچاری کے بھی اور کسی سے کرانا درست ہی مسئلہ
اگر ایک شخص کو دو شخصون سنے اپنی طرفسے حج کرنیکو بھیجا تو اوسنے دونوکی
طرف سے احرام باندھا تو حج اون دونوکا نہوا اوسیکا ہوا وہ دونون شخص
اپنا دیا ہوا خرچ اوس سے پھیر لین مسئلہ کہ جانیکی بابت کی قربانی اوسکے
ذمہ جسنے حج کو بھیجا اور قران اور جنایت کی قربانی اوسکی ذمہ جو حج کو گیا
مسئلہ اگر زید وصیت کر مرا کہ میری طرفسے حج کرائیو سو اوسکی وارثون نے
عمرو کو مال دیکر زید کیطرفسے حج کرنیکو بھیجا سو عمرو راہ مین مرگیا تو اب زیدکی
وارث اور شخص کو زید کے مکان سے حج کرنیکو بھیجین باقی مال کی تہائی مین سے
مال دیکر مسئلہ اگر کسی نے اپنی مان اور باپ دونونکی طرفسے حج کے لئے
احرام باندھا بعد اسکے معین کرلیا کہ یہ حج مان کیطرف سے ہی یا باپ کیطرفسے تو

درست ہو گیا **باب الہدی** حرم مین جانور چڑہانیکا بیان **مسئلہ** کم سے کم ہدی
ایک بکری ہی **مسئلہ** اونٹ اور گائے اور بکری ہدی کے جانور ہین جیسی جانور
کی قربانی عیدین مین درست ہی ویسا جانور ہدی مین بھی درست ہی **مسئلہ** بکری
ذبح کرنا ہر مقدمہ مین درست ہی ہان اگر جنابت کیحالتمین طواف رکن کیا عرفاتمین
ٹھہرنیکے بعد عورتسی صحبت کی تو بکری ذبح کرنا نہین درست بدنہ واجب ہے
مسئلہ نفل اور تمتع اور قران کے سبب جو جانور ذبح کیا اوسکا گوشت
کھائے اور کفارہ اور منت اور احصار کے جانور کا نہین بلکہ بالکل خیرات کیجیے
مسئلہ ہدی اور تمتع اور قران کے جانور کو صرف دسوین تاریخ ذبح کرے
مسئلہ حج کی سب قربانیان حرم ہی مین درست ہین **مسئلہ** ہدی کا گوشت
سب جگہہ کی فقیرونکو دینا درست ہی **مسئلہ** ہدی اپنے ساتھہ عرفات کو لیجانا واجب
نہین **مسئلہ** ہدی کی جھول اور مہار خیرات کردی اور اوسمین سے مزدوری
گوشت صاف کرنیوالی اور ادہیڑنیوالیکی نہ دی **مسئلہ** ہدی پر بے ضرورت
سوار نہو اور اوسکو دوہے نہین بلکہ اوسکے تہنون پر ٹھنڈا پانی چھڑکے
تاکہ دودہ کم ہو جاوے **مسئلہ** اگر ہدی مرنے لگی یا عیبدار ہو گئی تو اوسکی
جگہہ اور ہدی لے لی اور وہ بھی اوسیکی ہی اور اگر وہ ہدی نفل تھی تو
اوسکو ذبح کرکے اوسکی خون مین اوسکی نعل کو لتہیڑ کے اوسکی کوہان کو چھاپ
دے اور اوسکا گوشت آپ نکہاوے اور نہ غنی کو کہلاوے بلکہ فقیرونکو دیدے

نفل اور تمتع اور قران ہی ہے کہ بدنہ کے گلے مین جھیل ڈالے مسئلہ اگر عرفات والون کے مقدمہ مین لوگون نے گواہی دی کہ یہہ لوگ شہر نیکی دن سی پہلی عرفات مین ٹھہرے تھے تو وہ گواہی مانی جاویگی اور اگر دسوین تاریخ کے ٹھہرنیکی گواہی دی تو نہ مانی جاویگی مسئلہ اگر دوسریدن پہلے جمرکو نہ مارا تو سب جمرونکو مارلے یا پہلی ہی جمرکو مارلے مسئلہ اگر پیدل حج کرنا اپنے ذمہ پر ٹھہرالیا تو جبتک طواف رکن نکرلے تب تک سوار نہو وی مسئلہ اگر محرمہ باندی خریدی تو مشتریکو اختیار ہی کہ اوسکو احرام کی قید دلسے نکال لے اور اوس سے صحبت کری کتاب النکاح یعنی نکاح کا بیان مسئلہ عورت سی فائدہ حاصل کرنیکے مالک ہونیکے لئے جو عقد باندھا جاوی اوسکو نکاح کہتے ہین مسئلہ نکاح کرنا سنت ہی اور اگر شہوت کا غلبہ ہو تو واجب ہی مسئلہ نکاح بندہجاتاہے جب ایجاب اور قبول ہوجاوی کہ عورت مرد سی کہے کہ مینے اپنا آپ تجھکو جورو بننے کے لئے دیدیا اور مرد کہے مینے قبول کیا یا مانا یا یون ہو کہ مرد عورت سے کہے کہ تو اپنا آپ جورو ہونیکے لئے مجھکو دے اور عورت کہے کہ مینے اپنا آپ تجھکو جورو ہونیکے لئے دیا مسئلہ نکاح تبھی ٹھیک ہوتا ہے جب اوسکے لئے لفظ نکاح یا تزویج کی کہے یا ایسی لفظ کہے کہ جسکے کہنے سے چیز کا مالک ہوجاتاہے اوسیوقت جیسے ہبہ یا تملیک یا صدقہ مسئلہ جب دو مرد حر یا ایک مرد اور دو عورت حر کے سامنے نکاح بندہی تب درست ہو اور وہ گواہ عاقل اور بالغ

نکاح

اور مسلمان ہون اگرچہ فاسق یا محدود فی القذف یا اندہی ہون یا ایک اوس نکاح کرنیوالے مرد کا بیٹا اور دوسرا نکاح کرنیوالی عورتکا بیٹا ہو تو بہی درست ہی **مسئلہ** اہل کتاب سیہ عورت کا نکاح دو ذمّی گواہونکی روبرو اگر مسلمان کے ساتہہ ہو تو درست ہی **مسئلہ** اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو میری نابالغ لڑکی کا نکاح کردی پہر عمر نے بکر کے روبرو زید کے سامنی اوس لڑکی کا نکاح باندہ دیا تو درست ہی اور اگر زید موجود نہوتا تو درست نہوتا

فصل فی المحرمات جن عورتون سی نکاح کرنا درست نہین اونکا بیان

مسئلہ حرام ہی اپنی جورو بنانا اپنی ماکو اور دادی اور پردادی اور سردادی اور اس سی بہی اوپر کی دادیکو اور نانی کو اور پرنانی اور سرنانی اور اس سی بہی اوپر کی نانی کو اور اپنی بیٹی کو اور اپنی اولاد کی بیٹی کو اور اپنی بہن کو اور بہن کی بیٹی کو اور اپنی بہائی کی بیٹی کو سگی ہو یا سوتیلی اور اپنی پہوپہی کو سگی ہو یا سوتیلی اور اپنی خالہ کو سگی ہو یا سوتیلی اور اپنی ساس کو اور اپنی جورو کی بیٹی کو بشرطیکہ اوس جورو سی صحبت کی ہو اور اپنی باپ کی جورو کو اور اپنی بیٹے کی جورو کو اور دادے کی جورو کو اور پردادی کی جورو کو یا سردادی کی جورو کو اور اپنی پوتے یا پرپوتے یا سرپوتے کی جورو کو اور یہہ سب عورتین دودہ کے رشتہ کی بہی حرام ہین اور اگر دو بہنون سی نکاح کرکے اونکو اکٹہا کیا تو حرام ہی **مسئلہ** اگر زید نے اپنی باندی سی صحبت کی پہر اوس باندی کی بہن سی نکاح کیا تو جب تک اوس باندی کو بیچ نڈالی یا اور کسی سی اوسکا نکاح نکردی تب تک اُن دونو مین کسی سی صحبت نکری اور

اگر دو بہنین زید کی باندیان ہون اور ایک سے صحبت کی تو دوسری سے صحبت
نکرے جبتک دونون سے ایک کے ساتھہ صحبت کرنا ہمیشہ اوپر حرام نکرلے مسئلہ
اگر دو بہنون کے ساتھہ زید نے علحدہ علحدہ نکاح کیا اور یہہ معلوم نہین کہ
پہلے کسکے ساتھہ نکاح کیا تو دونوکو علحدہ کردے اور آدہا آدہا مہر دے مسئلہ
جن دو عورتون مین ایسا رشتہ ہو کہ اگر اونمین سے ایک مرد ہوتا تو اوسکو اوس
دوسریکے ساتھہ نکاح کرنا حرام ہوتا تو ایسی دو عورتونکو اگر ایک شخص نکاح
کرکے اکٹھا کرے تو حرام ہے مسئلہ اگر زید نے کسی عورت سے زنا کیا یا شہوت سے
کسی عورتکو لپٹ گیا یا کوئی عورت زید کو شہوت سے لپٹ گئی یا زید نے شہوت سے
کسی عورتکی شرمگاہ کے اندر دیکھا یا عورت نے زید کے عضو تناسل کو شہوت سے
دیکھا تو اوس عورت کی مائین اور اولاد زید پر حرام ہے مسئلہ اگر زید نے
اپنی جورو کو طلاق دی تو جبتک طلاق کی عدت نگذرلے تب تک اوس جورو کی بہن
سے نکاح کرنا زید پر حرام ہے مسئلہ میان کو اپنی باندی کے ساتھہ اور غلام کو
اپنی بیبی کے ساتھہ نکاح کرنا حرام ہے مسئلہ جو عورت اہل کتاب ہو یا صابئیہ مذہب
ہو کہ کسی پیغمبر اور خدا کی بہیجی ہوئی کسی کتاب کو مانتی ہو اوسکی ساتھہ مسلمانکو نکاح
کرنا درست ہے مسئلہ اگر زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا کہ وہ عورت احرام باندہے
ہو تو درست ہے اگرچہ زید بہی احرام باندہے ہو مسئلہ آزد کسیکی باندی سے
نکاح کرنا درست ہے اگرچہ وہ باندی اہل کتاب ہو مسئلہ اگر زید کے نکاح مین

ایک باندی ہے پھر زید نے اور ایک حرہ عورت سے نکاح کیا تو درست ہے اور اگر
زید کے نکاح مین حرہ عورت ہو پھر اوسپر کسیکی باندی سے نکاح کرے تو درست نہین
اگرچہ وہ حرہ طلاق کی عدت ہی مین بیٹھی ہو مسئلہ حر کو چار عورتین اپنے نکاح مین
رکھنا درست ہے خواہ وہ عورتین حرہ ہون خواہ کسی اور کی باندیان اور چار سے
زیادہ نکاح مین رکھنا حر کو درست نہین اور غلام کو دو ہی عورتین اپنے نکاح مین
رکھنا درست ہے زیادہ نہین مسئلہ جس عورتکو زنا سے حمل ہوا اوس حاملہ عورت سے
نکاح کرنا درست ہے اور جسکو حلال سے حمل ہوا اوس سے نکاح درست نہین جبتک وہ جنے
مسئلہ جس باندی سے اوسکے میان نے صحبت کی ہو اوس باندی سے نکاح کرنا اور
جس عورت نے زنا کیا اوس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے مسئلہ اگر زید نے ایسی
دو عورتون سے ملاکر نکاح باندھا کہ ایک عورت اونمین کی زید پر حرام تھی تو دوسری
عورت کا نکاح درست ہے اور جو مہر ٹھہرا سو اسی دوسری عورتکو ملیگا مسئلہ
نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہے متعہ یہہ کہ مرد عورت سے کہے کہ اسقدر روپیہ لے
اور اتنے روز دن تک میری جورو ہو اور موقت یہہ کہ مرد کسی عورت سے گواہون کے
سامنے نکاح کرے مثلا دس دن تک کو مسئلہ اگر ایک عورت نے زید پر جھوٹا
دعوی کیا کہ زید نے مجھہ سے نکاح کیا ہے اور گواہ گذرانے سو قاضی نے گواہ
سنکر نکاح کا حکم کر دیا تو زید کو اوس عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ زید نے
اوس سے نکاح نکیا تہا باب الاولیاء والاکفاء یعنی عورت کے والیون

اور برادری کا بیان مسئلہ حرہ عاقلہ بالغہ عورت اگر بلا پروانگی اپنے ولی کے اپنا
نکاح کسی سے کرلے تو درست ہے مسئلہ بالغہ کنواری عورت کا نکاح ولی اوسکا بدون
رضامندی اوسکی نکرے مسئلہ اگر بالغہ کنواری عورت سے اوسکے ولی نے نکاح کی
اجازت مانگی یعنی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ فلانے شخص سے تیرا نکاح کرون سو تو کیا
کہتی ہے یہ سنکر وہ عورت چپ ہو رہی یا ہنسی یا آنسو اوسکے روئے یا یون ہوا کہ ولی
نے بغیر اوسکے پوچھے کسی سے اوسکا نکاح کردیا پھر اوس عورت نے یہہ سنا اور چپ
ہو رہی تو یہ اوس عورت کیطرف سے اجازت ہوگئی اور اگر ولی کے سوا اور کسی نے اوس
عورت سے اجازت مانگی تو وہ عورت جب تک اپنی زبان سے صریح اجازت نہ دے تب تک
اجازت نہین ہوتی مسئلہ جس عورت سے خاوند نے صحبت کی ہو اوسکی طرف سے
اجازت تب ہی ثابت ہوتی ہے جب وہ اپنی زبان سے اجازت دے مسئلہ جس عورت کا
کودنیسے یا حیض آنیسے یا زخم ہو جانیسے یا بہت روزونتک نے بیاہی رہنے سے
یا زنا کرنے سے کنوارا پن جاتا رہا تو وہ کنواریون ہی مین شمار کیجاویگی مسئلہ اگر
بعد نکاح کے جورو خاوند مین جھگڑا ہوا خاوند کہتا ہو کہ تجکو نکاح کی خبر پہونچی
تھی اور تو چپ ہورہی تھی اور عورت کہتی ہو کہ مین چپ نہین رہی تھی بلکہ مین نے
نکاح نہین مانا تھا تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ ولی کو اختیار ہے کہ
نابالغ لڑکی یا نابالغ لڑکے کا نکاح خود کردے اگرچہ وہ نابالغ لڑکی کنواری نہو
مسئلہ عصبہ ولی ہوتا ہے مسئلہ عصبون کے ولی ہونے مین وہی ترتیب ہے جو

عصبون کے وارث ہونے مین ترتیب ہی مسئلہ اگر ولی ہنے نابالغ لڑکی کا نکاح یا
تو بالغ ہونیکے بعد اُن جورو خاوند کو اختیار ہی کہ قاضی کے حکم سے نکاح توڑ ڈالین
ہان اگر باپ ہنے یا دادے نے نکاح کردیا تھا تو بالغ ہونیکے بعد اوس نکاح
کے توڑنیکا اختیار نہین مسئلہ اگر کنواری نے سُنا کہ میرا نکاح فلانے کے
ساتھہ ہوا اور وہ سُنکر چپ رہی تو پہر اوسکو اوس نکاح کی توڑنیکا اختیار نہین
اور نابالغ مردنے اگر اپنا نکاح ہونا سُنا اور چپ رہا تو اوسکو ابھی وہ نکاح
توڑ ڈالنی کا اختیار باقی ہے ہان اگر کوئی کام اُس مردنے ایسا کیا جس سی رضامندی
اوسکی اس نکاح سے پائی گئی یا صریح کہا کہ مین راضی ہون تو پہر اختیار توڑنیکا
نہین رہتا اور نکاح توڑنے سے پہلے اگر ایسی جورو یا ایسا خاوند مرگیا تو وہ
جو جتیار رہا وہ اوسکا وارث ہی مسئلہ غلام اور نابالغ اور دیوانہ اور کافر
مسلمان عورت کا ولی نہین ہوسکتا مسئلہ جس عورت کا کوئی عصبہ نہو تو اوسکی
ہان کو اوسکی نکاح کا اختیار ہی اور ماں نہو تو سگی بہن کو اور نہو تو باپ کی بیٹی کو
یعنی بہن اور نہو تو ماں کی اولاد کو اور نہو تو ذوی الارحام کو اور نہون تو حاکم کو
مسئلہ اگر نزدیک کا رشتہ دار تین دن کے رستہ پر ہو یا اس سی زیادہ دور ہو
تو دور کے رشتہ دار کو نکاح کر دینے کا اختیار ہی پہر جب وہ نزدیک کا رشتہ مند
آوی اور نمانے تو وہ نکاح باطل نہین ہوسکتا مسئلہ اگر بیوہ عورت دیوانی
ہوگئی اور اوسکا بیٹا اور باپ موجود ہی تو اوس عورت کا ولی بیٹا ہی باپ نہین

فصل مسئلہ اگر ایکعورت نے اپنا نکاح کسی غیر کفو مرد کے ساتھ کیا تو
اُس عورت کے ولی کو اختیار ہی چاہی تو اُس عورتکو اوس خاوند سی علحدہ کر لے
اور اگر کئی ولی ہون پھر اُنمین سی بعضی راضی ہو جاوین تو گویا سب ہی راضی ہوئی
مسئلہ ولی نے اگر عورت کا مہر اپنی قابو مین لیا اور کوئی کام اسطرحکا کیا تو یہہ
ولی کی رضامندی ہی اور اگر ولی نے نکاح کا حال سُنا اور چپ رہا تو اِس سے
اوسکی رضامندی ثابت نہوئی مسئلہ ایک دوسریکا کفو تب ہوگا جب دونوکا
نسب ایک ہو تو سب قریش آپسمین ایکدوسرے کی کفو ہین اور سوا قریش کے اور
عرب ایکدوسریکے کفو ہین مسئلہ ایکدوسرے کا کفو تب ہو جب دونون حر اور
مسلمان ہون مسئلہ جسکا باپ اور دادا حر اور مسلمان تہا وہ شخص اوسکی برابر
ہے جو کئی پشتون سی حر اور مسلمان ہو مسئلہ ایک دوسریکا کفو تب ہو جب دونون
دیانت اور مال اور پیسی مین برابر ہون تو فاسق مرد صالح کی بیٹی کا کفو نہین اور
جو شخص مہر اور روٹی کپڑا عورت کا نہ دی سکی وہ فقیر عورت اور مالدار کی بیٹی کا کفو
نہین اور جولاہی اور سنگہی لگانیوالی اور جہاڑو والی اور دیگر گندہی اور بزاز
اور صراف کی کفو نہین مسئلہ اگر عورت نے اپنا نکاح مہر مثل سی کم مہر باندہا
تو اوسکی ولی کو اختیار ہی کہ اُس عورتکو اُس مرد سی الگ کر لے یا مہر اوسکا پورا کر دلا لے
مسئلہ اگر باپ نے اپنی نابالغ بیٹی یا بیٹے کا نکاح غیر کفو سی کیا یا مہر مین کمی
فاحش یا زیادتی فاحش کی تو درست ہی اور باپ یا دادا کے سوا اور رشتہ مند

کو یہ اختیار نہین **فصل** مسئلہ چچا کے بیٹے کو جائز ہے کہ اپنی چچا کی بیٹی سی
اپنا نکاح کرے اور وکیل کو جائز نہے کہ اپنی موکلہ سی اپنا نکاح کرلے غلام اور
باندیکا نکاح میان کی اجازت پر موقوف ہی اگر بعد نکاح کے میان نے اجازت
دی تو نکاح بنا رہا اور ندی تو جاتا رہا اسیطرح اگر غیر بعلاقہ آدمی نے بلا اجازت
کسیکا نکاح کسیکے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح اجازت پر موقوف ہی اگر نکاح والے اجازت
دین تو بنا رہا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر ایکعورت نے اپنا آپ دو گواہون کے
سامنی زید کو جورو بننی کے لئی دیا اور زید موجود نہین اور کسی نے زید کیطرفسی بھی
قبول نکیا یا زید نے دو گواہون کے سامنی کہا کہ مین نے فلانی عورتکو اپنی جورو
کرنیکے لئی مانگا اور وہ موجود نہین اور کسی نے اوسکی طرفسی قبول نکیا تو یہ نکاح باطل
ہے مسئلہ اگر زید نے عمرو کو اپنا وکیل اسواسطی کیا کہ میرا نکاح کر دی ایکعورت
سی سو عمرو نے دو عورتون سی اوسکا نکاح کر دیا تو جائز نہین اور اگر ایک باندی
سی نکاح کر دیا تو جائز ہی **باب المہر** یعنی مہر کے مسئلی مسئلہ اگر نکاح کیا اور مہر کا
ذکر نکیا تو نکاح درست ہی مسئلہ دس درم سی کم مہر نہین ہوتا اور دس درم کے
دو روپیہ اور دس آنے تخمیناً ہوتے ہین مسئلہ اگر دس درم یا اس سی کم
مہر ٹھہرایا تو اوس عورت سی صحبت کی یا عورت یا خاوند مرگیا تو دس ہی درم مہر
بابت دینا آویگا اور اگر صحبت کرنے سی پہلے اوس عورتکو طلاق دی تو آدھا مہر
دینا آویگا اور اگر مہر کا نام نلیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ مہر نہین تو مہر مثل دینا

آویگا درصورتیکہ اوس عورت سی صحبت کی ہو یا خاوند مرگیا ہو اور اگر صحبت کرنے
سے پہلے طلاق دی تو اوسکو متعہ یعنی ایک قمیص اور ایک مقنعہ اور ایک چادر
دے مسئلہ اگر بعد نکاح کے مثلاً بیس درم مہر ٹھہرایا اور نکاح مین مہر نہین ٹھہرا تھا
تو صحبت کرنیکے بعد یا دونون مین سے کسیکے مرنیکے بعد بیس ہی درم دینا آوینگی
اور صحبت سی پہلے اگر طلاق دی تو اوسکو وہی متعہ یعنی جوڑا ملیگا اور اگر بیس درم
مہر پر نکاح کیا پہر نکاح کے بعد دس درم اور زیادہ بڑہائی تو بعد صحبت کے
اور بعد موت کے بالکل تیس درم دینا آوینگی اور اگر صحبت کرنیسے پہلی طلاق
دی تو اوس دس درم زیادہ کو دور کرکے بیس درم اصل کے آدہی یعنی دس درم
اوس عورتکو دینگی مسئلہ اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور بیماری اور حیض
اور احرام اور رمضان کا روزہ دونون مین سی کسیکو نہتا پہر خاوند خواہ مرد ہو
مجبوب یا عنین یا خصی ہو تو اس اکیلی جانے اور صحبت کرنیکا ایک ہی حکم ہے اور ایسی
خلوۃ کے بعد عورت پر عدت واجب ہی مسئلہ جس عورتکو خاوند طلاق دی اسا
عورتکو ایک جوڑا ابھی جیسا اوپر مذکور ہوا دینا مستحب ہے ہان اوس عورتکو جسکا مہر
نہین ٹھہرا تھا اور اوسکو صحبت کرنیسے پہلے طلاق دی تو اوسکو جوڑا دینا واجب
ہی مسئلہ اگر بدلے پر بدلے مہر کے نکاح کیا یعنی زید نے اپنی بیٹی سی عمرو کا
نکاح کر دیا اور عمرو کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا اور یہی بدلا مہر ٹھہرایا تو نکاح درست
اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر حربی نے ایکعورت سی نکاح کیا اور یہہ مہر

ٹھہرایا کہ برس روز تک مین اس عورت کی خدمت کرونگا یا قران پڑہا دونگا تو
نکاح درست اور مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر غلام نے حرہ عورت سی نکاح کیا
اور برس روز تک خدمت کرنا اوسکا مہر ٹھہرایا تو اس غلام پر خدمت ہی واجب
ہوگی مسئلہ اگر زید نے ہزار درم مہر پر عورت سی نکاح کیا اور صحبت سی پہلی ہزار
درم اوسکو حوالہ کردی اور اس عورت نے وہ ہزار درم لیکے زید کو بخشدی
پہر زید نے اس عورتکو طلاق دی تو زید پانسو درم اوس عورت سی لے اور اگر وہ
ہزار درم عورت نے اپنی قبضی مین نکئی تھے یا پانسو قبضی مین کئی تھے اور ہزار
بخشے اور خاوند نے صحبت سی پہلی طلاق دی تو خاوند اوس عورت سی کچہہ نہ لے
مسئلہ اگر زید نے کچہہ اسباب کو مہر ٹھہراکر نکاح کیا اور اوس عورت نے وہ
اسباب اپنا قبضہ کرنیسے پہلے یا قبضہ کرنیکے بعد زید کو بخشدیا پہر صحبت کرنیسی
پہلے زید نے طلاق دی تو زید کو اوس عورت سی کچہہ پہیر نملیگا مسئلہ اگر زید نے
ہزار درم مہر ٹھہراکر ایک عورت سی نکاح کیا اور یہہ اوسمین شرط کی کہ مین اسکو
اس شہر سی باہر نہ لیجاونگا یا یہہ شرط کی کہ اسپر اور عورت سی نکاح نکرونگا یا یہہ شرط
کی کہ اگر اسی شہر مین اس عورتکو رکہون تو ہزار درم مہر ادا کرون اور اگر
کسی اور شہر کو لیجاون تو دو ہزار درم مہر دون پہر زید نے اگر شرط پوری کی
یعنی اوس عورتکو اوسی شہر مین رکہا اور دوسرا نکاح نکیا تو ہزار درم مہر دینا
آویگا اور نہین تو مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر زید نے عورت سی نکاح کیا

اور مہر یون ٹھہرا کہ دو غلام سامنی کئی اور کہا کہ یہہ غلام مہر ہی یا یہہ غلام مہر ہے
اور اُن غلامونکی قیمت مختلف ہی مثلا ایک سو روپیہ کا ہی اور دوسرا دوسو کا تو مہر
مثل کا اعتبار کرینگے یعنی مہر مثل اگر سو روپیہ ہوگا تو سو روپیہ والا غلام اور اگر مہر
مثل دوسو ہوگا تو دوسو والا غلام اور اگر مہر مثل ڈیڑہ سو ہو تو مہر مثل اُس عورت کو
ملیگا مسئلہ اگر گہوڑا غیر معین یا گدہا غیر معین مہر ٹھہرایا تو درمیانی گہوڑا اور
گدہا یا اوسکی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر کپڑا یا شراب یا سُؤر مہر ٹھہرایا یا سرکا
بتاکر اوسکو مہر ٹھہرایا اور وہ شراب تھی یا غلام بتاکر اوسکو مہر ٹھہرایا اور وہ حُر تھا
تو مہر مثل دینا آویگا مسئلہ اگر دو غلام بتاکر وہ دونو غلام مہر ٹھہرائی تو ایک
اونمین کا حُر تھا تو دوسرا جو غلام تہا وہی مہر ہوا مسئلہ اگر نکاح فاسد کیا اور
عورت سے صحبت کی تو مہر مثل دینا آویگا پہر اگر ٹھہرایا ہوا مہر مہر مثل
سے کم تھا تو وہ ٹھہرایا ہی ہوا مہر اوسکو دیوینگے مسئلہ
اگر زید نے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا پہر اوس سے اولاد
ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ہے اور جب وہ دونون علٰحدہ
کردئے جاوین تب عدت بھی عورت پر واجب ہوگی مسئلہ جسقدر
مہر اوس عورت کا ہو جو عورت اوس کے باپ کی قوم کی اوسی
شہر اور اوسی زمانہ مین اوسی کی طرح عمر اور خوبصورتی
اور مالداری مین اور عقل اور دین اور گنوارے پن مین ہو وہی

اوسیقدر مہر اوس عورت کا ٹھہرے اسکو مہر مثل کہتے ہین اور اگر باپ کی قوم کی
کوئی ایسی عورت نہو تو اجنبی عورت کا جو اسطرح کی ہو مہر دیکھین گے کسقدر ٹھہرے
مسئلہ اگر عورت کا ولی مہر بابت ضامن ہوا تو درست ہے پہر عورت چاہے اپنے
ولی سے مہر مانگے چاہے اپنے خاوند سے مسئلہ اگر مہر معجل ٹھہرا یعنی اوسیوقت دینا
ٹھہرا تو عورتکو اختیار ہے کہ جب مہر لے لے تب خاوند کو اپنے ساتھہ صحبت کرنے دے
اور خاوند کے ساتھہ سفر کو جائے اگرچہ خاوند اوس سے صحبت کر چکا ہو مسئلہ اگر
عورت کہے کہ میرا مہر سو روپئے ہین اور خاوند کہے کہ نوّے روپئے ہین تو جسکا کہنا مہر
مثل کی برابر پڑیگا اوسیکی باتکا اعتبار ہے اور اگر صحبت سے پہلے طلاق دی تو جوڑا
دینا آویگا مسئلہ اگر عورت کہے کہ سو روپئے مہر ٹھہرا تھا اور مرد کہے کہ کچھہ مہر نہین
ٹھہرا تھا تو مہر مثل دینا آویگا اور اگر جورو اور خاوند کے مرنیکے بعد یہہ جھگڑا
وارثونمین اوٹھا تو بھی مہر مثل دینا آویگا اور اگر مہر کی تعداد کے بابت عورت اور مرد
کے وارثونمین جھگڑا ہوا تو مرد کے وارثونکا کہنا معتبر ہوگا مسئلہ اگر مرد نے
کوئی چیز اپنی جورو کو بھیجی بعد اسکے جھگڑا پڑا تو جورو نے کہا کہ وہ چیز تو نے سوغات
بھیجی تھی اور خاوند نے کہا کہ مین نے مہر مین بھیجی تھی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے
درصورتیکہ وہ چیز اوسیوقت کہانے کی نہ تھی اور اگر اوسیوقت کہانیکی تھی تو
سوغات ہی تھی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت سے نکاح کیا اور مردہ مہر ٹھہرایا
یا بغیر مہر کے نکاح کیا اور اسطرح پر نکاح اونکی مذہب مین جائز تھا پہر اوس عورت

سے ہے اوس ذمی نے صحبت کی یا صحبت سے پہلے اوسکو طلاق دے یا خاوند مر گیا
تو اوس عورتکو کچھہ مہر نملیگا اور دار الحرب مین اگر حربی نے ایسا کیا تو اوسکا
بھی یہی حکم ہے مسئلہ اگر ذمی مرد نے ذمیہ عورت سے نکاح کیا اور معین شراب
یا معین سؤر مہر ٹھہرایا پھر وہ شراب یا سؤر ابھی اوس عورتکو نہین ملا اور جورو اور
خاوند دونو یا دونو مین سے ایک مسلمان ہو گیا تو وہی شراب اور وہی سؤر
اوس عورتکو ملیگا اور اگر شراب غیر معین تھی تو شراب کی قیمت اور اگر سؤر غیر معین تھا
تو مہر مثل وہ عورت پاویگی باب نکاح الرقیق اسمین غلام باندی وغیرہ کے
نکاحکا بیان ہے مسئلہ غلام اور باندی اور مکاتب اور ام ولد کا نکاح تب جائز
ہو جب مالک کی اجازت ہو مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا
تو مہر کے بدلے وہ غلام بیچا جائیگا مسئلہ اگر مکاتب یا مدبر نے میانکی اجازت
سے اپنا نکاح کیا تو مکاتب اور مدبر مہر کا پیسا کما دین اور مکاتب اور مدبر مہر کے
بدلے بیچے نجائینگے مسئلہ اگر زید کے غلام نے میان کی بلا اجازت اپنا نکاح
کیا پھر زید نے اوس سے کہا کہ رجعی طلاق دے تو میان کیطرف سے نکاح کی اجازت
ہو گئی اور اگر کہا کہ طلاق دیدے یا اوس عورتکو الگ کر دے تو اس سے اجازت ثابت
نہین ہوئی مسئلہ اگر میان نے غلام سے کہا کہ تو نکاح کرلے تو اس اجازت
مین صحیح اور فاسد دونو طرحکا نکاح آگیا مسئلہ اگر ماذون غلام کا میان
نے کسی عورت سے مہر مثل یا اس سے کم پر نکاح کر دیا تو درست ہے اور دائن نکا

باب نکاح الرقیق

دین اور اوس عورت کا مہر برابر شمار ہین آویگا مسئلہ اگر میان اپنی باندی کا
کسی سے نکاح کر دی تو میان پر یہہ بھی واجب نہین ہی کہ اوسکی لئی خاوند کے
ساتھہ رہنی کو علحدہ ٹھکانا بھی دی یعنی ہر رات خاوند کے پاس اوسکو بھیجا کرے
بلکہ وہ باندی میان کی خدمت کیا کری اور اوسکا خاوند جب قابو پاوی تب اوس
سے صحبت کرے مسئلہ میانکو اختیار ہی کہ اپنی غلام یا باندی کا زبردستی نکاح
کر دی مسئلہ اگر میان نے اپنی باندیکو بیاہا اور اوسکی خاوند کی صحبت کرنیسے
پہلے میان نے اوس باندیکو مار ڈالا تو اوسکے خاوند کے ذمہ سی مہر جاتا رہا
اور اگر حرہ نے خاوند کی صحبت سی پہلے اپنی آپ مار ڈالا تو خاوند کے ذمہ سی
مہر نہین جاتا رہا مسئلہ باندیکی میانکو اختیار رہے کہ اپنی باندی کے خاوند کو
عزل کا حکم کری مسئلہ اگر ایک باندیکا یا مکاتبہ کا کسیکے ساتھہ نکاح بندہا پہر وہ
باندی یا مکاتبہ آزاد ہوگئی تو اوسکو اختیار ہی کہ وہ نکاح بندہا رکہی یا نرکہی اگرچہ
اوسکا خاوند حر ہو مسئلہ اگر باندی نے بنے اجازت میان سکے اپنا نکاح
کیا پہر وہ باندی آزاد ہوگئی تو وہ نکاح اوسکا درست ہوگیا اور اوسکو نکاح کے
توڑنے کا اختیار نرہا مسئلہ اگر باندی نے بلا اجازت میان کی اپنا نکاح کیا
بعد اوسکی آزاد ہوگئی اور آزاد ہونے سی پہلے اوسکی خاوند نے اوس سی صحبت
کی تہی تو اوسکا مہر میانکو ملیگا اور اگر آزاد ہونیکے بعد صحبت کی تہی تو مہر اوسی
باندیکو ملیگا مسئلہ اگر زید نے اپنی بیٹی کی باندی سی صحبت کی سوا اوسکی اولاد

ہوئی اور زید نے وہ اولاد اپنی بتائی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹھہریگی اور وہ باندی
زید کی اُم ولد ہوئی تو زید اوس باندی کی قیمت اپنے بیٹے کو دے اور زید پر عقر اور
اولاد کی قیمت دینا نہ آویگی اور ایسی صورتمین باپ اور دادا کا ایک ہی حکم ہے اگر
باپ نہو مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی کا نکاح اپنے باپ عمرو کے ساتھہ کر دیا اور
اوسکو اولاد ہوئی تو وہ باندی عمرو کی اُم ولد نہوئی اور مہر اوسکا عمرو کے ذمہ پر
واجب ہوگا اور قیمت اوسکی عمرو پر دینا نہ آویگی اور وہ اولاد حُر ہے مسئلہ اگر ایک
حُرّہ عورت زید کی غلام کی جورو ہی سو اوس حُرہ نے زید سے کہا کہ ہزار روپیہ کے
بدلے میری طرف سے تو اس غلام کو آزاد کر دے سو زید نے آزاد کر دیا تو اب اس
حُرہ اور اُس غلام کا نکاح فاسد ہو گیا اور اگر ہزار روپیہ کے بدلے نکہا تہا تو نکاح
فاسد نہوا اور ولا اوس غلام کی میان ہی کو ملیگی

باب نکاح الکافر

یعنے کافر کے نکاح کا بیان مسئلہ اگر ایک کافر نے بے گواہون کے نکاح
کیا . ایسی عورت سے نکاح کیا کہ وہ پہلے اور کافر کی جورو تھی اور عدت مین تھی اور
اسطور پر نکاح کرنا اونکی دین مین جائز تہا پہر وہ جورو خاوند دونون مسلمان ہوگئے
تو اونکو اوسیطرح رہنے دینگے اور اگر کافر نے اپنی ماں بہن وغیرہ محرم عورتون سے
نکاح کیا تہا اور پہر وہ دونو مسلمان ہو گئے تو اُن دونو کو علحدہ کر دینگے
مسئلہ اگر مرتد مرد کسی مسلمان عورت یا کافر یا مرتد کے ساتھہ نکاح کرے یا
مرتدہ عورت کسی مسلمان یا کافر یا مرتد کے ساتھہ نکاح کرے تو جائز نہین ہے

مسئلہ اگر مرد مسلمان ہی اور عورت اہل کتاب ہی تو اونکی اولاد مسلمان ٹھہریگی
اور اگر مرد یا عورت اہل کتاب ہی اور دوسرا مجوسی ہی تو اونکی اولاد اہل کتاب ہی
اسلئی کہ اہل کتاب سی مجوسی بدتر ہین مسئلہ اگر جورو خاوند دونو کافر تھی پہر جورو
یا خاوند مسلمان ہوگیا تو دوسری سی بھی کہین کہ تو بھی مسلمان ہو جا پہر اگر وہ مسلمان
ہو جاوی تو اُن دونونکا نکاح باقی رہا اور نہو جاوی تو دونو علٰحدہ کر دینگی پہر
اگر عورت مسلمان ہوگئی تھی اور اوسکی خاوند نے مسلمان ہو جانے سی انکار کیا
تو یہہ اوسکی طرف سی طلاق ہوگئی اور اگر مرد مسلمان ہوگیا تہا اور جورو نے مسلمان
ہو جانے سی انکار کیا تو اوسکو طلاق نہین مسئلہ اگر دار الحرب مین جورو خاوند
مین سی ایک مسلمان ہوگیا تو جب عورتکو تین حیض ہو چکین تب وہ جورو خاوند علٰحدہ
ہو جاینگی مسئلہ اگر جورو خاوند دونو اہل کتاب ہین سو خاوند مسلمان ہوگیا تو وہی
نکاح اونکا باقی رہا مسئلہ اگر دار الحرب مین جورو مسلمان ہوگئی یا خاوند مسلمان
ہوگیا اور مسلمانونکی ملک کو چلا آیا تو جورو اُس خاوند سی الگ ہوگئی اور اگر دونو
مین سی ایک قیدی ہوکر مسلمانون کے ملک مین آیا یا مسلمانونکی ملک سی دار الحرب
کو قیدی ہوکر گیا تو دونو مین جدائی نہو جائیگی مسئلہ اگر دار الحرب سی ایکعورت
ہجرت کرکے مسلمانونکے ملک مین آئی تو بن گذری عدت کے اوس سی نکاح
کرنا جائز ہی اگر وہ حاملہ نہو مسئلہ اگر مسلمان عورت مرتدہ ہوگئی یا مسلمان مرد
مرتد ہوگیا تو اوسیوقت اوسکا نکاح ٹوٹ گیا مسئلہ اگر صحبت کرنیکے بعد خاوند مرتد

ہو گیا تو سب مہر اور اگر صحبت سی پہلے مرتد ہو گیا تو آدہا مہر اوسپر دینا آویگا
اور اگر عورت صحبت سی پہلے مرتدہ ہو گئی تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد مرتدہ
ہوئی تو نہین مسئلہ اگر صحبت کے بعد جورو مسلمان ہو گئی اور خاوند نے
مسلمان ہو نیسے انکار کیا تو سب مہر آوی اور اگر صحبت سی پہلی وہ مسلمان ہوئی اور
خاوند نے انکار کیا تو آدہا مہر آوے اور اگر خاوند صحبت سی پہلی مسلمان ہو گیا اور
عورت نے مسلمان ہونے سی انکار کیا تو مہر جاتا رہا اور اگر صحبت کے بعد وہ مسلمان
ہو گیا اور اوسنی انکار کیا تو مہر دینا آویگا مسئلہ اگر جورو اور خاوند دونون
ساتھہ ہی مرتد ہو گئے اور پہر ساتہہ ہی مسلمان ہو گئے تو انکا نکاح جیسا تھا ویسا ہی
باقی رہا اور اگر آگے پیچہے مسلمان ہوئے تو وہ پہلا نکاح جاتا رہا باب القسم
یعنی عورتونکی باری کے مسئلے مسئلہ اگر ایک مرد کئی عورتین حرہ اپنی نکاح مین
رکہتا ہی کہ ایک کنواری ہی اور دوسری مرد کی پاس رہی ہوئی ہی یا ایک اگلی ہی
اور دوسری حال کی نئی ہی یا ایک مسلمان اور دوسری اہل کتاب ہی تو سب کی
باری برابر کری اور کہلانے پہنانے مین برابر رکہے اور اگر ایک باندی ہو اور دوسری
حرہ ہو تو باندی کا حق آدہا ہی اسباب مین حرہ کی حق سی مسئلہ خاوند جس جورو کو
چاہی اپنی ساتھہ سفر کو لیجاوی اور قرعہ ڈال لینا مستحب ہی مسئلہ اگر ایک عورت نے
اپنی باری کا دن دوسری عورت کو دیڈالا تو درست ہی پہر پہیر لینی کا بہی اسکو
اختیار ہی کتاب الرضاع یعنی اولاد کو دودہ پلانے کا بیان مسئلہ

باب القسم

کتاب الرضاع

اگر دودہ پینے والا لڑکا یا لڑکی کسی عورت کی چہاتی سے اڈہائی برس کی عمر کے اندر دودہ
چوسے تو وہ عورت اوسکی مان ٹھہر جاتی ہی اور اوس سے حرام ہو جاتی ہین وہ عورتین جو نسب
کی رو سے حرام ہین مسئلہ دودہ کے ناتے کی بھائی کی مان اور دودہ کی
رشتہ کی بیٹی کی بہن حرام نہین مسئلہ دودہ پلانیوالی کا وہ خاوند جس سے
وہ دودہ ہو باپ ہی اوسکا جسنے دودہ پیا اور اوسکا بیٹا دودہ پینے والے کا
بھائی ہی اور اوسکی بیٹی اوسکی بہن ہی اور اوسکا بھائی اوسکا چچا ہی اور اوسکی
بہن اوسکی پھوپھی ہی مسئلہ دودہ کے اپنے بھائی کی بہن سے نکاح کرنا درست
ہی اور اگر وہ بھائی نسبی ہو تو بھی درست ہی مثلاً عمرو نے زید کی جورو صالحہ کا
دودہ پیا اور زید کی دوسری جورو عابدہ اور تھی کہ بکر اوس سے بیٹا اور دوسری خاوند سے
حلیمہ بیٹی تھی تو بکر اس عمرو کا بھائی ٹھہرا دودہ کے رشتہ کا سو عمرو کو اس حلیمہ کے
ساتھہ جو بکر کی بہن ہی مان کی سبب سے نکاح کرنا درست ہی اور یہی صورت اگر نسبی رشتہ
مین ہو تو بھی نکاح درست ہی مسئلہ اگر زید اور صالحہ نے عابدہ کا دودہ پیا تو
زید کو صالحہ کے ساتھہ اور عابدہ دودہ پلانیوالی کے ساتھہ اور عابدہ کی اولاد
کے ساتھہ اور عابدہ کی اولاد کی اولاد کے ساتھہ نکاح درست نہین مسئلہ
اگر زید نے کسی عورت کا دودہ کہانے مین ملا کر کہا لیا تو اس کہا لینے سے وہ عورت
حرام نہین ہو جائیگی اور اگر دودہ پانی مین یا دوا مین یا بکری کے دودہ مین یا
اور کسی عورت کے دودہ مین ملا کر کہا لیا تو اگر وہ دودہ عورت کا زیادہ تہا

اور پانی اور دوا اور بکری کا دودھ اور اور عورتکا دودھ تھوڑا تھا تو وہ
عورت زید پر حرام ہی اور دودھ کا رشتہ اوس سی ثابت ہوگیا اور اگر دودھ کم
تھا اور پانی وغیرہ چیز زیادہ تھی تو دودھ کا رشتہ ثابت نہین ہوا مسئلہ اگر
زید نے ایک کنواری عورت یا مری ہوئی عورتکا دودھ لے لیا تو اوس عورت سی دودھ
کا رشتہ ثابت ہوگیا مسئلہ اگر عورت کے دودھ سی حقنہ کیا یا قرہ کا دودھ یا
یا ایک بکریکا دودھ ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے پیا تو اوس سی دودھ کا رشتہ
نہین ہوتا مسئلہ اگر زید کی دو جوروان مین ایک بڑی اور دوسری اڑہائی
برس سی کم عمر کی سو اوس بڑی نے اوس چھوٹی اپنی سوت کو اپنا دودھ پلا دیا تو یہ
دونون عورتین زید پر حرام ہوگئین اور بڑی کو مہر نملیگا درصورتیکہ زید نے اوس
سے صحبت نکی تھی اور چھوٹی کو آدہا مہر ملیگا پھر وہ آدہا مہر زید اوس بڑی سی لیگا
اگر اوسنی نکاح توڑنے کے لئی دودھ پلا دیا تہا اور جو اسواسطی نہین پلایا تہا تو
خاوند اوس سی وہ آدہا مہر ندلا پاویگا مسئلہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتون
کی گواہی سی دودھ پینا ثابت ہوتا ہی **کتاب الطلاق** یعنی طلاق کی مسئلے
مسئلہ نکاح کرنیکی سبب سی جو اٹکاؤ عورتکو شرع کی روسی تھا اوس اٹکاؤ کی
اٹھا دینی کو طلاق کہتی ہین مسئلہ طلاق دینی کی تین وضع ایک اچھی وضع جسکو
طلاق سنی کہتی ہین دوسری بہت اچھی وضع تیسری وضع بدعت ہی سو اگر
تین طلاقین تین طہر کے عرصہ مین دین اور اوس درمیان مین اوس سی صحبت نکی

کتاب الطلاق

یہہ طلاق دینی کی اچھی وضع ہی موافق سنت کی اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی حالتمین کہ اوس طہر مین اوس سی صحبت کی ہو پہر اوس عورتکو چھوڑ دیا کہ اوسکی عدت گذر گئی یہہ وضع بہت اچھی ہی اور اگر ایک طہر مین تین بار طلاق دی یا یون کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ وضع بدعت ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورتکو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی اگر چہ وہ حیض سی بہی مسئلہ اگر اوس عورتکو جسکو حیض نہین ہوتا خواہ کمعمر کی سبب خواہ زیادہ عمر کی سبب تو اسپر تین طلاق سنت کی موافق تین مہینی مین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کی بہی طلاق دینا درست ہی مسئلہ مدخولہ جورو کو حیض کیحالتمین طلاق دینا بدعت ہی پہر اگر حیض مین طلاق دی تو واجب ہی کہ اوس طلاق سی رجوع کری اور دوسری آیندہ کی طہر مین اوسکو سنت کی موافق طلاق دی مسئلہ حاملہ عورتکو صحبت کرنیکی بعد طلاق دینا جائز ہی اور تین مہینی تک ہر مہینی مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کی تو اوس صورت پر ہر طہر مین ایک طلاق پڑیگی اور اس کہنی مین اگر خاوند کی یہہ نیت تہی کہ تینون طلاقین اوسیوقت پڑ جاوین یا یہہ کہ ہر مہینی مین ایک طلاق پڑی تو بہی ٹہیک ہی مسئلہ عاقل اور بالغ خاوند اگر اپنی جورو کو طلاق دی تو طلاق پڑ جاویگی اگر چہ اوس خاوند سی کسی نے زبردستی طلاق دلائی ہو یا وہ نشے مین ہو یا غلام ہو مسئلہ گونگا

باب الطلاق الصریح

آدمی اگر اشارہ سی طلاق دی تو طلاق ہو جاویگی مسئلہ اگر نابالغ یا دیوانہ یا سوتا
ہوا خاوند اپنی جورو کو طلاق دی تو طلاق نہین پڑتی اور میان اگر اپنی غلام کی جورو
کو طلاق دی تو بھی نہین پڑتی مسئلہ حرہ عورت کیواسطی تین طلاقین اور باندی کیواسطی
دو طلاقین ٹھہری ہوئی ہین پہر خاوند میان ہو یا غلام ہو **باب الطلاق الصریح**
یعنی وہ طلاق جو صریح ہو اوسکا بیان مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جوروسی کہا کہ
تو طلاق پائی ہوئی ہی یا تجکو طلاق دیہوئی ہی یا تجکو مین نے طلاق دی تو ایک طلاق رجعی
اوسپر ہوئی اگرچہ خاوند کی نیت ایک طلاق سی زیادہ کی تھی یا بائنہ کرنیکی نیت تہی
یا کچھ بھی نیت نہ تھی اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے یا کہا کہ تو طلاق پائی ہوئی
طلاق یا تو طلاق پائی ہوئی ہی چھوٹی اور اس کہنی سی کچھ نیت نہ تہی یا ایک طلاق
یا دو طلاقونکی نیت تھی تو ایک طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت
تھی تو تین ہی طلاقین ہونگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجہپر طلاق ہی یا تیری سب تنپر
طلاق ہی یا تیری گردن پر یا تیری گلے پر یا تیری روح پر یا تیری بدنپر یا تیری
جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدھے پر یا
تیری تہائی پر طلاق ہی تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون کہا کہ تیری ہاتھ پر یا تیری
پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو
طلاق ہوئی ہی آدہی طلاق یا تہائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اور اگر کہا کہ
تجکو تین آدہیایان ہین دو طلاقونکی تو تین طلاقین پڑگئین مسئلہ اگر یون

کہا کہ تجھکو طلاق ہی ایک سی دو تک یا یون کہا کہ ایک سی دو کے درمیان تک تو ایک
طلاق پڑی اور اگر یون کہا کہ ایک سی تین تک یا ایک کی تین تک درمیانمین تو دو
طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجھکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک کو دو بار گننا
ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تھی کہ ایک اور دو تین طلاقین
پڑ گئین اور اگر یون کہا کہ تجھکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت تھی کہ دو دونی چار
تو بھی دو ہی طلاق پڑینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی یہانسی کشمیر تک تو
ایک طلاق رجعی پڑیگی مسئلہ اگر کہا تجھکو طلاق ہی مکہ مین یا بیچ مکہ کے تو اوسیوقت
اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہی جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین داخل
ہو تب طلاق پڑی **فصل** مسئلہ اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی کل یا کہا کل
مین تو اگلی کل کی صبح کو اوسپر طلاق ہو جاویگی اور اس کہنی مین کہ تجھکو طلاق ہی
کل مین عصر کا وقت اپنی دلمین ٹھہرایا تو آیندہ کل کے عصر کو طلاق پڑیگی مسئلہ
اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلی کہی اوسیکا اعتبار
ہے مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سی کہا کہ تجھکو طلاق اس سی پہلی کہ مین تجھکو اپنی جورو
بناؤن یا یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی پہلی کل کو پھر اوس عورت سی نکاح کیا تو یہہ
کہنا زید کا لغو ٹھہرا اور اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی پہلے کل کو اور نکاح پہلی سی تھا
تو اوسیوقت طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی اوس سی پہلی کہ مین
تجھسی نکاح کرون یا یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی پہلی کل کو اور آج اوس سی نکاح کیا

تو یہہ کہنا لغو ہوا مسئلہ اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی جبتک مین تجکو طلاق نہ دون یا یون
کہا کہ جسوقت تک مین تجکو طلاق نہ دون پہر اوس کہے کے بعد تہوڑی دیر وہ خاوند
چپ رہا تو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق نہ دون
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جب مین تجکو طلاق نہ دون تو جب جورو یا خاوند مر جاوے
تو طلاق ہو جاوی اور زندگی بہر نہین ہوتا مسئلہ اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق
نہ دون تجکو طلاق ہی تو اس پہلی طلاق کہنے سے طلاق ہوئی مسئلہ اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جس دن مین تجکو اپنی جورو کرون پہر اوسی رات کو نکاح کیا تو طلاق
ہوگئی اور اگر یون کہا کہ جس روز مین تجہہ سے نکاح کرون تجکو اپنی لئی طلاق کا اختیار
ہے پہر رات کو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورت کو اپنی لئے طلاق کا اختیار نہین ہوگا
مسئلہ اگر یون کہا کہ مجکو تیری طرف سے طلاق ہی اور نیت بہی طلاق کی کی تو بہی
یہہ کہنا لغو ہی مسئلہ اگر یون کہا کہ مین تجہہ سے الگ ہون یا یون کہ مین تجہہ پر
حرام ہون تو ایک طلاق بائنہ ہو جائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو ایک طلاق دی
ہوئی ہے یا نہین یا یونکہا کہ تو ایک طلاق دی ہوئی ہے میری موت کے ساتھہ یا یونکہا کہ تو ایک طلاق دی
ہوئی ہے اپنی موت کے ساتھہ تو کہنا لغو ہے مسئلہ اگر خاوند بالکل اپنی جورو کا مالک ہوگیا یا آدہی یا تہائی
جورو کا مالک ہوگیا یا اسیطرح جورو خاوند کی مالک ہوگئی تو نکاح جاتا رہا پہر اگر
خاوند نے اپنی جورو کو مول لیا پہر طلاق دی تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر زید
کے نکاح مین عمرو کی باندی ہی سو زید نے اوس سے کہا کہ تجکو دو طلاق ہین تجکو

تیرے میان کے آزاد کرنیکے ساتھہ پہر عمرنے اوس باندیکو آزاد کر دیا تو
اوسپر طلاق ہوگئی اور زید کو رجوع کرنیکا اختیار ہی اور اگر خاوندنے کہا تہا
کہ جب کل ہو تو تجکو طلاق ہی اور میان نے کہا تہا کہ کل کو تو آزاد ہی تو جب کل ہو
تو وہ آزاد ہوجاویگی اور اوسپر طلاق پڑجاویگی اور خاوند کو رجوع کا اختیار
نہین اور تین حیض تک اوسکی عدۃ ہی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین
اور تین اونگلیونسے اشارہ کیا تو تین طلاق ہوئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو بائن
طلاق یا بتنۃ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو شیطان کی
طلاق ہے یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہارسی طلاق ہی یا کہا اشد طلاق
یا کہا ہزارسی طلاق ہی یا کہا گہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا کہ لبمی
طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہی تو ایک بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی تہی
تو تین ہی پڑینگی فصل سے فے الطلاق قبل الدخول یعنی صحبت کرنیسے
پہلے اگر طلاق دی اوسکے مسئلے مسئلہ اگر غیر مدخولہ جوروسے یون کہا کہ تجکو تین
طلاقین مین نے دین تو تینون طلاقین اوسپر پڑگئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہین
تو ایک طلاق بائنہ اوسپر پڑی مسئلہ اگر جوروسے کہا کہ تجہپر طلاق ہی اور گنتی
طلاق کی ایک یا دو نہین کہنے پایا تہا کہ وہ جورو مرگئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جوروسے کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یون کہا کہ تجکو
طلاق ہی ایک ایکسے پہلی یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک بعد اوسکے ایک تو ایک

ایک طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک طلاق بعد ایک طلاق کے یا
کہا تجہپر طلاق ہے ایک طلاق اوس سے پہلے ایک طلاق یا کہا تجکو طلاق ہے ایک ساتھ
ایک کی یا کہا تجکو طلاق ہے ایک اوسکے ساتھ ایک تو دو طلاقین پڑینگی مسئلہ اگر یہ
کہا کہ جب تو گہر مین بیٹہے تو تجہپر طلاق ہے ایک اور ایک سو وہ گہر مین بیٹہی تو ایک طلاق
پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجہپر طلاق ہے ایک اور ایک جو تو گہر مین بیٹہے پہر وہ گہر
مین بیٹہی تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنی کنایہ اشارہ سے طلاق دینا اوسکا
بیان مسئلہ کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو
یا خفگی وغیرہ کی حالتمین دی ہو کہ اوس حال سے بہی بوجہا جاوے کہ اس کنایہ سے مراد
طلاق ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ تو عدت مین بیٹہ یا کہا کہ
رحم پاک رکہ یا کہا کہ تو ایک ہی تو ایک رجعی طلاق اوسپر پڑیگی مسئلہ اگر یون
کہا کہ تو خالصہ ہے یا حرام ہے یا خالی کی ہوئی ہے یا بری کی ہوئی ہے یا تیری رسی تیری
گردن پر یا تو اپنی گہر والونمین ملجا یا مینے تجکو تیری گہر والونکو دیدالا یا مینے تجکو
چہوڑ دیا یا تجکو الگ کر دیا یا تجکو اپنا اختیار ہے یا تو اختیار لے لے یا تو حرہ ہے
یا تو مقنعہ اوڑہ یا اوڑہنی سرپر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا اوٹہ جا یا خاوند
تلاش کر تو ایک طلاق بائنہ پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت تہی تو دو اور اگر تین کی
نیت تہی تو تین طلاق پڑینگی مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹہ اور پہلی دفعہ
کے کہنے سے طلاق کی نیت کی اور دو دفعہ سے حیض مراد ٹہرایا تو خاوند کو سمجہا

بتاوینگا اور ان دو دفعہ سے کچھہ مراد نہ ٹھہرائی تو یہہ تین طلاقین ہوئین مسئلہ
اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی
کی تو عورت پر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر جورو سے کہا تجکو طلاق ہی سو وہ عدت مین بیٹھی
تب پہر کہا کہ تجکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق پڑینگی اور اگر یون کہا تھا کہ تو بائن ہی
ایک ہی اور وہ عدت مین بیٹھی تھی تب کہا کہ تجکو طلاق ہی تو بھی دونون طلاق پڑینگی
اور اگر یون کہا تھا کہ تجکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو بائن ہی تو بھی دونون
طلاق پڑینگی اور اگر یون کہا کہ تو بائن ہی تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی ہان اگر پہلی
بائن طلاق کسی شرط پر اٹکی ہوئی تو البتہ دونون پڑینگی مثلا یون کہا تھا کہ اگر تو
اس گہر مین آوی تو بائنہ ہو جاوی بعد اسکی اسکو کہا کہ تو بائنہ ہے پہر وہ اوس
گہر مین آئی تو اسپر یہہ دونون طلاق پڑینگی

باب تفویض الطلاق

یعنی طلاق دینا سونپنا جورو کو اوسکے سپرد کرنا مسئلہ اگر خاوند نے طلاق کی
نیت پر جورو سے کہا کہ تو اختیار لے لے سو اوسنے اوسی مجلس مین اختیار لیا تو
ایک طلاق بائنہ اوسپر ہوگئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اسصورت مین جائز نہین پہر
خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہان سے اوٹھہ کہڑی ہوتی یا اور کچھہ کام
کرنے لگی تو اوسکا وہ اختیار جاتا رہا مسئلہ عورت اور مرد کو دونون مین سے
ایک کو نفس یا اختیار کے لفظ کہنا شرط اگر نہ کہی تو اختیار طلاق کا اوسی نہو گا
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تو اختیار دے لے سو اوسنے کہا کہ مین اختیار کرونگی

اپنی جانکو یا یون کہا کہ مین نے اختیار کی اپنی جان تو اوسپر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر یون جورو
سے کہا کہ تو اختیار لے تو اختیار لے تو اختیار لے سو اوسنے کہا کہ مین نے پہلا اور بیچ کا یا
کہا کہ پہلا اور اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مینے ایک اختیار لیا تو اوسپر
تین طلاقین ہوگئین اگرچہ خاوند کی نیت یہہ نہ تھی اور اگر جورو نے یون کہا کہ
مین نے اپنے نفس یعنی جانکو طلاق دے لی یا یون کہا کہ مین نے اپنی جان کا اختیار
لیا ایک طلاق کے دینے کو تو ایک طلاق بائنہ ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار
تیرے ہاتھہ مین ہی ایک طلاق بابت یا یون کہا کہ ایک طلاق اختیار کرلے سو عورت
نے اپنی جانکا اختیار لیا تو رجعی طلاق اوسپر ہوگئی مسئلہ اگر تین طلاق کی
نیت پر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین پھر عورت نے کہا کہ مین نے اپنی جان
اختیار کی ایک کر لئی تو تینون طلاق ہوگئین اور اگر عورت نے یون کہا کہ طلاق
دی مین نے اپنے آپکو ایک یا کہا کہ اختیار کی مین نے اپنی جان ایک طلاق کو تو ایک
طلاق بائنہ ہوئی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہے
آج اور پرسون تو رات اس اختیار مین نہین ہی پھر اگر عورت نے اوس دن کا اختیار
پھیر دیا تو اوسدنکا اختیار اوسکو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار
دیا تھا تو رات پھر اس اختیار مین شامل ہی اور اگر عورت اوس دن کا اختیار پھیر دے
تو کل کا بھی اختیار اوسکو نہ رہی مسئلہ جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا پھر وہ تین
پہر دن بھر بیٹھی رہی اور اوٹھی نہین یا کھڑی سے بیٹھہ گئی یا بیٹھی سے تکیہ لگا لیا

یا تکیہ چھوڑ کر بیٹھہ رہی یا اوسنی باپکو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے
لئی بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تھی اختیار ملنیکے بعد سواری کو
کھڑا کر لیا تو اوسکا اختیار ابہی باقی ہی اور اگر سواری کہڑی تھی سو اختیار
پانیکے بعد وہ سواری چلائی تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اختیار کے مقدمہ مین
گھر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہے مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
دیلے اور کچھہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت تھی پھر اوسنے اپنی آپکو طلاق دی تو
ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوند کی نیت مین تین طلاقین تھین اور عورت نے بھی
تین طلاقین دیلین تو تینون پڑ جاینگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو اپنی آپکو طلاق
دیلے عورت نے بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے
یون کہا کہ مین نے اختیار لیا تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنی آپکو طلاق دیلے
پھر خاوند کو اوس دینی سی پھر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک یہہ اختیار بھی
عورتکو رہیگا ہان اگر خاوند نے یون کہا تہا کہ تو اپنی آپکو طلاق دیلے جب جی چاہے
تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بھی اختیار رہیگا مسئلہ اگر زید نے عمرو
سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے
زید کی جورو کو طلاق دیسکتا ہی اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہی تو میری جورو کو
طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہی اور بعد اسکی نہین مسئلہ اگر
جورو سی کہا کہ تو اپنی آپکو تین طلاق دیلے سو اوسنی ایک طلاق دی تو ایک ہی

طلاق اوسکو پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور جورو نے
تین طلاقین اپنی آپکو دیلین تو کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سے کہا کہ طلاق
دیلے اپنی آپکو تین اگر تو چاہی سو اوسنی ایک طلاق دیلی یا ایک طلاق کا اسطرح
سے اختیار دیا تھا اور اوسنی تین طلاقین دیلین تو طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر
خاوند نے جوروکو بائنہ طلاق کا اختیار دیا سو اوسنی اپنے آپکو رجعی طلاق
دے لی تو طلاق بائنہ پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور اوسنی بائنہ دیلی
تو رجعی ہی طلاق پڑیگی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر تو چاہی پھر
جورو نے کہا کہ مین نے چاہا اگر تو چاہی تو خاوند نے کہا کہ مین نے چاہا اور اپنی
کہنی سے نیت اوس خاوند کی طلاق کی تھی تو طلاق نہوئی اور طلاق کا اختیار باطل
ہوا مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی اگر تو چاہے اور جورو نے کہا کہ مین نے
چاہا اگر فلانے کا کام اسطرح ہی درصورتیکہ وہ معدوم ہی تو اختیار باطل ہوا اور
اگر ہوگیا ہو کام تو عورت پر ایک طلاق ہوگئی مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق جب تو
چاہی اور جورو نے اسباتکو رد کیا تو رد نہو جائیگا اور اوسی مجلس تک یہ
اختیار عورتکو نرہیگا بلکہ ہمیشہ کو ہوگا اور ایک ہی طلاق دینی کا اختیار ہوگا
مسئلہ اگر جورو سے کہا تجکو طلاق ہی جس بار تو چاہی تو وہ جورو اپنی آپکو
تین طلاق الگ الگ دیسکتی ہی اور اسطرح کہ مجکو تین طلاق ہین نہین دیسکتی پھر اگر
یہی جورو اپنی آپکو تین طلاقین دیکر خاوند سے چھوٹ گئی اور اور خاوند سے

نکاح کیا بعد اوسکے پھر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اب اس عورتکو اختیار نہیں کہ
اس پہلے اختیار کی رو سے اپنے آپکو طلاق دیدے اگر یون کہا کہ تمکو طلاق تو
جس دن یا جسجگہہ چاہے تو اوسی مجلس مین اگر وہ چاہے تو طلاق اپنے آپکو دیدے
اور بعد اوس مجلس کے اوسکو اختیار نہین مسئلہ اگر یون کہا کہ تمکو طلاق ہے جیسی
تو چاہے تو اگر وہ چاہے تو ایک رجعی پڑیگی پھر اگر اوس عورت نے طلاق بائن دیلی
یا تین طلاقین دیلین اور خاوند کی بھی نیت تھی تو پڑ جاینگی مسئلہ اگر یون کہا
کہ جسے یا جتنی طلاقین تو چاہے دیدے تو عورتکو اختیار ہے جسے طلاقین چاہے
دے لے اور اگر عورت نے یہ اختیار رد کیا تو رد ہوگیا مسئلہ اگر یون کہا کہ
اپنے آپکو تو طلاق دیدے تین مین سے جو چاہے تو اوس عورتکو تین طلاق سے
کم طلاق دینکا اختیار ہے **باب تعلیق الطلاق** مسئلہ طلاق کسی بات
پر اٹکانا تب درست ہے جب وہ عورت اپنے نکاح مین ہو جیسے اپنی منکوحہ عورت کو
کہا کہ اگر تو نے زید سے ملاقات کی تو تجکو طلاق ہے یا نکاح ہونے پر طلاق اٹکائی
تو بھی درست ہے جیسے عمر نے ایکعورت سے کہا کہ اگر مین تجھ سے نکاح کرون تو تجکو
طلاق ہے پھر اگر اوس سے عمر نے نکاح کیا تو اوسپر طلاق ہوجائیگی اور اگر اجنبیہ
عورت سے زید نے کہا کہ اگر تو عمرو سے ملے تو تجکو طلاق ہے پھر اوس عورت سے زید
نے نکاح کیا پھر وہ عمرو سے ملی تو طلاق نہوئی مسئلہ اٹکانے کے لئے یہ لفظ
ہین اگر اور جو اور جب اور جس وقت اور جسبار اور جسدفعہ اور جتنے بار سو جہہ

لفظون اگر کہین اور شرطا ایکدفعہ بھی پائی گئی تو قسم پوری ہوگئی مگر جب بار کا لفظ
سب دفعونکو شامل اس کہنے پرجس بار شرط پائی جائیگی حکم دیا جائیگا مسئلہ
ملک کے جانے رہنے سی قسم باطل نہین ہوجاتی مسئلہ اگر جورو خاوند مین
شرط کے پائی جانیکی بابت اختلاف ہوا ایک کہے شرط پائی گئی دوسرا کہے نہین
پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے ہان اگر جورو اپنی بات پر گواہ گذاری تو وہی
سچی ہے اور جو شرط ایسی ہو کہ اوسکا حال سوا اوس عورت کے اور کوئی جان
سکتا ہو تو ایسی شرط کی بابت اوسی عورت کا کہنا اوسکی اپنی حق مین معتبر ہی مثلاً زید
نے اپنی جوروسی کہا کہ اگر تو حیض سی ہوجاوی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوت
کو طلاق ہی یا یون کہا کہ اگر تو مجکو چاہتی ہی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوت کو طلاق
ہے پہر اوس عورت نے کہا کہ مین حیض سی ہوگئی اور تجکو چاہتی ہون تو فقط
اوسی عورتکو طلاق ہوگئی مسئلہ اگر اپنی جوروسی کہا کہ جب تو حیض سی ہو تب
تجکو طلاق ہی پہر جب اوس عورتکو تین دن برابر خون آوی تو اوسپر طلاق پڑی
اوسوقت سی جسوقت سی خون دیکہا تہا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض
کی حائضہ ہو تب تجکو طلاق ہی تو جب وہ حیض سی پاک ہوجاوی تب اوسپر طلاق پڑی
مسئلہ اگر زید نے اپنی جوروسی کہا کہ اگر تو لڑکا جنے تو تجکو ایک طلاق ہی
اور لڑکی جنی تو دو طلاقین ہین سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اکٹہا جنی اور یہہ
معلوم نہین کہ پہلی کیا جنی تو قاضی یہی حکم کریگا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط

یہہ ہی کہ دو طلاق سمجھی جاوین اور دوسری کے پیدا ہونے سے عورت بھی گئی
مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہوجاتی ہی تین طلاق دینی سے مسئلہ اگر عورت
سے کہا کہ جو تجھہ سی مین صحبت کرون تو تجھکو تین طلاق ہین یا باندی سے کہا
کہ جو مین تجھہ سی صحبت کرون تو تو آزاد ہی پہر صحبت کی اور دخول کے بعد کچھہ دیر
ٹھہرا تو عقر دینا آویگا اور اوس عورت پر طلاق ہوجائیگی اور باندی آزاد اور اگر تین
طلاق تو نسی کم طلاقین کہی ہین تھین تو دخول کے بعد ٹھہرنے سی رجوع ثابت نہین ہوتا
ہان جب دوسری دفعہ دخول کری تو البتہ رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر زید نے
اپنی جورو صالحہ سی کہا کہ اگر مین تجھہ پر اور جورو کرون تو اوسکو طلاق ہی پہر صالحہ
کو بائن طلاق دی سو وہ عدت مین تھی اور زید نے دوسرا نکاح کسی عورت
سے کیا تو اسپر طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجھکو طلاق ہی انشاء
اللہ تعالے تو طلاق نہوی اگرچہ انشاء اللہ تعالی کہنی سی پہلی وہ عورت مرگئی ہو مسئلہ اگر یون
کہا کہ تجھکو تین طلاقین ہین مگر ایک تو دو طلاق پڑین اور اگر یونکہا کہ تجھکو تین طلاق ہین مگر دو
تو ایک طلاق پڑی اور اگر یونکہا کہ تین طلاق ہین مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑینگی

باب طلاق المریض یعنی بیمار آدمی اگر طلاق دی اوسکی مسئلے مسئلہ
اگر خاوند نے موت کی بیماری مین رجعی طلاق یا بائن طلاق جورو کو دی یا تین
طلاقین دین تو وہ جورو عدت ہی مین تھی کہ وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت اوسکی
وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اوسکی وارث نہین مسئلہ

اگر خاوند نے جورو کے کہنے سے جورو کو طلاق بائنہ کہی یا خلع کیا اور عورت نے
اختیار لیا تھا اوس بیمار خاوند سے تو ان صورتون مین وہ عورت اوسکی وارث
نہوگی اور اگر عورت نے رجعی طلاق مانگی تھی اور خاوند نے موت کی بیماری مین
تین طلاقین دیدین تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جورو کو موت کی بیماری مین
عورت کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکے اوس عورت کا دین اپنے اوپر بتلایا
یا وصیت کی اوس عورت کے لئے تو دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جو کم ہوگا
وہی اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین کہا کہ مین نے
تجکو صحت کی حالت مین تین طلاقین کہی ہین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا اور عدت
گذر گئی بعد اسکے پھر خاوند نے اوسکے لئے دین کا اقرار کیا یا کچھ وصیت کی تو وراثت
کا حصہ اور دین یا وصیت کا مال جو کچھ کم ہوگا وہ اسعورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند
صف مین نکلکر ایک شخص سے لڑنے لگا یا قصاص مین قتل کرنے کے لئے اوسکو نکالا یا رجم
کرنے کے لئے نکالا اوس حالت مین اوسنے اپنی جورو کو تین طلاقین دین تو وہ عورت
اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اوسی حالت مین مارا گیا مسئلہ اگر زید کھڑا ہوا تھا
یا لڑائی کی صف مین تھا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث نہوگی مسئلہ اگر بیمار
نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر اٹکائی یا ایک وقت کے آنے پر اٹکائی اور
وہ شرط بھی اوسی بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی اور اپنے کام پر
اٹکائی تھی پھر وہ اٹکانا اور وہ کام اوسی بیماری مین پائی گئی یا صرف شرط بیماری مین

پائی گئی تو بھی وارث ہو گی اور اگر عہد تک کے کام پر وہ طلاق اٹکائی تھی اور عورت
وہ کام کرنا لاچاری تھا سو یہہ اٹکانا اور وہ کام اوسی بیماری مین پائی گئی یا
فقط شرط بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہو گی سوا اسکو اور صورت مین
وارث نہو گی مسئلہ اگر خاوند نے بیماری مین طلاق دی پہر اچہا ہو گیا بعد اوسکی
مر گیا یا طلاق پانیکے بعد وہ عورت مرتد ہو گئی پہر مسلمان ہوئی بعد اسکی وہ خاوند
مر گیا تو وہ عورت وارث نہو گی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین جورو
کو طلاق دی پہر اوس عورت نے خاوند کے بیٹے کے ساتھہ برا کام کیا یا صحت کی
حالت مین خاوند نے عورتکو بہتان لگایا پہر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے
بیماری مین ایلاء کیا تو وہ عورت وارث ہو گی اور اگر صحت کی حالت مین ایلاء کیا اور
مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث نہو گی **باب الرجعۃ**
یعنی طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جورو کرنیکا بیان **مسئلہ** طلاق کی عدت کے ایام
مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت بدستور نکاح مین ہی رہے اسکو رجعت کہتی ہین **مسئلہ**
مسئلہ اگر تین طلاق نہین دی ہین تو درست ہی اگرچہ عورت سے ناراض ہو **مسئلہ**
اگر عورت سے کہا کہ مین نے تیرے ساتھہ رجوع کیا یعنی طلاق سے مین پہر گیا یا اوس
کسیکی روبرو کہی مین نے اپنی عورت سے رجوع کیا یا اوس عورت کے بوسہ دیا یا
اوسکی ساتھہ مساس کری یا شہوت سے اوسکی شرمگاہ کے اندر دیکھی یا اوس سے
صحبت کری تو رجعت ہو گئی **مسئلہ** رجعت کیواسطی دو گواہ کرلینا مستحب ہی **مسئلہ**

اگر عدت کے ایام گذرنے کے بعد کہا کہ مین نے رجوع کیا تھا عدت مین اور
عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت ہوگئی اور اگر عورت نے اوسکو جھوٹا بتایا
تو رجعت جائز نہین **مسئلہ** اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مین نے رجوع کیا اور عورت نے
کہا کہ میری تو عدت گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی **مسئلہ** اگر باندی کے خاوند نے
عدت کے بعد باندی سے کہا کہ مین نے عدت مین تجھہ سے رجوع کیا تھا اور باندیکا
میان اوسکو سچا بتاتا ہی اور وہ باندی اوسکو جھوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہی
کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتے ہین کہ نہین گذری تو اوس باندی
ہی کا کہنا معتبر ہے **مسئلہ** اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز بعد پاک ہوئی
تو اوسکی عدت گذر گئی اور خاوندکو رجوع کا اختیار نرہا اگرچہ ابھی نھائی نہو اور
اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا
تیمم کرے اور نماز پڑھ لے تب عدت گذر جاوے اور خاوندکو رجوع کا اختیار نرہے
مسئلہ اگر تیسرے حیض سے دس دن سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو
سے کم بدن سوکھا رہگیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکھا رہا تو
عدت ابھی نہین گذری **مسئلہ** اگر حاملہ عورت کو یا جنی ہوئی عورتکو طلاق دی اور
خاوند کہتا ہی کہ مین نے اس سے صحبت نہین کی ہے تو رجوع کرنیکا اختیار ہے
اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہی کہ مین نے صحبت نہین کی بعد
اسکے طلاق دی تو رجوع کرنیکا اختیار نہین اور اگر اس انکار کے بعد اوس

عورت سی رجوع کیا پہر وہ اولاد جنی دو برس سی کم مین تو یہہ رجعت درست ہے
مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ اگر تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر وہ اولاد جنی بعد اسکی
اور حمل سے اور اولاد جنی تو یہہ رجعت ہوئی مسئلہ اگر یونکہا کہ جس بار تو جنے
تو تجکو طلاق ہے پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسری بار کا جننا رجعت ہے
مسئلہ رجعی طلاق والی عورتکو چاہیئے کہ اپنا سنگہار کیا کرے مسئلہ
رجعی طلاق دیکر خاوند نے پوچہے اکیلا اوس عورت پاس نہ جایا کرے تو مستحب ہے
اور سفر کو بہی اوس عورتکو اپنی ساتہہ نہ لیجاوی مسئلہ رجعی طلاق والی عورت
سے صحبت کرنا حلال ہی حرام نہین مسئلہ اگر ایک طلاق بائنہ یا دو طلاق
بائنہ دین تو عدت کے اندر نکاح کر لینے کا اوس خاوندکو اس عورت سے
اختیار ہے اور اگر تین طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تھی یا دو طلاقین
دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سی اوس خاوندکو نکاح
درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سی اگر وہ دوسرا خاوند مراہق ہو
صحیح نکاح کری اور صحبت کرے اور طلاق دی اور عدت بہی گذر جاوی تو البتہ
اوس پہلے خاوندکو درست ہی کہ اوس عورت سی نکاح کری مسئلہ اگر باندی
کے خاوند نے دو طلاقین دین پہر عدت کے بعد اوسکے میان نے اوس
سے صحبت کی تو اب اس صحبت سی وہ باندی پہلے خاوند کے لئی حلال
نہین ہو گئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سی کوئی نکاح کری اس شرط پر کہ

پہلے خاوند کے لئیے وہ عورت حلال ہو جاوے اگرچہ یہہ نکاح کروہ ہی کہ جب یہہ دوسرا خاوند طلاق دیدی اور عدت گذر جاوے اور پہلا خاوند اوس سی نکاح کرلے تو حلال ہی مسئلہ جب طلاق دی ہوئی عورت دوسری خاوند سی نکاح کری اور وہ خاوند اوسکو طلاق دے اور پہر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس سے نکاح کری تو پہلا خاوند پہر تین طلاقکا مالک ہو جاتا ہی مسئلہ اگر تین طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہی کہ عدت گذرنیکے بعد مین نے دوسرا خاوند کیا کہ اوسنی مجہہ سی صحبت کرکے مجکو طلاق دی اور اوسکی بہی عدت گذر گئی اگر اوس مدت مین اسقدر گنجایش ہو مثلا تین مہینے اور پانچ روز سی کم مدت نگذری تو پہلے خاوند کو اگر اوس عورت کے سچ کہنے کا ظن غالب ہو تو اختیار ہے کہ اوسکو پہر نباہ دی باب الایلاء یعنی ایلار کا بیان چار مہینے یا زیادہ عرصہ تک اپنی جورو سی صحبت نکرنے پر خدا کی قسم کہا نیکو ایلار کہتے ہین جیسے اپنی جورو سے کہا کہ قسم خدا کی مین تجہہ سی صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہہ سی صحبت نکرونگا تو یہہ ایلار ہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر اوس سی صحبت کی تو قسم توڑنیکا کفارہ دے اور ایلار جاتا رہا اور اگر چار مہینے کی قسم کہائی تہی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اتر گئی اور جورو نکاح سی جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سی صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اور

اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہوگئی اور وہ نکاح
باقی رہی پھر اگر تیسری بار اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سے صحبت
کی تو قسم کا کفارہ دے اور نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑگئی اور اگر اوس عورت نے
اور خاوند کر لیا اور اوسنے طلاق دی پھر پہلے خاوند نے اوس سے نکاح کیا تو اب
چار مہینے تک صحبت نکرنے سے اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دے اسلئے کہ قسم تو ہمیشہ کو کہائی تھی **مسئلہ** اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی
تو ایلا نہین **مسئلہ** اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجہہ سے صحبت نکرونگا ان
دو مہینے تک اور دو مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ایک
دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہہ سے دو مہینے تک صحبت نکرونگا پھر ایکدن بیچ
مین دیکر تیسری دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجہہ سے دو مہینے تک صحبت نکرونگا ان
دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا نہوا **مسئلہ** اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہہ سے
ایک برس تک صحبت نکرونگا سوا ایک روز کی تو یہہ ایلا نہین **مسئلہ** اگر زید کی
جورو مکہ مین ہے اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاونگا
تو یہہ ایلا نہین **مسئلہ** اگر اپنی جورو سے کہا کہ اگر تجہہ سے مین صحبت کرون تو میرے
ذمہ حج ہووی یا کہا کہ روزہ ہووی یا کہا کہ صدقہ ہووی یا کہا کہ میرا غلام
آزاد ہووی یا کہا کہ تجہپر طلاق ہووی تو یہہ ایلا ہے **مسئلہ** اگر رجعی طلاق
کی عدت مین جورو ہو اور اوس سے کہی کہ قسم خدا کی مین تجہہ سے چار مہینے تک

صحبت نکرونگا تو یہہ ایلا ہے اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سی کہا یا اجنبی عورت سی کہا تو ایلا نہین مسئلہ باندی کے ساتھہ ایلا کی مدت دو مہینی ہین مسئلہ اگر خاوند نے ایلا کیا اور ایلا سی رجوع کرنا چاہی اور خاوند یا عورت بیمار ہی یا عورت کورتق ہی یا کوئی کمسن ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ چار مہینی کے اندر نہین مل سکتی تو وہ خاوند یون کہی کہ مین نے اوس عورت سے رجوع کیا اور اگر چار مہینی کی مدت مین اوس سی صحبت کرسکتا ہو تو صحبت کری تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سی کہا کہ تو مجھپر حرام ہے اور اپنی اوپر حرام کرنیکی نیت سی کہا یا نے نیت کہا تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی نیت سی کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر طلاق کی نیت سی کہا تو طلاق بائنہ ہوئی اور اگر تین طلاقون کی نیت سی کہا تو تین طلاقین ہوئین مسئلہ فتاوی مین لکھا ہی کہ اگر اپنی عورت سی کہا کہ تو مجھپر حرام ہی اور حرام اوسکی دا نست مین طلاق ہی لیکن اس کہنی سی اوسنے طلاق کی نیت کی نہی تو بہی طلاق ہو گئی عرف کی روسی یہہ کہنا نیت ہی ٹھہرائی **باب الخلع** یعنی جورو سی کچھہ لیکر اوسکو طلاق دینا یا ویسی ہی اوسکو چھوڑ دینا مسئلہ نکاح سی علحدہ ہوجانے کو خلع کہتی ہین مسئلہ خلع کرنے سی عورت پر طلاق بائن پڑتی ہے مسئلہ اگر خاوند نے مال لینی پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن طلاق ہوئی اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسئلہ اگر عورت نے خاوند

کا کچھہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوس سے مال لیکر طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر وہ عورت
خاوند کے کہنے مین نہین ہے تو طلاق کے بدلے اوس سے کچھہ لینا مکروہ بھی
نہین **مسئلہ** جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدل بھی ہو سکتی ہے
مسئلہ اگر شراب یا سور یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بدل
دینا یعنی شراب یا سور یا مردار دینا نہ آویگا اور خلع کی صورت مین باین طلاق پڑیگی
بدلہ بدلی پر
اور ایسی صورت بدلہ طلاق کی صورت مین رجعی طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر جورو نے کہا کہ
جو میرے ہات مین ہے اسپر مجھہ سے خلع کر اور اوسکے ہاتھہ مین کچھہ نہ تھا اور خاوند
نے خلع کیا تو کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر عورت نے یون کہا تہا کہ جو مال میرے ہاتھہ مین
ہے یا جو روپیہ میرے ہاتھہ مین ہین اسپر مجھہ سے خلع کر اور اوسنے کیا اور اوسکے
ہاتھہ مین کچھہ نہ تھا تو خاوند اوس سے مہر پہیر لے یا تین روپیہ لیلے **مسئلہ** اگر
بھاگے ہوئے غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے
بری ہے تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے بری نہوگی عورت پر لازم ہوگا
کہ وہ غلام خاوند کے حوالے کردے یا قیمت اوسکی دے **مسئلہ** اگر عورت نے
کہا کہ ہزار روپیہ مین مجھکو تین طلاق دیدے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار
روپیہ کی تہائی روپیہ عورت پر دینا آویگا اور وہ عورت باینہ ہوگئی اور اگر یون کہا
تھا کہ ہزار روپیہ پر مجھکو تین طلاق دیدے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو رجعی طلاق
مفت ہوگئی **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تو اپنی آپ کو تین طلاق دیدے ہزار روپیہ

ہین یا ہزار روپیہ پر سو اوسنے ایک طلاق دی پس تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر
جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے ہزار روپے ہین یا ہزار روپے پر اور اوسنے
قبول لئی تو ہزار روپیہ اوسعورت کے ذمہ پر ہوئے اور وہ عورت بائنہ ہو گئی مسئلہ
اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اور تجہپر ہزار روپئے ہین تو مفت طلاق ہو گئی اور اگر
غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے اور تجہپر ہزار روپئے ہین تو وہ مفت آزاد ہو گیا مسئلہ
خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کیطرف سے ہو تو درست ہے اور خاوند کیطرف سے درست
نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مین نے تجکو ہزار روپیہ پر طلاق دی سو تو نے
نہ مانی اور عورت نے کہا مین نے تو قبول کی تھی تو خاوند کی بات کو سچا بتاوینگی
مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ کل مین نے یہہ غلام تیرے ہاتھہ سو روپئے کو
بیچا تہا سو تو نے قبول نکیا تہا اور عمر نے کہا کہ مین نے قبول کیا تہا تو یہان عمر
کو سچا بتاوینگی مسئلہ اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو اپنے حق سے
بری کر دیا تو بالکل حقوق جورو کے خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے
ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکھتے ہین جاتے رہے حتی کہ اگر عورت نے خاوند
سے کچھہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور
ایک کو دوسرے پر کچھہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض ہو خواہ
غیر مقبوض ہو اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سے پہلے ہو یا بعد مسئلہ اگر نابالغ
لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتھہ خلع کیا

باب الظہار

تو طلاق اوس لڑکی پر ہو جاویگی اور مال اوسکا دینا نہ آویگا اور یہہ خلع جائز
نہین اور اگر باپ نے نابالغ لڑکی کے خاوندسی ہزار روپیہ پر خلع کیا اور خود وہ باپ
اُن روپیوں کا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہو گئی اور وہ ہزار روپیہ اوسکے
باپ کے ذمہ پر دینا آویگی **باب الظہار** یعنی ظہار کے مسئلے جس عورت سے
کبھی نکاح کرنا درست نہین اوس عورت سی اپنی جورو کو مشابہ بتلانیکو ظہار کہتے
ہین مسئلہ اگر اپنی جوروسی کہا کہ تو میرے اوپر ایسی ہی جیسی میری مان کی
پیٹھہ تو جب تک کفارہ نہ دیوی تب تک اوس جوروسی صحبت کرنا یا مساس کرنا یا بوسہ
لینا حرام ہی پھر اگر کفارہ دینی سی پہلے اوس عورت سی خاوند نے صحبت کی تو فقط
استغفار کرنے مسئلہ ظہار والی عورت کے ساتھہ صحبت کا قصد کرنے سے
کفارہ واجب ہوتا ہی مسئلہ ظہار مین پیٹ اور ران اور شرمگاہ کا پیٹھہ کا سا
حکم ہے اور بہن اور پھوپھی اور مان دودہ کی اوسکی مان برابر ہی مسئلہ
اگر جوروسی یون کہا کہ تیرا سر یا یون کہا کہ تیری فرج یا کہا تیرا منہ یا کہا تیری
گردن یا کہا تیرا آدہا بدن یا کہا تیرا تہائی بدن کہ میری اوپر ایسا ہی جیسی میری
مان کی پیٹھہ تو ویسا ہی ہے جیسی یون کہا کہ تو مجہپر ایسی ہی جیسی میری مان کی پیٹھہ
مسئلہ اگر جوروسی یون کہا کہ تو مجہپر ایسی ہی جیسی میری مان اور نیت ظہار
کی ہے تو ظہار ہوا اور اگر طلاق کی نیت سی کہا تو طلاق ہے اور اگر مراد اوسکی
یہہ تھی کہ تیری عزت اور بزرگی مجہپر ایسی ہی جیسی میری مان کی تو بھی بات ہے

اور جو کچھہ نیت نہ تھی تو لغو ہے **مسئلہ** اگر یوں کہا کہ تو مجھپر حرام ہی جیسی میری
ماں اور نیت ظہار کی تھی تو ظہار ہوا اور اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہوئی اور اگر کچھہ نیت
نتھی تو ظہار ہوا اور اگر یوں کہا تہا کہ تو مجھپر حرام ہی جیسی میری ماں کی پیٹھہ تو یہہ ظہار ہی نیت طلاق کی
ہو یا بلا نیت کی **مسئلہ** ظہار وہی ہوتا ہے جو منکوحہ جورو سی ہو پہر اگر ایکعورت
سے بلا اجازت اوسکی پہر اوس سی ظہار کیا بعد اوسکی اوس عورت نے نکاح
کی اجازت دی تو وہ ظہار باطل ہو گیا **مسئلہ** اگر دو یا تین یا چار جورو ون
سے کہا کہ تم مجھپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھہ تو اون سب سی ظہار ہوا اور ہر ایک
کی بابت کفارہ دی **مسئلہ** کفارہ ظہار کا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد کرے
مگر اندہا اور جسکی دونون ہاتھہ کٹی ہون یا دونون انگوٹھی کٹی ہون یا دونون
پانون کٹی ہون اور دیوانہ اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب جسنی کچھہ مال ادا کیا
ہو ادا کرنا کفارہ کی بابت درست نہین اور جس مکاتب نے کچھہ مال ادا نہین کیا
اوسکو آزاد کرنا جائز ہے **مسئلہ** اگر اپنی رشتہ دار غلام کو اس نیت سی کہ کفارہ
کی بابت آزاد ہو جاوی مول لیا تو درست ہی **مسئلہ** اگر اپنا غلام آدہا آزاد
کیا کفارہ کی نیت سی بعد اسکی باقی آدہا بھی کفارہ کی نیت سی آزاد کر دیا تو درست
ہے **مسئلہ** اگر مشترک غلام آدہا آزاد کیا اور باقی کا ضمان دیا تو جائز نہین
مسئلہ اگر کفارہ کی بابت آدہا غلام آزاد کیا پہر اوس ظہار والی عورت سی
صحبت کی پہر باقی وہ غلام آزاد کیا تو درست نہین **مسئلہ** ایک بردہ آزاد

نہین کرسکتا ہی تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے اس دو مہینے مین رمضان کا مہینا اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن اور تین دن تشریق کے نہون پہر اگر ان دو مہینون مین اوس مرد نے اوس ظہار والی عورت سے صحبت کی رات مین قصداً یا دن مین بہولے سے یا کوئی روزہ توڑ ڈالا تو بھی دو مہینے کے روزے تمام کرے مسئلہ اگر غلام نے ظہار کیا تو غلام پر روزے ہی رکہنا آویگا پہر اگر میان اوسکی طرف سے بردہ آزاد کرے یا مسکینونکو کہانا کہلا دے تو کفارہ ادا نہین ہوتا مسئلہ اگر روزے نرکہہ سکے تو ساٹھہ فقیرونکو کہانا دیوے ہر ایک کو صدقہ فطر کی قدر یا اسقدر کہانا نکلے دام دیوے مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو میری ظہار کی کفارے کی بابت مسکینونکو کہانا کہلا سو عمر نے کہلا دیا تو درست ہے مسئلہ کفارون اور فدیون اور روزون کے کفارے مین جائز ہے کہ مسکینونکو روبرو کہانا رکہکر اونکو کہدے کہ کہا لو اور صدقہ فطر اور عشر مین یون جائز نہین اور شرط اسمین یہہ ہی کہ دو صبح نکو یا دو شامونکو یا ایک صبح یا ایک شام کو پیٹ بہر کہلا دے مسئلہ اگر ایک فقیر کو دو مہینے تک کہانا دیا تو کفارہ ظہار کا درست ہو گیا اور اگر ایک ہی دن ایک فقیر کو ساٹھہ فقیرون کا کہانا دے دیا تو کفارہ ادا نہین ہوا اور کفارہ کی بابت ایک فقیر کو ایک ہی روز کا کہانا دینا جائز ہے مسئلہ اگر فقیرونکو کہانا کہلانیکی حالت مین خاوند نے اوس ظہار والی جورو سے صحبت کی تو دے ہی کہانا دینا کافی ہے

سر ہے اور ساٹھہ کو کھلانا ضرور نہین مسئلہ اگر دو ظہارونکی کفارہ کی بابت
ساٹھہ فقیرونکو ایک ایک صاع گیہون دئی تو نہیہ ایک ظہار کا کفارہ ادا کیا
مسئلہ اگر ایک رمضان کے روزے کے توڑنے کی کفارہ کی بابت اور
ایک ظہار دو کفارونکی بابت ساٹھہ فقیرونکو ایک ایک صاع گیہون دئی یا دو
ظہارونکی کفاری کی بابت دو غلام آزاد کئی اور ہر ایک غلام ہر ایک کفارہ کی با بت
معین نکیا تو دونون کفاری جائز ہوگئی اور ایسی اگر دو ظہارونکی کفاری کی بابت
چار مہینی روزی رکھی یا ایکسو بیس فقیرونکو کہانا دیا تو جائز ہے اور اگر دو ظہارون
کی بابت ایک غلام آزاد کیا یا دو مہینی کے روزی رکھی تو جس ظہار کے کفاری
کی بابت معین کردی اوسیکا کفارہ ادا ہو مسئلہ اگر ظہار کے کفارہ اور قتل
کے کفارہ کی بابت ایک غلام آزاد کیا تو کسی کفارہ کی بابت نہوا باب اللعان

باب اللعان

لعان کہتی ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سی مضبوط کیجاوین اور لعنت کا لفظ
اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجای حد قذف ہی اور عورت کے
حق مین بجای حد زنا کے ہی مسئلہ اگر جورو خاوند دونون ایسی ہین کہ اونکی
گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکے گالی دینی والے پر حد جاری ہوتی
ہے پہر ایسی خاوند نے ایسی جورو کو مان کی گالی دی یا اوس جورو سی جو لڑکا
پیدا ہوا تہا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجہہ سی پیدا نہین ہی اور عورت نے خاوند
پر اس گالی دینی کا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان

کرنے سے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوے تاکہ لعان کرے یا اپنے آپکو جہوٹا
بتا دے پہر جب اپنے آپکو جہوٹا بتا دے تو اوسپر قذف کی حد جاری کیجاوے اور اگر خاوند نے لعان
کیا تو جورو پر بہی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنے سے انکار کیا تو قید کیجاوے
تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوے پہر اگر خاوند ایسا شخص ہے کہ اوسکی
گواہی نمانی جاوے یعنی غلام ہے یا کافر ہے یا محدود فی القذف تو اس خاوند
پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہے جسکی گواہی مانی جاوے مگر عورت
ایسی ہے جسکی گالی دینے والے پر حد جاری نہین ہوتی یعنی باندی ہے یا نابالغ
ہے یا دیوانی ہے یا زانیہ ہے تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہین مسئلہ
لعان کرنیکا طریق قران شریف مین بیان ہے کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے
چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتا ہون کہ مین سچا ہون اس بات
مین جو مین نے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین مرتبہ یون کہے کہ لعنت
خدا کی خاوند پر اگر خاوند جہوٹا ہے اس بات مین جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور
ہر بار جورو کیطرف اشارہ کرے بعد اسکے جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی
دیتی ہون اس بات پر کہ خاوند جہوٹا ہے اس بات مین جو مجکو اوسنے زنا کی گالی دی
اور پانچوین دفعہ یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجہپر اگر خاوند سچا ہو اس بات مین
جو مجکو زنا کی گالی دی ہے پہر جب اسطرح پر دونون شخص لعان کرین تو حاکم کے
حکم سے اُن دونو نکا نکاح جاتا رہے اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑے پہر اونمین

آپسمین کبھی نکاح نہو سکیگا مسئلہ اگر خاوندنے جورو کو یون گالی دی کہ
یہہ بیٹا مجہہ سے نہین ہی اور دونو مین لعان ہوا تو قاضی اُس بیٹے کو مان کی
طرف نسبت کری اور باپ سے اوسکا نسب لگا دے مسئلہ اگر لعان کے بعد
خاوند نے کہا کہ مین نے جہوٹ کہا تہا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرین اور
اوسکو اختیار ہی کہ پہر اوس عورت سے چاہے تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے
غیر عورتکو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری ہو یا عورت نے زنا کیا اور
اوسپر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہی چاہے تو اوس عورت سے نکاح کر لے
مسئلہ اگر گونگے خاوند نے اپنی جوروکو زنا کی گالی دی تو لعان نہین ہو سکتی
مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل مجہہ سے نہین تو لعان جائز نہین اور اگر
یون کہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجکو زنا سے ہی تو لعان ہو سکتی ہے مگر قاضی یہہ
حکم نکرے کہ یہہ حمل اس خاوند سے نہین ہی مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو
کے لڑکے کا پیدا ہونا سُنا اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجہہ سے نہین ہی یا ایسا
اسباب جو جننے مین درکار ہوتا ہی خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا مجہہ سے نہین ہی
تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت نہوگا اور اگر بعد اسکے باپ نے انکار کیا کہ یہہ
لڑکا مجہہ سے نہین ہی تو یہہ انکار اوسکا درست نہین مگر لعان دونون صورت
مین واجب ہی مسئلہ اگر دو لڑکے جوڑیا پیدا ہوئے اور خاوند نے پہلا لڑکا
اپنا نہ بتلایا اور دوسرا اپنا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر

پہلا لڑکا اپنا بتایا اور دوسرےکا انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونو صورتونمین
وہ دونون لڑکے اوسی باپ کی ٹھہرینگے **باب العنین** یعنی نامرد وںکا بیان
مسئلہ عنین اوسکو کہتے ہین جو عورت سی صحبت نکرسکے یا وہ جو کنواری عورت سے
صحبت نکرسکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سی کرسکے **مسئلہ** اگر عورت نے
خاوند ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہین ہے تو قاضی اوسیوقت دونون
کا نکاح توڑ دے یعنی جورو خاوند کو علیحدہ علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہوجائیگی
مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکی خصی نکال لی ہین یا ایسا پایا
کہ وہ عنین ہی تو قاضی اوس خاوند کو ایک برسکی مہلت دے پھر اگر اس برسمین آکے
جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس
کے اون دونونکو علیحدہ علیحدہ کر دے سو وہ عورت بائنہ ہوجائیگی **مسئلہ**
خاوند کہتا ہی کہ مین نے صحبت کی ہی اور عورت کہتی ہی کہ نہین کی تو اور عورتونکو
دکھلا دین اور وہ عورتین کہین کہ یہہ عورت کنواری ہی تو جورو کو اختیار ہے
چاہے تو ایسے خاوند کو اختیار کرے رہے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے اور
وہ عورت کنواری نتھی اور کہتی ہی کہ خاوند نے مجھہ سے صحبت نکی اور خاوند کہتا
ہی کہ مین نے صحبت کی ہی تو خاوند کو قسم دینگے پھر جو وہ قسم کہا دے تو اوسکو سچا
بتاوینگے **مسئلہ** اگر عورت نے عنین خاوند کو اختیار کرلیا تو پھر اوسکو اختیار
نہین رہتا کہ قاضی سے علیحدہ کردینے کی درخواست کرے **مسئلہ** اگر عورت

یا خاوند کو کچھ اور عارضہ ہوا جیسے قرن یا رتق یا کوڑہ یا برص یا دیوانین تو اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہین **باب العدۃ یعنی عدت کا بیان** مسئلہ عورتکو انتظار کرنا جو لازم ہوتا ہی اوسکو عدت کہتی ہین مسئلہ حرہ عورتکو اگر خاوند نے طلاق دی یا اور کسی سبب سی نکاح اوسکا فسخ ہوا اور اوس عورتکو حیض آیا کرتا ہی تو اوسکی لئی تین حیض تک عدت ہی یعنی تین حیض تک وہ بیٹھی رہی بعد تین حیض کے چاہی تو اور خاوند کرلے اور اگر اوسکو نہین آیا کرتا تھے تو اوسکی لئی تین مہینی عدت ہین اور اگر خاوند مرجاوی تو حرہ جوروکی عدت کے چار مہینے اور دس دن ہین اور باندی کے لئی دو حیض یا ڈیڑہ مہینا عدت کا ھے طلاق اور فسخ کیصورت مین اور دو مہینی اور پانچ روز ہین خاوند کے مرجانیکی صورت مین مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح فسخ ہوا یا خاوند مرگیا تو اوسکی عدت یہی ہے کہ جب وہ جنی تب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت کی بیماری مین خاوند نے جوروکو طلاق دی اور عدت کے ایام مین وہ خاوند مرگیا تو اوسکی لئی چار مہینی اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض ہوجاوین اور اگر اسعرصہ مین تین حیض نہ دیکھی تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی عدت ہی مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکی لئے تین حیض گذرنا عدت ہین اور اگر بائن طلاق کی یا خاوندکی موت کی عدت مین آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کری مسئلہ اگر عورت کا حیض بند

عدتکا بیان

ہوگیا تھا سو وہ عدت کا شمار مہینون سی کرتی تھی پہر اوسکی عدت مین خون
جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت کو حساب سی شمار کری **مسئلہ** نکاح فاسد اور
حلال کے شبہہ سی جس عورت سی صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ ہو جانے اور
خاوند کے مرجانے کیصورتمین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے
اور میان کے مرنیکی صورتمین بھی تین حیض ہین **مسئلہ** جس عورتکا خاوند
نابالغ تھا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مرگیا تو اوسکی عدت حمل کا
جننا ہی اور اگر وہ عورت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت وہی
چار مہینی اور دس دن ہین اور وہ حمل دونو صورتمین اوس خاوند کا نہ ٹھہریگا
مسئلہ اگر عورتکو حیض کی حالتمین طلاق دی تو وہ حیض عدت مین شمار نہوگا
مسئلہ اگر عدت والی عورت کے ساتھہ شبہہ سی صحبت کی تو اوسپر دو عدتین
چاہئین اور اس صحبت کے بعد جو حیض ہو تو وہ حیض عدتون مین شمار ہوگا اور
جب پہلی عدت تمام ہوجاوی تب دوسری عدت شمار کرینگی **مسئلہ** عدت شروع ہوگی موت کی
صورتمین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کیصورتمین طلاق کے بعد اور نکاح
فاسد کیصورتمین علیحدہ ہو جانیکے بعد یا جب خاوند اوس سی صحبت چھوڑنیکا قصد
کری **مسئلہ** اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہوگئی اور خاوند نے
کہا کہ جھوٹ ہی ابھی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سی کہی تو اوسکی کہنی کا
اعتبار ہی **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی عدت مین بیٹھی ہوئی جورو سی پہر نکاح

کیا اور صحبت کرنے سے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئی سری سے
عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورتکو طلاق دی تو عدت واجب
نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورتکا خاوند جب مرجاوے یا طلاق بائنہ دیوے
تو وہ عورت عدت کے دنو نمین اپنا سنگہار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور
تیل اور مہندی نلگاوے اور کسمبی اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو
مضائقہ نہین مثلاً آنکہہ مین بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدت مین جائز ہے
وعلی ہذا القیاس اور میان نے اگر اپنی سہیلی کو آزاد کردیا تو وہ سہیلی اور وہ
عورت جسکا نکاح فاسد تھا یہہ کام نچہوڑین مسئلہ عدت کی حالتمین بیٹھی ہوئی
عورت سے منگنی کرنا درست نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا
کرنا درست ہے مثلاً یون سے کہا کہ تو اچھی عورت ہے اور امید ہے کہ اللہ مجکو
ایک اچھی عورت ملاویگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹھی ہو وہ اپنے
رہنے کے گہر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دنکو یا تہوڑی
رات کو نکلے تو مضائقہ نہین مگر بہر رات ہی کو پہر آوے اور اوسی مکانمین رہے اور
طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گہر مین عدت کے دن گذارین جس
گہر مین انپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کہ کوئی وہان سے نکالدے یا وہ مکان گر
پڑے تو اور مکانمین گذارین مسئلہ اگر عورت اپنی خاوند کے ساتھہ سفر مین
ہے اور خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی یا خاوند مرگیا ایسی مقام پر کہ

وہان سی اسکا شہر تین دن سی کم کی راہ پر ہی تو اپنی شہر کو لوٹ آوی اور اگر
تین دن کی راہ ہی تو اختیار ہے خواہ اپنے شہر کو لوٹ آوے اور خواہ جہانکو
جاتی تھی وہین کو چلی جاوی ساتھ مین اوسکا ولی ہو یا نہو اور اگر کسی شہر
مین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مرگیا تو وہین عدت کے دن گذارے
بعد عدت کے کسی اپنی محرم کے ساتھ اوس شہر سی نکلی **باب ثبوت النسب**
یعنی نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکے مسئلے **مسئلہ** اگر زید نے ایکعورت سے
کہا کہ اگر مین تجھہ سی نکاح کرون تو تجکو طلاق ہی پہر اوس سی نکاح کیا اور نکاح
سے چھہ مہینے بعد اوس عورت کے اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی
کی ٹھہریگی اور اوس عورتکو مہر خاوند پر دینا واجب ہوگا **مسئلہ** اگر رجعی طلاق
کی عدت مین عورت ہی اور ابھی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا اور اوسکی اولاد
پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹھہریگی اگرچہ طلاق سی دو برس سے
زیادہ عرصہ کے بعد جنی پہر طلاق کے دن سی دو برس سی کم مین اگر وہ جنے
تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس سی زیادہ عرصہ کے
بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور بائن طلاق کی عدت والی عورت
کے اولاد ہوئی اور اوسنے عدت کے گذرنیکا اقرار نہین کیا ہی سو اگر دو
برس سی کم مین اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی خاوند کی ٹھہریگی اور اگر دو برس
پر یا دو برس سی زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹھہریگی

کا ان اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسیکی ٹھہریگی مسئلہ اگر مراہقہ عورت
کے خاوند نے باین یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا
ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹھہریگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ
کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹھہریگی مسئلہ اگر وفات
کی عدت والی عورت نے عدت کے گذرنیکا اقرار کیا اور اقرار سے چھ مہینے سے
کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکے خاوند کی ٹھہریگی مسئلہ اگر خاوند
کی موت کی عدتمین عورت ہے اور اوسکے اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی
خاوند کی ٹھہریگی دو برس تک اگر اوس عورت نے عدت کے گذرجانیکا
اقرار نہین کیا مسئلہ اگر باین طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت والی عورت
کے اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کے وارث اولاد ہونے سے منکر
ہوئے اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہے اور اوس عورت نے عدت کے گذرجانے
کا اقرار نہین کیا ہے اگر دو مرد یا ایکمرد اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین
یا حمل ظاہر ہو وے یا وارث اوسکو سچا بتا دین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی
ٹھہریگی مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سے نکاح کیا اور چھ مہینے سے کم مین اوسکے
اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹھہریگی اور اگر چھ مہینے یا چھ مہینے
سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹھہریگی اگر خاوند چپ
تھا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے اولاد

پیدا ہونا ثابت ہوگر نسب ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو خاوندمین
اختلاف ہوا عورت کہتی ہے کہ چھہ مہینے ہوئے تجکو مجہ سے نکاح کرے ہوئے
اور خاوند چھہ مہینے سے کم بتاتا ہے تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ
اولاد اوسی خاوند کی ٹھہریگی مسئلہ خاوند نے جورو سے کہا اگر تو جنے تو
تجہپر طلاق ہے پہر ایکعورت نے گواہی دی کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین
پڑیگی اور اگر خاوند نے حمل رہنے کا اوسکے اقرار کیا تو بلے گواہی کے طلاق
پڑیگی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہے اور کم چھہ مہینے تک مسئلہ
اگر زید کی باندی سے عمر نے نکاح کیا پہر اوسکو طلاق دی پہر زید سے وہ باندی
مول لی سو مول لینے سے چھہ مہینے کم مین اوسکو اولاد ہوئی تو وہ عورت عمر ہی کی
ٹھہریگی اور اگر چھہ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمر کی نہ ٹھہریگی ہان
اگر عمر دعوی کرے تو ٹھہریگی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر تیری
پیٹ مین بچہ ہے تو وہ مجہ سے ہے پہر ایکعورت نے گواہی دی اوس باندی کے
اولاد ہوئی تو وہ باندی زید کی ام ولد ٹھہرگئی مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے
کو اپنا بیٹا بتایا اور زید مرگیا اور اوس لڑکے کی مان نے کہا کہ مین زید کی جورو
ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہے تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کے وارث ہونگے
اور اگر حرہ ہونا اوسعورت کا معلوم نہین ہے اور زید کے وارث نے اوسکو
کہا کہ میرے باپکی ام ولد ہے تو وہ عورت زید کی میراث نہ پاویگی ؞

باب الحضانة یعنی اولاد کی پرورش سکے مسئلے مسئلہ اولاد کی پرورش
کے لئے ماں ہی کے پاس رہی پہر وہ ماں اُس اولاد کی باپ سکے نکاح مین
موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور ماں نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو دادی
کی پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو ماں کی بیٹی کے
پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ پاس اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ
نہو تو نانا کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی پہوپہی پاس اور وہ نہو تو دادی
کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتونمین اگر کسی عورت
نے ایسے شخص سی نکاح کرلیا اور جو اوس اولاد کا غیر محرم تھا تو اوس
عورتکو وہ اولاد پرورش کے لئے نملیگی پہر جب اونمین وہ نکاح جاتا رہی
تو پہر اوسکو وہ اولاد پرورش کو ملسکتی ہی مسئلہ اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ
قریب کا ہوگا اوسکو پرورش کا حق پونہچیگا موافق ترتیب مسئلہ ماں
اور نانی کے پاس پرورش کو رکھنا بہتر ہے اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برس
کا ہو جاوے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک کپڑون سی ہونے لگی اور ماں اور نانی سکے
سوا اگر اور کسیکی پاس ہو تو جب تک لڑکی کو شہوت ہونے لگی مسئلہ باندی اور
ام ولد کو پرورش کا حق نہین پونہچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین مسئلہ اگر
باپ مسلمان اور ماں ذمیہ ہی تو جب تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکہے
تب تک اوس ماں کے پاس پرورش پاوی مسئلہ اولاد کو اختیار نہین ہی

اولاد کی پرورش کا بیان

کہ جسکے پاس چاہے رہے مسئلہ طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنی ساتھ سفر
کو نہ لیجا دے مگر ہان اپنی وطن کہ جہان اوسکا نکاح ہوا تھا اگر لیجا دے تو
مضائقہ نہین **باب النفقہ** جورو کو خوراک و پوشاک دینے کے مسئلے مسئلہ
کہانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہے پہر اگر مرد تونگر ہے اور جورو
بھی تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کہانا کپڑا تونگرونکا سا اور اگر دونون محتاج
ہین تو محتاجونکا سا اور اگر ایک تونگر ہے تو درمیانی طرحکا مسئلہ اگر اپنا مہر
لینے کیلئے عورت اپنی خاوندکو اپنے ساتھہ صحبت نکرنے دے تو بھی خاوند پر کہانا
کپڑا دینا آدیگا مسئلہ اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا
سبب صحبت نکرنے دے یا ایسی کمعمر ہو کہ خاوند اوس سے صحبت نکرسکے یا وہ عورت
کسیکے قرض کی بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو غصب کرلیا ہو یا خاوند کے سوا
اور کسیکے ساتھہ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو کبہی خاوند کے گہر نرہی ہو تو اوسکو
کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین مسئلہ اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کیخدمت
کرنیوالیکا بھی کہانا کپڑا دیا کرے مسئلہ اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین
دیسکتا ہے تو اونکو نکاح سے علحدہ نکردین بلکہ جورو کو حکم کرین کہ مرد کے اوپر
قرض لیکر کہا دے پہنے مسئلہ اگر پہلے خاوند خوار رہا اور اب تونگر ہو گیا تو اب تونگرون
کا سا کہانا کپڑا دیا کرے اگرچہ پہلے اوسکو قاضی نے خوارونکا سا کہانا کپڑا دینیکا
حکم کیا تھا مسئلہ اگر کچھہ روز دن جورو کو کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پہلے دنونکا خاوند

سے نہ دلایا جاویگا ہان اگر قاضی حکم دے یا جورو یا خاوند آپسمین راضی ہو جاوین تو
اوسقدر البتہ دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مرگئی یا خاوند مرگیا تو کہانا کپڑا جاتا رہا
اگرچہ حکم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لے لیا اور خاوند مرگیا
تو وہ اوس عورت سے پہیر نہ لینگے مسئلہ اگر غلام نے میان کی اجازت سے
نکاح کیا تو جورو کے کہانے کپڑے کے لئے وہ غلام بیچا جاویگا مسئلہ اگر باندی
کا نکاح ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا
کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہے کہ جورو کے رہنے کو ایک مکان
دے کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ مند نرہتا ہو اور خاوند چاہے تو
جورو کے رشتہ مندونکو اوس مکانمین نہ آنے دے ہان اگر وہ رشتہ دار اوس
عورت کو دیکہین یا اوس سے باتین کرین تو خاوند نہین روک سکتا مسئلہ اگر زید
غائب ہے اور اوسکا مال عمر کے پاس ہے اور عمر کو مال کا اقرار ہے اور زید کے
جورو ہے کہ اوسکی جورو ہونیکا بھی عمر کو اقرار ہے تو قاضی اوسی مال سے زید
کی جورو اور زید کی کمسن اولاد اور زید کے مان باپ کے لئے کہانا کپڑا دلادے
مگر اوس جورو سے ضامن لیوے مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کی لئے بھی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کے دنون تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند
کی موت کی عدت والی عورت کی لئے کہانا کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ
اگر عورت نے خطا کی اوسکی سبب سے یا عورت مرتد ہوگئی اوسکی باعث سے جورو خاوند

علیحدہ ہوگئی تو کھانا کپڑا خاوند پر دینا آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین
عورت مرتد ہوگئی تو عدت کے ۔ نونکا کھانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا
رہا اور اگر ایسی عدت مین خاوند کے بیٹے کو اپنے ساتھ زنا کا اختیار دیا تو کھانا
اور کپڑا عدت کے ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کھانا کپڑا دینا
باپ پر واجب ہی مسئلہ اولاد کی مان سے زبردستی باپ اولاد کو دودہ پلوا دی
بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ پلانیکے لئی دائی نوکر رکھی اور مان کے پاس رہنے
اور مان اپنی پاس سے دائی نوکر رکھی اگر وہ مان باپ کے نکاح مین ہوئی یا عدت مین
ہووی اور اگر بعد عدت کے اجر مثل پر مان ہی دودہ پلانا قبول کری تو اوسیکا
حق زیادہ ہی وہ اولاد اوسیکی سپرد رہیگی مسئلہ اگر مان باپ اور دادی دادا
اور نانی نانا محتاج ہون تو اونکو کھانا کپڑا دینا واجب ہی مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کھانا کپڑا اور کافر کے ذمہ مسلمان رشتہ دار کا کھانا کپڑا
نہین ہان اگر جورو کافرہ اور خاوند مسلمان ہو یا خاوند کافر اور جورو مسلمان ہو
تو کھانا کپڑا دینا آویگا اور اگر اولاد کافر ہو اور مان باپ مسلمان ہون یا مان
باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو بھی کھانا اور کپڑا دینا اویگا مسئلہ اولاد
کو کھانا کپڑا دینے مین باپ کا کوئی اور شریک نہوگا اور مان باپکو کھانا کپڑا دینی
مین اولاد کا کوئی شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کما نسکتا ہو
لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کھانا کپڑا اونکر پر میراث کے حصے کے موافق

دینا آویگا یعنی عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دو نا مسئلہ اگر باپ اپنی خورد
و پوشاک کی لئے غائب بیٹی کا اسباب بیچ لیوی تو درست ہے گر عقار اوسکا
بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹی کی دہر وہر اوسکی ماں باپ کو
بحکم قاضی کے کہلا دے پہنا دے تو امانت دار کو دینا آوے اور اگر ماں باپ
کے پاس اولاد کا مال ہے اور اونہون نے کہا لیا تو اونپر دینا نہ آویگا
مسئلہ اگر قاضی نے کہانا کپڑا ماں باپ کا اولاد پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم
محرم کا ٹھہرا دیا اور کچھ مدت تک اونکو نملا تو پہر وہ پچھلا کہانا کپڑا جاتا رہا ہان
اگر قاضی نے قرض لیکر کہانیکو حکم کیا ہو تو وہ خرچ دینا آویگا مسئلہ باندی
غلام کا کہانا کپڑا مالک کی ذمہ پر ہی پہر اگر مالک ندی تو وہ باندی اور غلام آپ
کما لے اور اگر کما نسکے تو قاضی مالک سی کہی کہ اوسکو بیچڈال کتاب الاعتاق
یعنی غلام باندی کو آزاد کرنیکا بیان مسئلہ جب آدمی پر کسیکی ملک اور غلامی
جاتی رہی تب جو شریعت کیطرف سے اوسکو طاقت ہو اوسکو ازادی کہتے ہین مسئلہ
جو عاقل بالغ جب اپنی غلام کو آزاد کری تب آزاد ہو مسئلہ اگر مالک نی اپنی
بردی سی یونکہا کہ تو حر ہے یا کہا کہ تیرا سر آزاد ہے یا کہا کہ تیرا منہ آزاد
ہے یا تیری گردن آزاد ہی یا باندی سی کہا تیری فلان آزاد ہے یا کہا
کہ تو آزاد کیا گیا ہی یا کہا کہ مین نے تجکو ازاد کیا تو وہ بردہ آزاد ہوجائیگا
مالک کی نیت ازاد کرنیکی ہو وے یا نہووے مسئلہ اگر مالک نے یون کہا

[illegible]

کہ میری مالکی تجھپر نہین یا کہا کہ میرا اختیار تجھپر نہین اور نیت نہتی تو آزاد نہین یا
ہوا اسیطرح اگر غلام کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہے یا باپ ہے
یا میرا میان ہے یا کہا ای میرے میان یا کہا کہ ای حُر یا کہا ای آزاد کئی گئی یا
باندی کو کہا یہہ میری مان ہے اور نیت آزاد کرنیکی تھی تو آزاد ہوجاویگا
مسئلہ اگر مالک نے اپنی بردہ سی کہا کہ ای میری بیٹی یا کہا ای میری بھائی یا
کہا کہ میری حکومت تجھپر نہین ہی یا ایسی لفظ کہی جسکی کہنی سے طلاق ہوجاتی ہے
یا یونکہا کہ تو ایسا ہی جیسی حُر تو آزاد نہو جائیگا مسئلہ اگر زید اپنی ذی رحم
محرم کا مالک ہوگیا تو وہ آزاد ہوگیا اگر زید نا بالغ یا دیوانہ ہو مسئلہ اگر اللہ
کیواسطے آزاد کیا یا شیطان کیواسطے آزاد کیا یا بت کیواسطے آزاد کیا یا کسی کی
زبردستی سی آزاد کیا یا نشہ کی حالتمین آزاد کیا تو آزاد ہوگیا مسئلہ اگر زید
نے عمرو کے غلام سی کہا کہ اگر مین تجھکو مول لون تو تو آزاد ہی پہر مول لیا تو
وہ آزاد ہوگیا اور اگر اپنی غلام سی کہا کہ اگر تو فلانے کام کری یا کہا کہ فلانا
کام ہووی تو تو آزاد ہی پہر ویسا ہی ہوا تو وہ آزاد ہوگیا مسئلہ اگر حاملہ
باندی کو آزاد کیا کہ تو باندی اور حمل دونون آزاد ہوگئی اور اگر حمل کو آزاد
کیا تو حمل ہی آزاد ہوا مسئلہ اگر باندی ہو تو اوسکی اولاد بھی باندی و غلام
ہے اور اگر حُرہ ہو تو اولاد بھی حُرہ ہی اور اگر مان مدبرہ ہے تو اولاد بھی اور اگر
مان ام ولد ہو تو اولاد کا بھی وہی حکم اور اگر مان مکاتبہ ہو تو اولاد کا بھی

باب العبد الذی یعتق بعضہ

وہی حال ہے ہان اگر باندی اپنی میان سی اولاد جنی وہ اولاد حُر ہے
باب العبد الذی یعتق بعضہ یعنی اگر ایک غلام مین سی تہوڑا آزاد کیا
اوسکا بیان مسئلہ اگر ایک غلام مین سی کچہہ تہوڑا آزاد کیا تو اوسیقدر آزاد
ہوا اور سب غلام آزاد نہوا مسئلہ اگر غلام مین سی کچہہ تہوڑا آزاد کیا تو باقی قدر
وہ غلام میانکو روپیہ کما دی اور وہ غلام ایسا ہی جیسی مکاتب مسئلہ اگر زید
اور عمر دو شریکو نکا ایک غلام ہے سو زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو عمر اپنا
حصہ بھی آزاد کر دی یا اپنی حصہ کے قدر اوس غلام سی کموالی اور اوس غلام
کی اولاد زید اور عمر دونوکو ملیگی یا عمر زید سی اپنی حصہ کی قدر کا روپیہ لے اگر
زید تونگر ہوا اور پہر زید اوس غلام سی اوسقدر لے لے تو اسصورت مین ولا کا
حق زید ہی کو ملیگا مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکو نکا ایک غلام ہے اور زید
گواہی دیتا ہے کہ عمر نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور عمر گواہی دیتا ہی کہ زید نے
اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ غلام دونوکو کما دی مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکو نکا
ایک غلام ہی اور زید نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر آدی تو فلانی روز یہہ غلام
آزاد ہی اور عمر نے کہا کہ اگر بکر مکان کے اندر نہ آدی تو فلانے روز یہہ غلام
آزاد ہی سو وہ دن گذر گیا اور معلوم نہین کہ وہ بکر مکان کے اندر آیا یا
نہین تو وہ غلام آدہا آزاد ہو گیا اور آدہے دام زید اور عمر دونون کو
کما دی اور اگر زید نے قسم کہائی کہ جو فلانے روز بکر مکانمین آدی تو میرا

۱

غلام آزاد ہی اور عمر نے قسم کہائی کہ اگر فد انی ... بکر کا نہین نہ آدہی تو میرا غلام
آزاد ہے سو وہ دن گذر گیا اور بکر کا آنا نہ ... نا معلوم نہیں ... تو کوئی آزاد نہوا
اکہ وہ زید کا بیٹا تہا تو ...
مسئلہ اگر زید اور عمر دونون نے ایک غلام مول لیہ ... احصہ آزاد
کا حصہ آزاد ہوگیا اور زید پر عمر کے حصہ کا ضمان نہین اب عمر یا تو اپنے ...
کری یا اوس غلام سے کموالے مسئلہ اگر آدہا غلام ایک اجنبی نے خریدا
باقی آدہا اوس غلام کے باپ نے خریدا اور یہہ باپ تونگر ہے تو وہ اجنبی
اوس باپ سے ضمان لے یا اوس غلام سے کموالے مسئلہ اگر باپ نے اپنا
بیٹا آدہا مول لیا اوسی سے جسکے ملک مین وہ سب تہا تو اوس باپ پر ضمان نہین
مسئلہ اگر زید عمر بکر تین تونگر دنکا ایک غلام ہی اونمین زید نے اوسکو
مدبر کیا اور عمر نے آزاد کیا اور بکر چپ ہا تو بکر زید سے ضمان اپنی حصہ کا لے
اور زید عمر سے تہائی کا ضمان لے نہ اوسقدر کا ضمان جو زید سے بکر نے لیا
مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکون کی ایک باندی ہی سو زید سے عمر نے
کہا کہ یہہ تیری ام ولد ہی اور عمر نے انکار کیا تو وہ باندی ایک روز عمر کا کام
کیا کرے اور ایک روز بیٹھی رہا کرے مسئلہ ام ولد کی قیمت نہ کیجاوےگی
پہر دو شریکونکی اگر ام ولد ہے اور ایک نے آزاد کر دی تو اوسپر ضمان
نہین مسئلہ اگر زید کے تین غلام ہین اونمین سے دو غلام اوسکے سامنے آئی
اونسے کہا ایک تم مین کا آزاد ہی پہر ایک اونمین کا وہان سے چلا گیا اور تیسرا آیا

پھر زید نے اوس پہلے اتر نیسر سے کہا کہ ایک تم مین کا آزاد ہی پھر زید بدون بیان کئے مرگیا تو اوس غلام کی جو پہلے سے وہان موجود تھا تین چوتھائیان آزاد ہوئین اور وہ دو غلام آدھے آدھے آزاد ہوے اور اگر موت کی بیماری مین یہہ ہوا تھا اور یہہ تین غلام ہی اوسکا ترکہ رہا تو اون تینونکی تہائی تہائی پر یہہ حکم جاری کرینگے مسئلہ اگر زید کے عمر اور بکر دو غلام ہین اور زید نے کہا کہ ایک تم مین کا آزاد ہے اور بیان نکیا کہ کون پھر اونمین سے عمر کو بیچا یا عمر مرگیا یا آزاد کر دیا یا مدبر کیا یا کسیکو دیڈالا تو اوس پہلی کہنی کی بموجب بکر آزاد ہوگیا اور اگر دو باندیون سے یون کہا تھا پھر ایک کو اونمین سے اپنی صحبت مین رکہا تو دوسری آزاد نہو جاویگی ہان اگر اس طرح سے طلاق مبہم دی تھی دو عورتونمین پھر ایک کے ساتھہ صحبت کی یا ایک مرگئی تو دوسری عورت پر طلاق ہوگئی مسئلہ اگر زید نے اپنی باندی سے کہا کہ پہلا لڑکا اور جو بیٹی جنے تو تو آزاد ہی سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنی اور پہلا معلوم نہین تو وہ لڑکا غلام ہی اور وہ باندی اور لڑکی آدھی آدھی آزاد ہین مسئلہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ زید نے اپنے دو غلامونمین سے یا دو باندیونمین سے ایک کو آزاد کیا ہے تو گواہی لغو ہی ہان اگر گواہی دی کہ موت کی بیماری مین دومین سے ایک کو آزاد کیا ہی یا گواہی دی کہ دو عورتونمین سے ایک کو طلاق دی تو البتہ گواہی مانی جاویگی باب الحلف بالعتق

یعنی آزاد کرنے پر قسم کا بیان مسئلہ اگر زید نے قسم کہا ہی کہ جو مین اس مکان
مین بیٹھون تو اوسدن جو میرا غلام ہو وہ آزاد ہی تو جو غلام اوسکا اوسدن کہ
جسدن وہ اوسمکانمین بیٹھو اس قسم کے بعد وہ آزاد ہو جاوی اور اگر یہہ کہا
کہ اوسدن جو میرا غلام ہو تو اس قسم سی پہلے کا جو غلام ہوگا وہ اوسکی اوس
مکانمین بیٹھنی سی آزاد ہو جاویگا مسئلہ مملوک کی لفظ کہنی سے حمل نہین شامل
ہوتا ہی پہر اگر زید نے کہا کہ جو میرا مملوک ہو وہ کل آزاد ہے اور اوسکا ایک
غلام تہا اور باندیکو ایک حمل تہا سو وہ باندی جنی اور کل ہوا تو وہ جو پہلے
سے قسم کیوقت اوسکا غلام تہا وہی آزاد ہوا مسئلہ اگر زید نے یون کہا
کہ جو میرا غلام ہے وہ پرسون آزاد ہی یا یون کہا کہ جسکا مین مالک ہون وہ
پرسون آزاد ہی اور ایک غلام تہا اوسکا اور ایک غلام اور مول لیا پہر پرسونکا
دن ہوا تو وہی غلام جو قسم کیوقت اوسکا تہا آزاد ہوگا اور جو بعد قسم کے
خریدا تہا وہ نہین مسئلہ اگر کہا کہ جس غلام کا مین مالک ہون وہ میرے
مرنیکے بعد آزاد ہی اور اسوقت مین اوسکا ایک غلام تہا پہر اوسنی اور ایک
غلام مول لیا اور مرا تو وہ دونون غلام اوسکی تہائی مال سی آزاد ہو جاینگی
باب العتق علے جعل یعنی مالکی کی بدلے غلام کی آزاد کرنیکا بیان مسئلہ
اگر زید نے اپنی غلام کو کچھ مال کے بدلے آزاد کیا اور غلام نے مال دینا قبول
کیا تو آزاد ہو گیا اور اگر یون کہا تہا کہ اگر تو اتنا مال ادا کرے تو تو آزاد ہی

تو وہ غلام ماذون ہوگیا اور جب اپنا مال مالک کو لا دیوے تو آزاد ہو جاوے
مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام سے کہا کہ تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہی ہزار
روپیہ کے بدلے پھر زید کے مرنیکے بعد اگر غلام نے ہزار روپئے قبول لے
تو آزاد ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے اگر تو میری
برس روز تک خدمت کر دی اور غلام نے مانا تو وہ غلام آزاد ہے اور ایک برس
تک زید کی خدمت کر دی پھر اگر خدمت سی پہلے ہی زید مر گیا تو وہ غلام اپنی
قیمت اوسکی وارثونکو دی مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تو اپنی پاس کی باندی
کو ہزار روپئے پر میرے ذمہ پر آزاد کر دی اس شرط پر کہ میری ساتھ اسکا
نکاح کر دی سو عمر نے آزاد کر دی اور اُس باندی نے نکاح سی اوسکی ساتھ
انکار کیا تو وہ مفت آزاد ہو گئی اور اگر یونکہا تہا کہ میری طرفسے آزاد کر تو ہزار
روپیہ کو اوسکی قیمت پر مہر مثل پر پھیلا دینگے اور جسقدر قیمت پر اوسمین سے آدیگا
اوسقدر عمر زید کو دیدی باب التدبیر یعنی غلامونکو مدبر کرنیکا بیان
مسئلہ مطلق موت پر آزاد ہونیکو اٹکانا اسکو مدبر کہتی ہین مثلاً اپنی غلام سی
کہا کہ جب مین مرون تو تو آزاد ہی یا یونکہا کہ جسدن مین مرونگا تو تو آزاد ہے
یا کہا کہ تو آزاد ہی میرے مرنیکے بعد یا کہا کہ تجکو مین نے مدبر کیا یا کہا کہ تو مدبر
ہے تو وہ غلام مدبر ہوگیا اوسکو بیچنا یا کسیکو وہ غلام ہبہ کرنا جائز نہین
مسئلہ مدبر سی مالک اپنا کام لے یا مزدوری کرادی اور باندی ہو تو اوسکی

[illegible]

کرا دین سی صحبت کری یا کسی سی نکاح کر دی اور جب مالک مری تو مدبر اوسکی تہائی
مال سی آزاد ہو جاوی یعنی اگر وہ غلام سو روپیہ کا اور دو سو کا اور مال بہی مالک
چہوڑ مرا تو وہ مفت آزاد ہی اور اگر اور کچہہ مال سوا اُس غلام کے نہین ہی تو وہ
غلام اپنی قیمت کے دو حصہ وارثونکو کما دی اور اگر مالک مدیون تہا اسقدر کہ
کل قیمت غلام کے دین مین جاوی تو وہ غلام اپنی کل قیمت کما دی مسئلہ
اگر زید نے اپنی غلام سی کہا کہ اگر مین اسی بیماری مین مرجاؤن یا کہا کہ اس سفر
مین مرجاؤن یا کہا کہ دس برس تک مرون تو تو حُر ہی یا کہا کہ فلانے کی مرنے
کے بعد تو آزاد ہے تو ایسے غلام کو میان چاہی تو بیچ ڈالے چاہی کسیکو
ہبہ کر دی اور جب وہ شرط پائی جاوی تو وہ غلام آزاد ہی باب الاستیلاد
یعنی ہہلی کے مسئلی مسئلہ اگر باندی اپنی میان سی اولاد جنی وہ اُم ولد
ہوتی تو اوسکو بیچنا اور کسیکو اوسکا تملیک کرنا جائز نہین مسئلہ اُم ولد سی
میان صحبت کیا کری اور کام لیا کری اور چاہی تو مزدوری کرا دی کسی کے
پاس نوکر رکہدی چاہی اوسکو کسی سی بیاہ دی مسئلہ باندی کی اگر پہلوٹی
اولاد پیدا ہوا اور میان اوسکو اپنی اولاد نہ بتادی تو وہ اولاد میان کی نہ
ٹہریگی اور اگر میان اپنی اولاد بتادی تو وہ اولاد میان ہی کی ٹہری پہر
جب دوسری بار اوسکی اولاد ہو تو میان اگرچہ اپنی نہ بتادی مگر میان ہی
کی ٹہریگی ہان اگر میان انکار کری کہ یہہ اولاد مجہہ سی نہین ہی تو البتہ میانکی

نہ ٹھہریگی مسئلہ میان کے مرنے پر ام ولد کل مال سے آزاد ہوجائیگی اور
اگر میان قرضدار مرا تو وہ دین والون کے لئے کمائی مسئلہ اگر نصرانی کی
ام ولد مسلمان ہوگئی تو وہ بالکل قیمت اوس نصرانی کو کما دے مسئلہ اگر زید
نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سو اولاد ہوئی پھر زید نے اوس باندیکو مول
لیا تو وہ زید کی ام ولد ہوئی مسئلہ اگر زید اور عمر دو شریکونکی ایک
باندی ہے کہ اوسکی اولاد پیدا ہوتی اور زید نے دعوی کیا کہ یہ اولاد
مجھہ سے ہے تو وہ اولاد زید کی اور وہ باندی زید کی ام ولد ٹھہری اور
زید باندی کی آدہی قیمت اور آدہا عقر عمر کو دے اور اولاد کی قیمت نہ دیگا اور
اگر زید اور عمر دونون نے وہ اولاد ساتھی اپنی بتائی تو وہ اولاد اون
دونونکی ٹھہری اور باندی دونونکی ام ولد ہوتی اور ہر ایک پر آدہا عقر دینا
آویگا مگر بسبب اسکے کہ ہر ایک کا دوسرے پر آتا ہے کوئی کسیکو نہ دیگا اور یہ بیٹا ہر ایک
سے میراث پاویگا باپ کی اور ہر ایک اوس لڑکے کی میراث پاویگا بیٹے کی
مسئلہ اگر مکاتبہ باندی کی اولاد ہوئی اور میان نے وہ اپنی بتائی اور
اوس مکاتبہ باندی نے میان کو سچا بتایا تو وہ اولاد میان کی ٹھہری
اور میان عقر اور اوس اولاد کی قیمت اوس باندی کو دے اور وہ باندی
ام ولد نہ ٹھہریگی اور اگر اوس باندی نے میانکو جھوٹا بتلایا تو وہ اولاد
میان کی نہ ٹھہریگی کتاب الایمان یعنی مضبوط کرنا ایک جانب کا دو جانب

بیان قسمونکے

خبر ہے قسم سے یعنی جہوٹ اور سچ کا اوسکی نام سے جسکی قسم کہائی مسئلہ
پہلی بات پر قصداً جہوٹی قسم کہانیکو غموس کہتے ہین سو ایسی قسم کہانے والا
گنہگار ہوتا ہی مگر اوسپر کفارہ نہین مثلاً یون جہوٹ کہا کہ قسم خدا کی کہ کل زید
یہان آیا تہا حالانکہ وہ نہ آیا تہا مسئلہ اگر پہلی بات پر جہوٹی قسم کہائی اس
گمان پر کہ یہہ سچ ہے تو یہہ قسم لغو ہی ایسی قسم کہانیوالا گنہگار نہین مثلاً یون
قسم کہائی کہ قسم خدا کی کل زید یہان آیا تہا اور اسکو یہہ گمان تہا کہ وہ آیا
تہا حالانکہ وہ نہ آیا تہا مسئلہ اگر آیندہ بات پر قسم کہائی تو یہہ قسم منعقدہ ہی
مثلاً یونکہا کہ قسم خدا کی فلانا کام مین کرونگا یا قسم خدا کی مین فلانا کام نکرونگا
پہر اگر اس قسم کے برخلاف کیا تو کفارہ دینا آویگا اگرچہ بہولے سے قسم
کہائی یا کسیکی زبردستی کرنے سی قسم کہائی یا برخلاف قسم کے کام کیا بہول کی
سی یا کسیکی زبردستی سی مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم اللہ کی یا رحمن کی یا رحیم کی
یا اللہ کی عزت کی یا اللہ کے جلال کی یا اللہ کی کبریائی کی یا کہا مین قسم
کہاتا ہون یا کہا مین حلف کرتا ہون یا کہا اشہد اگرچہ اشہد کے ساتہہ باللہ
کے لفظ نکہے یا اللہ کی بقا کی قسم یا اللہ کے عہد کی یا اوسکی میثاق کی یا کہا
کہ اگر ایسا کرون تو مجہپر نذر ہی یا اللہ کی نذر ہی یا کہا کہ ایسا کری تو وہ شخص کافر ہی تو یہہ قسم ہوئی
مسئلہ یا یونکہا کہ اللہ کی علم کی قسم یا اوسکی غضب یا اوسکی ناخوشی کی یا کہا اسکی رحمت
کی یا نبی کی یا قران کی یا کعبہ کی یا حق اللہ کی یا کہا اگر مین یہہ کام کرون تو مجہہ پر اوسکا

غضب ہویا اوسکی ناخوشی ہو یا کہا کہ اگر مین یون کرون تو مین زانی ہون یا چور ہون یا شراب پینی والا ہون یا سود خوار ہون تو یہہ قسم نہوئی مسئلہ قسم کے لئی تین حرف مقرر ہین ب و ت جیسی کہا باللہ واللہ تاللہ اور کبھی ظاہر مین یہہ حرف عربی مین نہین بھی لاتے ہین مثلاً یون کہا اَللہِ لَاَفعَلَنَّ کَذَا تو اِسکی معنی یہی ہوئی کہ قسم خدا کی مین ایسا کرونگا مسئلہ قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا دس فقیرونکو کہانا کہلا وی جیسی ظہار مین یا دس فقیرونکو کپڑا پہنا دی ایسا جس سی اکثر بدن اونکا ڈہک جاوی پہر اگر اون مین کسی کام کا بھی مقدور نہو تو تین روزی لگاتار رکہی مسئلہ قسم کے نہ تہنی سے پہلی کفارہ نہ دی مسئلہ اگر کچہہ گناہ کا کام کرنے پر قسم کہای تو وہ کام نکری اور قسم کا کفارہ دی مسئلہ کافر پر قسم کا کفارہ نہین اگرچہ جب مسلمان ہوا تب اوس سی وہ قسم ٹہہی مسئلہ اگر اپنی مملوک چیز اپنی اوپر حرام کرلی تو وہ چیز حرام نہین ہوگئی مگر جب اوس چیز کو اپنی اوپر مباح کیا چاہی تو کفارہ دی مسئلہ اگر یونکہا کہ جو حلال ہین وہ سب مجہپر حرام ہین تو اس کہنی سی کہانی پینی کی چیزین قسم مین آوینگی مگر فتوی اسبات پر ہی کہ کہنی والے کی جورو پر بے نیت طلاق بائن پڑیگی مسئلہ اگر نے قید منت مانی تو اوسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر کسی شرط پر منت لگائی تو جب شرط پائی جاوی تب اوسکا ادا کرنا واجب ہی مسئلہ اگر قسم کہائی اور اوس سے ملاہی ہوا انشاء اللہ تعالے کہا تو وہ قسم رائگان ہوگئی ؁

باب الیمین فی الدخول و السکنی وغیر ذالک یعنی مکانکی اندر جانے اور رہنے وغیرہ کی بابت قسمونکا بیان مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین کسی کوٹہرمین نہ بیٹھونگا پہر وہ کعبہ کے اندر یا گرجا کے اندر یا کنیسہ کے اندر یا دہلیز یا صفہ کے اندر یا چہجہ کے نیچے گیا تو اوسنے قسم نہ توڑی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین کسی حویلی مین نہ بیٹھونگا اور ویران حویلی مین گیا تو حانث نہوگا اور اگر یون قسم کہائی تھی کہ مین اس گہر مین نہ بیٹھونگا اور جب وہ گہر ویران ہوگیا تب اوسمین گیا تو حانث ہوگا پہر وہ ویرانہ مکان بنگیا اور اوسمین یہہ گیا تو بھی حانث ہوگا اور اگر اوس گہر کو باغ یا مسجد یا حمام بنا ڈالا یا ایسا گہر بنایا کہ وہ اوس گہر کیطرح نہین ہی پہر اوسمین یہہ گیا تو حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ اس حویلی مین مین نہ بیٹھونگا پہر اوسکی چہت پر ٹہرا تو حانث ہوگا اور اگر اوس حویلی کے دروازہ کے طاق مین ٹہرا تو حانث نہوگا مسئلہ اگر زید کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اوسنے قسم کہائی کہ یہہ کپڑا مین نہ پہنونگا اور اوسیوقت وہ کپڑا اوتارا تو حانث نہوگا اور توقف کیا تو حانث ہوگا اسیطرح اگر جانور پر سوار ہی اور قسم کہائی کہ مین اسپر سوار نہونگا پہر اوسیوقت اوتر پڑا تو حانث نہین اور توقف کیا تو حانث ہی اور مکانمین موجود ہی اور قسم کہائی کہ مین اس مکانمین نہ رہونگا پہر اوسیوقت اوسمین سی نکلا تو حانث نہین اور توقف کیا تو حانث ہی مسئلہ اگر ایک مکانمین زید موجود ہی اور اوسنے قسم کہائی کہ مین

اس گہر مین نہ آؤنگا پہر اوسمین اگرچہ توقف کیا تو حانث نہین ہان اگر اوسمکان
سے باہر گیا اور پہر اوسمین مبٹہا تو حانث ہی مسئلہ اگر حویلی یا کوٹہری
یا محلہ کی بابت قسم کہائی کہ مین اسمین نرہونگا پہر یہہ وہان سی نکل گیا مگر اسکا
اسباب اور گہر کے لوگ اوسمین رہی تو یہہ حانث ہی اور اگر یہہ قسم کہائی کہ
مین اس شہر مین نرہونگا اور نکل آیا مگر اسباب اور گہر کے لوگ وہین رہے تو
حانث نہین مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین یہان سی نہ نکلونگا اور اوسکے
کہنی سی اور دن نے اوسکو وہان سی اوسکا اسباب لادکر نکالا تو وہ حانث نہین
اگرچہ دلین راضی تہا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جنازی کے سوا اور کام کو باہر نہ نکلونگا
پہر جنازہ کو نکلا اور دوسرا کام بہی کیا تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ
مکہ کیطرف سفر نکرونگا یا نجاونگا پہر مکہ کے ارادہ پر گہر سی نکلا اور پہر لوٹ آیا
تو حانث ہی اور اگر یونکہا تہا کہ مکہ کو نجاونگا اور گہر سی مکہ کے جانے کے
ارادہ پر نکلا اور پہر لوٹ آیا تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ فلانی جگہہ
مین جاؤنگا پہر مرگیا اور وہان نگیا تو مرتے وقت حانث ہوا مسئلہ اگر
قسم کہا کر کہا کہ اگر استطاعت ہوگی تو کل مین فلانی جگہہ جاونگا تو اس استطاعت
سے مراد صحت لیجاویگی اور اگر وہ کہی کہ استطاعت میری مراد قدرت ہی
تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک سچا ہی مگر دنیا مین قاضی نمانیگا مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ فلانا شخص باہر نہ نکلیگا مگر میری اجازت سی تو ہر دفعہ باجازت

نہ نکلنے کے لئے اجازت چاہیئے اور اگر یونکہا تہا کہ باہر نکلیگا جبتک مین اجازت نہ دون
یا کہا کہ تا کہ مین اجازت دون تو ایک ہی بار کے نکلنے کو اجازت چاہیئے مسئلہ
اگر خاوند نے اپنی جورو سے جو اوسوقت نکلا چاہتی تہی کہا کہ اگر تو نکلی تو تجہپر طلاق
ہے پہر اگر وہ ویسی ہی نکل چلی گئی تو اوسپر طلاق ہو گئی اور اگر تہوڑی دیر ٹہہر کر
نکلی تو طلاق نہوئی اسیطرح اگر کوئی زید کے غلام کو مارا چاہتا تہا سو زید نے کہا
کہ اگر مارا تو یہہ غلام آزاد ہی پہر اوسنے ایکساعت ٹہہر کر مارا تو آزاد نہوا مسئلہ
اگر زید نے عمر سے کہا کہ بیٹہہ اور میرے پاس صبح کا کہانا کہا عمر نے کہا کہ اگر صبح کا
کہانا مین کہاؤن تو میرا غلام آزاد ہی پہر عمر اپنے گہر گیا اور صبح کا کہانا وہان کہایا
تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین زید کے جانور پر سوار نہونگا پہر زید کے
ماذون غلام کے جانور پر سوار ہوا اور غلام پر دین ہے کہ اوسکی قیمت ادا کرنیکو
مستغرق ہے تو یہہ حانث نہوگا اور اگر اوسپر دین مستغرق نہین ہی اور اوسنے زید
ہی کے جانور خاص کی نیت کی تہی تو یہہ حانث نہین اور اگر نیت خاص جانور کی
نہین کی تہی تو حانث ہوگا

باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام

یعنی کہانے اور پینے اور کپڑا پہرنے اور باتین کرنے وغیرہ کی بابت قسمونکا بیان
مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین چہوہارے اس درخت سے نکہاؤنگا تو اوسی درخت کا
چہوہارا کہانیسے حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ کچا خرما نکہاؤنگا پہر پکا ہوا
کہایا یا قسم کہائی کہ تر خرما نہ کہاؤنگا پہر سوکہا ہوا کہایا یا قسم کہائی کہ اِس کا

وہ دودہ نہ کہاؤنگا پہر اوسکا دہی کہایا تو حانث نہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ مین
اس لڑکے سی نبولونگا پہر وہ جوان ہوا تو اوس سی بولا یا قسم کہائی کہ اس جوان سی نبولونگا پہر وہ
بڈہا ہوا تو اوس سی بولا یا قسم کہائی کہ اس حلوان کو نکہاؤنگا پہر جب وہ بکرا ہوا تب کہایا تو حانث نہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ رطب یا بسر نکہاؤنگا یا کہا کہ رطب نکہاؤنگا اور نہ بسر تو مذنب کہانیسی
حانث ہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ مین رطب نہ مول لونگا پہر بسر کا خوشہ مول لیا جسمین
رطب بہی تہی تو حانث نہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ گوشت نکہاؤنگا اور مچہلی
کہائی تو حانث نہوگا اور سور کا یا آدمی کا گوشت کہایا یا کسیکی کلیجی یا اوجہڑی
کہائی تو حانث ہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ چربی نکہاؤنگا اور جانور کی پیٹہ پر کی
چربی کہائی تو حانث نہوگا **مسئلہ** اگر گوشت یا چربی کے نہ کہانیکی قسم کہائی
تو چوتڑ پر کی چکتی کہانے سی حانث نہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ مین یہہ گیہون
نکہاؤنگا پہر اوسکی روٹی کہائی تو حانث نہوگا اور اگر قسم کہائی کہ مین آٹا نکہاؤنگا
اور اوسکی روٹی کہائی تو حانث ہوگا اور اگر وہی آٹا پہانکا تو حانث نہوگا **مسئلہ**
اگر قسم کہائی کہ روٹی نہ کہاؤنگا تو جس روٹی کہانیکی اوس شہر والونکی عادت ہوگی
ویسی روٹی کہانے سی حانث ہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ بہونا ہوا یا طبیخ نکہاؤنگا
تو گوشت کہانیسی حانث ہوگا **مسئلہ** اگر قسم کہائی کہ بہونا ہوا یا طبیخ نکہاؤنگا تو گوشت کہانیسی حانث ہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ سری نکہاؤنگا تو وہ سری جو اوس شہر مین بکارتی ہی کہانیسی حانث ہوگا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ میوہ نکہاؤنگا تو سیب اور خربزہ اور کشمش کہانیسی حانث ہوگا انگور

اور انار اور چھوہارے اور ککری اور کھیرے کھانے سے نہین مسئلہ اگر
قسم کھائی کہ سالن نہ کھاؤنگا تو اون چیز کے کھانے سے جو روٹی کے ساتھ کھایا
کرتے ہین حانث ہوگا جیسے سرکا اور نمک اور زیت مگر گوشت اور انڈہ اور پنیر
سالن نہین ہے مسئلہ صبح سے ظہر تک کی کھانیکو غدا اور ظہر سے آدھی رات
تک کے کھانیکو عشا اور آدھی رات سے صبح تک کی کھانیکو سحور کہتے ہین مسئلہ
اگر قسم کھائی کہ مین نے کھایا یا پیا تو میرا غلام آزاد ہی تو کوئی پوشاک پہنی یا کسیطرح کا
کھانا کھایا دی یا کچھ پیئے تو غلام آزاد ہوجاویگا اور اگر وہ کہی فلانی پوشاک یا فلانا
کھانا یا فلانی چیز پینا میرا مطلب قسم مین تھا تو اوسکا کہنا معتبر نہین اور اگر یون قسم کھائی
تھی کہ اگر مین نے کپڑا پہنا یا کھانا کھایا یا پینے کی چیز پی تو میرا غلام آزاد ہی پہر وہ
کہی کہ میری مراد اسی معین پوشاک اور معین کھانا اور فلانی قسم کا پینا تھا تو اللہ تعالی
کے نزدیک وہ سچا ہی مگر قاضی اوسکا اعتبار نکریگا مسئلہ اگر کہا کہ مین گنگا سے پانی
نہ پیونگا تو وہ چلو سے گنگا سے پانی پیئے تو حانث ہوا اور برتن سے نہین اور اگر یون قسم
کھائی تھی کہ گنگا کا پانی نہ پیونگا تو کسیطرح چاہے کسی برتن مین اوسکا پانی پئے تو حانث ہو
مسئلہ اگر یون قسم کھائی کہ اس کوزہ کا پانی اگر مین آج نہ پیون تو میرا غلام آزاد
ہے اور اوس کوزہ مین پانی نہ تھا یا تھا اور پھوڑ ڈالا یا اسنے آج کی قید نہ لگائی تھی
اور کوزہ مین پانی نہ تھا تو یہہ حانث نہوگا اور اگر آج کی قید لگائی تھی اور پانی بھی
تھا مگر پہر پھوڑ ڈالا تو یہہ حانث ہوگا مسئلہ اگر قسم کھائی کہ مین آسمان پر چڑہ جاؤنگا

یا یہہ کہ مین اس پہر کو سونا کر دونگا تو اوسیوقت حانث ہو گیا مسئلہ اگر زید نے
قسم کہائی کہ مین عمر سے نبولونگا پہر اوسکو پکارا اور وہ سوتا تہا سو اوسکو جگایا
تو حانث ہوا یا قسم کہائی کہ مین عمر سے نبولونگا مگر اوسکی اجازت سی پہر عمر نے
اجازت دی مگر زید کو معلوم نہوئی اور زید نے عمر سے بات کہی تو زید حانث ہوا
مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین فلانے سے مہینا بہر تک نبولونگا تو جس وقت قسم
کہائی اوسیوقت سی مہینا شمار کرینگے مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین
بات نکرونگا تو قران یا تسبیح پڑہنے سے حانث نہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ
جس دن مین عمر سے بات کرون اوسدن میرا غلام آزاد ہے تو رات اور دن
اوسمین سب آگئی اور اگر وہ کہے کہ میری مراد دن ہی ہے تو وہ سچا مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ جو مین رات کو فلانے سے بات کرون تو غلام میرا آزاد ہے تو رات ہی کو
اُس سی بات کرنیسی آزاد ہوگا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جو مین زید سی بات کرون مگر یہہ
کہ بکر سفر سی آجاوے یا یونکہا کہ مگر کہ بکر اجازت دیو یا تاکہ بکر اجازت دے تو میرا
غلام آزاد ہے پہر زید سی بات کری بکر کے آنے سے یا اجازت سے پہلے تو حانث
ہوا اور اگر بعد بکر کے آنے یا اجازت کی بات کری تو حانث نہوا اور اگر بکر مر گیا تو قسم
ہی جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین عمر کا کہانا نکہاؤنگا یا عمرو
کی حویلی مین نجاؤنگا یا اوس کا کپڑا نہ پہنونگا یا اوس کے جانور پر سوار نہونگا
یا اوسکے غلام سے بات نکرونگا اگر یہہ سب اشارہ کرکے کہا چیزونکی طرف اور یہہ

چیزین عمرکی ملک سی جاتی ہین تب زید نے وہ کہانا کہایا اور اوس حویلی مین گیا اور وہ کپڑا پہنا اور اوس جانور پر چڑہا اور اوس غلام سے باتین کرین تو حانث نہوا اور اگر اشارہ نکیا تہا اور عمرو کی ملک سی جب یہہ چیزین جاتی رہین تب یہہ شرط موجود ہوئی تو حانث نہوگا اور اگر عمرو کی ملک مین یہہ چیزین بعد یہ کے قسم کے آئین اور اشارہ کیا تہا اور شرط پائی گئی تو زید حانث نہین اور اگر اشارہ نکیا تہا تو حانث ہے مسئلہ اگر اشارہ کرکے قسم کہائی کہ مین زید کے اِس دوست سی یا زید کی اِس عورت سی بات نکرونگا پہر جب دوستی دوست سے اور نکاح عورت سی جاتا رہا تب بات کی تو حانث ہوگا اور اگر اشارہ نکیا تہا تو حانث نہوگا اور زید نے بعد اِسکے قسم کے نکاح کیا اور اوسنے اشارہ نکیا تہا اور اوس عورت سے بات کی تو حانث ہوگا مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مین اِس چادر والی سے بات نکرونگا پہر اوسنے وہ چادر بیچڈالی اور زید نے اس سے بات کی تو حانث ہوگا مسئلہ زمان اور حین کا مطلب چہہ مہینے مسئلہ اَلدَّہر اور اَلاَبَد کا مطلب ساری عمر مسئلہ دہر کا مجمل ہے مسئلہ اَلاَیّام دس اور اَیَّام کثیرہ دس روز اور اَلشُّہُور دس مہینے اور اَلسُّنُون دس برس اور اَیَّام تین دن اور شُہُور تین مہینے اور سُنُون برس باب الیمین فی الطلاق والاعتاق یعنی طلاق اور اعتاق کی بابت قسم کہانیکا بیان مسئلہ اگر اپنی جورو سے کہا کہ اگر تو جنے تو تجکو طلاق ہے پہر اگر وہ مرا ہوا بچا جنے تو

باب الیمین فی الطلاق والاعتاق

طلاق ہوگئی اور اگر باندی سے کہا تھا کہ اگر تو جنے تو وہ جیتا ہوا آزاد ہوگا مسئلہ
اگر زید نے کہا کہ پہلے جو غلام کہ میری ملک ہو سو وہ آزاد ہے پہر وہ ایک غلام کا
مالک ہوا تو وہ غلام آزاد ہوگیا اور اگر پہلے وہ دو غلاموں کا مالک ہوا پہر اور
کا تو کوئی بھی اون میں سے آزاد نہوا اور اگر یوں کہا تھا کہ پہلے جس اکیلے غلام
کا میں مالک ہوں سو آزاد ہے تو یہہ تیسرا آزاد ہوگیا مسئلہ اگر یوں کہا کہ اخیر
غلام جسکا میں مالک ہوں تو وہ آزاد ہے پہر ایک غلام کا مالک ہوا پہر اور ایک کا
مالک ہوا اور مالک مر گیا تو یہہ پچہلا غلام جب سے اوسکی ملک میں آیا تھا تب سے
آزاد ہے مسئلہ اگر یوں کہا کہ جو غلام مجکو فلانی بات کی خوشخبری سناوے وہ آزاد ہے
پہر اوسکے تین غلاموں نے اوسکو اوس بات کی خوشخبری سنائی اگر آگے پیچہے
سنائی تو پہلا آزاد ہے اور اگر ساتہہ ہی سنائی تو تینوں غلام آزاد ہیں مسئلہ
اگر زید نے کفارہ ادا ہونیکی نیت پر اپنے باپ کے غلام کو مول لیا تو کفارہ
ادا ہوگیا اور اگر ایسے غلام کو مول لیا جسکی قسم کہائی تہی کہ اگر میں تجکو مول
لوں تو تو آزاد ہے تو کفارہ ادا نہوا مسئلہ اگر زید کی باندی عمرو کے نکاح میں
ہے اور اولاد جنی اور عمرو نے اوس سے کہا کہ اگر میں تجکو مول لیلوں تو تو آزاد
ہے میری قسم کے کفارہ میں پہر مول لیا تو آزاد تو ہوگئی مگر کفارہ ادا ہوا
اور یوں قسم کہائی کہ اگر میں باندی کو سہیلی کردن تو وہ آزاد ہے اور ایک
باندی اوسکی تہی اوسکو سہیلی کیا تو وہ آزاد ہوگئی اور اگر سوگند کے بعد باندی

مول لیکر بیہلی کی تو وہ آزاد نہوگی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جتنی میری غلام ہین
سب آزاد ہین توسب غلام اور ام ولد اور مدبر آزاد ہوگئی مگر مکاتب نہین
آزاد ہوئے مسئلہ اگر زید کی تین جورو ہین اور اوسنے کہا اوسکو طلاق ہی
یا اسکو اور اسکو تو پہلی کو طلاق ہوئی اور پہلی دونو مین زید جسکو معین کرے
اوسکو اور یہی حکم ہے آزاد ہونے مین اور اقرار مبہم مین باب الیمین فی البیع
والشراء والتزوج والصوم والصلوۃ یعنی بیع اور شرا اور نکاح اور
روزہ اور نماز کے باب مین قسم کا بیان مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین نہ
بیچونگا یا نہ مول لونگا یا اجارہ نلونگا یا مال کے بدلے صلح نکرونگا اور یا بانٹ
نکرونگا یا جھگڑا نکرونگا یا اولاد کو نمار دونگا پہر اگر خود یہہ کام کئی تو حانث ہوگا
اور اگر اسکی وکیل نے یہہ کام اسکی کہنی سی کئی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم
کہائی کہ نکاح نکرونگا یا طلاق ندونگا یا خلع نکرونگا یا ازاد نکرونگا یا مکاتب
نکرونگا یا عمداً خون سی صلح نکرونگا یا ہبہ نکرونگا یا صدقہ ندونگا یا قرض ندونگا
یا قرض نہ لیونگا یا غلام کو نمارونگا یا ذبح نکرونگا یا مکان نہ بناؤنگا یا نہ سیونگا
یا کسیکے پاس دہروہر نرکہونگا یا کسیکی دہروہر اپنی پاس نرکہونگا یا عاریت ندونگا
یا عاریت نہ لیونگا یا دین ادا نکرونگا یا دین نہ لیونگا یا کپڑا نہ پہنونگا یا بوجھہ
نہ لادونگا پہر یہہ کام خود اوسنے کئی یا اسکی کہنی سی کسی نے کئی تو یہہ حانث ہوگا
مسئلہ اگر عمرو نے زید سی کہا کہ اگر مین بیچون یا تیری لئی یہہ کپڑا خریدون

یا اجارہ ہو تیری لئیے دون یا تیرے لئی رنگون یا تیری لئی سیون یا مکان تیری لئی بناؤن تو میرا غلام آزاد ہی پہر یہہ کام زید نے کہنی سی اوسکی لئی کئی تو حانث ہوگا وہ کپڑا اور زمین اوسکی ملک ہو یا نہو اور اگر یون کہا تہا کہ اگر مین کپڑا تیری لئیے بیچون پہر وہ کپڑا بیچا اوسکی اجازت سی یا نلے اجازت اوسکی دانست مین یا نلے دانست اوسکی تو حانث ہوگا اور مول لینے اور اجارے اور رنگنے اور سینے اور مکان بنانیکا بہی اس صورت مین یہی حکم ہے اور اگر وہ کپڑا اوسکی ملک نہین ہے تو حانث نہوگا اور کہا کہ جو مین تیری لئے گہر مین بیٹہون یا کہا کہ تیری لئیے لڑکے کو مارون یا کہا کہ مین تیرے لئی کہانا کہاؤن یا کہا کہ اگر مین تیری لئیے پانی پیون اور یہہ چیزین مملوک محلوف علیہ کی تہین اور عمر نے یہہ تصرفات آدمیون کئے تو حانث ہوگا اوسکی حکم سی کیا یا نے حکم اوسکے اور اگر مین کہاؤن تیرے لئے کہانا کہا یا یون کہا کہ اگر مین کہاؤن تیرے لئی کہانا دونوکا حکم برابری اور اس کہنی مین کہ اگر مین بیچون تیری لئی کپڑا یہہ نیت تہی کہ اگر مین بیچون کپڑا تیری لئے تو وہ سچا نہہ ہوگا اوسے، تہین جو اوسپر تخفیف نہو مسئلہ اگر کہا کہ جو بیچون اس غلام کو بیچون یا کہا کہ مول لون تو یہہ آزاد ہی پہر اختیار کی شرط پر بیچا تو حانث ہوا یعنی وہ غلام آزاد ہے اور اگر بیع فاسد یا بیع موقوف کے طور پر بیچا یا مول لیا تو بہی آزاد ہے اور بیع باطل کے طور پر بیچا یا مول لیا تو آزاد نہین مسئلہ زید نے کہا کہ اگر مین اس غلام کو نہ بیچون تو یہہ

ہزار وہی پہر اوسکو آزاد کردیا یا مدبر کیا تو حانث ہوا مسئلہ اگر ہندہ جورو
سنے خاوند سے کہا کہ تونے میری اوپر اور جورو کی تو خاوند نے کہا کہ جو
میری جورو ہی اوسپر طلاق ہے تو یہہ ہندہ جورو پر بھی طلاق ہوگئی مسئلہ
اگر کہا کہ میرے ذمہ سے چلنا بیت اللہ کیطرف یا کعبہ کیطرف تو پیدل جاکر
حج کرے یا عمرہ کرے پہر اگر سوار ہوا تو وہان قربانی دیوی اور اگر یونکہا تھا
کہ میرے ذمہ سے سفر کرنا یا جانا بیت اللہ کیطرف یا کعبہ کو تو چاہے سوار ہووے
چاہے پیدل جاوے اور یہی حکم ہے اوس صورتمین کہ کہا میری ذمہ پر ہی چلنا حرم
کیطرف یا صفا اور مروہ کیطرف مسئلہ اگر قسم کہائی کہ جو اسسال مین حج نکرون
تو میرا غلام آزاد ہے پہر اوسنی کہا کہ مین نے حج کیا اور دو مردونے گواہی
دی کہ اسنی کوفی مین قربانی کی تھی تو اوسکا غلام آزاد نہوا مسئلہ اگر قسم
کہائی کہ مین روزہ نرکہونگا تو اگر ایکساعت بھی روزہ کی نیت پر اپنی آپ کو
کہانی پینے سے روکے رکھا تو حانث ہوا اور اگر یونکہا کہ مین ایک روزہ
نرکہونگا یا ایکدن روزہ نرکہونگا تو اگر پورا دن بہر روزہ رکہے تو حانث ہو نہیں تو
نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین نماز نہ پڑہونگا تو ایک بھی پڑہنے سے حانث
ہوجائیگا اور اگر یونکہا تہا کہ ایک نماز نہ پڑہونگا تو دو رکعت پڑہنے سی حانث
ہوگا مسئلہ اگر عورت سی کہا کہ جو مین تیرا کاتا پہنون تو وہ ہدیہ ہی اور روئی
مول لی اور اوسنی کاتا اور اوسنی پہنا تو ہدیہ ہی مسئلہ اگر قسم کہائی

کہ بورنہ پہنونگا اور سونے کی انگوٹھی یا موتی کا ہار پہنا تو حانث ہی اور اگر
چاندی کی انگوٹھی پہنی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ زمین پر نہ بیٹھونگا
پہر بچھونے پر یا بورئے پر بیٹھا تو حانث نہین اگر قسم کہائی کہ اس بچھونے
پر نہ سوؤنگا پہر اوسپر اور بچھونا بچھایا اوسپر سویا تو حانث نہین مسئلہ اگر
قسم کہائی کہ اس تخت پر نہ بیٹھونگا پہر اوس تخت پر اور تخت بچھایا اوسپر بیٹھا
تو حانث نہین اور اگر اوسی تخت پر بچھونا بچھالیا یا بوریا ڈال لیا اوسپر بیٹھا
تو حانث ہے مسئلہ اگر قسم کہائی کہ اس بچھونے پر نہ سوؤنگا پہر اوس
بچھونے پر پلنگ پوش ڈال لیا اور سویا تو حانث ہوگا **باب الیمین فی الضرب
والقتل وغیر ذالک** یعنی مارنے یا مار ڈالنے وغیرہ کے مقدمہ مین قسم
کہانیکا بیان مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ اگر مین تجکو مارون یا تجکو
کپڑا پہناؤن یا تجہہ سے بولون یا تیرے پاس آؤن تو یہہ سب عمر کی زندگی تک
کو ہی اور اگر کہا کہ مین تجکو نہلاؤن یا اوٹھاؤن یا چہوؤن تو یہہ عمر کے مرنے
کے بعد بھی اگر کیا تو حانث ہوگا مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ مین
اپنی جورو کو نمارونگا پہر اوسکی بال پکڑکر کہینچے یا گلا گہونٹا یا کاٹ کہایا تو حانث
ہوا مسئلہ اگر زید نے قسم کہائی کہ جو مین عمر کو نہ مار ڈالون تو میرا غلام
آزاد ہی اور عمر مرچکا ہی سو اگر زید نے اوسکا مرنا جانکر یہہ قسم کہائی تو حانث
ہوا نہین تو نہین مسئلہ مدت قریب سے مراد ایک مہینے سے کم ہی اور بعید سے

[illegible]

مراد ایک مہینا اور اس سی زیادہ مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین آج فلانی کا
دین ادا کرونگا اور زیوف یا نبہرجہ یا ستحقہ دام ادا کئی تو قسم پوری ہوگئی
اور اگر رانگا یا ستوقہ ادا کیا تو قسم نہ نباہی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ آج مین
دین ادا کرونگا پہر داین کے ہاتھہ اوس دین کے بدلے اوسکو ن اسباب بیچا
اور داین نے قبضہ کرلیا تو حانث نہوا اور اگر داین نے وہ دین مدیون کو
بخشدیا تو حانث ہوگیا مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین اپنا دین ایکدرم کے سوا دوسرے
درم کے نہ لونگا پہر کچہہ اوسمین سی لیا تو حانث نہین ہان جب بالکل دین متفرق
لے تب حانث ہو مگر اگر تفریق ضروری واقع ہوگئی تو مضائقہ نہین مسئلہ
اگر قسم کہائی کہ میرے روپئے ہون مگر سو روپئے یا غیر سو روپئے کے یا
سوا سو روپئے کے تو میرا غلام حر ہے پہر اگر وہ سو روپئے یا اس سی کم کا
مالک ہی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم کہائی کہ مین فلانا کام نکرونگا تو ہمیشہ کو
نکرہی اور اگر کہا کہ کرونگا تو ایک ہی مرتبہ کرنے سی قسم اوتر گئی مسئلہ اگر حاکم
نے سوگند دلائی کہ ہر بدکار کا حال اوسکو بتایا کری تو اوس حاکم کی حکومت تک
کو یہہ قسم ہوئی مسئلہ اگر چیز دیڈالنی کی قسم کہائی پہر دیڈالی تو قسم پوری
ہوگئی اگرچہ موہوب لہ اوس چیز کو نہ لے بخلاف بیع کے کہ اوسمین مشتری
جب تک قبضہ نکری تب تک قسم نہ اوتریگی مسئلہ اگر قسم کہائی کہ ریحان
نہ سونگہونگا پہر گلاب کا پہول یا چنبیلی کا یا بنفشہ سونگہا تو حانث نہین مسئلہ

اگر قسم کہائی کہ پہول نہ سونگہونگا تو گلاب کا پہول نہ سونگہے مسئلہ اگر قسم کہائی
کہ نکاح نکرونگا پہر اور کسی فضولی نے اوسکا نکاح کردیا اور اوسنے زبانی اجازت
دی تو حانث ہوا اور اگر اشارہ سے اجازت دی تو حانث نہین مسئلہ اگر قسم
کہائی کہ زید کی حویلی مین نجاؤنگا تو حویلی زید کی ملک یا زید کے اجارے مین ہو
اوسمین نجاوے مسئلہ اگر قسم کہائی کہ میرے پاس مال نہین اور اوسکا مال
کسی مفلس پر یا تونگر پر قرض ہے تو وہ حانث نہین کتاب الحدود یعنی
بڑے گناہونکی دنیا مین سزاؤنکا بیان جو معین ہین مسئلہ جو سزا معین ہو
گنہگار پر اللہ تعالی کیواسطے اوسکو حد کہتے ہین مسئلہ جو فرج اپنی ملک مین
یا مشابہ ملک نہو اوسکے اندر عضو تناسل ڈالنے کو زنا کہتے ہین مسئلہ جب چار مرد
یون گواہی دین کہ زنا کیا تب زنا ثابت ہوا اور اگر یون گواہی دینگے کہ صحبت کی
یا جماع کیا تو نہین ثابت ہوا پہر ان چارون گواہون سے حاکم پوچہے کہ زنا کیا ہوتا ہے
اور کیسے کیا اور کہان کیا اور کب کیا اور کس عورت کے ساتھہ کیا پہر اگر ان
گواہون نے یہہ سب بیان کیا اور کہا کہ ہمنے اوسکو دیکہا تہا کہ اوسنے اوسکی ایسا گہسیڑا تہا
جیسے سرمہ دانی مین سلائی اور ان گواہونکا حال دریافت کرے حاکم ظاہر اور خفیہ
جب وہ گواہ عادل ٹہہرین تب حاکم مقدمہ مین زنا کا حکم کردے یا یون ہو کہ وہ
زنا کرنیوالا چار مرتبہ چار جلسونمین حاکم کے سامنے زنا کرنیکا اقرار کرے اور ہر بار
حاکم اوسکو پہیر دے اور اوس سے بہی پوچہے کہ زنا کسکو کہتے ہین اور تو نے کیونکر کیا

اور کہاں کیا اور کب کیا اور کس عورت سے کیا پہر جب وہ بیان کر دے تب آدمی
ثابت ہوا اور قاضی اوسپر حد جاری کرے پہر اگر وہ اپنے اقرار سے پہر گیا حد جاری
ہونے سے پہلے یا حد جاری ہونیکے درمیان مین تو چہوٹ جائیگا اور
اوس سے کچہہ مزاحمت نہوگی مسئلہ زنا کا اقرار کرنیوالے کو یون سکہلانا
کہ شاید تونے اوسکو بوسہ ہی دیا تہا یا تونے اوس سے مساس کیا تہا یا تونے
حلال جانکر اوس سے یون صحبت کی مستحب ہے مسئلہ اگر زنا کرنیوالا محصن ہے یعنی
ایسا ہے کہ اوسنے اپنی نکاحی کے ساتہہ کبہی صحبت کی ہے تو
اوسکو زنا کی سزا مین سنگسار کرین یعنی پتہرون سے مارین کہلے مکان مین کہڑا کرکے
اسقدر کہ وہ مر جاوے مرد ہو خواہ عورت ہو اور پہلے گواہ مارنا شروع کرین
پہر اگر گواہ مارنے سے انکار کرین تو حد اوسپر سے جاتی رہی اور اگر گواہ مارین
تو گواہونکے بعد حاکم مارے پہر اور لوگ مارین اور اگر گواہ نہون وہ زانی خود
مقر ہو تو پہلے حاکم مارے پہر اور لوگ مارین مسئلہ اگر زنا کرنیوالا محصن نہین
یعنی مجرد ہے کہ اوسنے اپنی نکاح کے ساتہہ کبہی صحبت نہین کی ہے اور حر ہے تو اوسکو سو
کوڑے مارینگے اور اگر غلام ہو تو پچاس کوڑے اور کوڑے مین سر سے پہنچہی او گرہ
نہو اور بہت زور سے اور بہت آہستہ نہ مارین اور جسپر یہہ حد جاری ہو اوسوقت
اوسکے کپڑے اوتار کے اوسکے بدن پر متفرق کوڑے مارین ہان سر پر اور منہہ پر
اور شرمگاہ پر نہ مارین اور مرد کی حد دونین کہڑا کرکے کوڑے مارین اور لٹاوین

نہین اور عورت کو ننگا نکرین مگر ہان پوستین اور روئی کا لباس جو وہ پہنی ہو تو
وہ لباس اوتار لین اور اوسکو بٹہلا کر اوسکی کوڑی مارین اور اگر سنگسار کرین
تو عورتنکو گڑہے مین بٹہلا کر سنگسار کرین اور مرد کو گڑہی مین نہ بٹہلاوین مسئلہ
بلا اجازت بادشاہ کے میان اپنی غلام پر حد جاری نکرے مسئلہ سنگسار کرنیکی
مقدمہ مین محصن اوسکو کہتے ہین جو حر عاقل بالغ مسلمان ہو کہ اوسنے صحیح نکاح
کرکے صحبت کی ہو ایسی ہی جورو کے ساتھہ مسئلہ یون نکرین کہ کوڑی بھی
مارین اور سنگسار بھی کرین اور یون بھی نکرین کہ کوڑی بھی مارین اور جلاوطن
بھی کرین مسئلہ اگر حاکم مناسب جانے اور کچہہ مدت تک زانی کو شہر سے نکالدے
تو درست ہی مسئلہ بیمار کو سنگسار تو کرینگے مگر جب تک کہ تندرست نہولیوے
تب تک اوسکی کوڑی نمارینگے اور حاملہ عورت جبتک نہ جنے تب تک اوسپر حد جاری
نکرینگے اور کوڑونکی سزا اوسکو تب ہو جب نفاس سے نکلی باب الوطی الذی
یوجب الحد او لا یعنی کس صحبت سے حد واجب ہوتی ہی اور کس سے نہین
مسئلہ جب صحبت کا محل مشتبہ ہو تو حد نہین آتی ہے اگرچہ صحبت کرنیوالا
حرام ہونیکا گمان رکہتا ہو جیسے اپنی بیٹی کی باندی سے صحبت کی یا پوتے کی
باندی سے صحبت کی یا جورو کو اشارہ کنایہ سے طلاق دی تھی اور وہ عدت
مین تھی اوس حالت مین اوس سے صحبت کی تو حد جاری نہین ہوگی اور جو اولاد
پیدا ہو وہ اوس زانی کی کہلاویگی مسئلہ اگر فعل مین شبہہ ہوا اور زانی نے

باب الوطی الذی یوجب الحد

جاناکہ یہہ مجکو حلال ہے جیسے تین طلاقون کی عدت والی عورت اور اپنے باپ
کی باندی یا اپنی جورو کی باندی یا اپنے میان کی باندی سکے ساتھہ زنا کیا تو حد
نہین مگر اولاد جو ہووہ اوس زانیکی نکہلائیگی مسئلہ اگر اپنے بھائی یا چچاکی
باندی کے ساتھہ صحبت کی تو حد اوسپر جاری ہوگی اگرچہ حلال جانکر کی ہو مسئلہ
اگر زید نے ایکعورت کو اپنے بچھونے پر پایا اور اوس سے صحبت کی تو حد
آویگی اگر زید کا نکاح زبیدہ سے ہوا اور عورتون نے ہندہ زید کے پاس
پونہچائی اور کہا یہی تیری جورو ہی سو زید نے اوس ہندہ سے صحبت کی تو حد
نہین مگر مہر دینا آویگا مسئلہ اگر اپنی محرم عورت سے نکاح کیا او صحبت کی یا
اجنبی عورت سے معین مقام کے سوا اور جگہہ سے کام نکالا یا کسیکے ساتھہ لواطت
کی یا کسی جانور کے ساتھہ حرکت کی یا دار الحرب مین یا باغیون کے ملک مین زنا کیا
تو حد نہین آویگی مسئلہ اگر کافر امان مانگ کر مسلمان کے ملک مین آیا اور
ذمیہ عورت سے اوسنے زنا کیا تو اوس کافر پر حد نہین مسئلہ اگر نابالغ لڑکے
نے یا دیوانے نے اچھی عورت سے زنا کیا تو حد نہین مسئلہ اور اگر عاقل
بالغ نے نابالغ یا دیوانی عورت سے زنا کیا تو اوسپر حد ہی مسئلہ اگر اجرت
دیکر زنا کیا تو حد نہین مسئلہ جسکی ساتھہ زبردستی زنا کیا اوسپر حد نہین مسئلہ
اگر زید نے اقرار کیا کہ مین نے ہندہ کے ساتھہ زنا کیا اور ہندہ نے کہا کہ
میرے ساتھہ زنا نہین کیا یا ہندہ نے اقرار کیا کہ مجہسے زید نے زنا کیا اور زید

کہتا ہو کہ مین نے زنا نہین کیا تو حد نہین مسئلہ اگر زید نے عمرو کی باندی سے زنا کیا اور اوس باندی کو مار ڈالا تو زید پر زنا کی حد اور باندی کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر بادشاہ نے خون کیا یا کسیکا مال لیا تو بادشاہ پکڑا جاویگا اور اگر ایسا کام کیا کہ حد واجب ہو تو اوس سے مواخذہ نکرین +

باب الشہادۃ علی الزنا والرجوع عنہا یعنی زنا کے مقدمہ مین گواہون کی گواہی دینی اور پہر جانیکا بیان مسئلہ اگر چوری یا زنا یا شراب پینے کے مقدمہ مین زید پر گواہون نے بہت روز دن کے بعد گواہی دی تو زید پر حد نہین آویگی مگر چوری کے مقدمہ مین مال البتہ دینا آویگا مسئلہ اگر قذف کے مقدمہ مین بہت روز دن کے بعد گواہون نے گواہی دی تھی تو بھی حد جاری کیجاویگی مسئلہ اگر گواہون نے زید پر زنا کرنا ثابت کردیا ہندہ کے ساتھہ اور ہندہ غائب ہی تو زید پر حد آویگی اور اگر گواہون نے زید پر عمرو کی چوری ثابت کی اور عمرو غائب ہی تو زید پر حد نہین آویگی مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ مین نے ایکعورت سے زنا کیا کہ مین اوسکو پہچانتا نہین ہون تو زید پر حد آویگی اور اگر گواہون نے یون گواہی دی کہ زید نے ایکعورت سے زنا کیا کہ اوسکو ہم نہین پہچانتے تو زید پر حد نہین مسئلہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ زید نے ہندہ سے زبردستی زنا کیا اور دو گواہون نے گواہی دی کہ ہندہ راضی تھی تو حد نہین مسئلہ اگر دو گواہون نے کہا کہ فلانے روز

فلانے وقت زید نے فلانی عورت سے فلانے شہر مین زنا کیا اور دو گواہون
نے اور شہر کی بابت گواہی دی تو حد نہین **مسئلہ** اگر چار گواہون نے گواہی دی
کہ زید نے ہندہ کے ساتھ فلانے دن فلانے وقت فلانے محلہ مین زنا کیا
اور چار گواہون نے اوسیدن اوسیوقت کی بابت گواہی دی کہ دوسرے
محلہ مین ہندہ کے ساتھ زنا کرنے کی تو حد نہین **مسئلہ** اگر فرعی چار گواہون
نے گواہی زنا کی دی تو حد نہین اور فرعی گواہونکی گواہی کے بعد اگر چارون
اصلی گواہ بھی گواہی دین تو بھی حد نہین **مسئلہ** اگر چار گواہ اندھے یا
محدود فی القذف یا تین گواہ زنا کی گواہی دین تو گواہون پر بہتان کی حد جاری
کیجاویگی اور جسپر گواہی دین اوسپر نہین **مسئلہ** اگر چار گواہون نے زنا کرنیکی
زید پر گواہی دی اور زید پر زنا کی حد جاری کی گئی پھر معلوم ہوا کہ ایک گواہ انہین
کا غلام تھا یا محدود تھا تو اُن گواہون پر بہتان کی حد کیجاوے اور محدود کے
زخمونکا تاوان کسی پر نہین اور اگر ایسے گواہونکی گواہی دینے پر کسیکو سنگسار
کیا تو اوسکا خون بہا بیت المال سے دیا جاویگا **مسئلہ** اگر چار گواہونکی گواہی
پر زید کو سنگسار کیا پھر ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو اوس گواہ پر بہتان
کی حد جاری کیجاویگی اور چوتھائی دیت اوسپر تاوان پڑیگی اور اگر زید کے
سنگسار ہونے سے پہلے ایک گواہ پھر گیا تو چارون گواہون پر بہتانکی حد جاری
کیجاویگی اور زید کو سنگسار نکرین **مسئلہ** اگر پانچ گواہون نے زنا کی گواہی

دی اور زانی کو سنگسار کیا پہر ایک گواہ اپنی گواہی سی پہر گیا تو اوس گواہ پر کچھہ نہین اور اگر ایک گواہ اور اپنی گواہی سی پہر گیا تو اُن دو نو پہرے گواہونپر حد بہتان کی اور چوتھائی خون بہا آوی مسئلہ اگر تزکیہ اور سنگسار ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام ہین تو خون بہا تزکیہ کرنیوالے پر آویگا مسئلہ اگر چار گواہون نے زید پر زنا کی گواہی دی تو قاضی نے عمرو کو حکم دیا کہ زید کو سنگسار کر سو عمر نے زید کو قتل کیا پہر معلوم ہوا کہ گواہ غلام ہین تو عمر پر خون بہا آویگا اور اگر عمر نے سنگسار کیا تہا تو خون بہا زید کا بیت المال سی دلایا جائیگا مسئلہ اگر زنا کے مقدمہ مین گواہون نے کہا کہ ہمنی قصداً دیکہا تہا تو بہی اونکی گواہی سنی جائیگی مسئلہ اگر زنا کرنیوالا محصن ہونے سے منکر ہوا اور اوسکی محصن ہونے پر ایکمرد اور دو عورتون نے گواہی دی یا اوسکی جورو کے اوس سے اولاد پیدا ہوئی تو اوس زنا کرنیوالیکو سنگسار کرینگے باب حد الشرب یعنی شراب پینے والیکی سزا کا بیان مسئلہ اگر زید نے شراب پی سو پکڑا گیا اور اوسکی منہ مین شراب کی بو موجود تہی یا نشہ کی حالت مین پکڑا گیا اگرچہ وہ نشہ نبیذ تمر کا ہوا اور دو مردونے گواہی دی یا زید نے خود اقرار کیا ایکمرتبہ اور معلوم ہوا کہ اُسنے اپنے اختیار سے پی تو زید پر حد جاری کیجاوی جب ہوش مین آوی اور اگر بو کے جاتے رہنے کے بعد زید نے شراب پینے کا اقرار کیا یا گواہون نے گواہی دی تو اوسپر حد جاری کرین

باب حد الشرب

مسئلہ اگر زید کے منہ مین شراب کی بو آتی تھی اور پکڑا گیا اور قاضی کا
مکان وہان سے دور تھا سو رستے مین بو جاتی رہی تو بھی حد جاری کیجاویگی
مسئلہ اگر ایک شخص کے منہ مین شراب کی بو آئی یا اوسنے شراب قی کی یا اوسنے
شراب پینے کا اقرار کیا اور پھر پھر گیا یا ایسے مست نے جسکی عقل جاتی رہی ہے
شراب پینے کا اقرار کیا تو حد نہین آویگی مسئلہ نشہ مین آجانیوالے اور شراب
پینے والیکے لئے اگرچہ ایک بوند شراب پی اسی کوڑے حد مقرر ہین اور غلام کے
چالیس کوڑے مسئلہ شراب کی حد مین کوڑے متفرق کرکے بدن پر ماریجاوینگے
جیسے زنا کی حد مین باب حد القذف یعنی بہتان کی سزا کا بیان مسئلہ بہتان کی
سزا اسی کوڑے ہین اور بہتان دو گواہونکی گواہی سے یا ایکدفعہ کے اقرار
کرنے سے ثابت ہوتا ہے مسئلہ اگر زید نے محصن مرد یا محصنہ عورتکو زنا کا
بہتان لگایا اور جسکو بہتان لگایا اوسنے زید کی سزا چاہی تو زید کو سزا دیجاویگی
کوڑے مارے جاوینگے بدن پر متفرق کرکے پوستین یا روئی دار کپڑا اوڑھے ہوگا
تو اوتار لین گے مسئلہ بہتان کے مقدمہ مین محصن اوسکو کہتے ہین جو عاقل
بالغ حر مسلمان زنا سے بچا ہوا ہو مسئلہ اگر زید نے عمر خالد کی بیٹے کو غصہ
مین کہا کہ تو خالد کا بیٹا نہین ہے یا یونکہا کہ تو اپنے باپ کا بیٹا نہین اور عمر
کی مان خالد کی جورو محصنہ ہے تو زید پر حد ماری جاویگی اور اگر زید غصہ مین نتھا
اور کہا تو حد نہین مسئلہ اگر زید نے عمرو کو کہا کہ تو بکر کا بیٹا تو زید پر حد نہین

باب حد القذف

مسئلہ اگر عمرو عربی ہے اور زید نے اوسکو نبطی کہا یا زید نے عمرو کو
کہا کہ ای آسمان کے پانی کے بیٹے یا زید نے عمرو کو اوسکے چچا یا ماموں کا
یا اوسکی مان کے خاوند کا بیٹا کہا تو زید پر حد نہین مسئلہ اگر عمرو کی مان
محصنہ مرگئی ہے اور عمرو سے زید نے کہا کہ ای چھنال کے بیٹے اور عمرو
یا عمرو کا نانا زید کی سزا چاہی تو زید پر حد جاری کیجاوے مسئلہ اگر باپ نے اپنے
بیٹے کی مان کو یا میان نے اپنے غلام کی مانکو زنا کا بہتان لگایا تو باپ کی سزا بیٹا
اور میان کی سزا غلام نچاہے مسئلہ اگر بہتان لگانیکا اقرار کیا اور پہر گیا
یا جسکو بہتان لگایا اوسنے معاف کر دیا تو بہتان لگانیوالے پرسے حد نہین
جاتی رہی مسئلہ اگر زید نے عمر کو کہا کہ ای زانی اور عمر نے اوسکو اُلٹ کر
کہا کہ تو زانی تو زید اور عمرو دونون پر حد ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے
کہا کہ ای چھنال اور جورو نے اُلٹ کر کہا کہ مین نہین تو اوس عورت پر حد ہی اور
لعان واجب نہین اور اگر جورو نے اُلٹ کر یونکہا کہ مین نے چہنالا تیرے ساتھہ کیا
تو دونونکا کہنا باطل ہوگیا مسئلہ اگر زید نے لڑکے کا پہلے اقرار کیا پہر انکار
کیا کہ یہہ میرا بیٹا نہین تو وہ جورو خاوند لعان کرین اور اگر پہلے انکار کیا اور بعد
اوسکے اقرار کیا کہ یہہ میرا بیٹا ہی تو زید پر حد واجب ہی اور وہ بیٹا دونو صورتمین
زید کا ہی اوسی جورو سے مسئلہ اگر خاوند نے جورو سے کہا کہ یہہ بیٹا نہ میرا ہے
نہ تیرا تو حد اور لعان دونومین کوئی بھی نہین مسئلہ اگر زید نے زنا کا بہتان

اوقا یا ایسی عورت کو کہ اوسکے بیٹے کا باپ معلوم نہین یا ایسی عورت کو جسکے خاوند
نے اوسکے بیٹے کے سبب سی اوس سی لعان کیا یا ایسی مرد کو بہتان لگایا
جسنے بدون اپنی ملک کے صحبت کی یا ساجہی کی باندی سی صحبت کی یا ایسی
مسلمانکو بہتان لگایا جسنی کفر کیحالت مین زنا کیا تہا یا اپنی مکاتب کو بہتان
لگایا تو کتابت کے بدل کی قدر مال چہوڑ مرا تو زید پر حد نہین مسئلہ جس
شخص نے بخوشی باندی سی صحبت کی یا حیض والی عورت سی یا مکاتبہ سے
صحبت کی اوسکو اگر کسی نے بہتان لگایا تو حد ہی مسئلہ جس مسلمان نے کفر
کیحالتمین اپنی مان سی نکاح کیا اوسکو یا مستامن نے اکر مسلمان کو بہتان لگایا تو
تو بہی حد ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کئی مرتبہ بہتان لگایا یا کئی مرتبہ زنا
کیا یا کئی بار شراب پی پہر اوسپر ایکمرتبہ حد جاری کی تو ہر بار کا بدلا ہوگیا فصل
فی التعزیر یعنی اُن سزاؤنکا بیان جو شریعت سی معین نہین مسئلہ اگر زید
نے غلام کو یا کافر کو چہنالے کا بہتان لگایا یا مسلمانکو فاسق کہا یا کافر کہا
یا خبیث کہا یا چوٹا کہا یا بدکار کہا یا منافق کہا یا لوطی کہا یا کہا کہ تو لڑکون سے
کہیلتا ہی یا سود خور کہا یا شرابخوار کہا یا دیوث کہا یا مخنث کہا یا خائن کہا یا
قحبہ کی بیٹی کہا یا زندیق یا قلتبان کہا یا کہا تو چہنلون کو جگہہ دیتا ہی یا کہا
تو چورونکو ٹہکانا دیتا ہی یا حرامزادہ کہا تو زید کو تعزیر کیجاوے اور اگر کتا یا
بکرا یا گدہا یا سور یا سانپ یا بُری کام سیکہنی والا یا بُری کامونکو سکہلانے والا

فصل تعزیر

یا خرچی لینے والا یا ولد الحرام یا عیار یا نالائق یا اوندنا یا مسخرہ یا نہٹی باز یا
بڑہی داڑہی والا یا ابلہ یا وسواسی کہا تو تعزیر نہین زیادہ تعزیر ۳۹ کوڑے
اور کم تعزیر تین کوڑے ہین مسئلہ مارنے کے بعد قید کرنا بھی جائز ہے
مسئلہ تعزیر مین کوڑے زور سے مارنا چاہیئے پہر اوس سے کم زنا کی حد مین پہر
اس سے کم شراب کی حد مین پہر اس سے کم بہتان کی حد مین مسئلہ جس پر حد
جاری ہوئی یا تعزیر ہوئی اور وہ مرگیا تو اوسکا خون رائگان ہے مسئلہ اگر
خاوند نے اپنی جورو کو مارا سنگار نکرنے پر یا اس بات پر کہ اپنی بچہونے پر
اوسکو بلایا اور وہ نہ آئی یا نماز نہ پڑہنے پر یا نہ نہانے پر یا گہر سے باہر جانے
پر اور وہ مرگئی تو خاوند پر دیت دینا اوسکی باب السرقۃ یعنی چوری کی سزا کا
بیان مسئلہ اگر عاقل بالغ آدمی چہپا کر بقدر دس درم مضروب کے محفوظ
ٹھکانے سے یا نگہبان کے پاس سے لیوے تو یہہ چوری ہے کہ اسکے سبب چور کا
ہاتھ کاٹا جاوے مسئلہ اگر ایک بار وہ اقرار کرے یا دو مرد گواہی دیوین اگر
بہت آدمیون نے چوری کی کہ انمین سے بعضون نے مال ٹھکانے سے لیا تھا
مگر حصہ مین ہر ایک کو دس درم کے قدر پونہچا تو سبکے ہاتھ کاٹے جاوینگے
مسئلہ اگر لکڑی یا گہاس یا نرکل یا مچھلی یا شکار یا ہرتال یا گیرو یا چونہ یا میوہ
یا درخت پر لگا ہوا میوہ یا دودہ یا خربزہ یا گوشت یا بدون کاٹا ہوا کہیت یا
پینے کی نشہ وار چیز یا طنبور یا قران اگرچہ سنہرا ہو یا مسجد کا دروازہ یا سونے

کا چلبیا یا شطرنج یا گوٹین یا جراؤکا کو کہ زیور پہنی ہو یا بالغ غلام یا دفتر چورایا
تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر نابالغ غلام یا حساب کا دفتر چورایا تو ہاتھہ
کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کتا یا چیتا یا دف یا ڈھول یا بربط یا شہنائی یا نیلی
چورائی یا دغا بازی کی یا لوٹ لیا یا اوچک لیا یا قبر مین سی کفن چورایا یا ایسی
مال مین سی لیا جو سب کا تھا جیسی بیت المال یا اوسمین چور کا بھی کچھہ حصہ تھا
چورایا تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید کا عمر پر کچھہ مال دین آتا تھا سو
زید نے عمر کا اوسی قسم کا مال چورایا تو زید کا ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مثلاً
گیہون آتے تھے اور گیہون ہی چورائی یا کپڑا آتا تھا اور کپڑا ہی چورایا مسئلہ
اگر زید نے کچھہ چیز عمر کی چورائی سو وہ چیز عمر کو دلا دی اور زید کا اس چوری
کے بدلے ہاتھہ کاٹا گیا پہر زید نے وہی چیز عمر کی چورائی تو اب زید کا پاؤن
نہ کاٹین گے اگرچہ وہ چیز جیسی پہلے چوری گئی تھی ویسی ہی تھی مسئلہ
اگر ساکھو کی لکڑی یا نیزے کی لکڑی یا آبنوس یا صندل یا زمرد کا نگینہ یا یاقوت
یا زبرجد یا موتی یا برتن یا دروازہ لکڑی کا چورایا تو ہاتھہ کاٹا جائیگا **فصل**
فی الحرز محفوظ جگہہ کا بیان کہ وہان سی چورانیسی ہاتھہ کاٹا جاتا ہی اور
نہین تو نہین مسئلہ اگر ذی رحم محرم کے پاس سی مال چورایا تو ہاتھہ نہ کاٹا
جائیگا مسئلہ اگر دودہ کی مان کے پاس سی مال چورایا تو ہاتھہ کاٹا جائیگا
مسئلہ اگر خاوند نے جورو کے پاس سی یا جورو نے میان کی پاس سی یا

فصل فی الحرز

غلام نے میان کے پاس سی یا میان نے اپنے مکاتب کے پاس سی یا سسر نے اپنے
داماد کے پاس سی یا داماد نے سسر کے پاس سی مال چورایا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا
مسئلہ اگر غنیمت کے مال مین سے یا حمام سی یا جس مکان مین اوسکو جانیکی اجازت
تھی اوسمین سی مال چورایا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر مسجد مین سے
کچھہ مال چورایا اور مالک مال کے پاس تھا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر مہمان نے میزبان کے گھر سے مال چورایا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر چور نے مکان مین سی چیز چورائی مگر مکان کے اندر سی باہر نہ نکالی تو ہاتھ کاٹا
نجاویگا ہان اگر کوٹھری مین سی چور اگر آنگن مین لایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر ایک کوٹھری کو اور کوٹھریون والون نے لوٹ لیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا
اگر چور نقب یعنی سیندھ دیکر گھر مین بیٹھا اور چیز چورا کر اندر سی باہر پھینکدی
پھر باہر آکر لے لی یا چیز مکان کے اندر سی گدھے پر لادی اور گدھے کو ہانک کر نکال
لایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور سیندھ دیکر بیٹھا اور چیز اندر سی چورا کر باہر
والے چور کو پکڑا دی تو دونو کا ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور نے باہر سی کسی
کے اندر ہاتھ ڈالا کر چیز لی یا کسیکی پوشاک سی باہر کو جیب لٹکتی تھی سو کاٹ لی
تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر قطار مین سی ایک اونٹ چورالیا یا اونٹ پر کا
لدا ہوا مال اوتار لیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا ہان اگر گون پھاڑ کر مال لیا یا گون
پر مالک موجود تھا جگتا یا سوتا اور وہ گون لے تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ

اگر صندوق کے اندر یا جیب کے اندر یا آستین کے اندر سے ہاتھ ڈالکر مال نکال لیا تو
ہاتھ کاٹا جائیگا **فصل فی کیفیۃ القطع واثباتہ** یعنی ہاتھ پانون کاٹنے کا اور
چوری کی ثبوت کا بیان **مسئلہ** چور کا دہنا ہاتھ گٹے کے پاس سے کاٹکر گرم تیل مین بھون
دینگے پہر دوسری بار اگر چوری کرے تو بایان پانو کاٹین پہر تیسری مرتبہ اگر
چوری کرے تو اوسکو قید رکھین جبتک باز آوے اور کاٹے نہین **مسئلہ** اگر پہلے
سے چور کے بائین ہاتھ کا انگوٹھا کٹا ہوا ہے یا شل ہے یا انگوٹھے کے سوا دو انگلیان
کٹی ہوئی ہین یا شل ہین یا دہنا پانو کٹا ہوا ہے اور چوری کی تو اوس چور کے ہاتھ
نہ کاٹین گے **مسئلہ** اگر قاضی نے دہنا ہاتھ کاٹنے کا زید کو حکم دیا اور زید
نے بایان ہاتھ کاٹ ڈالا تو زید پر دیت نہ آویگی **مسئلہ** جسکا مال چورایا
اگر وہ ہاتھ کٹنا چاہے تو چور کا ہاتھ کاٹا جاوے **مسئلہ** اگر زید کے
پاس دہروہر تھی وہ دھروہر چور نے چورائی یا زید کے پاس غصب کا مال تھا وہ
مال چورایا یا بیاز کا مال تھا وہ چورایا تو زید کی درخواست کے بموجب چور کا ہاتھ
کاٹا جائیگا اور اگر اصل مالک چور کا ہاتھ کاٹنا چاہے تو بھی کاٹا جائیگا **مسئلہ**
اگر زید کا مال عمر نے چورایا سو عمر کا ہاتھ کاٹا گیا پہر وہی مال عمر کے پاس سے بکر
نے چورایا تو اب بکر کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا زید کٹوایا چاہے یا عمر **مسئلہ** جسکے
دعوی کرنے سے پہلے اگر چور نے چورائی ہوئی چیز پہیر دی یا قاضی چور کا ہاتھ
کاٹنے کا حکم کر چکا بعد اوسکے وہ چور اوس چیز کا مالک ہوگیا یا چور نے دعوی کیا

کہ یہہ چیز میری ہی یا وہ مال درم سی کم قیمت کا ہو گیا تو ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر دو چوروں نے چوری کا اقرار کیا پہر ایک نے اونمیں سی کہا کہ یہہ میرا مال ہی
تو دونونکا ہاتھہ نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر زید اور عمرو دو چوروں نے چوری کی اور
عمر غائب ہو گیا اور دو گواہوں نے دونونکی چوری کرنیکی گواہی دی تو زید موجود
کا ہاتھہ کاٹا ہی جائیگا مسئلہ اگر غلام نے چوری کا اقرار کیا ایک مال معین کے
تو اوس غلام چور کا ہاتھہ کاٹیں اور وہ مال مال کے مالک کو دیدیں مسئلہ اگر چور
نے مال چوری کا ہلاک کر دیا اور چور کا ہاتھہ کاٹا گیا تو اب وہ مال چور سی نہ لیا
جائیگا مسئلہ اگر چورایا ہوا وہی مال موجود ہو تو مالک کو پہیر دلا ملیگا مسئلہ
اگر ایک چور نے کئی آدمیونکی چیزیں چرائیں یا کئی مرتبہ چوری کی اور ایک مدعی کی
بابت اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا تو سبکا بدلا ہو گیا اور پہر ان چوریونکی بابت کسی مال کا
ضمان اوسپر نا دیگا مسئلہ اگر مکان کے اندر چیز چرا کر پہاڑ ڈالی پہر باہر نکالی
تو ہاتھہ کاٹا جائیگا اور اگر بکری مکان کے اندر چرا کر ذبح کی اور باہر نکالی تو ہاتھہ
نہ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر چور نے سونا یا چاندی چرا کر اوسکی اشرفیاں یا
روپیے بنائی تو ہاتھہ کاٹا جائیگا اور وہ اشرفیاں روپیے مالک کو پہیر دیئی
جاینگے مسئلہ اگر سفید کپڑا چرا کر سرخ رنگا اور ہاتھہ کاٹا گیا تو اب وہ کپڑا
یا اوسکا بدلا چور سی نہ لیا جائیگا اور اگر سیاہ رنگا تو کپڑا پہیر دلایا جائیگا +

باب قطع الطریق یعنی رہزنی کے مسئلے اور قزاقونکی سزا کا بیان مسئلہ

باب قطع الطریق

قزاق راہ نہین لوٹنے پایا اور پکڑا گیا یعنی قصد راہ لوٹنے کا کیا تھا سو پکڑا گیا
تو قید رکہا جائیگا جبتک توبہ نکرے یعنی باز نہ آوے مسئلہ اگر قزاق نے
مال معصوم کا لوٹا اور پکڑا گیا تو اوسکا ایک طرفکا ہاتھہ اور دوسری طرف کا
پاؤن کاٹا جاوے مسئلہ اگر قزاق نے مال نہ لیا اور مارڈالا تو وہ قزاق حداً
قتل کیا جاوے اگرچہ مقتول کے وارث خون معاف کرین مسئلہ اگر قزاق نے
مال بھی لیا اور مار بھی ڈالا تو اوسکو ہاتھہ پاؤن کاٹکر قتل کرین پھر قتل کے بعد
اگر چاہین تو سولی پر رکھدین یا قتل کرکے سولی پر رکھین یا بغیر ہاتھہ پاؤن کاٹے
زندہ سولی پر رکھدین اور نیزے سے اوسکا پیٹ چاک کردین کہ مرجاوے اور
تین دن تک سولی ہی پر رہنے دین مسئلہ اگر لوٹ کا مال قزاق کے پاس سے
ہلاک ہوگیا اور وہ قزاق مارا گیا تو اوس مال کا ضمان اوسپر نہین مسئلہ اگر
قزاقی مین بہت آدمی شریک ہین تو ہاتھہ لگانیوالا اور نہ لگانیوالا سب برابر
ہین یعنی سبکو سزا ہوگی مسئلہ اگر قزاق نے لاٹھی سے یا پتھر سے مارا
تو ایسا ہی جیسے تلوار سے مارا مسئلہ اگر قزاقون نے زخمی کرکے مال لیا تو
اونکے ہاتھہ پاؤن کاٹے جاوینگے اور زخم کی دیت نہ لیجائیگی مسئلہ اگر قزاق
نے صرف زخمی ہی کیا یا قتل کیا پھر توبہ کی یا قزاقونمین بعضی قزاق غیر مکلف
ہین یا قزاقون نے اپنے ذی رحم محرم کو لوٹا یا ایک قافلہ نے دوسرے
قافلہ کی راہ ماری یا قزاقون نے رات کو یا دنکو ایک شہر کے اندر یا دو

شہر والے درمیان مین راہ ماری تو حد نہین اور مدعیکو اختیار ہی کہ قصاص لے
یا تاوان سے یا معاف کردے **مسئلہ** اگر شہر مین ایک شخص نے کئی مرتبہ
ایسی حرکت کی کہ لوگونکو پھانسی دیکر مار ڈالا تو اوس شخص کو قتل کرینگے

کتاب السیر یعنی جہاد کے مسئلے

مسئلہ جہاد یعنی کافرون سے
لڑنا اپنی طرف سے شروع کرنا فرض کفایہ ہی کہ اگر بعضے مسلمان جہاد کرین تو
باقیونکی ذمہ نہین رہتا اور اگر کوئی بھی جہاد نکرے توسب مسلمان گنہگار ہون
مسئلہ یہہ جہاد فرض کفایہ ہی سو لڑکی پر اور عورت پر اور غلام پر اور اندہے
پر اور اپاہج پر اور جسکی ہاتھ کٹی ہون اوسپر واجب نہین **مسئلہ** اگر کافر
مسلمان کے ملک پر ہجوم یعنی جمگہٹ کرین تو مسلمان سبکے ذمہ جہاد کرنا
فرض عین ہو جاتا ہی تو عورت بھی خاوند کی بلا اجازت اور غلام بھی میان
کی بنا اجازت نکلکر اُن کافرونکو مارین **مسئلہ** اگر بیت المال خزانہ ہو تو
غازیون کے خرچ کے لئے مسلمانون سے روپیا تحصیل کرنا مکروہ ہی اور اگر
بیت المال مین مال نہو تو مکروہ نہین **مسئلہ** جب مسلمان کافرونکو گہیرلین تو اُن سے
کہین کہ مسلمان ہو جاؤ اگر وہ مسلمان ہو جاوین تو بہتر اور اگر مسلمان ہونیسے انکار
کرین تو اونسے کہین کہ ہمکو جزیہ دو اگر وہ جزیہ قبول کرین تو دنیا مین مسلمانون
کے سے معاملات کے احکام اونپر جاری ہونگے اور جن کافرونکو مسلمان
ہونیکے لئے نہ کہا گیا اونکو قتل کرنا نچاہیے اور جن کافرونکو ایکمرتبہ کہا پھر لڑائی

سے پہلے اونسے کہنا کہ تم مسلمان ہو جاؤ مستحب ہے پہر اگر کافر جزیہ دینا قبول
کرین تو مسلمان اللہ ہی سے مدد چاہین اور اون سے لڑین منجنیقین کہڑی کر کے
اور آنپر آگ لگا دین اور اونکو ڈبو دین اور اونکے درخت کاٹین اور اونکی
کہیتی اوجاڑین اور اونکو تیرون سے مارین اگرچہ اونہون نے کچھہ
مسلمانونکو اپنے آگے کر لیا ہو تو بہی ہم مسلمان اون کافرونکی نیت پر
ہتہیار چلاوینگے پہر اگرچہ اُن مسلمانون کے لگے مسئلہ جسن لشکرین شکست
کا خوف ہو اوسمین قرآن اور عورت کو ساتھہ نہ لیجانا چاہیئے مسئلہ مسلمان
قول کر کے نہ پہر جاوین اور غنیمت کا مال نہ چوراوین اور کافرونکی ناک کان
وغیرہ اعضا نہ کاٹین اور عورت کو اور غیر مکلف کو اور بوڑہے دنیا سے
گذرے کو اور اندہے کو اور لولے کو قتل نکرین ہان اگر انمین سے جو لڑائی
کی تدبیر کافرونکو سکہاتا ہو یا حاکم ہو تو قتل کرین مسئلہ مسلمان اپنے باپ
کافر کو آپ قتل نکرے اور ٹہہرے تاکہ اور شخص اوسکو قتل کرے مسئلہ اگر
امام مصلحت دیکہے تو صلح کرلے اگرچہ مال لیکر صلح ہو پہر صلح کے بعد اگر صلح
توڑنے مین مصلحت ہو تو کافرونکو خبر کر کے صلح توڑ دے کہ ہمنے صلح توڑ دی
اور اگر کافرونکے بادشاہ نے ہمارے ساتھہ خیانت کی تو اونکی بدون
خبر کئے ہم صلح توڑ دینگے اور اون سے لڑینگے مسئلہ مرتدون سے اگر صلح
کرین تو مال لیکر نکرین اور اگر مال لے لیا ہو تو پہیر دینگے مسئلہ کافر

سکے ہاتھہ ہتہیار بیچنا جائز نہین ہی مسئلہ جن کافرونکو کسی حُر یا حرہ مسلمان
نے امان دی ہو اُن کافرونکو قتل کرنا درست نہین ہان اگر اوس امان دینے
سے کچھہ فساد ہو تو وہ امان توڑدیجا ہی اور اگر ذمی یا قیدی یا تاجر یا
اوس غلام نے جو لڑنے سے مجبور ہی امان دی تو وہ امان ہی باطل ہے

باب الغنائم وقسمتہا یعنی کافرونکا مال لوٹنا اور اوسکی بانٹنے کا بیان

مسئلہ جو ملک امام نے غلبہ سے فتح کیا وہ ملک مسلمانونکو بانٹ دی یا
کافرونکی پاس رہنی دی اور اُنپر جزیہ اور خراج مقرر کردے مسئلہ جو کافر
مسلمانون کے پاس پکڑے ہوئے آوین اونکو امام قتل کرے یا غلام کرلے
یا جیسے ہین ویسے چھوڑدے کہ مسلمانونکی رعیت رہین اور اونکو ویسے ہی چھوڑنا
تاکہ کافرون کے ملک کو پھر جاوین یا اونسے کچھہ لیکر یا قیدی کے بدلے پر
یا اونپر احسان رکھکر چھوڑنا حرام ہی مسئلہ جو مواشی کہ دار الحرب سے
مسلمانون کے ملک کو نہ آسکین اونکو ذبح کرکے جلادے اور اونکی ہاتھہ
پانو کاٹ ڈالنا حرام ہی مسئلہ غنیمت کا مال دار الحرب مین بانٹنا جائز نہین
ہان کسیکی پاس امانت رکھدینا درست ہی بانٹنے سے پہلے غنیمت کے مال کو بیچنا
درست نہین جو لوگ لڑنیوالونکی مدد اور کمک کو پہونچین وہ بھی غنیمت کے مال مین
برابر کے شریک ہین مسئلہ بازاری لوگ غنیمت مین شریک نہین ہان جو بازاری
لڑی ہو وہ حصہ پاوی مسئلہ غنیمت کی حقدار وہ نہین کسی جو دار الحرب مین مرگیا

وہ غنیمت کا حصہ نپاویگا اور اگر غنیمت کا مال دار الاسلام مین آچکا تب مرا
تو حصہ پاویگا کہ وہ حصہ اوس کے وارث لینگے مسئلہ مسلمانونکے
لشکر کے لوگ دار الحرب مین غنیمت کا چارہ اور غلہ اور لکڑی اور ہتھیار
اور تیل بغیر بانٹی اپنی خرچ مین لادین مگر ان چیزونکو بانٹ سے پہلے بیچین
اور جب دار الحرب سے باہر آوین پہر ان چیزونکو بانٹ سے پہلے خرچ مین نہ لادین
اور جو خرچ سے بچا وہ غنیمت کے مال مین ملادین مسئلہ اگر حربی
دار الحرب مین مسلمان ہوگیا اوسکی جان اور اوسکا لڑکا کمسن اور جو مال اوس
حربی کے پاس ہو یا کسی مسلمان یا ذمی کے پاس اوسکی دہرو ہو محفوظ رہے
اور کوئی مسلمان اوسپر ہاتھ نہ ڈالے مان اوسکا عمر رسیدہ بیٹا اور جورو
اور اوسکا حمل اور لڑنیوالا اوسکا غلام محفوظ نرہیگا مسئلہ پیادہ کو ایک
حصہ اور سوار کو دو حصہ دینگے اگرچہ ایک سوار کے پاس دو گہوڑی ہون
مسئلہ عربی اور ترکی گہوڑا برابر حصہ پاویگا اور اونٹ اور خچر کا حصہ نہین
مسئلہ مسلمانون کے ملک سے نکلتے وقت جو سوار تہا وہ سوار کا حصہ اور
جو پیادہ تہا وہ پیادے کا حصہ پاویگا مسئلہ اگر غلام یا عورت یا لڑکا یا
ذمی کافرون سے لڑا تو اوسکو غنیمت کا مال ایک حصہ سے کم دینگے حصہ نہ دینگے
مسئلہ غنیمت کے کل مال کے پانچ پانچ حصہ کرے چار حصہ جہاد کرنیوالونکو اور
پانچوین حصہ سے یتیمون اور محتاجون اور محتاج مسافرونکو دیوے پہر اونمین محتاج

سیدونکو پہلے اور ون سے دیوی اور غنی سیدونکا اسمین حق نہین اور کلام اللہ
مین جو اللہ تعالی سنے فرمایا کہ غنیمت کی مال مین سے پانچوان حصہ اللہ کا اور
رسول کا اور رشتہ دارونکا سو اللہ تعالے کا ذکر وہان برکت کیواسطے اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کےسبب حضرت کا حصہ اب نرہا جیسے صفا اب نرہا
مسئلہ اگر ایک لشکر امام کی بلا اجازت دار الحرب مین گیا اور وہان سے مال
لے آیا تو اون سے پانچوان حصہ امام لیلے اور اگر تھوڑے آدمی جاکر بلے
اجازت امام کی کچھ لوٹ لائے تو اون سے پانچوان حصہ نلین گے مسئلہ
جائز ہے کہ امام لڑائی کیوقت لڑنیوالون سے کہے کہ مقتول کا سب اسباب قاتل کو
ملیگا اور ایک گروہ سے کہے کہ پانچوان حصہ غنیمت مین سے نکال لینے کے بعد جو ہے
اوسکی چوتھائی تمکو ملیگی مسئلہ جب غنیمت کا مال دار الاسلام مین آپہونچے تب
امام اگر کسیکو زیادہ دینا چاہے تو پانچوین حصہ مین سے دے اور مقتول کا اسباب
سب مجاہدونکا ہوگا اگر امام نے لڑائی کیوقت قاتل کو دینا نکہا اور مقتول کا
اسباب یہی ہے اوسکی سواری اور کپڑے اور ہتہیار اور جو اوسکی ساتھہ ہو
باب استیلاء الکفار یعنی اگر کافرونکا غلبہ ہو جاوے تو اوسکی مسئلے مسئلہ
اگر ترکستان کے کافر روم کے کافرونکو پکڑ لیگئے اور اونکا مال لے لیا تو
وہ آن کافرونکی اور اوس مال کے مالک ہوگئے مسئلہ اگر مسلمان کافرون پر
غالب ہوئے اور اونکو پکڑ لائے اور اونکا مال لے آئے تو اوس سبکے مالک ہوگئے

مسئلہ اگر کافر مسلمان کے مال پر غالب ہوئے اور اوس مالکو اپنی ملک کو لیگئی
تو وہ اوس مال کے مالک ہوگئی پہر بعد اسکے جب مسلمان انپر غالب ہوجاوین توجو
مسلمان اپنا وہی مال وہان پاوے ویسی ہی مفت لیلے اور اگر امام نے وہ مال
مجاہدونکو بانٹ دیا تو قیمت دیکر مول لے سکے اور اگر اوس مالکو کسی سوداگر
نے وہان کافر سے مول لیا تہا تو وہی قیمت اوس سوداگر کو دیکر اوس سے لیلے
مسئلہ اگر زید مسلمانکا غلام کافر دارالحرب کو پکڑ لیگئے اور مسلمانونکی سوداگر نے
مثلا سو روپئے کو اونسے مول لیا اور دارالاسلام مین لایا پہر اوس غلام کی
کسی نے آنکہہ نکال لی اور سوداگر نے اوسکا تاوان لیا تو اب اوس غلام کو زید
اگر چاہے تو سو ہی روپئے کو خرید ہی تاوان سکے دام مجرا نلے مسئلہ
اگر زید مسلمانکا غلام کافر دار الحرب کو پکڑ لیگئے اور سوداگر وہان سے سو روپئے کو
مول لایا اور پہر کافر اوسکو پکڑ لیگئے اور اور کسی سوداگر نے پہر سو روپئے کو
مول لیا تو اب پہلا سوداگر چاہے تو سو روپئے کو اوس سوداگر سے مول لیلے
اور اوس سے زید سو روپئے کو مول لے مسئلہ اگر دارالاسلام سے حر یا مدبر یا
ام ولد یا مکاتب کو کافر اپنے ملک کو پکڑ لیگئے تو وہ کافر اوسکے مالک نہین
ہوجاینگے اور اگر مسلمان دار الحرب سے حر کافر یا کافرون کے مدبر کو یا ام ولد
یا مکاتب کو دارالاسلام مین پکڑ لائے تو انکے مالک ہوجائینگے مسئلہ اگر مسلمان
کا اونٹ دارالاسلام سے دار الحرب کو بہاگ گیا اور کافرون نے پکڑ لیا تو کافر

اوسکو مالک ہو گئی اور اگر مسلمانونکا غلام دار الحرب کو بہاگ گیا اور کفار نے پکڑ لیا تو وہ اسکی
مالک ہو گئی پہر اگر مسلمانکا غلام گہوڑا اور اسباب لیکر بہاگ گیا اور دار الحرب مین کفار نے اسکو پکڑ لیا
اُنسی کسی نے وہ غلام مع گہوڑے و اسباب کے مول لیا تو مالک وہ غلام اپنا مفت اُس سے لیلے اور گہوڑا اور
اسباب قیمت دیکر لے مسئلہ اگر حربی کافر امان مانگ کر مسلمانونکے ملک مین آیا اور
یہان ایک مسلمان غلام اوسنے مول لیا پہر اوسکو یہان سے دار الحرب کو لیگیا
تو وہ غلام آزاد ہو گیا مسئلہ اگر کافر غلام دار الحرب مین مسلمان ہو گیا اور دار الاسلام
کو چلا آیا یا مسلمان اوس ملک پر غالب ہو گئے تو وہ غلام آزاد ہو گیا باب المستامن
یعنی امان مانگ کر مخالف کے ملک مین جانیکا بیان مسئلہ اگر مسلمان تاجر
امان مانگ کر دار الحرب کو گیا تو اوسکو حرام ہے کہ کافرونکی جان سے یا مال
سے کچھہ تعرض کرے پہر اگر وہ کسی کافر کا کچھہ مال لے آیا دار الاسلام کو تو اُس
مال کا یہہ مالک تو ہو جائیگا مگر اسکو اپنی خرچ مین لانا اوس مال کا حلال نہین
اگر وہ مال محتاجونکو دیدے مسئلہ اگر مسلمان سوداگر امان لیکر دار الحرب کو
گیا وہان کسی کافر سے کچھہ قرضون مول لیا یا کسی کافر کے ہاتھہ کچھہ قرضون بیچا
یا اوس سوداگر نے حربی کا کچھہ غصب کر لیا یا حربی نے اوسکا کچھہ غصب کر لیا
اور وہ حربی اور مسلمان سوداگر دونون دار الاسلام کو آئے تو اونکے اوس
دین اور غصب کے مقدمہ مین یہان کچھہ حکم نکیا جائیگا اسیطرح اگر دو حربی
کافر دو نے آپسمین وہان لین دین کا معاملہ کیا پہر وہ دونون دار الاسلام مین

باب مستامن مین

امان مانگ کر آئی تو اونکے پہر مقدمہ مین کچھہ حکم نکیا جائیگا ہان اگر مسلمان ہوکر
یہان آئی تو اونکے دین کے مقدمہ مین حکم کرینگی اور غصب کی مقدمہ مین نہین
اگر دو مسلمان امان لیکر دار الحرب کو گئی وہان ایک سنے دوسریکو عمداً یا خطا یا
مار ڈالا تو قاتل کے مال سی دیت دلا وینگے اور خون خطا کی صورتمین قاتل کفارہ
بھی دیگا اور اگر دو مسلمانونکو قید کرکے کافر لیگئے پہر ایک مسلمان سنے دوسری کو
خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر صرف کفارہ دینا آویگا مسئلہ اگر ایک کافر دار الحرب
مین مسلمان ہوگیا اوسکو وہان کسی مسلمان سنے خطا سے مار ڈالا تو قاتل پر کفارہ
دینا آویگا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دار الاسلام مین آیا تو اوسکو پوری برستک
یہان رہنی دین اور اوس سی کہدین کہ اگر تو برس روز تک رہا تو تجھپر جزیہ
لگایا جائیگا پہر اوس کہنی کے بعد اگر وہ برس روز تک رہا تو وہ ذمی ہوگیا پہر
اوسکو دار الحرب کو نہ پہر جانے دینگی مسئلہ اگر مستامن کافر سنے دار الاسلام
مین خراجی زمین مول لی اور اوسپر خراج لگایا گیا تو وہ ذمی ہوگیا اسیطرح اگر
مستامنہ کافرہ عورت سنے دار الاسلام مین ذمی کے ساتھہ اپنا نکاح کیا تو وہ
ذمیہ ہوگئی اور اگر مستامن مرد نے ذمیہ کے ساتھہ دار الاسلام مین نکاح کیا تو وہ
ذمی نہین ہوگیا مسئلہ اگر کافر امان لیکر دار الاسلام مین آیا اور اوسنی
کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھہ روپیہ دہر رکھائی یا اوسکا دین کسی مسلمان یا ذمی
پر آتا ہی پہر وہ کافر دار الحرب کو چلا گیا تو اب اوسکا خون کرنا حلال ہوگیا

پہر اگر وہ مسلمانونکے یہان پکڑا آیا یا مسلمان اوس ملک پر غالب ہو گئے اور وہ مارا گیا تو اوسکا دین جانا رہا اور اوسکی جورو ہر غنیمت ہو گئی اور اگر مسلمان غالب ہوئے مگر وہ کافر مارا گیا یا اپنی موت مرا تو اوسکا قرضہ اور جورو ہر اوسکے وارث پاوینگے مسئلہ اگر حربی امان مانگ کر دار الاسلام مین آیا اور مسلمان ہو گیا اور دار الحرب مین اوسکی جورو اور اولاد اور مال اوسکا کسی مسلمان کے پاس یا ذمی یا حربی کے پاس رہا پہر اوسکے مسلمان ہو جانیکے بعد اگر مسلمان اوس ملک پر غالب ہو گئے تو وہ سب غنیمت ہی اور اگر حربی دار الحرب مین مسلمان ہوا اور دار الاسلام مین آیا پہر مسلمان اوس دار الحرب پر غالب ہو گئے تو اوسکی نابالغ اولاد حر ہے مسلمان اور اوسکی دھرودھر مسلمان کے پاس ہو خواہ ذمی کے پاس ہو اوسکو دلاسے ملے سوا اوسکی اور جو مال اوسکا وہان ہو وہ غنیمت ہی مسئلہ اگر خطا سے اوس مسلمان کو جسکا کوئی ولی نہو یا اوس حربی کو جو امان مانگ کر دار الاسلام مین آیا اور مسلمان ہو گیا کسی نے مار ڈالا تو اوسکا خون بہا قاتل کی عاقلہ سے امام لیوے اور اگر قصداً مار ڈالا تو امام یا قتل کرے یا دیت لے معاف نکرے

باب العشر والخراج یعنی کہیتی سے پیداوار کا دسوان حصہ یا روپیہ محصول مین لینا اوسکا بیان مسئلہ عرب کے ملک کی سب زمین عشری ہی اور جس ملک کے کافر خود مسلمان ہو جاوین وہانکی زمین عشری ہی اور جس ملک کو مسلمان غلبہ سے فتح کرین اور مسلمانون پر وہ ملک بٹ جاوے وہ زمین عشری ہی مسئلہ

سواد کی زمین خراجی ہے اور جس ملک کو مسلمان غلبہ سے فتح کرکے اُن کافرون
ہی کو اوسپر قابض رکہین وہانکی زمین خراجی ہے اور جس ملک کے کافرون
سے امام صلح کرلے وہانکی زمین خراجی ہے مسئلہ جس ویران زمین کو
آباد کیا اگر وہ عشری زمین کے قریب ہے تو عشری ہی اور خراجی زمین کے
نزدیک ہو تو خراجی ہے مسئلہ بصری کی زمین عشری ہی مسئلہ جس زمین
پر کھیتی ہو اوسپر خراج ہر جریب پر ایک صاع غلہ اور ایکدرم ہے اور ترکاری
کے کہیت پر ہر جریب کے پیچہے پانچدرم اور انگور اور چہوہارے کے باغ پر جسمین
چہوہارے کے درخت قریب قریب ہون ہر جریب پر دس درم اور اگر زمین مین اسقدر
خراج کی طاقت نہو تو کم کرینگے اور اگر اسقدر سے پیداواری زیادہ ہو تو
اس سے زیادہ نہ لینگے مسئلہ اگر خراجی زمین پر پانی آگیا اور ڈوب گئی
یا بالکل پانی وہانسے جاتا رہا یا کسی آفت سے کہیتی جاتی رہی تو خراج اوسکا
دینا نہ آویگا اور اگر اوسمین بویا نہین اور خراجی زمین والا مسلمان ہوگیا
یا اوس زمین کو کسی مسلمان نے مول لے لیا تو خراج دینا آویگا مسئلہ
فصل خراجی زمین سے جو پیدا ہوا اوسمین عشر نہین **فصل فی الجزیہ** یعنی کافرون پر
کر لگانیکے مسئلے مسئلہ اگر آپس کی رضامندی سے جزیہ ٹہہر گیا تو اوسقدر
لینگے اور اوس سے زیادہ نہ لینگے اور اگر آپسمین نٹہہری تو امام یون
مقرر کرے کہ کافر فقیر پر ہر سال مین بارہ درم اور جو کافر ایسا ہو نہ فقیر ہو

نہ امیر ہوا وسپر ہر سال مین ۲۴ درم اور تونگر کافر پہر سال مین ۴۸ درم مسئلہ یہودی
اور نصرانی اور مجوسی اور عجمی بت پرست پر جزیہ مقرر کیا جائیگا اور بت پرست عربی اور مرتد
اور نابالغ اور عورت اور غلام اور مکاتب اور اپاہج اور اندہی پر اور ایسے فقیر پر جو کہ کچھہ
پیشہ نہین کرتا اور اوس درویش پر جو لوگون سے ملا جلا رہتا جزیہ مقرر
نکرینگے مسئلہ اگر کافر پر جزیہ آتا ہی اور وہ مسلمان ہو گیا تو اب اوسکے ذمہ سے جزیہ
جاتا رہا اور اگر مر گیا تو بھی جاتا رہا اور اگر دو برس کا جزیہ ہو گیا تو ایک برس کا چہوڑ
دینگے مسئلہ کافر ونکو دار الاسلام مین نیا عبادت خانہ اونکا نہ بنانے دینگے
اور پرانا عبادت خانہ اونکا اگر ڈھہ گیا تو اوسکو پہر وہ بنا لین گے مسئلہ ذمی
کو حکم کرین کہ ایسا لباس پہنیں کہ مسلمانو نمین اور اوسمین فرق معلوم ہو اور ایسی ہی
سواری رکہی اور ایسی ہی زین پر چڑھے تو ذمی گہوڑے پر سوار نہو وے اور ہتہیار
نہ باندہے اور جنیو اپنا سامنے کہلا رکہے اور پالان کیطرح کے زین پر سوار ہو مسئلہ
اگر ذمی نے جزیہ دینے سے انکار کیا یا مسلمان عورت سے زنا کیا یا مسلمان کو
مار ڈالا یا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی تو وہ ذمی کا ذمی ہی ہے
اُس سے عہد شکنی نکرینگے مگر اگر وہ دار الحرب کو چلا گیا یا بہت سے ذمیون نے
کسی مکان پر لڑنے کے لئے جماؤ کیا تو وہ ویسا ہو گیا جیسے مرتد مسئلہ
تغلبی کافر سے خواہ مرد ہو خواہ عورت دونی زکوۃ لینگے اور تغلبی کا غلام
ویسا ہی جیسے قریشی کا غلام اوس سے بھی دونی زکوۃ لین گے اور عشر اور

خراج مسئلہ تغلبی کافر کا مال اور حربی کافر دن سی جو ہدیہ ملے اور جو مال کہ
بدون لڑی ہوئی مسلمان لوگ کافرون سی لین یہہ سب مسلمانونکی مصلحت کے
کامو نمین خرچ کیا جاوی جیسی دار الاسلام کی سرحدین درست کرنا اور پل بنانا
اور باندہ باندہنا اور قاضیون اور عالمون اور مولویون اور مجاہد و نکار وزینہ
اور اونکی اولاد کا خرچ اوسمین سی مقرر کیا جاوی اور جو شخص ان حقدار و نمین
سے آدہی برس مین مرجاوی اوسکو نملیگا باب المرتدین یعنی مسلمان اگر دین

باب مرتدین

سے پہر جاوی اوسکا بیان مسئلہ جو شخص مرتد ہو گیا یعنی دین اسلام سی
پہر گیا تو اوسکو کہین گے کہ تو مسلمان ہو جا اور اوسکا شبہہ دفع کرینگے پہر اگر
وہ نہ پہرے تو تین روز تک اوسکو قید رکہین پہر اگر وہ مسلمان ہو جاوی تو بہتر
ورنہ اوسکو قتل کرین مسئلہ مرتد کا مسلمان ہونا یہہ ہی کہ سب دینون سی دست بردار
ہووی اور دین اسلام کو اختیار کری اور اسباتکا اقرار کری یا یون ہو کہ جس بات پر
وہ مرتد ہو گیا تہا اوس بات سی وہ اپنی بیزاری ظاہر کرے تب مسلمان ہووے
مسئلہ اگر مرتد سے یون نکہا کہ تو مسلمان ہو جا اور مار ڈالا تو مکروہ ہی اور
قاتل پر ضمان نہین مسئلہ اگر عورت مرتد ہو گئی تو اوسکو قتل نکرینگے بلکہ قید
رکہین گے جب تک وہ مسلمان ہو جاوی مسئلہ مرتد اپنی مال کا مالک نہین
رہتا جب تک مرتد رہی پہر جب مسلمان ہو جاوی تو اپنا مال دلا یا وی اور اگر مسلمان
نہوا اور مر گیا یا مارا گیا تو مسلمانی کی حالت کا کمایا ہوا اوسکا مال اوسکی مسلمان

وارث پائینگے اسلام کی حالت کا قرض ادا کرنیکے بعد اور جو مرتد ہونیکے بعد
کمایا تہا وہ غنیمت ہی مرتد ہونیکی حالت کی قرض ادا کرنیکے بعد مسئلہ اگر مرتد
دارالحرب کو چلاگیا اور قاضی نے اوسکی کافر ومین ملجانیکا حکم کردیا تو اوسکا
مدبر اور ام ولد آزاد ہوگئی اور اوسپر جو دین موجل تہا وہ حال ہوگیا اور اوسکی
خرید و فروخت اور ہبہ اٹک گئی کہ اگر وہ مسلمان ہوگیا تو جائز ہوئی اور اگر وہ
مرگیا یا مارا گیا تو باطل ہوگئی مسئلہ اگر مرتد دارالحرب کو چلاگیا اور قاضی نے
اوسپر کافرومین ملجانیکا حکم کردیا پہر وہ دارالاسلام کو لوٹ آیا مسلمان ہوکر
تو اب وہ جس قدر اپنا مال اپنی وارث سی پاوی سے لے اور جو مال اوسکا وارث
کے پاس نہو وہ مال اوسکو نملیگا مسئلہ اگر زید کے پاس ایک نصرانی باندی
تہے پہر زید مرتد ہوگیا اور اوس باندی سی صحبت کی اور مرتد ہونیسے چھہ
مہینے کے بعد وہ باندی لڑکا جنی اور زید نے وہ لڑکا اپنا بتایا تو وہ
باندی اوسکی ام ولد ٹھہری اور وہ لڑکا زید کا بیٹا ٹھہرا مگر زید کا وارث ہوگا
اور اگر وہ باندی مسلمان تہی تو وہ بیٹا زید کا وارث ہوگا اگر زید مرتد ہی مرایا
دارالحرب کو چلاگیا مسئلہ اگر مرتد اپنا مال لیکر دارالحرب کو چلاگیا پہر مسلمان
اوس دارالحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اوسکا غنیمت ہی اور اگر مرتد دارالحرب
کو چلاگیا اور پہر وہاں سی آیا اور دارالاسلام سی اپنا مال لیگیا پہر مسلمان
اوس دارالحرب پر غالب ہوئی تو وہ مال اوس مرتد کے وارثونکو دینگی مسئلہ

اگر مرتد دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے کافرونمین ملجانیکا اوسکی حکم کیا اور
اوسکا غلام اوسکے بیٹے کو دلادیا سو اوس بیٹے نے اوس غلام کو مکاتب کیا پہر
وہ مرتد مسلمان ہوکر دار الاسلام کو آیا تو وہ غلام اوسی مرتد مسلمانکا ہی
مکاتب [illegible] اوسکی ولا بھی اوسیکو ملیگی مسئلہ اگر مرتد نے زید کو خطا سے
مار ڈالا اور دار الحرب کو چلا گیا یا مارا گیا تو اسلام کی حالت کی کمائی ہوئی
اوسکی مال سے زید کا خون بہا دلادینگے مسئلہ اگر زید کا ہاتھ قصداً
کسی نے کاٹ ڈالا پہر زید مرتد ہوگیا اور ہاتھ کٹنے سے مرتد ہی مرا یا دار الحرب
کو چلا گیا پہر وہان سے مسلمان ہوکر آیا اور اوسی ہاتھ کٹنے سے مرگیا تو ہاتھ کاٹنے
والے پر آدہی دیت اوسکے مال سے واجب ہوگی زید کے وارثون کے لئے
اور اگر دار الحرب کو نگیا تہا اور مسلمان ہوگیا اور مرگیا تو بالکل دیت دینا ہوگی
مسئلہ اگر مکاتب مرتد ہوگیا اور دار الحرب کو چلا گیا اور وہان کچھ مال کمایا پہر
وہ مع مال کے پکڑا گیا اور مارا گیا تو کتابت کا بدل اوسکے میانکو ملیگا اور جو بچے
وہ اوسکے وارثونکو ملے مسئلہ اگر جورو خاوند دونون مرتد ہوکر دار الحرب
کو چلی گئی اور عورت کے اولاد ہوئی اور اوس اولاد کے بھی اولاد ہوئی
پہر مسلمان اوس دار الحرب پر غالب ہوگئی تو وہ سب بیٹے اور پوتے غنیمت ہین
مگر ہان مرتد کی اولاد پر زبردستی کرینگے مسلمان ہونیکے لئے اور پوتون پر
زبردستی نکرینگے مسئلہ اگر عاقل نابالغ مرتد ہوگیا تو وہ مرتد ہے اوسپر

جبر کرینگے مسلمان ہو جانیکے لئے مگر اوسکو قتل نکرینگے اور اگر عاقل نابالغ
کافر مسلمان ہوگیا تو وہ مسلمان ہی **باب البغات** یعنی بادشاہ اسلام سی
پھرے ہوؤنکا ذکر مسئلہ اگر مسلمانونکا ایک جرگہ امام کی تابعداری سی نکل گیا
اور کسی شہر پر غالب ہوگیا تو امام اونکو اپنی تابعداری کیطرف بلاوی اور جس
سبب سی پھر گئی وہ شبہ اونکا دور کری اور جائز ہی کہ امام اونسی لڑنا شروع کردے
اور اگر اونکی کمک اور ہو تو جو اونمین زخمی ہوا وسکو مار ڈالین اور جو بھاگے
اوسکا پیچھا کرین اور اگر اور کمک نہو تو زخمی کو قتل نکرین اور نہ بھاگتے کا پیچھا کرین
مسئلہ باغیون یعنی پھری ہوئی مسلمانونکی اولاد نہ پکڑین مسئلہ باغیونکا
مال روک میں رکھین جب تک کہ وہ باز آوین مسئلہ اگر حاجت ہو تو باغیون
کے ہتھیار ونکو اور گھوڑ ونکو اپنی کام مین لاوین اور اگر اونکا غلہ ہو تو اوسکو
بیچکر قیمت رکھین گے مسئلہ اگر باغی سنے باغی کو مار ڈالا بعد اسکی امام آن
باغیونپر غالب ہوا تو اوس باغی قاتل سی کچھہ مزاحمت نکری مسئلہ اگر باغی کسی
شہر پر غالب ہوگئی اور اُس شہر کے ایک آدمی سنے دوسرکو مار ڈالا پھر امام
جب اُس شہر پر غالب ہو جاوی تو اوس قاتل سے قصاص لے مسئلہ اگر امام
کے تابعدار مسلمان سنے اپنے مورث باغی کو مار ڈالا یا باغی سنے اپنے مورث
امام کے تابعدار مسلمان کو مار ڈالا اور کہا کہ مین حق پر ہون تو یہ قاتل اوس
مقتول کا وارث ہوگا اور اگر کہا کہ مین باطل پر ہون تو وارث نہوگا مسئلہ

باب البغات

فسادیونکے ہاتھہ ہتھیار بیچنا مکروہ ہی اور معلوم نہو کہ یہہ شخص فسادیونمین سے ہی تو اسکے ہاتھہ بیچنا مکروہ نہین کتاب اللقیط یعنی آدمی کا بچہ زندہ جو کوئی پڑا پادے اسکے مسئلے مسئلہ لقیط کا اوٹھا لینا مستحب ہی اور اوسکے ضائع ہوجانیکا خوف ہو تو اوٹھا لینا واجب ہی مسئلہ لقیط حر ہوتا ہی مسئلہ لقیط کی خوراک پوشاک وغیرہ سب بیت المال سے خرچ ہوا اور اگر لقیط اپنا کچھہ مال چھوڑ مرا تو وہ بیت المال مین داخل ہوا اور اگر لقیط کچھہ جنایت کرے تو اوسکا تاوان بھی بیت المال مین سے دیا جاوے مسئلہ جو شخص لقیط کو اوٹھا لاوے اور کوئی اوسکو نہ لیسکیگا مسئلہ اگر زید لقیط کو اپنا بیٹا بتاوے تو وہ زید کا بیٹا ٹھہریگا اور اگر زید اور عمر دو شخص اوسکو اپنا بیٹا بتاوین پہر اونمین زید اوسمین کچھہ نشان بتاوے اور وہ نشان موجود ہو تو زید کا حق زیادہ ہی کہ وہ اوسکا بیٹا ٹھہرے اور اگر دونومین سے کوئی کچھہ نشان نہ بتاوے تو وہ دونوکا بیٹا ہی مسئلہ اگر مسلمانونکے شہر یا گانو مین ایک لقیط پایا گیا اور ایک ذمی نے دعوی کیا کہ یہہ میرا بیٹا ہی تو وہ اوس ذمی ہی کا بیٹا ٹھہریگا مگر لقیط مسلمان ہوگا مسئلہ اگر کسی غلام نے لقیط کو اپنا بیٹا بتایا تو وہ اوسکا بیٹا ہی مگر وہ لقیط حر ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ یہہ لقیط میرا غلام ہی تو جبتک وہ شخص اپنے گواہ نگذرانے تب تک وہ لقیط حر ہی مسئلہ اگر لقیط کے ساتھہ کچھہ مال بھی ملا تو وہ مال اسی لقیط کا ہی مسئلہ جسنے لقیط پایا اوسکو ذمہ پر اوسکا نکاح کر دینا جائز نہین

مسئلہ جسنے لقیط پایا اوسکو نہ چاہئیے کہ لقیط کو بیچے یا اجارہ دے مسئلہ جسنے لقیط پایا اوسکو چاہئیے کہ لقیط کو کچھہ پیشہ سکہانیکو بہیجے اور اگر کوئی اوس لقیط کو کچھہ دے تو یہہ اپنے قبضہ مین رکھے

کتاب اللقطۃ

کتاب اللقطۃ یعنی پڑی پائی ہوئی چیز کے مسئلے مسئلہ اگر چیز پڑی پائی حل کی زمین مین خواہ حرم کی زمین مین تو وہ چیز پانیوالیکے پاس امانت ہے درصورتیکہ مالک کو پہیر دینیکے لئے اوٹہائی اور اوٹہاتے وقت لوگونکو گواہ کر دیا یہہ کہکر کہ جسکو یہہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنو اوسکو میرا پتا بتادیجو اور پانیوالا پکارا کرے کہ مین نے فلانی چیز پڑی پائی ہے کہ اوسکے مالک کو مین نہین جانتا تو جو مالک ہو وہ آوے اور لیوے اور یہہ اتنی مدت تک پکارا کرے کہ اوسکو معلوم ہو جاوے کہ اسکا مالک آکر نہ لیگا پہر اوس چیز کو صدقہ کر دے بعد اسکے اگر مالک آیا تو مالک چاہے اوس صدقہ کو جائز رکھے اور چاہے اوس پانیوالے سے ضمان لے مسئلہ اگر جانور پایا اور لیلیا تو وہ بہی لقطہ ہے مسئلہ اگر کہلایا پہنایا پڑا پایا ہوا جانور یا آدمی کو اوسنے جسنے پایا تہا تو وہ احسان کیا اور اگر قاضی کے حکم سے خرچ کیا تو یہہ اوسکا دین ہوا مسئلہ اگر ایسی چیز پڑی پائی جسمین نفع ہے تو حاکم اوس چیز کو کرایہ دیکر اوس سے جو حاصل ہو وہ اوسکی خوراک وغیرہ مین خرچ کرے اور اگر اوسمین نفع نہین ہے تو اوسکو بیچڈالے مسئلہ اگر پڑی پائی ہوئی چیز پر حاکم کی اجازت سے کچھہ اپنا صرف کیا پہر مالک آیا تو اختیار ہے کہ جب تک مالک سے اپنا خرچہ نہ لیلے تب تک چیز مالک کو نہ دے

مسئلہ پڑی پائی ہوئی چیز دعوی کرنیوالیکو نہ دیجیے جب تک وہ گواہ نگذرانے کہ میری ہی مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا عمر پر کہ اسنے میری فلانی چیز پڑی پائی ہی اور اوس چیز کی کچھ نشانی بیان کی اور وہ نشانی اوسمین پائی گئی تو زید پر حلال ہے کہ وہ عمر کو دیدے اور اگر نہ دے تو قاضی زید پر جبر نکرے مسئلہ جسنے چیز پڑی پائی اگر وہ فقیر ہے تو اوسکو مضائقہ نہین کہ اوس چیز سے کچھہ فائدہ لے یعنی اپنے کام مین لگاوے اور اگر تونگر ہے تو وہ چیز خیرات کردے خواہ اجنبی محتاج کو خواہ اپنے محتاج مان باپ یا جورو یا بیٹے کو ٭

کتاب الآبق یعنی بھاگے ہوئے غلام کا بیان مسئلہ کسیکے بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ لینا مستحب ہی اگر غلام پر زور پڑے مسئلہ جو شخص کسیکے بھاگے ہوئے غلام کو تین منزل یا زیادہ دور سے پکڑ لادے وہ چالیس درم مالک سے دلا پاوے اگرچہ وہ غلام چالیس درم سے کم قیمت کا ہو اور اگر تین منزل سے کم سے پکڑ لایا تو اسی حساب سے اوسکو دینگے مسئلہ مدبر اور ام ولد اور غلام کا ایک ہی حکم ہی مسئلہ اگر ایک شخص کسیکے بھاگے ہوئے غلام کو پھیر لاتا تھا اور اوسکے پاس سے وہ غلام بھاگ گیا تو اوسپر ضمان نہین مسئلہ بھاگے ہوئے غلام کے پکڑنیوالیکو مناسب ہی کہ جب پکڑے تب لوگونکو گواہ کردے کہ مین اسلیے اسکو پکڑتا ہون کہ مالک کو پھیر دونگا مسئلہ اگر زید کا غلام عمر کے پاس گرو تھا سو بھاگ گیا پھر بکر اوسکو پکڑ لایا تو بکر کی مزدوری عمر سے دلادینگے

مسئلہ بھاگے ہوئے غلام کے کہانے وغیرہ پر جو کچھہ صرف ہوا اوسکا وہی
حکم ہے جو پڑی پائی ہوئی چیز کی بابت خرچ کا حکم ہی کتاب المفقود یعنی
جو ایسا غائب ہو کہ اوسکی ہونیکا ٹہکانا اور اوسکی موت زندگی کا حال معلوم نہو اسکو
مفقود کہتی ہین مسئلہ قاضی ایک شخص کو مقرر کرے کہ وہ مفقود کی حق لیا
کرے اور اوسکی مال کی محافظت کرے اور اوسکا خبرگیران رہی اور وہ شخص
اوس مفقود کی مال مین سے اوسکی جورو پر اور اوس رشتہ دار پر کہ جنسے وہ مفقود
پیدا ہوا یا وہ مفقود کی اولاد مین ہو خرچ کرے مسئلہ قاضی مفقود کے
اور اوسکی جورو کے بیچ مین تفریق نکرے مسئلہ نوے برس کے بعد حکم کرین
کہ مفقود مرگیا تب اوسکی جورو عدت مین بیٹہے اور اوسکا مال اوس وقت مین
اوسکی وارثون پر تقسیم کیا جاوے نوے برس سے پہلے نہین ہوتا پہر اگر مفقود کے
ساتہہ ایک ایسا وارث ہی کہ اوس مفقود کے سبب وارث محجوب ہوتا ہی تو
اوس وارث کو کچھہ نملیگا اور اگر ایسا وارث ہی کہ اوس مفقود کے سبب سے اوسکو
حق کم ملتا ہی تو اوسکو کم ہی دینگے اور باقی جمع رکھینگے جیسے حمل کا حصہ
کتاب الشرکہ یعنی ساجہی کا بیان مسئلہ ساجہا دو طرح پر ہوتا ہی
ایک شرکت املاک دوسری شرکت عقود مسئلہ شرکت املاک یہہ ہے کہ دو
آدمیون نے یا کئی آدمیون نے ایک چیز پائی ساجہی مین وراثت کی سبب سے
یا ساجہی مول لی تو اسصورت مین ایک شریک کو اور شریکو نکی بلا اجازت اونکی

کتاب المفقود

کتاب الشرکۃ

حصہ مین تصرف کرنا حرام ہی جیسے اجنبی کی چیز مین مسئلہ شرکت عقود یہہ ہی
کہ دو آدمی یا کئی آدمی ساجہا کرین اور ایک دوسری سے کہی کہ مین تیرا شریک ہوا
اتنے روپیونمین اور وہ دوسرا قبول کرلے سو ایسا ساجہا کئی طرح پر ہوتا ہی ایک
معاوضہ ہی کہ دونو شریک مال مین اور تصرف مین اور دین مین برابر ہون مسئلہ
اگر حر اور غلام نے یا بالغ یا نابالغ نے یا کافر اور مسلمان نے آپسمین شرکت
معاوضہ کی تو درست نہین مسئلہ شرکت معاوضہ مین ایک شریک دوسرے کا وکیل
اور ضامن ہو جاتا ہی جو کچھہ ایک مول لے دوسرا بھی اوسمین شریک ہی سوا خوراک
پوشاک اپنی گہر والونکے اور جو دین تجارت یا غصب یا ضامنی کی بابت ایک
شریک پر دینا آویگا اوسمین دوسرا بھی شریک ہی اور جیسے مال مین ساجہا ہی اوسی
جنس کا مال اگر ایک شریک کو کسی نے ہبہ کیا یا وراثت مین پایا تو یہہ شرکت
معاوضہ باطل ہوگئی اور اگر عروض پایا ہبہ یا وراثت مین تو باطل نہین ہوئی
مسئلہ شرکت معاوضہ اور شرکت عنان اوسی صورتمین درست ہی کہ اشرفی یا روپیہ
یا پیسون سے یا اوس سونے چاندی سے جسکا رواج ہووے مسئلہ اگر دو شخص اسباب
شرکت کرنا چاہین تو ہر ایک اپنا آدھا اسباب دوسرے کے اسباب کے بدلے ایک دوسرے
کے ہاتھہ بیچڈالین پہر شرکت کا عقد کرلین تو درست ہی مسئلہ دوسری شرکت
عنان ہی اوسمین ایک شریک دوسرے کا وکیل ہی ہوتا ہی اور اس شرکت مین خواہ دونو
شریکونکا مال آدھا آدھا ہو اگرچہ نفع آدھا آدھا نہ ٹھہری خواہ نفع برابر ٹھہرے اگرچہ

مال برابر نہو خواہ کُل مال مین ساجھا کرین یا تہوڑے ہی مین اور مال بہی دونو شریکونکا ایک ہی جنس ہو یا جنس علحدہ علحدہ ہو مثلا ایک کے روپے دوسرے کی اشرفیان مسئلہ شرکت عنان مین دونو شریکونکو اپنا اپنا مال ملا دینے شرط نہین مسئلہ شرکت عنان کی دونو شریکو مین سے جو شریک چیز مول لے اوس سے بائع قیمت طلب کرے دوسرے سے نہین پہر جب یہہ مول لینے والا شریک اپنی پاس سے سب قیمت دیدی تو آدہی حصے کے موافق اوس دوسرے شریک سے لے مسئلہ اگر مال مول لینے سے پہلے دونون شریکونکی جمع پونجی جاتی رہی یا ایک کی جاتی رہی تو شرکت عنان باطل ہو گئی مسئلہ اگر ایک شریک نے اپنی دامون سے چیز ساجھی کی مول لی اور دوسرے ساجھی کا مال ہلاک ہو گیا تو وہ چیز دونونکی شرکت مین ہے اور مول لینے والا دوسرے شریک سے حصہ کے دام اوس سے لیلے مسئلہ اگر ایک شریک کے لئے کچہہ معین روپے چار یا پانچ ٹہرائے تو شرکت عنان فاسد ہو گئی مسئلہ عنان اور مفاوضہ کی شرکت والی شریکونکو اختیار ہی کہ جو اونمین سے چاہے وہ مال کسیکے پاس بضاعت رکہے اور اوس مال کی لئے کسیکو نوکر رکہے اور کسیکے پاس امانت رکہے اور مضاربت پر دے اور کسیکو وکیل کرے مسئلہ ساجھی شرکت کا مال شریک کے پاس امانت ہوتا ہی مسئلہ تیسری شرکت تقبل ہے کہ دو درزی یا ایک درزی اور دوسرا رنگریز شریک ہو جادین لوگونکا کام بنانے کے لئے اوسمین جو حاصل ہو وہ اُن دونونکا ہی پہر ایسی شریکو مین سے اگر ایک شریک کسیکا کام بنانیکو لیوے

تو وہ کام دوسرے شریک پر بھی لازم ہو جاتا ہے اور اگر کچھہ کماوی تو دوسرا
بھی اوسمین شریک ہوتا ہی مسئلہ چوتھی شرکت وجوہ ہی کہ دو شخص شریک ہووین
نے مال کے اسطرح پر کہ اپنی مروت رو داری سی مول لین اور بیچین تو اس ساجھے
مین ایک ساجھی دوسریکا وکیل ہوتا ہی پھر اگر شرط کی کہ جو کچھہ مول لین وہ آدہا
آدہا دونونکا ہی یا تہائی ٹھہرایا تو نفع بھی اس حساب سی دونونکو ملیگا پھر اگر
کسیکے لئی اونمین سی زیادہ نفع ٹھہرایا تو یہہ زیادہ ٹھہرانا باطل ہے **فصل**
لکڑیان بیننے مین اور شکار پکڑنے مین اور پانی سیچنے مین ساجھا نہین درست
پھر اگر کسی نے کیا تو کام کرنیوالیکو بالکل وہ چیز ملیگی جو حاصل ہوئی اور دوسریکو
مزدوری ملیگی جو مروج ہو مسئلہ فاسد ساجھی مین جسکا جتنا مال ہوگا اوسکو
اوتنا نفع دینگے اگرچہ نفع زیادہ ٹھہرا ہو مسئلہ ایک شریک مرگیا یا مرتد ہوکر
دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم کر دیا تو ساجھا باطل ہوگیا مسئلہ ایک
شریک دوسری شریک کے مال کی زکوۃ نہ دے اوسکی بے اجازت مسئلہ اگر
زید اور عمر دو شریک ہین اور ہر ایک نے دوسریکو زکوۃ دینی کی اجازت دی پھر
دونون نے اپنی اپنی مال کی زکوۃ دی اگر زید نے پہلے دی اور عمر نے پیچھے
تو عمر پر زکوۃ کا ضمان ہی اور اگر دونون نے برابر دی تو زید پر عمر کی زکوۃ کا
اور عمر پر زید کی زکوۃ ضمان ہی مسئلہ اگر مفاوضہ کی شرکت کی ایک شریک
نے دوسری کی اجازت سی ایک باندی مول لی شرکت کے مال سی صحبت کرنیکے لئی

تو وہ باندی اوسکی ہی جسنے مول لی اور دوسریکو کچھہ ندی کتاب الوقف
اصلی چیز رو کے مین رہی وقف کرنیوالیکی ملک ٹھہرتی ہوئی اور اوس چیز سی جو فائدہ
ہو وہ خیرات ہوا وسکو وقف کہتی ہین مسئلہ اگر قاضی حکم کردی تو وقف
کی ہوئی چیز وقف کرنیوالیکی ملک سی نکل جاوی مسئلہ وقف پورا جب ہوئے
وقف کرنیوالا اوس چیز کو اپنی ملک سی الگ کردی اور متولی کو سونپ دی اور ہمیشہ
کیواسطی وقف کری مسئلہ اگر زمین اور اوسکی جوتنی والے اپنی بیل اور غلام اور
وغیرہ کمیرے اوسکی ساتھہ وقف کری تو درست ہی مسئلہ جس مشاع کے جائز
ہونیکا حکم ہوگیا اور جس منقول چیز کا رواج ہوا وسکا وقف کرنا جائز ہے
مسئلہ وقف کی چیز کو تملیک کرنا اور بانٹنا جائز نہین اگرچہ اپنی اولاد ہی کے
وقف کیا ہو مسئلہ وقف کی چیز سے جو پیدا ہو یعنی حاصل آوی وہ پہلی اوسکی
عمارت مین یعنی درستی مین خرچ کیا جاوی گو کہ وقف کرنیوالے نے یہہ شرط
نکی ہو مسئلہ اگر حویلی وقف کی ہوئی ہی تو جو اوسمین رہی وہ اوسکی مرمت کری
اور اگر اوسنی انکار کیا یا وہ عاجز ہی نہین کرسکتا تو حاکم اوسکی مرمت کرے
اسطرحسے کہ اوس مکانکو کرایہ پر دی جو کرایہ ملے وہ مرمت مین لگادی مسئلہ
اگر وقف کا مکان خراب ہوگیا کہ اوسکو توڑ کر وقف کی عمارت مین خرچ کیا جاوے
اگر حاجت ہوا اور اوسمین سی اگر کچھہ باقی رہا تو حفاظت سی رکھا ہی کہ احتیاج کیوقت
کام آوی اور اوسکو وقف کے حقدار ونکو بانٹ ندیا جاوی مسئلہ اگر وقف

کرنیوالے نے وقف چیز کا حاصل اپنے واسطے ٹھہرالیا یا اپنے آپکو وقف کی چیز کا متولی رہنا ٹھہرالیا تو درست ہی پہر اگر وہ وقف کرنیوالا خیانت کیا کرتا ہے تو اوس سے وہ چیز لے لینگے جیسے وصی سے اگرچہ اوس وقف کرنے والے نے پہلے یہہ شرط کرلی ہو کہ یہہ چیز مجھہ سے نہ لیجاوی **فصل** اگر زید نے ایک مسجد بنائی تو ابہی وہ زید کی ملک مین ہے جبتک زید اوسکو اپنی ملک سے الگ نکردے اور اوسکی لئے راہ آمد و رفت کی نہ بنادے اور اوسمین نماز کی اجازت ندیدے پہر جب ایسا کردے اور ایک شخص بہی اوسمین نماز پڑھ لے تب وہ مسجد زید کی ملک سے نکلجاوے **مسئلہ** اگر زید نے ایک مسجد بنائی اور اوسکی نیچے سرد خانہ بنایا اوپر اوسکی کوٹھری بنائی اور مسجد کا دروازہ راہ کیطرف لگایا اور اوسکو جدا کردیا یا یونکیا کہ اپنی گہر کے اندر مسجد بنائی اور لوگونکو اوسمین آنیکا حکم کیا تو زید کو اختیار ہے کہ ایسی مسجد کو جب چاہے بیچڈالے اور جب زید مرے تو وہ مسجد وارثونکی میراث ہوجاوے **مسئلہ** اگر زید نے سقایہ یا کاروان سرای یا مسافرونکی آرام کیواسطے راہ مین مکان یا قبرستان بنایا تو زید کی ملک مین وہ ہی جبتک حاکم اوسکے ملک سے نکلنے کا حکم نکرے **مسئلہ** اگر شاہراہ کی کچہہ زمین مسجد مین داخل کرلے تو درست ہی اسیطرح اگر مسجد کی زمین کچہہ شاہراہ مین داخل کرے تو بہی درست ہی

کتاب البیوع

آپسکی رضامندی سے مال سے مال بدلنے کو بیع کہتی ہین **مسئلہ** بیع ٹھیک

ہو جاتی ہے جب بیچنے والا کہے کہ مین نے یہہ چیز بیچ ڈالی اور مول لینے والا کہے مینے
مول لیلی یا یون ہو کہ مول لینے والا قیمت اوسکی ہاتھہ مین دیدی اور بیچنے والا
وہ چیز اوسکی ہاتہہ مین دیدی وہ قیمت تا لے یہہ چیز لے لے مسئلہ اگر بیچنے والا
یا لینے والا قبول کرنے سی پہلے اوس مجلس سی اوٹھہ گیا تو ایجاب باطل ہو گیا
مسئلہ اگر قیمت کی گنتی اور وصف بیان کر دیا تو بیع جائز اگرچہ اوس
قیمت کیطرف اشارہ نکیا مسئلہ اگر معین قیمت موجود ہی اوسکی طرف اشارہ
کر دیا کہ ان روپیون کے بدلے مول لیا تو بیع جائز ہی اگرچہ اون روپیون کی
گنتی اور وصف بیان نکیا ہو مسئلہ بیع درست ہی نقدون اور درست ہی قرضون
اگر قرض کے ادا کرنیکی مدت ٹھہر جاوی مسئلہ اگر ایک چیز مطلق قیمت پر مول لی
یعنی قیمت کی جنس کا تعین نکیا کہ اشرفیان یا روپئی تو بیع درست ہی مگر قیمت مین وہ
چیز دینا آویگی جو اوس شہر مین اکثر رائج ہو خواہ اشرفی خواہ روپیا خواہ پیسا
مسئلہ اگر اوس شہر مین نقود مختلف رائج ہون تو جو بیع مطلق ہو تو وہ درست
نہین ہی مسئلہ غلہ اور کہانا بیچنا درست ہی برتن سی ناپ کر اور ڈہیری ڈہیری
کر کے یا ایسی برتن سی ناپ کر یا ایسی پتہر دن سی تول کے جسکا اندازہ معلوم
نہین کہ کتنا ہی مسئلہ اگر کسی نے ایک ڈہیری بیچی یون ٹھہرا کر کہ اسمین سے
ایک ایک صاع کی بیع ایک روپئی کو اوسمین سی درست ہوئی باقی نادرست ہی
مسئلہ اگر بکریونکا ریوڑ یا کپڑا بیچا یون ٹھہرا کر فی بکری یا فی گز ایک روپیہ کو تو

تو سب بیع فاسد ہی اور اگر ہر ایک بکری کو اور ہر ایک گز کو علیحدہ علیحدہ ویہی زر
کو نام رکھدیا تو بیع جائز ہے مسئلہ اگر مثلاً ایک ڈہیری غلہ بیچا ٹھہرا کر کہ سو
صاع ہی اسطرح پر کہ فی صاع ایک روپیہ کو پہر وہ نوّے صاع ہوا تو لینی والا چاہے
نوّے روپیہ کو وہ لے لے چاہے کل نہ لے اور اگر سو صاع سے کچھ زیادہ ہو تو وہ
بیچنے والیکا ہی مسئلہ اگر کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر لی پہر وہ ناپنی سے کم ہوئی
تو اوتنی ہی روپئے کو چاہے لی چاہے نہ لی اور اگر سو گز سے زیادہ ہوئی تو وہ
بیچنے والیکی ہے پہر بیچنے والیکو اختیار نہیں کہ وہ سو گز نہ بیچے مسئلہ اگر
کپڑا یا زمین سو گز ٹھہرا کر فی گز ایکروپیہ کو بیچی پہر ناپنے سے کم ہوئی دس گز تو
لینے والا چاہے وہ نوّے گز نوّے روپئے کو لے لی چاہے نہ لی اگر زیادہ ہوئی تو
لینے والا یا سب زمین یا کپڑا اوسی حساب سے لی یا بالکل چہوڑ دے مسئلہ اگر ایک
حویلی مین سے دس گز زمین بیچی تو بیع فاسد ہی اور اگر سو حصوں مین سے ایک حصہ
حویلی کا بیچا تو درست ہی مسئلہ اگر گٹھری مول لی یہ ٹھہرا کر کہ اسمین دس کپڑی
ہیں پہر اوسمین کم ہوئی یا زیادہ ہوئی تو وہ بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر ایک
گٹھری بیچی دس کپڑے کہکر اور ہر ایک کپڑے کی قیمت علیحدہ علیحدہ ٹھہرا دی
پہر اوس سے دو کم ہوئی تو آٹھہ کی قیمت دیکر چاہے لیلے اور اگر زیادہ ہوئی
تو بیع فاسد ہو گئی مسئلہ اگر کپڑا مول لیا دس گز فی گز ایک روپیہ کو ٹھہرا کر
پہر وہ ساڑہی نو گز ہوا تو چاہے نو روپیہ کو لیلے چاہے سب پھیر دے اور اگر ساڑہی

دس گز ہوا تو دس روپیہ کو لے ہی سلے پھیرنیکا اختیار نہین مسئلہ مکان اور
کنجیان حویلی کی بیچنے مین اور درخت زمین کے بیچنے مین خود بخود بک جاتا ہی اگرچہ
صریح اوسکا ذکر نہوا ہو مگر زمین کے بیچنے مین کہیتی نہین بک جاتی جبتک اوسکا
صریح ذکر نہو مسئلہ اگر درخت پہل لگا ہوا بیچا تو وہ میوہ بیچنے والیکا ہے
ہان اگر میوہ کا بھی ذکر بیچنے مین آجاوے تو لینے والیکا ہو جاوے مسئلہ اگر
پہل لگا ہوا درخت بیچا اور پہل کا ذکر آیا تو بیچنے والے سی کہین گے کہ اپنا پہل
توڑلے اور یہہ درخت لینے والیکو سونپ دے مسئلہ اگر درخت پر لگا ہوا پہل
بیچا تو جائز ہی مگر لینے والا اوسکو اوسیوقت توڑلے اور اگر یہہ شرط ٹھہری کہ
یہہ پہل درخت ہی پر لگا رہے تو وہ بیع فاسد ہی مسئلہ اگر درخت مین لگا ہوا
میوہ بیچا اور اوسمین سی کچھہ میوہ معین کرکے اپنا بھی ٹھہرالیا تو جائز ہے
مسئلہ اگر گیہون بالیونمین یا باقلا پھلیونمین لگا ہوا بیچا تو جائز ہی مسئلہ
مسئلہ تولنے والیکی مزدوری بیچنے والیکی ذمہ اور روپیہ کہری کرنے یا ازدو
تولنی کی مزدوری خریدار کے ذمہ مسئلہ اگر اسباب بیچا اسباب کی بدلے
تو دونون ایکدوسریکو دست بدست سونپ دے اور اگر اسباب روپئی کے
بدلے بیچا تو خریدار روپیا اول دیدے پھر یہہ اسباب دی باب خیار الشرط
معاملہ والونکو پھیرنیکی شرط صحیح ہی مسئلہ درست ہی بائع اور مشتری دونونکو یا ایک ہی
کو کہ پھیر دینی کی شرط کرلین تین دن یا اس سی کم مسئلہ اگر تین دن سے

نہ جیسا بیان البیع

زیادہ پہیر دینے کی شرط کی تو جائز نہین مسئلہ اگر پہیر دینے کی شرط کی پہر تین
دن کے اندر اجازت دی کہ ہمنی یہہ چیز لیلی یا بیچڈالی تو بیع درست ہوگئی
مسئلہ اگر کچھہ بیچا اس شرط پر کہ جو تین دنمین قیمت ندی تو یہہ سودا نہین ہے
تو درست ہی مسئلہ اگر بیچا اس شرط پر کہ چار دن تک اگر قیمت نہ ادا کری تو
سودا نہین تو یہہ بیع ہی درست نہوئی مگر ہان اگر تین دنمین قیمت ادا کردی تو
بیع درست ہوگئی مسئلہ اگر بیچنی والے سنے اختیار لیا تو جب تک وہ دن اختیار
کے نہ گذرلین تب تک وہ چیز بیچنے والیکی ہے اگر مشتری سنے لیلی تھی اور جاتی
رہی تو قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر مشتری سنے اختیار لیا تھا تو جاتی بائع
کے پاس سی وہ چیز لی مگر جب تک اختیار باقی ہی تب تک خریدار اوسکا مالک
نہو جائیگا پہر اگر خریدار کے پاس سی جاتی رہی یا خراب ہوگئی تو دام دینا آوینگی
مسئلہ اگر کسی نے کسیکی باندی سی نکاح کیا پہر اوس باندکیو میان سے
مول لیا اس شرط پر کہ تین روز مین چاہون تو پہیر دون تو نکاح باقی رہا اور
بعد صحبت کرنیکے بھی چاہی تو پہیر دی اور مول نہ لی مسئلہ اگر اختیار والے
نے دوسری کی غیبت مین اجازت دی تو جائز ہی مگر فسخ کرنا بیع کا غیبت مین جائز
نہین مسئلہ اور جسکو اختیار تھا وہ مرگیا یا اختیار کی مدت پوری ہوگئی یا خریدار
نے آزاد کردیا یا مدبر یا مکاتب کردیا یا اختیار کی مدت مین تو بیع پوری ہوگئی
مسئلہ اگر ایک مکان مول لیا اور اختیار کی شرط کی پہر اوسی اختیار کی

مدت مین اوسی قریب کی زمین یا حویلی لی اوسکی شفعہ کے سبب تو وہ اختیار نہین رہتا اور
بیع پوری ہوجاتی ہی مسئلہ اگر مشتری نے دوسرے کے اختیار کی شرط کی جائز ہی
پہر مشتری یا وہ دوسرا دونو نمین سے کوئی اجازت دیدی یا فسخ کردے تو جائز ہی
مسئلہ اگر دونون نے اختیار لیا پہر ایک نے کہا مین نے لیا اور دوسرے نے کہا
کہ مین نہین لیتا تو جسنے پہلے کہا اوسیکا کہنا ٹہیک ہی اور اگر دونون نے ساتہہ ہی
کہا تو بیع فسخ کرنا بہتر ہی مسئلہ اگر دو غلام اکہٹے بیچے اس شرط پر کہ ایک مین اختیار
ہی اگر وہ ایک غلام معین کردیا کہ اسمین اختیار ہی تو تو جائز ہی اور اگر معین نکیا تو جائز
نہین مسئلہ اگر چار کپڑے لئے اس شرط پر کہ جو اسمین چاہون سو لے لون تین دنکے
اندر تو اختیار جائز نہین اور چار سے کم مین جائز ہی مسئلہ اگر دو شخصون نے
کچہہ اسباب لیا اختیار کی شرط پر پہر ایک نے اجازت دیدی تو دوسرےکو فسخ کا اختیار
نہین مسئلہ اگر غلام مول لیا سو روپیے کو اس شرط پر کہ یہہ روٹی کا پکانا جانتا ہی
یا لکہنا جانتا ہی پہر وہ ویسا نہ نکلا تو مشتری یا سو روپئے کو اوسکو لے یا پہیر دے
باب خیار الرویۃ یعنی مشتری دیکہنے پر بیع کو منحصر کرے مسئلہ بن دیکہی چیز کا مول لینا
جائز ہی پہر دیکہنے کے بعد پہیر دینے کا اختیار ہی اگرچہ پہلے سے رضامند ہوا تہا
مسئلہ بن دیکہی چیز کے بیچنے والے کو پہیر لینے کا دیکہنے کے بعد اختیار نہین
مسئلہ اگر بن دیکہی چیز لی پہر مشتری نے کچہہ اوسمین نقصان کر دیا یا اپنے
خرچ مین لایا یا اختیار والا مر گیا تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اگر غلہ یا غلام مول لیا

تو اوسکا مُنہہ کہولکر دیکہہ لینا اور جانور کا مُنہہ اور پیٹہ دیکہہ لینا اور لپٹی ہوئی کا ظاہر
دیکہہ لینا اور مکان کے اندر کا دیکہہ لینا کافی ہی مسئلہ جسکو قبض کے واسطے
وکیل کیا اوس وکیل کا دیکہنا اور اپنا دیکہنا برابر ہی اور قاصد کا دیکہنا معتبر نہین
مسئلہ اندہی نے مول لیا تو جائز ہے پہر جب اندہی نے اپنے ہاتہہ سے
چیز کو ٹٹول لیا یا سونگہہ لیا یا چکہہ لیا پہر اوسکو پہیرنے کا نہین اور زمین کا جب وصف
اندہی کے سامنے بیان کیا اور اوسنے انکار نکیا پہر اوسکو پہیرنے کا اختیار نہین
رہتا مسئلہ اگر دو کپڑے مول لینے سے پہلے اونین کا ایک کپڑا دیکہا پہر دونو
مول لئے تب دوسرا دیکہا اور ناپسند ہوا تو اختیار ہی کہ دونو کو پہیر دے مسئلہ
لینے والے کے مرنے سے دیکہنے کا اختیار جاتا رہتا ہی پہر وارث کو اختیار
نہین رہتا ہے شرط کا اختیار مسئلہ اگر کپڑا پہلے دیکہا تہا پہر اوسکو مول لیا
تو ویسا ہی وہ کپڑا پایا تو پہیرنیکا اختیار نہین اور اگر ویسا نہین رہا کوئی وصف
اوسکا متغیر ہوگیا تو پہیرنیکا اختیار ہی پہر اگر بائع اور مشتری مین سے ایک نے
کہا کہ وصف متغیر ہوگیا دوسرے نے کہا متغیر نہین ہوا تو بائع کے قول کا
اعتبار ہی اور اگر دیکہنے مین اختلاف ہوا تو مشتری کے قول کا اعتبار ہے
مسئلہ اگر ایک گٹہری کپڑونکی مول لی اور دیکہنے سے پہلے اونمین کا کوئی
کپڑا بیچا یا کسیکو بخشدیا اور سونپ دیا تو نہ دیکہنے کے عذر سے یا شرط کے اختیار
کے عذر سے وہ گٹہری پہیر نہین سکتی مگر عیب کے سبب سے البتہ پہیر سکتی ہین

باب خیار العیب

باب خیار العیب یعنی مبیع مین بعد بیع کے اگر کوئی عیب نکلے تو کیا حکم ہی مسئلہ
اگر مول لی ہوئی چیز مین کچھ عیب پایا تو اوسکو پھیر دے یا جتنی قیمت ٹھہری تھی
وہی قیمت دے مسئلہ چیز مین عیب وہ ہوتا ہی جس سے اوسکی قیمت تاجرون
کے نزدیک کم ہوجاوے جیسے غلام باندی مین بھاگنا اور بچھونے پر پیشاب کرنا
اور چوری اور جنون اور لونڈی مین مُنھہ کی بدبو اور بغل کی بدبو اور زنا حرام
کا بیٹا لونڈی مین عیب ہی اور غلام مین یہ عیب نہین اور کفر غلام لونڈی دونو مین
عیب ہی اور استحاضہ ہونا اور نہونا اور حیض اور پرانی کھانسی اور قرض اور
بال اور پانی ہونا آنکھہ مین عیب ہی مسئلہ اگر مشتری کے پاس ایک عیب اور
نیا پیدا ہوا تو اگر بائع راضی ہوجاوے تو پھیر دے اور نہین تو جسقدر اوس عیب کے
سبب قیمت کم ہوگئی اوسقدر قیمت بائع سے پھیر لے مسئلہ اگر مول لیا کپڑا
پھر اوسکو قطع کیا تو اوسمین دیکھا عیب تو عیب کے نقصان کی قدر قیمت بائع سے
پھیر لے پھر اگر بائع نے قطع کیا ہوا وہ کپڑا پھیر لیا تو پھیر لینا بھی اوسکو پہونچتا
ہی مسئلہ اگر زید نے کپڑا لیا عمر سے اور پھاڑا پھر اوسمین دیکھا عیب اور
بکر کے ہاتھہ بیچ ڈالا تو زید اوس عیب کی نقصان کی قدر قیمت عمر سے نہ پاویگا
مسئلہ اگر کپڑا مول لیا پھر قطع کر کے سیا یا رنگا یا آٹا مول لیا اور گھی اوسمین
ملا دیا پھر اوسمین عیب معلوم ہوا تو عیب کی نقصان کی قیمت بائع سے پھیر لے
پھر اگر اوس سینے رنگنے ہوئی کپڑی کو یا گھی ملے ہوئی آٹے کو جسمین بعد اوسکی

عیب دیکھا تھا کسیکے ہاتھہ بیچڈالا تو بھی عیب کے نقصان کی قیمت اوس بائع سے
پھیرلے مسئلہ اگر غلام مول لیا اور وہ غلام مرگیا یا مشتری نے اوسکو آزاد
کردیا کچھہ مال ٹھہراکر یا مشتری نے اوسکو مارڈالا یا کھانا مول لیا پھر سب کھالیا
یا اوسمین سے کچھہ تھوڑا کھالیا بعد اسکے اوسمین معلوم ہوا عیب تو عیب کی نقصان
کی قیمت بائع سی پھیر نہین سکتا مسئلہ اگر انڈا یا ککڑی یا اخروٹ مول لیا اور
توڑی سے ایسا سڑا نکلا کہ کچھہ کام آسکتا ہی تو عیب کے نقصان کی قیمت بائع سی
پھیرلے اور اگر مطلق کام کا نہین تو سب قیمت پھیرلے مسئلہ اگر زید نے
عمرو سے چیز مول لیکر بکر کے ہاتھہ بیچڈالی بکر نے عیب دیکھکر زید کو پھیردی اگر
حاکم کے حکم سی پھیری تو زید عمرو کو پھیر دے سکتا ہی اور اگر زید نے اپنی خوشی سے
پھیرلی تو عمرو کو بغیر حکم حاکم کے نہین پھیر دی سکتا ہی مسئلہ اگر مشتری نے
چیز مول لیکر اوسپر قبضہ کرلیا پھر کہا کہ اسمین عیب ہی تو مشتری سی قیمت
زبردستی نہ دلاوینگی لیکن مشتری سی عیب کے گواہ مانگینگے اگر وہ گواہ
نہ دیوی تو بائع سی قسم لینگے اور اگر مشتری کہی کہ میری گواہ شام کے ملک مین
ہین تو بائع کو قسم دینگی اگر قسم کھالی تو مشتری سی قیمت اوسکی دلادینگی
مسئلہ اگر مشتری نے غلام مول لیا اور کہا کہ یہہ غلام بھگوڑا ہی تو بائع
کو قسم نہ دینگی جبتک کہ مشتری اسکی گواہ نلاوی کہ یہہ میری پاس سی بھاگ گیا
تھا پھر اگر اوسنی گواہ گذاری تو بائع کو قسم دینگی کہ قسم خدا کی یہہ میری پاس

سی کبھی بہاگا نہین ہی مسئلہ اگر مشتری نے چھوکری مول لی لی اور قیمت
دیدی بعد مشتری نے عیب دیکھا اور بائع نے کہا کہ یہ چھوکری اور ایک
اور دو مین نے بیچی ہین اسکے ہاتھ مشتری کہتا ہی کہ یہی اکیلی بیچی ہی تو
مشتری کی باتکا اعتبار ہی مسئلہ اگر دو غلام مول لئی ایک پر قبضہ کرلیا
اور دوسرے مین عیب پایا تو دونو ہی کو لے لی یا پھیر دے مسئلہ اگر
کیل یا موزون چیز لی اور اوسمین سے تہوڑے مین کچھ عیب پایا تو سبکو پھیر دے
یا سب لے لے مسئلہ اگر کیل یا موزون چیز مول لی پھر اوسمین سے
کچھ تہوڑیکا کوئی اور مستحق نکلا تو باقی جو رہی وہ مشتری نہین پھیر سکتا
اور کپڑ ہو تو اوسمین مشتریکو اختیار ہے کہ وہ باقی کپڑا پھیر دے اور سب
قیمت بائع سی پھیر لے یا اوتنا ہی کپڑا لیلے اور جسقدر وہ مستحق لیگیا اوتنی کی
قیمت بائع سی پھیر لے مسئلہ اگر کپڑا یا جانور یا غلام لونڈی لی اور اوسمین دیکھا
عیب پہر مشتری نے اوسکو پہن لیا یا اپنی حاجت کیواسطی اوسپر سوار ہوا یا اوسکا
علاج کیا تو پہیر نہ سکیگا گویا یہہ اوسکے عیب پر راضی ہوچکا تہا اور اگر پانی پلانیکو
سوار ہوگیا تہا یا پہیر دینی کو اوسپر سوار ہوگیا یا اوسکا چارا مول لینی کو اوسپر
سوار ہوگیا تو پہیر سکتا ہی مسئلہ اگر کسیکے غلام نے چوری کی اوسنے غلام کو
بیچڈالا اور مشتریکو چوری کا حال معلوم نہ تہا تو مشتری کے یہان سی اوس
غلام کا اوسی چوری کی بابت ہاتھہ کاٹا گیا تو مشتری چاہی تو اوس غلام کو پہیر دے

اور بائع سے وہی قیمت مانگ لی مسئلہ اگر بائع نے کہا کہ سب عیبوں کے
ساتھہ مین نے اس چیز کو بیچا یعنی اگر اسمین کوئی عیب نکلے تو مجھہ سے سروکار
نہین تو درست ہی اگرچہ ہر عیب کا نام نلیا اور مشتری نے اوسمین عیب
پہر پایا تو مشتری کو پہیر نیکا اختیار نہین باب البیع الفاسد الباطل
اسمین بیع فاسد اور باطل کا بیان ہے مسئلہ درست نہین ہی بیع
مردے کی اور خون اور سور اور شراب اور حر اور ام ولد اور مدبر اور مکاتب
کی پہر اگر کسی نے ان چیزون مین سے کوئی چیز مول لیلی اور مشتری کے پاس سے
ہلاک ہو گئی تو کچھہ دینا نا دیگا مسئلہ شکار سے پہلے مچھلی اور ہوا مین اڑتا
جانور اور پیٹ مین کا بچہ اور اوس بچہ کے بچہ اور تھنون مین دودہ اور سیپ مین
بند موتی اور بھیڑ کے جسم پر لگی ہوئی اون اور چھت مین لگا ہوا شہتیر اور کپڑے
مین سے گز بہر بیع فاسد ہی مسئلہ اگر شکاری نے کہا کہ اسدفعہ جو شکار لگی
وہ بیچا تو جائز نہین مسئلہ اگر درخت مین لگا ہوا میوہ ٹوٹے ہوئے میوہ کے
بدلے بیچا تو درست نہین مسئلہ اسطور پر کہ بائع اگر مبیع کو چھولے یا بائع
مبیع پر کنکری ڈالدے تو بیع ہو جاوے درست نہین ہی مسئلہ یون بیچا کہ
دو کپڑون مین سے ایک بیچا اور جنگل کی گھاس زمین پر لگی ہوئی بیچنا اور اسکا
اجارہ دینا اور شہد کی مکھی بیچنا جائز نہین مسئلہ ریشم کا کیڑا اور اوسکی
انڈے بیچنا جائز ہے مسئلہ جو غلام یا لونڈی بھاگی ہوئی ہے اور بائع

الشمع الفاسد والبیع الباطل

کے پاس نہین اوسکا بیچنا درست نہین اور اگر یقین ہو کہ وہ بھاگا ہوا مشتری
کے پاس ہے تو بیع درست ہی دودہ عورت کا اوسکی بدن سی علٰحدہ ہوا اور
بال سُوّر کے اگرچہ اوس سی چیز سینا جائز ہے اور اوسکی بال بیچنا اور اوس
سے کچھہ فائدہ لینا اور مُردار چمڑا کچا بیچنا جائز نہین اور پکا کر چمڑا بیچنا اور
کام مین لگانا جائز ہے مسئلہ مری جانور کی ہڈی اور پٹھہ اور اون اور
سینگ بیچنا جائز ہے مسئلہ اگر ایک کا بالاخانہ ہی اور نیچی کا گھر دوسرے کا
اور بالاخانہ گر پڑا تو وہ بالاخانہ خراب اوسکی مالک کو بیچنا درست نہین ہے
مسئلہ اگر لونڈی بتاکر بیچی حالانکہ تہا وہ غلام تو بیع جائز نہین مسئلہ
اگر ایک چیز بیچی کچھہ قیمت پر اور ابھی قیمت نہین پائی اور اوسی چیز کو اوس بائع
نے اوسسی کم قیمت پر مول لیا تو یہہ دوسری بیع جائز نہین مسئلہ اگر
ایک چیز کچھہ قیمت پر بیچی اور ابھی قیمت نہین پائی اور اوسی چیز کو اوسی قسم
کی اور چیز کے ساتھہ اس بائع نے اوسسی کم قیمت پر مول لیا تو اس چیز
کی بیع درست ہوئی اور اوس چیز کی بیع جو بائع نے پہلی بیچی تھی جائز نہین
مسئلہ اگر روغن بیچا اسطرحپر کہ برتن سمیت تولوا اور برتن کا وزن قیاساً
مجرا کر لو تو درست نہین اور اگر یہہ شرط کی کہ برتن کو تولکر اسقدر مجرا کر لو تو
درست ہی مسئلہ اگر مشک مین روغن لیا مشک سمیت تولکر اور بائع کو مشک
پھیر دی پھر بار دانے کے مجرا دینے مین جھگڑا پڑا بائع نے کہا کہ وہ مشک

سیر بھر کی تھی اور مشتری نے کہا کہ دو سیر کی تھی تو بات مشتری کی معتبر ہے مسئلہ اگر مسلمان نے کافر کی معرفت شراب مول لوائی یا بکوائی تو امام ابوحنیفہ صاحب نے کہا کہ جائز ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہا کہ جائز نہین ہے مسئلہ اگر ایک باندی بیچی اس شرط پر کہ مشتری آزاد کر دے یا مدبر یا مکاتب کرے یا ام ولد کرے تو بیع نا جائز ہے مسئلہ اگر حاملہ لونڈی بیچی اور شرط کی کہ اسکا حمل نہین بیچا تو بیع جائز نہین مسئلہ اگر غلام یا لونڈی کو بیچا اس شرط پر کہ اتنے روز تک بائع کی خدمت کرے یا مکان بیچا اس شرط پر کہ بائع اوسمین اتنے مہینون تک رہے یا اس شرط پر کہ بائع کو مشتری کچھ قرض دے یا کچھ ہدیہ بھیجے یا اس شرط پر کہ اتنے روز دنکے بعد قبضہ کرا دینگے یا کپڑا بیچا اس شرط پر کہ بائع قطع کر دے اور انگرکھا سیدے ان سب صورتونمین بیع درست نہین مسئلہ اگر جوتا اس شرط پر لیا کہ بائع اوسکو برابر کر دے اور اوسمین ٹانکا لگا دے تو جائز ہے مسئلہ اگر بیچا قرضون اور وعدہ ٹھہرا قیمت کی ادا کا نوروز کا دن یا مہرجان کا دن اور کافرونکے روزون کے دن یا فطر کے دن اور بائع اور مشتری ان دونونکو جانتے نہین یا وعدہ ٹھہرا حاجیونکے آنیکا دن یا کھیتی کاٹنے کے دن یا غلہ صاف کرنیکے دن یا میوہ توڑنیکے دن تو جائز نہین اور اگر کفیل ہوا کوئی ان مدتون کے وعدہ پر تو جائز ہے پھر اگر کسی نے بیع مدتین ٹھہرائین اور ان مدتونکے آنے سے پیشتر ان مدتونکو ساقط کر دیا

تو بیع جائز ہوگئی مسئلہ اگر مرا اور غلام ملاکر بیچا یا ذبح کیا ہوا حلال جانور اور
مرا ہوا جانور ملاکر بیچا تو دونوں کی بیع باطل ہی مسئلہ اگر زرا غلام اور مدبر یا
اپنا غلام اور غیر کا غلام ملاکر بیچا یا مملوک چیز اور وقف کی چیز ملاکر بیچی تو زر خرید
غلام کی اور اپنے غلام کی اور مملوک کی بیع درست ہوئی اور مدبر اور غیر کی غلام
اور وقف کی بیع نا جائز ہوئی فصل قبض المشتری فی احکام البیع الفاسد
یعنی بیع فاسد مین مشتری کے قبضہ کرنے کے احکام کا بیان مسئلہ
اگر مشتری نے بیع فاسد کی اور بائع کی اجازت سے مبیع کو اپنے قبضہ مین کیا
بشرطیکہ مبیع اور ثمن دونو مال ہو تو مشتری اوس مبیع کا مالک ہو جائیگا اور
قیمت دینا آویگی اور بائع اور مشتری دونو کو اختیار فسخ کا ہی مگر درصورتیکہ
مشتری نے مبیع کو کسیکے ہاتھ بیچ ڈالا یا کسیکو دیڈالا یا آزاد کر دیا یا مکان
بنا لیا تو فسخ کا اختیار نہین رہتا مسئلہ اگر بیع فاسد کو فسخ کیا تو مشتری
کو اختیار ہی کہ جب تک اپنی دی ہوئی قیمت نہ پھیر پاوے تب تک مبیع پر بائع کو قبضہ
نہ دے مسئلہ اگر بیع فاسد کی قیمت سے بائع نے کوئی چیز مول لی اور اسمین
نفع ہوا تو وہ نفع بائع کو کہانا حلال ہی اور بیع فاسد کی شی کو جو مشتری نے کچھ
نفع پر بیچا تو وہ مشتری کو حلال نہین مسئلہ اگر کسی نے دعوی کیا کسی
چیز کی بابت کسی پر اور مدعا علیہ نے وہ چیز مدعی کو قاضی کے حکم سے دیدی اور
مدعی نے اوس سے کچھ نفع کمایا پھر مدعی اور مدعا علیہ ملگئے اور مدعی نے کہا کہ میرا

فصل فی احکام البیع الفاسد بیع فاسد کے احکام کا بیان

دعوی کچھہ نہ آتا تھا تو اسصورت مین دعیکو وہ کیا یا ہوا حلال ہے مسئلہ
اگر چیز مول لینا منظور نہین تو اوسکی قیمت بڑہا دینا یا ایک شخص خریداری کرتا ہی
اوسمین آپ زیادہ قیمت بڑہا کر مول لینا یا شہر سے باہر آگے سے جاکر غلہ وغیرہ
لانیوالون سے مول لانا اور شہر مین بیچنا جس سے شہر والونکو نقصان ہو یا شہر کا
آدمی شہر مین گانو والونکا مال اپنی معرفت بیچی یا جمعہ کی اذان کے بعد نماز تک
بیچنا مکروہ ہی مسئلہ جو قیمت زیادہ دے اوسکی یا نہ بیچنا درست ہی مسئلہ
اگر دو غلام مین ایک غلام اور ایک لونڈی ہے اور ایک دوسرے کا ذی رحم
محرم ہے اور ایک صغیر ہے تو اون دونو کو جدا جدا کرکے نہ بیچی اور اگر صغیر نہون
تو مضائقہ نہین اور ایکعورت ہو اور اوسکا خاوند ہو تو اونکو جدا جدا کرکے بیچنا

باب الاقالہ

درست ہی **باب الاقالہ** اقالہ کہتے ہین بائع اور مشتری مین بیع کی توڑ ڈالنے اور پہر سے منعقد ہونیکو
مسئلہ اقالہ فسخ ہی بائع اور مشتری کی حق مین اور بیع ہی تیسرے کی حق مین اور اقالہ
درست ہی پہلے قیمت کی برابر قیمت پر اور زیادہ قیمت یا تہوڑی قیمت ٹھہرانا بغیر
معیوب ہو جانے مبیع کے لغو ہی پہلی ہی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر مبیع مین
کچھہ عیب ہو گیا تو کم قیمت پر اقالہ کیا تو جائز ہے مسئلہ اگر اقالہ کیا
ایسی قیمت پر کہ وہ اول قیمت کی غیر جنس ہی تو بیع فسخ ہو گئی اور اول قیمت
دینا آویگی مسئلہ اگر اول کی قیمت جاتی رہی تو بھی اقالہ ہو سکتا ہی اور اگر
مبیع جاتا رہا تو اقالہ نہین ہو سکتا مسئلہ اگر مبیع مین سی تہوڑا سا جاتا رہا

باب المرابحہ والتولیہ

تو بائی مین اقالہ جائز ہے باب المرابحۃ والتولیۃ پہلی قیمت پر بیچنے کو تولیہ
کہتے ہین اور پہلی قیمت پر نفع سے بیچنے کو مرابحہ کہتے ہین اور قیمت مثلی ہونا ان
دونون مین شرط ہے مسئلہ بائع کو اختیار ہے کہ راس المال مین ملا لے
کندی کری اور رنگائی اور کنارہ بنوائی اور ڈوری بٹائی اور لہانیکی ڈہولائی
اور گلہ کی ہنکائی اور کہے کہ یہہ مال مجکو اتنی قیمت مین پڑا اور نہ ملادے اوسمین چرائی
اور معلم کی اجرت اور مبیع کی حفاظت کے مکان کا کرایہ مسئلہ اگر بائع نے
مرابحہ مین خیانت کی تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل قیمت پر لے لے یا پھیر دے اور
اگر تولیت مین خیانت کی تو جسقدر خیانت کی اوسقدر قیمت کم دیوے مسئلہ
اگر مشتری نے مثلا دس درم کو کپڑا مول لیا پہر پندرہ کو بیچا پہر دس کو مول
لیا اب اگر مرابحہ پر بیچے تو یون کہے کہ یہہ کپڑا مجکو پانچ درم مین پڑا اور اگر دس
درم کو مول لیا اور بیس کو بیچا اور پہر دس کو مول لے لیا تو اب مرابحہ پر بیچنا
درست نہین مسئلہ اگر مدیون غلام ماذون نے دس درم کو کپڑا خرید ا اور میان
کے ہاتھہ پندرہ کو مرابحہ پر بیچا پہر میان اگر مرابحہ پر بیچے تو یون کہے کہ مجکو دس
درم مین پڑا اسیطرح اگر میان نے دس درم کو کپڑا خریدا اور پندرہ کو اپنے
مدیون غلام ماذون کے ہاتھہ بیچا پہر وہ مدیون غلام ماذون اگر مرابحہ
پر بیچے تو یون کہے کہ مجکو دس درم مین پڑا مسئلہ اگر نصف نفع کے مضارب
نے دسدرم کو کپڑا لیا اور رب المال کے ہاتھہ پندرہ درم کو مرابحہ پر بیچا تو یہہ

رب لمال اگر مرابحہ پر بیچے تو کہے مجکو ساڑہے بارہ درم مین پڑا مسئلہ اگر تندرست چہوکری خریدی اور وہ کانی ہوگئی یا میان سنے اوس سے صحبت کی تو بغیر بیان کرنے اس عیب کے بہی مرابحہ پر بیچنا درست ہی اور اگر خود میان سنے اوسکی آنکہہ پہوڑدی یا وہ باکرہ تہی اور اوس سے صحبت کی تو بغیر بیان کرنے اس عیب کے مرابحہ پر بیچنا درست نہین مسئلہ اگر ہزار درم کو قرضاً ایک غلام مول لیا اور سو درم کے نفع سے بیچا اور قرضون لینا بیان نکیا تو مشتری کو اختیار ہی کہ تمام قیمت پر لے یا پہیر دے پہر اگر مشتری نے غلام کو ہلاک کر ڈالا بعدہٗ اوسکو دریافت ہوا کہ بائع نے قرضون لیا تہا تو گیارہ سو درم قیمت دینا آویگی اور یہی حکم ہی تولیہ کے مسئلے کا اسصورت مین مسئلہ اگر ایک شخص نے تولیہ پر کچہہ بیچا اور مشتری کو دریافت نہوا کہ اس بائع کو یہہ چیز کتنے پر پڑی تہی تو یہہ بیع فاسد ہی اور اگر اوسی مجلس مین معلوم ہوگیا کہ اسقدر قیمت پر پڑی تو مشتری کو اختیار ہی چاہے لے چاہے پہیر دے مسئلہ غیر منقولہ چیز خریدی اور ہنوز قبضہ اوسپر نہین پایا اور دوسری کے ہاتہہ بیچی تو جائز ہے مسئلہ قبضہ پانے سے پہلے منقول چیز کا بیچنا جائز نہین مسئلہ اگر کیل چیز کو بشرط ناپ لینے کے یا موزون چیز کو بشرط وزن کر لینے کے یا معدود چیز کو بشرط گن لینے کے مول لیا تو مشتری جبتک پہر ناپ لیوے اور تول نلیوے اور گن نہ لے تب تک اوسکو بیچنا یا کہانا اوسکا جائز نہین حرام ہی اور مزروع کا بیچنا اور پہر ناپنے سے پہلے بہی جائز ہی

مسئلہ بائع کو جائز ہے کہ مشتری کے مبیع پر قابض ہونے سے پہلے قیمت
کو اپنی غرض مین لاوے مسئلہ جائز ہے کہ مشتری قیمت زیادہ کردے یا بائع
مبیع زیادہ کردے یا قیمت کم کرے مسئلہ جب مشتری نے قیمت زیادہ کردی
تو بائع مستحق ہوجاویگا بالکل قیمت کا یعنی مزید و مزید علیہ کا اور جب بائع نے
مبیع زیادہ کردی تو مشتری بالکل مبیع یعنی مزید و مزید علیہ کا مستحق ہوجاویگا
اور جو بائع نے قیمت کم کرلی تو مشتری سے کم ہی دلاپاویگا مسئلہ جو دین
نقدا ہون اگر وہ وعدہ پر ٹھہرجاوے تو جائز ہے مگر قرض مین وعدہ ٹھہرانا
درست نہین **باب الربو** اس مین سود کا بیان ہے مسئلہ مال سے

باب ربو

مال بدلنے مین زیادہ لینا بغیر عوض کے ربو ہے جب دونون مالونکی قدر اور جنس
ایک ہی ہو یعنی جو چیز برتن سے نپکر بکے اوسمین ناپ اور جو چیز ترازو سے تلکر بکے
اوسمین تول اور دونون مالونکا ایک ہی جنس ہونا ربا کی علت ہین مسئلہ
مکیل کو مکیل کے بدلے اگر ایک ہی جنس ہون اور موزونکو موزونکے بدلے
اگر ایک ہی جنس ہون تو نقدا بیچنا درست ہے اور اگر ایک کم اور دوسری زیادہ
ہو یا ایک نقد اور دوسری اودہار ہو تو حرام ہے اور مکیل کو مکیل کے بدلے
بشرطیکہ دونون ایک جنس اور موزون کو موزونکے بدلے بشرطیکہ دونو ایک جنس نہون بیچنا اگر
ایک کم اور دوسرا زیادہ ہو تو نقدا بیچنا درست اور قرضا حرام مسئلہ مکیل چیز کو جیسے گیہون یا جو
یا چھوہارے یا نمک کو اور موزون چیز کو جیسے چاندی یا سونے کو اوسکی جنس کے بدلے

یعنی گیہون گیہون کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونیکے بدلے
اگر برابر اور نقداً بیچے تو درست ہی اور کم زیادہ قرضاً بیچے تو درست نہین ہے
مسئلہ جو چیز رطل کیطرف منسوب ہو اوسکا بیچنا بھی اوسیکی جنس کے بدلے اگر
برابر ہون تو درست ہی اور زیادہ کے بدلے درست نہین مسئلہ کیلی اور موزون
کا جید ہونا اور ردی ہونا برابر ہی یعنی جید کو ردی کے بدلے اور ردی کو جید
کے بدلے برابر بیچین اور مول لین کم و زیادہ نکرینگے مسئلہ صرف کے سوا
اور چیز کی بیع مین جسمین ربو ہوتی ہی تعین کر دینا مال کا شرط ہی اوسی مجلس مین
ایک دوسریکو قبضہ کر لینا شرط نہین مسئلہ جائز ہی ایک مٹھی بھر کی بیع دو مٹھی
بھر کے بدلے اور ایک سیو کے بدلے دو سیو کی اور دو انڈون کے بدلے
ایک انڈی کی اور دو اخروٹ کے بدلے ایک اخروٹ کی اور دو چھوہارون کے
بدلے ایک چھوہارے کی اور دو پیسونکے بدلے ایک پیسی کی بشرطیکہ دونون چیزین
معین ہون مسئلہ جائز ہے گوشت کی بیع حیوان کے بدلے مسئلہ جائز ہی
گزی کی بیع روئی کے بدلے مسئلہ جائز ہی تر چھوہاریکا بیچنا تر چھوہارے
کے بدلے اور تر چھوہارونکا بیچنا خشک چھوہارے کے بدلے برتن سے ناپ کر
اور انگور بیچنا کشمش کے بدلے مسئلہ جائز ہے بیع مختلف گوشت کی اگرچہ
ایک قسم کم اور دوسرا زیادہ ہو جیسے بکری کا گوشت بیلکے گوشت کے بدلے
اگرچہ زیادہ ہو مسئلہ جائز ہے بکری کا دودھ بیچنا گائی کے زیادہ دودھ کے

بدلے مسئلہ جائز ہے خراب چھوارونکا سرکہ انگور کے سرکہ کے بدلے بیچنا
مسئلہ پیٹ کی چربی بیچنا جائز ہے دنبی کی زیادہ چکتی کے بدلے یا زیادہ
گوشت کے بدلے مسئلہ جائز ہے روٹی بیچنا زیادہ گیہون کے بدلے یا زیادہ
آٹے کے بدلے مسئلہ گیہون بیچنا گیہون کے آٹے کے بدلے یا گیہون کے
ستوونکے بدلے جائز نہین مسئلہ زیتون بیچنا زیتون کے تیل کے بدلے یا
تلونکا تیل بیچنا تلونکے بدلے جائز نہین مگر ہان تیل اگر زیادہ ہو اوس تیل سے جو
زیتون مین یا تلو مین ہی تو بیچنا جائز ہے مسئلہ روٹی قرض لینا تولکر جائز ہی
گنتی پر جائز نہین مسئلہ میان نے اگر اپنے غلام سے ربو لیا تو وہ ربو نہین
اور مسلمان نے اگر ربو لیا حربی سے دار الحرب مین وہ بھی ربو نہین باب الحقوق
یعنی وہ حقوق جو بیع مین داخل ہین یا نہین ہین مسئلہ بیت کے مول لینے مین بالاخانہ مول
لینے مین نہین آجاتا ہی اگرچہ بکل حق ٹھہرا کر خریدا مسئلہ منزل کے مول لینے
مین نہین آجاتا مگر جو یون ٹھہرا کر لے کہ بکل حق ہو لہ او بمرافقہ یا یون ٹھہرا کر لے
کہ بکل قلیل وکثیر ہو فیہ او منہ تو بالاخانہ بھی مول مین آجاتا ہی مسئلہ دار
کے مول لینے مین بالاخانہ اور کنیف خود بخود مول مین آجاتا ہی اگرچہ اوسکا ذکر نہو
مگر ظلہ نہین آجاتا ہی جب تک بکل حق ذکر نہو مسئلہ دار کی خرید مین طریق اور مسیل
اور شرب مول مین نہین آجاتی ہین مگر بکل حق ذکر تو آجاتی ہین مسئلہ اگر
مکان یا بیت یا منزل اجارہ دی تو طریق اور مسیل اور شرب اجارہ مین خود بخود

آجاتا ہی اگرچہ حقوق اور مرافق کا ذکر نہو باب الاستحقاق بیع مین دوسری
حقیت کا بیان مسئلہ حجت متعدی گواہ ہین اقرار نہین مسئلہ اگر ملک کی دعوی
مین تناقض ہو تو ممنوع ہی اور اگر حریت اور طلاق اور نسب کی دعومین تناقض ہو تو
مضائقہ نہین مسئلہ زید نے ایک لونڈی خریدی پہر وہ زید کے پاس
لڑکا جنی اور عمر نے دعوی کیا کہ یہہ لونڈی میری ہی اور گواہون سے ثابت کیا تو
وہ لونڈی اور لڑکا دونو عمرو کو دلائی جاوینگے اور اگر عمرو نے گواہ نگذرانے
خود زید نے اقرار کیا کہ یہہ لونڈی عمر کی ہی تو صرف لونڈی عمر پاویگا لڑکا نہین
مسئلہ اگر ایک غلام نے زید سے کہا کہ مجکو خریدلے مین غلام ہون پہر
جب خرید لیا تو معلوم ہوا کہ یہ حر ہے تو بائع اگر حاضر ہو تو یا ایسی جگہہ ہو کہ وہ
جگہہ معلوم ہو تو مشتری کا اوس غلام پر کچہہ نہین اور اگر معلوم نہو کہ بائع کہان
ہے تو مشتری قیمت اوس غلام سے لے اور وہ غلام بائع سے لے مسئلہ
اگر غلام نے زید سے کہا کہ مجکو گرو رکہلے مین غلام ہون پہر جب گرو رکہہ لیا تب
معلوم ہوا کہ یہہ حر ہے تو زید کو غلام پر کسی حال مین کچہہ دعوی نہین پہونچتا
مسئلہ اگر زید نے ایک دار کی بابت دعوی مجہول کیا کہ اس دار مین کچہہ
میرا حق ہے اور دار والے نے سو درم دیکر زید سے صلح کی پہر عمر نے کچہہ
اور حق اپنا اوس دار مین ٹہرا کر تہوڑا سا دار پایا تو دار والیکو اب زید سے
کچہہ نملیگا اور اگر زید نے بالکل دار کا دعوی کیا تہا اور سو درم پر صلح کی تہی

پھر عمر نے ایک حصہ اوس دار مین سے پایا تو اوس حصہ کی قدر زید سے دار والا پھیر لے

مسئلہ زید نے غیر کا مال بغیر اجازت مالک کے بیچا تو مالک کو اختیار ہے

چاہے مانے چاہے نمانے اگر بائع اور مشتری اور مال اور مالک باقی ہون مسئلہ

اگر زید نے عمر کا غلام غصب کیا اور بکر کے ہاتھہ بیچ ڈالا اور بکر نے ازاد کر دیا پھر

عمر نے زید کو بیچنے کی اجازت دی تو آزاد کرنا درست ہوگیا اور اگر بکر نے خالد

کے ہاتھہ بیچ ڈالا پھر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو بکر کا بیچنا درست

نہو جائیگا اور اگر بکر کے پاس اوس غلام کا کسی نے ہاتھہ کاٹ ڈالا اور بکر

نے اوسکی تاوان کے دام پائے پھر عمر نے زید کے بیچنے کی اجازت دی تو وہ

تاوان کے دام زید کے ہوجاوینگے تو جسقدر تاوان غلام کی نصف قیمت سے

زیادہ ہو زید خیرات کر دے مسئلہ زید نے عمر کا غلام بحکم عمر کے بکر کے

ہاتھہ بیچا پھر بکر نے چاہا کہ پھیر دون اور گواہ گذرانے اثبات پر کہ زید نے

اقرار کیا کہ عمر نے بیچنے کا حکم دیا یا اثبات پر کہ عمر نے اقرار کیا مین نے بیچنے

کا حکم نہین دیا تو یہہ گواہ نہ سنے جاوینگے اور اگر زید نے قاضی کے سامنے اقرار

کیا کہ عمر نے مجکو بیچنے کی اجازت نہین دی تو بیع باطل ہوگئی اگر بطلان بیع کا

چاہے مسئلہ اگر زید نے عمر کا گھر بکر کے ہاتھہ بیچ ڈالا اور بکر نے اپنی عمارت

باب سلم مین ملا لیا تو زید پر ضمان نہین باب السلم بیع کی تیاری سے پہلے قیمت دینا سلم کہلاتا ہے

مسئلہ جس چیز کی بالکل صفت بیان کرنا ممکن ہوا اور مقدار معلوم ہوسکے

اوسکی بیع سلم جائز ہے اور جسکی صفت ضبط نہو سکے اور مقدار معلوم نہو اوسکی
بیع سلم جائز نہین تو مکیل اور موزون کے سوا اشرفی روپیہ کی بیع سلم درست
ہے اور درست ہی گنتی کی چیزونکی جو ایک سی ہون جیسے اخروٹ اور انڈے
اور کچی یا پکی اینٹین اگر سانچہ معین مقرر ہو جاوے اور مزروعی چیزونکی جیسے کپڑا
جب گز کا اندازہ اور وصف اور صنعت بیان ہو جاوے اور جائز نہین ہے
بیع سلم جانور کی اور جانور کے ہاتھہ یا پانو یا سر کی اور چمڑے کی گنتی سے
اور لکڑی کے بوجھونکی اور ساگ کی گڈیونکی اور جواہرات کی اور مہرونکی
اور جو چیز موجود نہو اور تازی مچھلی کی مسئلہ اگر نمک دی ہوئی مچھلی کی تول
سے بیع سلم کی تو درست ہی مسئلہ اور جائز نہین ہی بیع سلم ایسے
مکیال سے یا گز سے جسکا اندازہ معلوم نہو اور ایک معین گانو کے گیہون کی
یا معین درخت کے ثمر ہونکی مسئلہ سلم تب جائز ہی جب بیان ہو جاوے جنس اور
نوع اور قدر اور ادا کی مدت کہ ایک مہینے سے کم نہو اور بیان ہو جاوے راس المال
کی قدر اگر وہ راس المال مکیل یا موزون یا معدود ہو اور بیان ہو مسلم فیہ
کے ادا کرنیکا مکان اگر بار برداری اوسکو درکار ہوتی ہو اور اگر بار برداری
درکار نہین ہوتی تو ادا کی مکان کا بیان ضرور نہین جہان چاہے ادا کردے اور
بائع اور مشتری کے علحدہ ہونے سے پہلے بائع راس المال لیلے مسئلہ
اگر ایک گون گیہونکی بیع سلم ٹہیرائی دو سو درم پر اور گیہون والے پر سو درم

پہلے سے قرض تھے اور سو درم نقد اوسکو دئے تو قرض کی بابت کی قدر بیع سلم
باطل ہے اور نقد کی قدر درست ہی مسئلہ قبض کرنے سے پہلے راس المال
مین اور مسلم فیہ مین تصرف کرنا جائز نہین تو اگر اور کسیکو مسلم فیہ مین شریک کیا
یا مسلم فیہ کو تولیت پر بیچا تو جائز نہین مسئلہ اگر سلم کا اقالہ کیا تو سلم والا
راس المال کے بدلے مسلم الیہ سے اور کوئی چیز مول نہین لے سکتا مسئلہ
اگر مسلم الیہ نے ایک کون گیہون کی خریدی اور رب سلم سے کہا کہ تو مسلم فیہ کے
بدلے مین یہہ گیہون اپنے قبضہ مین لے تو یہہ سلم ادا نہین ہوئی اور اگر رب سلم
سے کہا کہ پہلے میرے واسطے اسکو ناپکر قبضہ کر پہر دوبارہ اپنی مسلم فیہ کے
بدلے مین تول لے سو اوسنے یون ہی کیا تو سلم ادا ہو گئی اور اگر ایک کون
گیہون خریدی اور زید سے کہا کہ اپنے قرض کے بدلے مین ناپ لی تو بھی جائز ہے
مسئلہ اگر ایک گون گیہونکی سلم ٹھہرائی اور رب سلم نے مسلم الیہ کو کہا کہ میری
برتن سے ناپ دے اور مسلم الیہ نے اوسکی غیبت مین اوسکی برتن سے ناپے تو یہہ قبضہ
اوسکا نہوا بخلاف مبیع کے یعنی اگر طعام معین خریدا اور مشتری نے بائع سے
کہا کہ میری برتن سے ناپ دے سو اوسنے مشتری کی غیبت مین مشتری کے برتن
سے ناپا تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا مسئلہ اگر ایک گون گیہونکی سلم ٹھہرائی
ایک باندی کے بدلے اور مسلم الیہ نے باندی اپنے قبضہ مین لی پہر دونون نے
اقالہ کیا بعد اسکے وہ باندی مر گئی تو اقالہ باقی رہا یا اقالہ سے پہلے مر گئی تو

تو اقالہ درست رہا اور مسلم الیہ کو باندی کی قیمت دینا آویگی اور اگر باندی ہزار درم
کو مول لی اور اقالہ کیا اور وہ باندی اقالہ سے پہلی یا اقالہ کے بعد مشتری کے
پاس مرگئی تو اقالہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر مسلم الیہ نے کہا کہ مین نے جنس ناقص
شرط کی ہے اور رب سلم نے کہا کہ کچھ شرط نہین کی تو مسلم الیہ کا کہنا معتبر ہے
اور اگر رب سلم دعوی شرط ناقص کا کرتا ہی اور مسلم الیہ منکر ہے تو رب سلم کا کہنا معتبر ہے
اور اگر رب سلم کہتا ہی کہ اودہار ٹھہرا تھا اور مسلم الیہ منکر ہے تو کہنا رب سلم کا معتبر ہے
اور اگر مسلم الیہ دعوی اودہار کا کرتا ہی اور رب سلم منکر ہے تو کہنا مسلم الیہ کا معتبر ہے
ایسے ہی کہنا وصف کی دعوی کرنیوالیکا معتبر ہے نہ منکر کا مسئلہ سلم ٹھہرانا اور
استصناع جائز ہی ایسی چیزونمین جسمین سلم اور استصناع مروج ہو جیسی موزہ اور
طاش بنوانا یا آفتابہ بنوانا پہر جب وہ کاریگر بنالا دی تو خریدنے والیکو بعد دیکھنے
کے اختیار ہی چاہی لے چاہی پہیر دی اور کاریگر کو اختیار ہی کہ وہ چیز اوسکے
دکہانیسی پہلے اور کے ہاتھہ بیچڈالے اور اگر استصناع مین مدت ٹھہرادی تو سلم ہی

باب المتفرقات اسمین بیع کے متفرق مسئلون کا بیان ہے

مسئلہ کتے اور چیتے اور درندون اور پرندونکی بیع جائز ہی مسئلہ
شراب اور سور کے سوا اور چیز کی بیع مین مسلمان اور ذمی کا ایک ہی حکم ہی
مسئلہ اگر عمر نے زید کو کہا کہ تو اپنا غلام بکر کے ہاتھہ ہزار درم کو بیچ
اِس بات پر کہ مین سو درم کا ضامن ہون سوا ہزار درم کے سو زید نے بیچا

باب المتفرقات

تو بیع ہزار درم پر درست ہوئی اور ضامنی باطل اور اگر عمر نے یونکہا کہ مین بیع
ودرم کا اوسکی قیمت مین سے ضامن ہون سواہزار درم کے تو ہزار درم بکر کو
اور سو درم عمر کو دینا آوینگے مسئلہ اگر ایک باندی مول لی اور قبضہ کرنی
سے پہلے اوسکا نکاح کسی سے کردیا سو خاوند نے اوس باندی کے
ساتھہ صحبت کی تو یہہ قبضہ مشتری کا ثابت ہوا صرف نکاح سے قبضہ ثابت
نہین ہوتا مسئلہ اگر زید نے ایک غلام بیچا اور مشتری قبضہ سی پہلے
غائب ہوگیا اور بائع نے قاضی کے سامنے بیع کی بابت گواہ گذرانے
تو اگر معلوم ہی کہ مشتری فلانی جگہہ ہی تو بائع کی قیمت کیواسطے اوس غلام کو
بیچنا جائز نہین اور اگر معلوم نہین کہ مشتری کہان ہی تو اوس غلام کو بیچکر
بائع کی قیمت دلادینا جائز ہی مسئلہ اور اگر قبض سے پہلے دو مشتری تہی
اونمین سے ایک غائب ہوگیا تو جو مشتری کہ موجود ہی وہ کل قیمت دیکر کل
مبیع سے لے سکتا ہی اور جب تک دوسرا اپنی شرکت سی نصف قیمت نہ دے
مبیع کو اپنی پاس رکہی مسئلہ اگر ایک باندی بیچی ہزار مثقال سونے اور
چاندی کے بدلے تو پانسو مثقال سونا اور پانسو مثقال چاندی ملیگی
مسئلہ زید کے کہرے دام عمر پر آتے تہی سو عمر نے ادا کئی اور زید نے
نہ جانا اور پہر وہ زید کے پاس تلف ہوگئی تو اب عمر کے ذمہ سے ادا ہوچکی
مسئلہ اگر زید کی زمین پر چڑیا نے بچے دئی یا انڈی رکہی یا وہان بہانی

مین ہرن رہا تو جو شخص لیوی گیہون لے اوسیکا ہی در صورتیکہ زید نے وہ زمین تیکار
کیواسطے نہ بنائی ہو مسئلہ کئی معاملے شرط فاسد سی باطل ہوجاتے ہین اور
اونکو شرط پر معین کرنا درست نہین بیع اور بانٹ اور اجارہ اور رجعت اور
مال سی صلح اور دین سی ابرا اور وکیل کا موقوف کرنا اور اعتکاف کرنا اور
کھیتی کرنا اور معاملہ درختونمین اور اقرار اور وقف اور تحکیم مسئلہ اور کئی
معاملے ایسے ہین کہ فاسد شرط سے باطل نہین ہوجاتے قرض اور ہبہ اور
صدقہ اور نکاح اور طلاق اور خلع اور غلام اور لونڈی آزاد کرنا اور رہن کرنا
اور وصیت کرنا اور شرکت اور مضاربت اور قضا اور امارت اور کفالہ اور
حوالہ اور وکالہ اور اقالہ اور کتابت اور غلام کو تجارت کا ماذون کرنا اور
اولاد کا دعوی کرنا اور دم عمد سی اور جراحت سی صلح کرنا اور عقد ذمہ کا اور
عیب کے سبب سے پہیر دینی کو معلق کرنا یا خیار شرط کے سبب اور قاضی کا معزول کرنا

کتاب الصرف

یعنی دام سی دام بدلنا خواہ چاندی سی چاندی خواہ
سونے سے سونا خواہ چاندی سی سونا بدلنا پہر اگر چاندی سی چاندی یا
سونے سے سونا بیچا تو دونکا برابر ہونا اور اوسی مجلس مین ایک کو
دوسرے سے قبض کرنا شرط ہے اگرچہ ایک کہرا اور دوسرا کہوٹا ہو یا ایک بنا
ہوا اور دوسرا انبنا مسئلہ اگر چاندی بیچی سونے کے بدلے یا سونا چاندی
کے بدلے تو اوسی مجلس مین دونکا قبض شرط ہے اور چاندی کا سونے

ہے یا سونیکا چاندی سی زیادہ ہونا مضائقہ نہین پہر اگر سونے کی ڈہیری
بیچے چاندی کی ڈہیری کے بدلے نہ تولے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ
اوسی مجلس مین بائع اور مشتری اپنے قبضہ مین کرلین مسئلہ تصرف کرنا ثمن مین
صرف کے قبض سی پہلے جائز نہین سو اگر اشرفی بیچی روپیونکے بدلے
اور ابھی روپئے نہین پائے اور اونہین روپیون سی کپڑا خریدا تو کپڑی کی
بیع فاسد ہے مسئلہ اگر ایک لونڈی بیچی اوسکے گلے مین ہزار روپیہ کی
ہنسلی تھی اور لونڈی کی بھی قیمت ہزار روپیہ تو لونڈی ہنسلی سمیت دو ہزار روپیہ
کو بکی سو ہزار روپیہ نقد اوسی مجلس مین دی تو یہہ قیمت نقد ہنسلی کی ہوئی اور جو
لونڈی ہنسلی سمیت دو ہزار روپیہ کو لی اور ہزار روپیہ نقد ٹھہرے اور ہزار ادہار
تو وہ نقد اوس ہنسلی کی قیمت ہوئی مسئلہ اگر ایک تلوار پچاس روپیہ کا زیور
لگی ہوئی سو روپیہ کو بیچی اور پچاس روپیہ نقد قیمت مین پائے تو یہہ بیع درست
اور نقد قیمت اوس زیور کی ہوئی اگرچہ بیان نکیا کہ یہہ پچاس روپیہ نقد اوس
زیور کی قیمت ہے یا اگرچہ یونکہا کہ یہہ روپئے تلوار اور زیور دونونکی قیمت مین ہین
تو بھی یہہ پچاس روپیہ اوس زیور ہی کی قیمت کی ہونگے اور اگر بائع اور مشتری
بغیر قبض کے اوس مجلس سی متفرق ہوگئے تو تلوار کی بیع درست ہوئی اور اوسکی
زیور کی بیع فاسد پہر اگر وہ زیور اوس تلوار سی بغیر ضرر کے جدا نہین ہوسکتا
ہے تو دونونکی بیع باطل ہے مسئلہ اگر چاندی کا برتن بیچا اور کچھہ اوسکی

قیمت مین سی پایا اور بائع اور مشتری مجلس مین سی متفرق ہو گئی تو جس قدر
قیمت نہین پائی بیع باطل ہوئی اور جسقدر کی قیمت پائی بیع جائز ہوئی اور وہ
برتن دونون کے ساجھے مین رہا پھر اگر اوس برتن سی تھوڑا کسی اور مستحق کا
ٹھہرا تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی باقی کو اپنی قیمت کی حصہ کی قدر لے چاہی
پھیر دی **مسئلہ** اگر چاندی کا ایک ٹکڑا بیچا پھر اوسمین سی تھوڑ یکا کوئی اور
حقدار ٹھہرا تو اسمین مشتری کو اختیار پھیر دینی کا نہین جسقدر حقدار سی باقی
رہا اوسقدر کی قیمت جتنی ہو دیکر لے ہی سلے **مسئلہ** اگر دو روپیہ اور ایک
اشرفی کو ایک روپیہ اور دو اشرفی کے بدلے بیچا یا ایک گون گیہون اور ایک
گون جو دو گون گیہون اور دو گون جو کے بدلے بیچی تو جائز ہی **مسئلہ**
اگر گیارہ روپیہ کو دس روپیہ اور ایک اشرفی کے بدلی بیچا تو جائز ہے **مسئلہ**
اگر ایک روپیہ کھرا اور ملونیکی دو روپیہ کو دو روپیہ کھری اور ایک روپیہ ملونیکی بدلے
بیچا تو جائز ہی **مسئلہ** اگر زید کے دس روپیہ عمرو پر آتی مین اور عمرو نے ایک
اشرفی اونہین دس روپیہ کے بدلی زید کے ہاتھ بیچی یا مطلق دس روپیہ کو بیچی
اور دیدی تو دونو صورتمین بیع جائز اور وہ دس روپیہ عمرو کے ذمہ سی اوتر
گئے **مسئلہ** جس روپیہ مین چاندی بہت اور ملونی کم ہو تو سب کا حکم خالص چاندی کا
ہی یا جس اشرفیمین سونا زیادہ اور ملونی کم ہو تو اوس سبکا حکم خالص سونیکا
ہی پھر اگر کھری روپیہ کو ایسی روپیہ کے بدلی بیچا جسمین چاندی زیادہ اور ملونی

کم ہی یا کہری اشرفیکو ایسی اشرفی کے بدلے بیچا جسمین سونا زیادہ اور ملونی کم ہو
یا ایسی ملونی کے روپیہ کو ایسی ہی ملونی کے روپیہ کے بدلے بیچا یا ایسی ملونی کی
اشرفیکو ایسی ہی ملونی کی اشرفی کے بدلے بیچا تو ثمن اور مبیع وزن مین برابر ہون
تو بیع جائز اور کم و زیادہ ہون تو نہین جائز اور ایسی ملونی کے روپیہ یا اشرفیکو
قرض لینا تول کر جائز ہی بے تول کے جائز نہین اور جس روپیہ مین ملونی زیادہ
اور چاندی کم ہو تو وہ روپیہ نہین ہی یا اشرفی مین ملونی زیادہ اور سونا کم تو وہ اشرفی
نہین ہی تو ایسی روپیہ کو زیادہ چاندی کے بدلے اور ایسی اشرفی کو زیادہ سونے کے
بدلے بیچنا جائز ہی اور ایسی روپیہ یا اشرفی کی خرید فروخت کرنا اور قرض لینا
گنتی سے رواج ہو تو گنتی سے اور تول کر رواج ہو تو تول سے اور دونو طرح پر
ہو تو دونو طرح پر جائز ہی اور جبتک ایسی روپیہ یا اشرفیکا رواج رہی تب تلک
وہ بیع و شرا مین تعین کرنے سے معین نہین ہوتا اور جب رواج جاتا رہی تب معین
کرنیسے معین ہو جائیگا اور جس روپیہ مین چاندی اور ملونی اور جس اشرفیمین سونا
اور ملونی برابر ہو تو اوسکے بدلے اگر کوئی چیز مول لی یا بیچی یا قرض دیا یا قرض لیا تو
ایسی روپیہ اور اشرفیکا وہی حکم ہی جیسا اوس روپیہ اور اشرفیکا حکم ہی جسمین چاندی
سونا زیادہ ہو اور اگر کسی برابر کی ملونیکی روپیہ یا اشرفی کو روپیہ اشرفیکے بدلے
یا سونا چاندیکے بدلے مول لیا یا بیچا تو وہ حکم ہی جیسا اوس روپیہ کا جسمین ملونی
زیادہ ہو اور اوس اشرفیکا جسمین سونے کی ملونی زیادہ اور ایسی برابر کی

رہوی کے روپیے یا اشرفی یا رائج پیسونکے بدلے کوئی چیز مول لی اور بائع کو
ہنوز یہ دام نہین دئے اسیو روپیے اشرفی کا یا اُن پیسونکا رواج بازار سے جاتا
رہا تو وہ بیع باطل ہوگئی مسئلہ اگر کوئی چیز رائج پیسونکے بدلے خریدی یا
یا بیچی تو جائز ہے اگرچہ پیسے معین نہین کردئے اور غیر مروج پیسون سے جائز
نہین ہے جبتک وہ پیسے معین نکردی مسئلہ اگر رائج پیسے قرض لئے پھر اُن
پیسونکا رواج جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے ادا کردے مسئلہ اگر مشتری نے
بائع سے کہا کہ یہہ چیز آدھے روپیہ کے پیسونکے بدلے بیچ اور اُس نے
بیچی تو بیع صحیح اور آدھی روپیہ کے پیسے دینا آوینگے مسئلہ اگر صراف
کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ اسمین سے آدھی روپیہ کے پیسے دے اور ایک اٹھنی
دے اور ایک حبہ کم کی تو درست ہے کتاب الکفالہ کفالت ضامنی کو کہتے ہین اور کسی
ذمہ کے ساتھہ اپنا ذمہ ملانیکو مطالبہ یعنی تقاضے مین مسئلہ کفالت
جان کی یعنی حاضر ضامنی جائز ہے اگرچہ ایک شخص کے کئی ضامن ہووین
مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اُسکی جان کا کفیل ہوا یا اُسکی گردن کا یا روح کا
یا بدن کا یا سر کا یا مُنہ کا یا اُسکی آدھی یا چوتھائی جسم کا یا آدھے بدنکا یا مین اُسکا
ضامن ہوا یا یہہ شخص میرے ذمہ ہے یا میری طرف ہے تو حاضر ضامن ہوگیا
مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اُسکے پہچان کا ضامن ہون تو یہہ کفالت نہوئی
مسئلہ اگر شرط ٹھہرائی کہ مکفول کو ایکوقت معین مین مکفول لہ کی سپرد کردے

تو کفیل پر لازم ہی کہ بموجب شرط کے اوسیوقت معین مین سپرد کردی اگر حاکم
طلب کری پہر اگر حاضر نکرسکے تو حاکم اوس کفیل کو قید کرے اور اگر مکفول غائب
ہو تو حاکم کفیل کو اوس تک جانے اور آنے کی مہلت دی پہر جب مدت مہلت کی
گذر جاوے اور وہ حاضر نکری تب وسکو قید کری اور اگر مکفول ایسا غائب ہو
کہ معلوم نہو کہ کہان ہی تو کفیل سی کچہہ مطالبہ نہوگا اور اگر کفیل نے مکفول لہ
کے مکفول کو سپرد کردیا ایسی مقام پر کہ وہان مکفول لہ اوسکی مخاصمہ کرسکتا
ہے جیسی شہر کو تو کفیل بری ہوگیا اور اگر شرط ٹھہرائی کہ مکفول کو کفیل قاضی
کے محکمہ مین سپرد کردی تو وہین سپرد کرنا چاہیی مسئلہ اگر مکفول عنہ یا کفیل
مرگیا تو کفالت باطل ہوگئی مگر مکفول لہ کے مرنے سی کفالت باطل نہین ہوتی
مسئلہ کفیل بری ہوجاتا ہی جب مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردی اگرچہ
کفالت کیوقت یون نہ کہہ لیا تہا کہ جب مین سپرد کردون تو بری ہوجاؤن
مسئلہ اگر مکفول عنہ نے اپنی آپکو مکفول لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
یا کفیل کے وکیل نے یا قاصد نے مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کردیا تو کفیل
بری ہوگیا مسئلہ اگر اسطور پر ضامنی کی کہ جو اس شخص کو مین کل حاضر نکرون
تو جو کچہہ اوسکی ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون پہر کل کو حاضر نکیا یا مکفول عنہ
مرگیا تو یہہ کفیل بالضامن ہوگیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سو اشرفی کا دعوی
کیا اور ایک شخص نے مدعی سے کہا کہ اگر یہہ مدعی علیہ کل ادا نکردی تو مین سو

اشرفی دو دن پہر مدعی علیہ نے کل گواہ ادا نہ کین تو وہ اشرفیان اس کہنے والے
کے ذمہ ہوگئین مسئلہ حدود اور قصاص کے مقدمہ مین قاضی مدعی علیہ
سے زبردستی حاضر ضامنی نلی اور قید نکرے مگر ہان جب دو گواہ مستور الحال
یا ایک گواہ عادل مدعا علیہ پر گواہی دیچکین قاضی البتہ قید کرسکتا ہی مسئلہ کفالت
بالمال یعنی مالضامنی جائز ہے اگرچہ مال کا تعین بیان نہوئی لیکن بشرطیکہ
دین صحیح ہووی مسئلہ اگر یونکہا کہ مین اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
یونکہا کہ جسقدر تیرا اسپر آتا ہی یا جسقدر اس سودی مین تمکو دینا آوی یا
کہا کہ جو کچھہ تو فلانے سی خرید و فروخت کری سو میرے ذمہ پر ہی یا یون
کہا کہ جو تیرا اسپر واجب ہو سو مجہپر ہے یا جو کچھہ تیرا فلانی نے غصب کیا
سو مجہپر ہے تو مالضامنی ہوگئی پہر مکفول لہ کو اختیار ہے کہ ضامن سی یا
دیندار سی تقاضا کری مگر ہان جو ضامنی مین یہہ شرط ٹھہری کہ مکفول عنہ
بری ہو جاوی تو صرف ضامن ہی سی تقاضا کیا جاویگا اور اسصورتمین حوالہ
ہوگیا یعنی دین ضامن کے ذمہ اوترگیا چنانچہ حوالہ مین یہہ شرط ٹھہری کہ
دیندار پر بھی تقاضا رہی تو وہ ضامنی ہی مسئلہ اگر مکفول لہ نے بعد
مالضامنی کے مکفول عنہ سی تقاضا کیا تو ضامن سی بھی تقاضا کرسکتا ہے
اور اگر ضامن سی تقاضا کیا تو مکفول عنہ سی بھی تقاضا کرسکتا ہی مسئلہ
اگر مالضامنی ہونے مین ایسی شرط مناسب کی جسسی مطالبہ مال کا لازم آوے

تو کفیل پر لازم ہی کہ بموجب شرط کے اوسیوقت معین مین سپرد کر دی اگر نا
طلب کری پہر اگر حاضر نکر سکے تو حاکم اوس کفیل کو قید کرے اور اگر مکفول غائب
ہو تو حاکم کفیل کو اوس تک جانے اور آنے کی مہلت دی پہر جب تک مہلت کی
گذر جاوے اور وہ حاضر نکری تب اوسکو قید کری اور اگر مکفول ایسا غائب ہو
کہ معلوم نہو کہ کہان ہی تو کفیل سے کچہہ مطالبہ نہوگا اور اگر کفیل نے مکفول لہ
کے مکفول کو سپرد کر دیا ایسے مقام پر کہ وہان مکفول لہ اوسکی مخاصمہ کر سکتا
ہے جیسے شہر کو تو کفیل بری ہو گیا اور اگر شرط ٹھہرائی کہ مکفول کو کفیل قاضی
کے محکمہ مین سپرد کر دی تو وہین سپرد کرنا چاہیے مسئلہ اگر مکفول عنہ یا کفیل
مر گیا تو کفالت باطل ہو گئی مگر مکفول لہ کے مرنے سے کفالت باطل نہین ہوتی
مسئلہ کفیل بری ہو جاتا ہی جب مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کر دی اگرچہ
کفالت کیوقت یون نہ کہہ لیا تہا کہ جب مین سپرد کر دون تو بری ہو جاؤن
مسئلہ اگر مکفول عنہ نے اپنی آپکو مکفول لہ کے سپرد کیا کفالت کی سبب سے
یا کفیل کے وکیل نے یا قاصد نے مکفول عنہ کو مکفول لہ کی سپرد کر دیا تو کفیل
بری ہو گیا مسئلہ اگر اسطور پر ضامنی کی کہ جو اس شخص کو مین کل حاضر نکر دون
تو جو کچہہ اوسکی ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون پہر کل کو حاضر نکیا یا مکفول عنہ
مر گیا تو یہہ کفیل بالضامن ہو گیا مسئلہ اگر ایک شخص پر سو اشرفی کا دعوی
کیا اور ایک شخص نے مدعی سے کہا کہ اگر یہہ مدعی علیہ کل ادا نکر دی تو مین سو

اشرفی دون پہر مدعی علیہ نے کل گواہ ادا کئین تو وہ اشرفیان اس کہنے والے
کے ذمہ ہو گئین مسئلہ حدود اور قصاص کے مقدمہ مین قاضی مدعی علیہ
سے زبردستی حاضر ضامنی نلے اور قید نکرے مگر ہان جب دو گواہ مستور الحال
یا ایک گواہ عدل مدعا علیہ پر گواہی دیجکین قاضی البتہ قید کر سکتا ہے مسئلہ کفالت
بالمال یعنی بالضامنی جائز ہے اگرچہ مال کا تعین بیان نہوئی لیکن بشرطیکہ
دین صحیح ہووی مسئلہ اگر یون کہا کہ مین اسکا ہزار روپیہ کا کفیل ہوا یا
یون کہا کہ جسقدر تیرا اسپر آتا ہے یا جسقدر اس سودی مین تجکو دینا آوی یا
کہا کہ جو کچہہ تو فلانے سے خرید و فروخت کرے سو میرے ذمہ پر ہے یا یون
کہا کہ جو تیرا اسپر واجب ہو سو مجہپر ہے یا جو کچہہ تیرا فلانے نے غصب کیا
سو مجہپر ہے تو بالضامنی ہو گئی پہر مکفول لہ کو اختیار ہے کہ ضامن سے یا
دیندار سے تقاضا کرے مگر ہان جو ضامنی مین یہہ شرط ٹہری کہ مکفول عنہ
بری ہو جاوے تو صرف ضامن ہی سے تقاضا کیا جاویگا اور اسصورتمین حوالہ
ہو گیا یعنی دین ضامن کے ذمہ اوتر گیا چنانچہ حوالہ مین یہہ شرط ٹہری کہ
دیندار پر بہی تقاضا رہے تو وہ ضامنی ہے مسئلہ اگر مکفول لہ نے بعد
بالضامنی کے مکفول عنہ سے تقاضا کیا تو ضامن سے بہی تقاضا کر سکتا ہے
اور اگر ضامن سے تقاضا کیا تو مکفول عنہ سے بہی تقاضا کر سکتا ہے مسئلہ
اگر بالضامنی ہونے مین ایسی شرط مناسب کی جس سے مطالبہ مال کا لازم آوے

تو بھی درست ہی مثلا یون کہا کہ اگر زید کے ہاتھہ تو نے بیچا تو قیمت کا ضامن ہون یا یون کہا کہ اگر زید جو مکفول عنہ ہے آوی تو اوسکا مین ضامن ہون یا یون ہی کہا کہ اگر زید جو مکفول عنہ بھی شہر سے غائب ہو جاوے تو مین ضامن ہون تو ضامنی درست ہے مسئلہ اگر نا مناسب شرط پر ضامنی اٹکائی مثلا یون کہا کہ اگر ہوا چلے یا کہا کہ اگر پانی برسے تو مین ضامن ہون تو یہہ شرط درست نہین مگر ضامنی ہو گئی اور اوسی مال دینا لازم ہوا مسئلہ اگر بکر نے مال ضامنی کی اس طور پر کہ جو کچھہ مال زید کا عمرو پر ہوا اوس قدر کا مین ضامن ہون پہر زید نے ہزار روپے گواہون سے عمر پر ثابت کیی تو بکر ہزار کا ضامن ٹھہرا اور اگر گواہ نگذرانے تو بکر جسقدر کا قسم سے اقرار کرے اوسقدر کا ضامن ٹھہریگا اور عمر اگر بہ اوس سے زیادہ کا اقرار کرے تو وہ زیادہ بکر پر عائد نہو نگے مسئلہ اگر بکر کی اجازت سے زید بکر کا ضامن ہوا تو جسقدر زید ضامنی کی بابت مال اپنے پاس سے دیوی بکر سے دلا پا دیگا اور اگر بلا اجازت ضامن ہوا تو نہین مسئلہ ضامن مال اپنے پاس سے مکفول عنہ کے عوض جبتک مکفول لہ کو ندے تب تک مکفول عنہ سے تقاضا نکرے پہر اگر مدعی کے ساتھہ رہنا اختیار کرے تو ضامن بھی مکفول عنہ کا ساتھہ اختیار کرے اور جب مکفول عنہ نے مال اپنے ذمہ کا مکفول لہ کو ادا کر دیا تو ضامن بری ہو گیا مسئلہ اگر مکفول لہ نے مکفول عنہ کو معاف کر دیا

ضامن بھی بری ہوگیا اگر مہلت دی تو ضامن کو بھی مہلت ہوگئی لیکن اگر
مکفول لہ نے ضامن کو بری کر دیا یا مہلت دی تو مکفول عنہ بری نہو جائیگا
اور مہلت نپائیگا مسئلہ اگر ضامن نے یا مکفول عنہ نے ہزار درم کے مقدمہ
مین پانسو درم پر مکفول لہ سے صلح کی تو پانسو درم سے مکفول عنہ اور ضامن دونو
بری ہوگئی مسئلہ درصورتیکہ زید بکر کے کہنے سے بکر کا ضامن ہوا پھر مکفول لہ
نے زید کو کہا کہ تو میرے مال سے ادا ہوگیا تو زید کا مطالبہ بکر سے باقی رہا
اور اگر صرف یہی کہا کہ تو بری ہوگیا یا مین نے تجکو بری کیا تو نہین مسئلہ
ضامن کے بری ہونیکو کسی شرط پر اٹکانا باطل ہے جیسے یونکہا مدعی نے
ضامن سے کہ جب زید آوے تب تو بری ہوجاوے مسئلہ حد اور قصاص کے
مقدمہ مین حاضر ضامنی باطل ہے اور ایسے ہی مبیع اور مرہون اور امانت بھی
باطل ہے مسئلہ ثمن کی اور مغصوب کی اور اوس چیز کی جو مول لینے کیواسطے
مشتری نے اپنے پاس رکھی اور بیع فاسد کی مبیع کی ضامنی درست ہے مسئلہ
زید نے بکر کا معین جانور لادنیکے لئے کرایہ کیا تو اوس جانور پر لادنے کی
بابت اگر کوئی ضامنی کرے تو باطل ہے اسیطرح معین غلام اجرہ دار کی خدمت
کی بابت ضامنی باطل ہے مسئلہ حاضر ضامنی اور مال الضامنی تب ہی درست ہے
جب مدعی عقد کی مجلس مین ہان لیوے نہین تو نہین مسئلہ اگر مریض متقروض
نے قرضخواہ کی غیبت مین وارث سے کہا کہ میرے ذمہ جو مال ہے اوسکا تو ضامن

ہو جاوے اور وارث نے مان لیا تو یہہ درست ہی **مسئلہ** اگر مقروض مفلس مر گیا
پہر اوسکی کسی نے ضامنی کی تو باطل ہے **مسئلہ** اگر وکیل نے یا مضارب نے
مال بیچا اور قیمت کا خود ضامن ہوا مشتری کیطرف سے موکل یا مالک کی لئی
تو باطل ہے **مسئلہ** اگر دو شریکون نے ساجہی کا مال ایک عقد مین بیچا اور ایک
شریک دوسرے کیواسطے مشتری کا قیمت کی بابت ضامن ہوا تو باطل ہے
مسئلہ اگر ایک شخص نے غلام مول لیا پہر اوس غلام کا کوئی ضامن ہوا اس
طور پر کہ اسکی عہدہ کا مین ضامن ہون تو باطل ہے اسلئے کہ عہدہ کے لفظ کی بہت
معنی ہین **مسئلہ** اگر ایک شخص نے کوئی چیز مول لی پہر کوئی ضامن ہوا اسطور پر
کہ اگر کوئی اسکا مستحق دعوی کر کے لیلے تو مین اوس سے نکالکر تجہکو سپرد کر دونگا
تو باطل ہے **مسئلہ** اگر کتابت کی مال کی بابت مکاتب کی ضامنی کی تو باطل ہے
مسئلہ ضامن نے مدعیکو مال ابہی نہین دیا تہا کہ مدعی علیہ نے مال ادا کر دیا
ضامن کو تو مدعی علیہ ضامن سے مال پہیر لیویگا پہر اگر ضامن نے اوس مال سے
کچہہ نفع حاصل کر لیا تو وہ نفع ضامن ہی کا ہے مگر ہان اگر ایسا مال ہو کہ معین کرنے
سے متعین ہو جاتا ہو جیسے گیہون تو اوسمین جو نفع ضامن حاصل کرے تو مستحب
یہہ ہے کہ وہ نفع مدعی علیہ کو پہیر دے **فصل** اگر زید ضامن عمر کا ہزار درم کی
بابت ہوا پہر زید نے عمر کے کہنے سے عمر کیواسطے کم قیمت چیز زیادہ قیمت کو مول
لی تو یہہ سودا زید کا ہوا اور نفع بہی اوسی پر **مسئلہ** اگر کوئی ضامن ہوا

بکا اسطور پر کہ جو کچھ مدعیکا اسکی ذمہ ہی اوسکا مین ضامن ہون یا یون ہوا
کہ جو کچھ اسپر ثابت ہو کر حکم ہوا اوسکا مین ضامن ہون پہر مدعی علیہ غائب
ہوگیا پہر مدعی نے ضامن پر گواہ گذرانے اسبات کے کہ مدعی علیہ کے
ذمہ ہزار روپیے آتے تھے تو اب یہہ گواہ نہ سنی جاوینگے اور اگر مدعی اس
بات پر گواہ لایا کہ اسکے ہزار روپئے زید پر آتے ہین اور عمر اوسکی کہنے سے اوسکا
ضامن ہوا تو یہہ گواہ سنکر زید عمر دونون کے نام پر حکم کیا جاویگا اور جو
گواہ گذرانے کہ بدون کہے زید کے عمر ضامن ہوا تہا۔ و ہونکا تو صرف عمر ہی
کے ذمہ حکم کیا جاویگا مسئلہ اگر زید ضامن ہوا اسطور پر کہ مبیع مین کوئی
دعوی دار نکلی تو مین ضامن ہون تو یہہ ضامنی بیع کی تسلیم اور اقبال ہی یعنی
پہر ضامن کو اوس مبیع کی ملکیت کا دعوی نہین پہونچتا مگر بیعنامہ پر گواہی اور
مہر کرنا بیع کی تسلیم نہین مسئلہ اگر کوئی خراج کا یا رہن کے خراج کا یا
جتی کا یا اوسکی قیمت کا ضامن ہوا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید نے بکر سے
اقرار کیا کہ مین تیری لئی عمر کا ضامن ہوا ایک مہینے بعد کے وعدہ کا سو روپیہ
لیوا سطے اور بکر نے کہا کہ میرے سو روپیہ تو بلا وعدہ کے ہین تو اس
صورت مین ضامن کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر زید نے لونڈی خریدی
عمر سے اور بکر ضامن ہوا کہ اگر کسی اور کی نکلی تو مین ضامن ہون پہر اس
لونڈی کو خالد نے اپنی ثابت کی اور لیگیا تو زید بکر کو نہین پکڑ سکتا جبتک

قاضی حکم نکرے کہ زید قیمت اپنی عمرو سے پہیری باب کفالۃ الرجلین والعبد
یعنی دو مردون کے ضامن ہونے اور غلام کے ضامن ہونیکا بیان مسئلہ
اگر دو شخصونپر زید کا دین برابر ہے اور ایک دوسری کا ضامن ہوا یعنی زید اور
عمر پر پانچ پانچ سو ہزار روپے بکر کے آتے ہین اور زید عمر کا اور عمر زید کا
ضامن ہوا پہر زید نے بکر کو پانسو روپیہ تک ادا کئے تو زید یہہ روپئے عمر سے
نپاویگا مگر ہان پانسو روپیہ سے اگر زیادہ ادا کریگا تو وہ زیادہ البتہ عمر سے
دلاپاویگا مسئلہ اگر ہزار روپیہ کی بابت زید و عمر بکر کے ضامن ہوئے پہر زید
عمر کا اور عمر زید کا ضامن ہوا تو ایک ضامن جسقدر ادا کرے اوسکا آدہا دوسرے
ضامن سے دلاپاویگا یا جس قدر ادا کیا بالکل بکر سے دلاپاویگا پہر مدعی
نے اگر ایک ضامن کو بری کر دیا تو دوسرے ضامن سے مطالبہ کل زر
کا باقی رہا مسئلہ زید اور عمرو مین شرکت مفاوضہ تھی اگر دونون آپس مین
شرکت جاتی رہی اور الگ ہوگئے اور بکر کا ہزار روپیہ دونوپر آتا ہی
تو بکر چاہے تو ہزار روپئے زید سی لے خواہ عمر سے لے اور زید عمر سے
اوسیقدر دلاپاویگا جسقدر پانسو سی زیادہ ہوگا مسئلہ اگر زید نے اپنے
دو غلامونکو ایک کتابت مین مکاتب کیا اور ہر ایک غلام دوسرے کا ضامن ہوا
تو ایک جسقدر میان کو ادا کریگا اوسکا آدہا دوسرے سے دلاپاویگا پہر میان نے
مال ادا ہونیسے پہلے اگر ایک کو آزاد کر دیا تو میانکو اختیار ہے کہ غیر آزاد

غلام کے حصہ کا روپیہ چاہی آزاد سے لیوی چاہی مکاتب غیر آزاد سی لیوی پہر
اگر آزاد سی لیا تو وہ آزاد مکاتب سی دلا یا ویگا اور اگر مکاتب غیر آزاد سی لیا
تو وہ آزاد پر رجوع نہین کر سکتا مسئلہ اگر خود میان اپنی غلام کا ضامن
ہوا ایسی مال کی بابت جو آزاد ہونیکے بعد غلام پر واجب ہوتا تو میانکو اوسیوقت
دینا آویگا اگرچہ اوسکو حال لکہا تہا مسئلہ زید کے پاس ایک غلام تہا
عمر نے دعوی کیا میرا ہی اور بکر غلام کا حاضر ضامن ہوا پہر وہ غلام مرگیا
اور عمر نے وہ غلام اپنا ثابت کیا تو بکر کو قیمت غلام کی ضامنی کی بابت دینا
آویگی مسئلہ اگر زید نے کسی غلام پر کچھہ مال کی بابت دعوی کیا اور عمر
اوس غلام کا حاضر ضامن ہوا پہر وہ غلام مرگیا تو ضامن بری ہوگیا اور
اگر غلام میان کے ضامن کا ضامن ہوا میان کے کہنی سی پہر آزاد ہوا اور
غلام نے میان کے عوض مال مدعیکو ادا کر دیا یا میان اپنے غلام کا ضامن
ہوا اور غلام کے آزاد ہونے کے بعد میان نے مدعیکو مال ادا کر دیا تو
ان دونون صورتون میں میانکو غلام پر یا غلام کو میان پر رجوع کرنا نہین
پونہچتا کتاب الحوالۃ حوالہ کہتی ہین ایک کی ذمہ پر سے دین کے اوتر جانیکو
دوسریکے ذمہ پر یعنی اوتر انا مسئلہ عین کی بابت حوالہ جائز نہین ہے
مسئلہ دین کا حوالہ جب جائز ہو جب محتال یعنی مدعی اور محتال علیہ یعنی جسنی
اپنے اوپر اوتار لیا مان لیوین اور راضی ہو جاوین پہر جب مان لیا تو محیل یعنی

دعی علیہ اوترا نیوالا اصل مدیون بری ہوگیا اور محتال یعنی مدعی اور
محتال علیہ محیل یعنی اصل مدعا علیہ پر رجوع نکرسے لیکن اگر اتار لینے والا منکر
ہوجاوے اپنی ذمہ پر اتار لینے سے اور قسم کہالی اور اصل مدعا علیہ اترا دینے والے
کے پاس اتار دینے کے گواہ نہین یا اتار لینے والا مفلس مرجاوے تو ان دونو
صورتونمین البتہ محتال محیل پر رجوع کریگا مسئلہ اگر محتال علیہ نے حوالہ کرنے
کے سبب سے مال ادا کیا اور محیل سے طلب کیا اور محیل نے کہا کہ مین نے
یہہ دین اُس دین کے بدلے اوترایا جو میرا تجہپر آتا تہا اور اوس دین سے
محتال علیہ منکر ہے تو محیل کو دینا آویگا جسقدر محتال علیہ نے اوسکی طرف سے
ادا کیا مسئلہ اگر محیل نے محتال سے کہا کہ مین نے حوالہ اسواسطے کیا تہا
کہ تو میری لئے وہ مال محتال علیہ سے لیکر اپنی قبضہ مین امانت رکہے اور
محتال نے جواب دیا کہ میرا تجہپر دین تہا وہ تونے اوترایا تو محیل کا کہنا معتبر
ہے مسئلہ اگر زید کے ہزار روپئے عمر کے پاس امانت ہین اور عمر نے اُترادی
بکر پر تو جائز ہے پہر ادا کرنے سے پہلے اگر وہ امانت کی روپئے ہلاک ہوگئی تو
بکر بری ہوگیا مسئلہ ہنڈوی کرنا اور کرانا مکروہ ہے +

کتاب القضاء اسمین قاضی ہونے وغیرہ کا بیان ہے

مسئلہ قاضی وہ ہوسکتا ہے جسکی گواہی مقبول ہوسکتی ہو اور فاسق قاضی
ہوسکتا ہے کہ وہ گواہی بھی دیسکتا ہے مگر مناسب نہین کہ فاسق کو قاضی کرین

مسئلہ اگر قاضی عدل پر تھا پھر رشوت لینی سی فاسق ہوگیا تو معزول ہوجاویگا
مگر قابل معزولی کے البتہ ہوگا اور اگر رشوت دیکر قضا پائی تو قاضی نہوویگا
مسئلہ فاسق کو مفتی گری کا عہدہ ہوسکتا ہی اور یہہ بھی مسئلہ ہی کہ نہین
ہوسکتا مسئلہ اور نہین مناسب ہے کہ قاضی بدخلق سخت دل جبار عنید ہووے
بلکہ ایسا ہو کہ مضبوط ہو حرام سی بچتے ہین اور کامل ہو عقل مین اور نیک بختی مین
اور سمجھہ مین اور عالم ہو پیغمبر صاحب کی حدیث اور آثار اور وجوہ فقہ کا مسئلہ
اور مجتہد ہونا قاضی کا بہت بہتر ہونیکی شرط ہی اور مناسب ہے کہ مفتی بھی ایسا
ہی ہو اور جسکو خوف ہو کہ مجھہ سی ظلم ہوگا اوسکو قاضی ہونا مکروہ ہی اور اگر خوف
نہین ہو تو مکروہ بھی نہین مگر قاضی ہونیکی خود درخواست نکرے مسئلہ قاضی
بننا جائز ہے بادشاہ کیطرف سی خواہ بادشاہ عادل ہو خواہ ظالم اور جائز ہے
باغیون یعنی پھری ہوئی لوگون کیطرف سی مسئلہ جب قضا کا عہدہ ملی تو
پہلے قاضی کا دفتر جسمین حکمنامی اور محضر وغیرہ کاغذ ہوتے ہین سے لے اور
قیدیونکا حال دیکھی تو جو قیدی اپنی اوپر کسیکے حق کا اقرار کری یا اوسپر گواہ
گذرین اوسکو بدستور رہنے دی اور جو اوس سی انکار کرے اور گواہ بھی نہوون
تو قاضی چندروز شہر مین پکڑوا دی کہ جسکا حق فلانی کی بیٹی فلانے قیدی پر
آتا ہو وہ حاضر ہو پھر جب کوئی نآوی تو اوسکو چھوڑ دی اور پھر دوسرا اور وقف
کے محاصل کے مقدمون مین گواہونکی گواہی یا قابض کے اقرار کے بموجب

عمل کرے معزول قاضی کے کہنے پر عمل نکرے مگر ہان در صورتیکہ قابض اقرار
کرے کہ یہہ دہرو ہر یا محاصل وقف کا پہلے قاضی نے مجکو سپرد کردیا ہے
البتہ پہلے معزول قاضی کا کہنا معتبر ٹھہریگا مسئلہ قاضی مقدمے فیصل کرے مسجد
مین بیٹھکر یا اپنے مکان مین مسئلہ قاضی کسیکا ہدیہ نہ لے مگر اپنے ناتے دار کا
یا ایسے شخص کا ہدیہ جو قاضی ہونے سے پہلے بھی دیا لیا کرتا تھا اور یہہ لیا کرتا
تھا البتہ نہ پھیرے اور مخصوص قاضی ہی کی اگر کوئی دعوت کرے تو قبول نکرے
اور جنازہ مین لوگونکے اور بیمار دنکا حال پوچھنے کو جایا کرے اور بٹھلانے
اور اپنے سامنے بلانے مین مدعی اور مدعی علیہ کو برابر ایک سا کرے اور کانا پھوسی
نکرے اور اشارہ نکرے اور حجت نہ سکھادے اور ہنسکر بات نکہے مدعی سے یا مدعی علیہ
سے اور دونو مین سے کسیکی ضیافت نکرے اور گواہونکو تلقین نکرے کہ یون
یون کہو فصل مسئلہ جب کسیکا حق ثابت ہو جاوے تب مدعی علیہ کو حکم کرے
کہ ادا کردے پہر وہ اگر ادا نکرے تو اوسکو قید کرے قیمت کے دامونکی اور
قرض کی اور مہر معجل کی یا ضامنی کے سبب مال دینا لازم ہوا ہو اوس مقدمہ مین
اور سوا اسکے اور مقدمات مین اگر مدعی علیہ کہے کہ محتاج ہون تو قید نکرے
مگر بد حالیکہ مدعی گواہ گذرانے کہ یہہ مدعی علیہ غنی ہے تو قید رکہے جبتک
مناسب جانے پہر اوسکا حال دریافت کرے اور جب اوسکا مال نہ دریافت ہووے تو
چہوڑ دے اور اوسکو مدعیونکو اوسکے پاس رہنے سے نہ روکے مسئلہ اگر قید

ہونیسے پہلے مدعی علیہ نے اپنے مفلس ہونے پر گواہ گذرانے تو قاضی نہ سُنے اور
بعد قید کے اگر مدعی علیہ گواہ مفلسی کے اور مدعی گواہ اوسکی تونگری کے گذرانے
تو مدعی کے گواہ مقدم کرے مسئلہ جب مدعی علیہ کا غنی ہونا قاضی کو ثابت
ہو جاوے تو اوسکو ہمیشہ قید رکھے مسئلہ اگر مرد ہووے اپنی جورو کو کہانا
کپڑا نہ دے تو قاضی قید کرے مسئلہ بیٹے کے دَین کی بابت باپکو قید
نکرے مگر ہان جو بیٹی کا روٹی کپڑا باپ رد کے تو البتہ قید کرے کتاب القاضی
الی القاضی مسئلہ حدود اور خون کے سوا اور مقدمات مین اگر ایک
جگہہ کا قاضی دوسری جگہہ کے قاضی کو خط لکہے تو جائز ہے مسئلہ پہر جس
قاضی کے روبرو گواہون نے مدعی علیہ کے سامنے گواہی دے تو قاضی اُس
جہگڑالو پر حکم کردے اور حکمنامہ لکہدے اس حکمنامہ کو سجل کہتے ہین اور جو قاضی
کے روبرو مدعی علیہ کے پیچہے گواہی دے تو قاضی فیصلہ کا حکم نکرے گواہون کی
گواہی اپنے روبرو گذرنیکا حال لکہکر جس قاضی کے علاقہ مین مدعی علیہ رہتا ہو
اوسکے پاس بہیجے تاکہ وہ قاضی اوس لکہے کے بموجب مقدمہ فیصل کرے اور اسکو
حکمنامہ کہتے ہین اور حقیقت مین یہہ گواہون کی گواہی پہونچاتا ہے سو قاضی
اس گواہی کے حکمنامہ کو لکہکر دو گواہون کے سامنے پڑہے اور اپنی مہر
کرے اونکے سامنے اوبہدے کہ وہ دوسرے قاضی کو پہونچا دین پہر جب پہونچے تو وہ
قاضی اوس حکمنامہ کی مہر پہلے دیکہے اور جو یہہ گواہ اور مدعا علیہ وہان ہون

شروع کتاب القاضی الی القاضی

تو نہ پڑہی مسئلہ جب گواہ یون گواہی دین کہ یہہ خط فلانے قاضی کا ہی کہ اوسنے ہمکو سونپا تھا اپنی حکم کرنیکی مجلس مین اور ہمارے روبرو پڑہا تھا اور مہر کی تھی تب یہہ قاضی اوسکو کہولے اور مدعی علیہ کے سامنی پڑہی اور اوسکی بموجب مدعی علیہ پر حکم کرے مسئلہ لکھنی والا قاضی اگر مرگیا یا موقوف ہوگیا یا جس قاضی کو لکھا تہا وہ مرگیا تو یہہ نوشتہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر خط یون لکھا کہ یہہ خط ہی فلانے قاضی کو اور اوسکی نام کے بعد یہہ لکھا کہ جس قاضی کو مسلمانون کے یہہ خط پونہچی تو جس قاضی کے نام پر لکھا ہی اوسکی مرنیسی وہ نوشتہ باطل نہو جائیگا مسئلہ مدعی علیہ کی مرجانے سی قاضی کا نوشتہ باطل نہین ہوگا مسئلہ عورتکو فیصلہ کرنا سوا حدود اور خون کے اور مقدمو نمین جائز ہے مسئلہ کوئی قاضی کسیکو اپنا خلیفہ نکری مگر وہی قاضی جسکو بادشاہ نے یہہ اختیار دیا ہو بخلاف اوسکے جسے بادشاہ نے جمعہ پڑہانے پر مقرر کیا ہو اوسکو البتہ اختیار ہے کہ اپنا خلیفہ کسیکو کردی اگرچہ بادشاہ نی اوسکو اختیار ندیا ہو مسئلہ جب ایک قاضی کے پاس کسی قاضی کا کسی مقدمہ مین کچھہ حکم پہنچی تو یہہ قاضی اوسکو جاری کردی بشرطیکہ وہ حکم قران یا سنت مشہورہ یا اجماع کے برخلاف نہو مسئلہ اگر جہوٹی گواہون نے جہوٹی گواہی دی عقود اور فسوق کی مقدمات مین اور قاضی نے حکم دیا تو وہ حکم ظاہراً اور باطناً جاری ہوجائیگا اور املاک مرسلہ کے مقدمہ مین ظاہراً تو جاری ہوجائیگا پر باطناً جاری نہوگا مسئلہ

مدعی علیہ کی غیبت مین قاضی حکم نکرے مگر درصورتیکہ مدعی علیہ کا قائم مقام جیسے
وکیل یا وصی موجود ہو یا وہ دعوی غائب پر ادر حاضر پر دعوی کا سبب ہووے
جیسے زید نے ایک معین چیز کا دعوی کیا اور وہ چیز عمر کے پاس ہی اور عمر
موجود ہے اور کہا کہ بکر سے مول لی اور بکر غائب ہی تو البتہ قاضی حکم
کرسکتا ہے مسئلہ اگر قاضی یتیم کا مال قرض دیوے اور اسکا تمسک لکھی تو
جائز ہے اور وصی اور یتیم کے باپکو جائز نہین کہ یتیم کا مال کسیکو قرض دیوے

باب التحکیم یعنی پنچایت کے مسئلے مسئلہ اگر مدعی اور مدعی علیہ نے ایک
شخص کو اپنے مقدمہ کا فیصلہ کرنیکے لئی حکم یعنی پنچ ٹھہرایا پھر پنچ نے مدعیکے
گواہ سنکر یا مدعی علیہ کے اقرار کے بموجب یا مدعا علیہ نے درصورت نہونے
گواہان مدعی اگر قسم سی انکار کیا اوسکی موجب فیصلہ کیا تو جائز ہے اور حد اور
خون اور عاقلہ پر دیت کے مقدمے مین جائز نہین مسئلہ پنچ ایسا شخص ہو کہ
جسمین قاضی ہونے کی شرطین ہون پہر کافر اور غلام اور ذمی اور محدود فی القذف
کا پنچ کرنا جائز نہین مسئلہ دونو جھگڑالو نمین سی ہر ایک کو اختیار ہی کہ پنچ
کے حکم اور فیصلہ کرنے سے پہلے پنچایت سی پھر جاوین مگر جب پنچ نے حکم دیا تو
وہ حکم جھگڑالو نپر لازم ہوجاتا ہی مسئلہ جب طرفین مین سی کوئی پنچ کے
حکم قاضی کے پاس لیجاوی تو قاضی اوس حکم کو جاری کردی بشرطیکہ وہ حکم
قاضی کی مذہب کی موافق ہو اور جو موافق نہو تو رد کردی مسئلہ پنچ نے یا قاضی

نے اگر اپنے مان باپ یا بیٹی یا جورو کے حق مین حکم کیا جسمین اونکا فائدہ
ہو تو وہ حکم رد ہی اور جس حکم مین مان یا باپ یا اولاد یا جورو کا فائدہ نہو
وہ جائز ہے متفرق مسئلے اگر نیچے کا مکان زید کا ہی اور بالاخانہ عمر
کا تو زید بلا رضامندی عمر کے درمیان مین میخ گاڑ نہ تا بدان کہو دے مسئلہ
اگر محلہ مین زید کے ایک ہی گلی ہی لمبی اور اوس سے اور گلیان لمبی لمبی نکلی ہین جنمین
راہ نہین چلتی تو زید اونمین سے کسی گلی مین دروازہ نہین نکال سکتا اور اگر
اوس بڑی لمبی گلی مین سے ایسی گلیان گول نکلی ہین کہ وہ پہر اوسی لمبی گلی مین
آملی ہین تو البتہ اوس لمبی گلی والون کو اختیار ہی کہ اون گلیومین دروازے نکالین
مسئلہ عمر کے قبضہ مین ایک حویلی ہی اوسکا دعوی زید نے یون کیا کہ مجکو یہ
حویلی عمر نے بخشدی ہی فلانے وقت مین مثلا رمضان مین سو قاضی نے زید سے
گواہ مانگی زید نے کہا کہ عمر بخش دینی سے منکر ہوا تھا سو مین نے یہ حویلی اوس سے
مول لی ہی اور مول لینی پر گواہ گذرانے اونہون نے گواہی دی اوسوقت
سے پہلے مول لینے کی جسوقت کا اس نے بخشنا بتلایا تھا مثلا شعبان کی تو
یہہ گواہی نمانی جاویگی اور اگر اوسوقت کی بعد مول لینے کی گواہی دی مثلا شوال
کی تو مانی جاویگی مسئلہ زید نے عمر سے کہا کہ تو نے یہہ باندی مجھہ سے مول
لی سو عمر نے انکار کیا کہ تجہہ سے نہین لی اگر زید جہگڑا کرنیسے درگذرا تو عمر
کو حلال ہے کہ اوس باندی سے صحبت کری مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ

مین نے دس روپیے عمر سے لیے پہر کہا وہ روپیے زیوف تہے تو زید قسم سے تصدیق
کرے مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ تیرے ہزار روپئے مجہپر ہین اور عمر نے
پہلے انکار کیا پہر کہا کہ ہان میرے ہزار روپیہ تجہپر ہین تو زید کو کچہ دینا نہ آویگا
مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا عمر پر کچہ مال کا اور عمر نے کہا کہ تیرا مجہپر کچہ
نہین آتا تہا کبہی پہر زید نے گواہ گذرانے ہزار روپئے کی بابت اور عمر نے گواہ
گذرانے کہ وہ ہزار روپئے مین نے ادا کر دیئے یا اسباب پر کہ زید نے اون
روپیون سے ابرا کیا تہا تو یہ گواہ عمر کے سنے جاوینگے اور اگر عمر نے یون
جواب دیا تہا کہ تیرا مجہپر کچہ نہین آتا تہا کبہی اور مین تجہکو پہچانتا ہی نہین تو پہر یہ
گواہ نہ سنے جاوینگے مسئلہ اگر زید نے دعوی کیا کہ عمر نے باندی میرے
ہاتہہ بیچی اور عمر نے کہا کہ مین نے تیرے ہاتہہ نہین بیچی پہر زید نے گواہ گذرانے
مول لینے کی بابت پہر اوس باندی مین کچہ عیب پایا اور اوسکے سبب سے پہیرنا چاہا
اور عمر نے گواہ گذرانے کہ زید نے سب عیبون سے ابرا کر لیا تہا تو یہ گواہ عمر کے
نہ سنے جاوینگے مسئلہ جس نوشتہ یعنی اقرارنامہ وغیرہ کے آخر مین لکہا ہو تو
وہ صک باطل ہے مسئلہ جب کوئی ذمی مرگیا تب اوسکی جورو نے کہا کہ مین
مسلمان ہوگئی اوسکے مرنیکے بعد اور ذمی کے وارثون نے کہا کہ تو مسلمان ہوئی
تہی اوسکے مرنے سے پہلے تو وارثون کی بات معتبر ہے مسئلہ اگر زید کچہ
امانت عمر کے پاس چہوڑ کر مرگیا پہر عمر نے کہا کہ یہہ بکر زید کا بیٹا ہے سوا اسکے

اور کوئی اوسکا وارث نہین تو وہ امانت کا مال بکر کو دیدیا جائیگا اور عمرؔ اور خالد
کو دوسری بار بتلاوے کہ یہہ خالد بھی زید کا بیٹا ہے اور بکر انکار کرے تو بھی وہ امانت
کا مال بکر ہی کو دیا جائیگا **مسئلہ** اگر میراث کا مال ورثار کو اور اونکو جنکا میت
پر لینا آتا تھا بانٹ دیا گیا تو وارثون سے یا دین والون سے ضامن نہ لین گے
بشرطیکہ وراثت اور غریم ہونا گواہون سے ثابت ہوا ہو وسے **مسئلہ**
اگر زید نے ایک حویلی کا یون دعوی کیا عمرؔ قابض پر کہ یہہ حویلی میرے باپ کی
ہے سو مجھکو اور میرے بھائی بکر کو پہنچتی ہے اور بکر موجود نہین اور زید نے
گواہ وراثت کے گذرانے تو آدہی حویلی اپنے حصّے کے موافق زید پا دیگا
مسئلہ اگر زید نے کہا کہ میرا مال یا کہا کہ جسکا مین مالک ہون سو وہ فقیرونکے
لئے صدقہ ہے تو اوسی قسم کا مال صدقہ ہوگا جسپر زکوۃ واجب ہوتی تھے
اگر کسیکے لئے وصیت کی اپنے تہائی مال کی تو کل مال کی تہائی کی وصیت ہوئی
مسئلہ اگر زید نے عمرؔ کو اپنا وصی کیا اور عمرؔ کو معلوم نہین تو بھی عمرؔ وصی
ہے مگر وکیل کو جبتک اپنا وکیل ہونا معلوم نہو تبتک اوسکا تصرف موکل کے
مال مین جائز نہین **مسئلہ** جسکو اپنا وکیل معلوم ہو جاوے تو اوسکو تصرف کرنا
موکل کے مال مین جائز ہے اور معزول ہونا وکیل کا تب ہی ثابت ہو وسے جب
ایک گواہ عدل یا دو گواہ مستور گواہی دین **مسئلہ** اسیطرح اگر ایک گواہ
عدل یا دو گواہ مستور الحال نے زید کو خبر دی کہ تیرے غلام نے خیانت کی

اور زید نے غلام کو بیچ ڈالا یا یون کہا کہ تیرے شفعہ کی زمین فلانے کے ہاتھ بکی
اور زید چپ ہو رہا یا باکرہ عورت سی کہا کہ فلانے سے تیرا نکاح کردیا یا ایک
ذمی کافرون کے ملک مین گیا اور وہان مسلمان ہوکر رہا اوسکو ایک گواہ عدل
یا دو گواہ مستور الحال نے نماز روزے وغیرہ فرائض کی خبر دی تو ان صورتونمین
اوس خبر کا ماننا لازم ہوگا کہ میان پر غلام کی خیانت کے بدلے تاوان دینا
آویگا اور شفیع کا حق شفعہ باطل ہوجائیگا اور باکرہ کا نکاح صحیح ہوجائیگا اور اوس
مسلمان پر عبادتین فرض ہوجائینگی مسئلہ اگر قاضی نے یا قاضی کیطرف سے جو
امین مقرر ہوا اوسنے دائنون کیواسطے مدیون کا غلام بیچا اور قیمت لیلی پہر قیمت کہوگئی
اور وہ غلام کسی اور کا ثابت ہوا اوسنے لیا تو قاضی یا امین کو قیمت اپنے پاس سے
دینا نہ آویگی اور مشتریکو قیمت پاس سے دائنون کے دلائی جاویگی اور اگر قاضی
کے وصی نے وہ غلام بیچا دائنون کے لئے پہر اوس غلام کو اور کوئی مستحق لیگیا یا
مشتری کے قبضہ کرنیسے پہلے وہ غلام مرگیا اور قیمت کے دام وصی کے پاس
کہو گئی تو مشتری وہ دام وصی سے لے اور وصی دائنون سے لے مسئلہ اگر عدل اور
عالم قاضی نے زید سے کہا کہ مین نے اس عمر کے حق مین سنگسار کرنیکا یا ہاتھ
کاٹنے کا یا مارنیکا حکم دیا ہے سو تو کردے تو زید کو بجا لانا اوسکا جائز ہے مسئلہ
اگر معزول قاضی نے زید سے کہا کہ وہ جو عمر کے مقدمہ مین مین نے یہ فیصلہ کرکے
تجہپر ہزار روپئے ٹھہرائے اور تجہہ سے لئے سو عمر کو دیدئے اوسکے جواب مین زید نے

کہا کہ تونے ظلم سے لئی تھی جب تو قاضی تہا تو اوس قاضی کے کہنے کا اعتبار ہی جیسے
اونٹی آدمی سے معزول قاضی نے کہا کہ مین نے حق حکم کیا تہا تیری ہاتھہ کاٹنی کا اور
اوسنے کہا کہ تو جب قاضی تہا جب تونے ظلم سے میرے اوپر حکم کیا تہا تو بھی اوس
قاضی ہی کا کہنا معتبر ہے کتاب الشہادۃ یعنی گواہی کہتے ہین کسی حال کے
خبر دینے کو جیسا کچھہ اپنے روبرو ہوا ہو اور آنکہ سے دیکہا ہو نہ کہ اٹکل اور گمان سے
مسئلہ جب مدعی طلب کرے تو گواہ پر گواہی دینا فرض ہوجاتا ہے اور حدود کے
مقامات مین گواہی کا چہپانا مستحب ہے اور چوری کے مقدمہ مین گواہ یون کہے
مال لیا یون نکہے کہ چرایا مسئلہ زنا کے مقدمہ مین چار مردونکی گواہی چاہیے اور
حدود اور قصاص کے مقدمات مین دو مردونکی گواہی چاہیے اور لڑکا پیدا ہونے
اور باکرہ ہونے اور عورتون کے ایسے عیبون کے مقدمات مین جسکی مرد کو خبر نہین ہوتی
ایک ہی عورت کی گواہی اور مقدمات مین دو مردونکی گواہی یا ایک مرد اور دو
عورتون کی گواہی کافی ہے مسئلہ ہر مقدمہ مین شرط ہے کہ گواہ یون کہے کہ مین گواہی
دیتا ہون اور گواہونکا عادل ہونا شرط ہے مسئلہ گواہون کے عادل
ہونیکا حال سب مقدمہ مین قاضی خفیہ اور علانیہ تحقیق کرے مسئلہ اگر مدعی علیہ مدعی کے
گواہون کو عادل بتا دے تو اوسکا اعتبار نہین مسئلہ قاضی اگر خفیہ ایک ہی
مرد سے گواہون کے عادل ہونیکا حال دریافت کرے یا ایک ہی مرد کو مزکے پاس
بہیجے اور دریافت کرا دے یا ایک ہی مرد سے اگر گواہ کی زبان کا ترجمہ

۴ [illegible]

گواہی ہو تو کافی ہے مسئلہ گواہ کو اختیار ہے کہ بیع یا اقرار یا غصب یا
خون کے مقدمہ مین یا حاکم کے حکم کی بابت یا اسطرح کے مقدمات مین جو سُنا یا
دیکھا ہو خود گواہی دے اگرچہ مدعی نے اوسکو گواہ نہ بنایا ہو مسئلہ فرع گواہ
کو گواہ اصل سے سُنی ہوئی بات کی خود گواہی دینا جائز نہین مگر ہان جب مدعی فرع گواہ کو
گواہ ٹھہرا دے تو اوسکو گواہی دینا جائز ہے مسئلہ اگر گواہ یا قاضی یا راوی کو
حال یاد نہو تو لکھی ہوئی کی پہچان پر عمل نکرین مسئلہ جو آپ نہین دیکھا اوسکی
گواہی نہ دے مگر ہان نسب اور موت اور نکاح اور عورت کی صحبت اور قاضی کی
ولایت اور اصل وقف کی بابت اگر سُنی کی موجب گواہی دے تو اختیار ہے بشرطیکہ
معتبر آدمی سے سُنا ہو مسئلہ جسکی ہاتھ مین چیز دیکھی جائز ہے کہ گواہ وہ چیز اوسیکی
بتا دے سوا غلام اور باندی کے مسئلہ ان مسئلونکی صورتونمین اگر گواہون
نے قاضی کے سامنے کھولکر کہا کہ مین سُنی ہوئی کہتا ہون یا اوس چیز پر قبضہ دیکھنے
سے وہ چیز اوسکی بتاتا ہون تو قاضی نمانے مسئلہ اگر گواہ نے گواہی یون
دی کہ مین موجود تھا فلانے شخص کے دفن کرنے مین یا مین نے اوسکی جنازہ کی
نماز پڑھی تھی تو یہہ گواہی دیکھی کی ہوئی اوسکو قاضی مان لے باب مسئلہ اندھے
کی گواہی نمانی جائیگی مسئلہ غلام اور لونڈی کی گواہی نمانی جاویگی مگر درصورتیکہ
غلام اور باندی ہونیکی حالین دیکھا اور یاد رکھا پھر آزاد ہوئی تب گواہی دی تو
تو مانی جاویگی مسئلہ لڑکے کی گواہی نمانی جاویگی مگر درصورتیکہ لڑکپن مین

دیکھکر یاد رکھا اور بالغ ہونیکے بعد گواہی دی تو مانی جائیگی مسئلہ
جسپر قذف کی حد جاری ہو اوسکی گواہی نمانی جائیگی اگرچہ توبہ کی ہو مگر درصورتیکہ
کافر پر قذف کی حد جاری ہوئی پھر وہ مسلمان ہوگیا تب گواہی دی تو مانی جائیگی
مسئلہ اولاد کی گواہی ماں باپ کے مقدمہ مین اور دادا دادی کے
مقدمہ مین یا دادا دادی کی پوتے پوتی اور ماں باپ کی اولاد کے مقدمہ مین
نمانی جاویگی مسئلہ جورو کی گواہی خاوند کے اور خاوند کی گواہی جورو کے
مقدمہ مین نمانی جائیگی مسئلہ میاں کی گواہی اپنے غلام لونڈی یا مکاتب کے
مقدمہ مین نمانی جائیگی مسئلہ ایک ساجھی کی گواہی دوسرے ساجھی کے
مقدمہ مین شراکت کی بابت نمانی جاویگی مسئلہ مخنث یعنی زنانے کی اور
پٹانیوالی عورت اور گانیوالی عورت کی گواہی نمانی جاویگی مسئلہ دشمن
کی گواہی نمانی جاویگی اگرچہ دنیا کی دشمنی ہو مسئلہ جو ہمیشہ نشہ پیا کرتا ہو
لہو کی راہ سے اور چڑیون سے کھیلا ہو جیسے کبوتر باز اور مرغباز اور بلبلباز
اور تیتر باز اور بٹیر باز اور جو لوگون کے سُنانیکو گایا کرتا ہو اور جو ایسا
کام کرے جسپر حد واجب ہو اور جو حمام مین بے تہمد کے ننگا نہاوے اور جو سود
کہاوے اور جو جوا اور شطرنج بازی بد کر کھیلے یا اوس کھیل سے اوسکی نماز
جاتی رہے اور جو راہ چلتے کھاوے یا راہ مین پیشاب کرے اور جو اگلے بزرگونکو
بُرا کہے گالیان دے اوسکی گواہی نمانی جاویگی مسئلہ بھائی اور

چچا اور ذو وہ کے ماں باپ اور ساس اور بیٹا بیٹی اولاد اما واور بہو اور سوتیلی
ماں کی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ** بدعتی کی گواہی مانی جائیگی مگر جو خطابیہ فرقہ
رافضیوں میں سے ہے اوسکی گواہی نمانی جائیگی کہ اون کے نزدیک مدعی کی قسم کے
لحاظ سے جھوٹی گواہی درست ہے **مسئلہ** ذمی کی گواہی ذمی پر اور حربی کی
گواہی حربی پر مانی جائیگی اور حربی کی گواہی ذمی پر نمانی جائیگی **مسئلہ**
جو گناہ صغیرہ کرتا ہو اور کبیرہ سے بچتا ہو اوسکی گواہی مانی جائیگی **مسئلہ**
بے ختنہ کئے ہوئے آدمی کی اور خصی کی اور حرامی بچہ کی اور خنثی کی گواہی مانی جائیگی
مسئلہ بادشاہ کے عامل کی گواہی بادشاہ کے حق مین اور آزاد کئے ہوئے
غلام کی گواہی آزاد کرنیوالیکے حق مین مانی جائیگی **مسئلہ** اگر دو مردوں نے
گواہی دی کہ ہمارے باپ نے زید کو وصی کیا ہے اور زید نے دعوی کیا
کہ ہاں مجھکو وصی کیا ہے تو اونکی گواہی مانی جائیگی اور جو زید نے انکار کیا
تو نمانی جائیگی **مسئلہ** اگر دو مردوں نے گواہی دی کہ ہمارا باپ غائب ہے
اوسنے زید کو اپنے دین کا روپیہ لینے کو اپنا وکیل کیا ہے تو یہ گواہی
نمانی جائیگی زید خواہ وکالت کا دعوی کرے خواہ انکار کرے **مسئلہ**
اگر گواہوں کے فاسق ہونیکی بابت کوئی گواہ سنا وے تو قاضی نہ سنے **مسئلہ**
اگر گواہ عدل نے گواہی دینے کے بعد ہی کہا کہ بعضی بات مین نے وہم سے کہی تو
اونکی گواہی مانی جائیگی **باب الاختلاف فی الشہادۃ** یعنی

اسمین گواہی کے اختلاف کا بیان ہے مسئلہ اگر دعوی کی مطابق گواہی ہوئی
تو مانی جائیگی اور نہین تو نہین مسئلہ مدعی نے دعوی کیا کہ حویلی مین نے میراث
مین پائی یا مول لی اور گواہون نے کہا کہ حویلی مدعی کی ہے اور تفصیل نکی تو گواہی
بیفائدہ ہے اور اگر دعوی کیا کہ حویلی میری ملک ہے اور گواہون نے کہا کہ
مدعی نے مول لی یا میراث مین پائی تو گواہی مانی جائیگی مسئلہ دونون گواہ
جب ایسی گواہی دین کہ بات بھی ایک ہی سی کہین اور اوسکا مطلب بھی ایک ہی سا
ہو تب مدعیکا مطلب نکلے پہر اگر ایک گواہ نے ہزار روپیے دین بتایا اور
دوسرے نے دو ہزار تو یہ گواہی نمانی جائیگی مسئلہ مدعی نے ایکہزار
پانسو روپیہ کا دعوی کیا اور ایک گواہ نے ہزار روپیہ کی گواہی دی اور دوسرے
نے ایکہزار پانسو کی تو ہزار روپیہ ثابت ہو گئے مسئلہ اگر دو گواہون
نے گواہی دی ہزار روپیہ کی بابت اور اونمین سے ایک نے کہا کہ اوس ہزار
مین سے پانسو ادا کئے مدعی علیہ نے مدعی کو تو ہزار ہی روپیے ثابت ہونگی
مگر درصورتیکہ دوسرا گواہ بھی اوسکے ساتھہ پانسو کے اداکی گواہی دے
تو پانسو ہی دینا آوینگے اور ایسی صورتمین گواہ کو گواہی دینا نچاہیئے مگر
پہلے مدعی اقرار کرلے اوسقدر روپیہ ادا ہونیکا تب گواہ گواہی دیوے
مسئلہ اگر دو گواہون نے زید پر ہزار روپیئے کے قرض کی گواہی دی
اور ایک نے اونمین سے کہا کہ وہ ہزار روپیئے زید نے ادا بھی کردی تو یہ

گواہی ہزار روپیہ کے ثبوت کی ہوئی مسئلہ اگر دو گواہون نے یون گواہی دی کہ زید
نے عمرو کو قربانی کے دن مصر مین قتل کیا تو یہ دونو طرح کی گواہیان رد ہوگئین اور
اگر پہلے دو گواہونکی گواہی سنکر قاضی نے حکم دیدیا پھر دوسرے دو گواہونکی
گواہی رائگان ہے مسئلہ اگر دو گواہون نے ایک گائے چرانے کی گواہی دی
مگر ایک گواہ نے اور رنگ گائے کا بتایا اور دوسرے نے اور رنگ تو چور کا
ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر ایک گواہ نے بیل بتایا اور دوسرے نے گائے تو کاٹا نہ
جائیگا اور غصب کے مقدمہ مین اگر ایک گواہ نے اور رنگ بتایا اور دوسرے نے
اور رنگ تو گواہی نمانی جائیگی مسئلہ اگر ایک گواہ نے یونکہا کہ زید نے عمرو
کا غلام ہزار روپیہ کو مول لیا اور دوسرے نے کہا کہ ایکہزار اور پانسو کو مول لیا
تو گواہی باطل ہوگئی مسئلہ اگر گواہون نے کتابت یا خلع کے روپیہ کی
تعداد مین اختلاف کیا تو بھی گواہی باطل ہوگئی مسئلہ اگر ایک گواہ نے
ہزار روپیہ مہر کی گواہی دی اور دوسرے نے ایکہزار پانسو کی گواہی دی تو
ہزار روپیہ مہر کے ثابت ہوئے مسئلہ اگر عمرو کے قبضے مین ایک مکان ہے اور
زید نے دعوی کیا کہ یہ مکان عاریت یا ودیعت میرے باپ بکر کا ہے اور گواہ
گذرانے سو گواہون نے گواہی دی تو قاضی وہ مکان زید کو نہ دلا دیگا جبتک
گواہ یون نکہین کہ بکر مرگیا اور وہ مکان زید کے لئے میراث چھوڑا یا یون کہین
کہ یہ مکان زید کے باپ بکر کے ملک تھا اوسکے مرنے کے دن تک یا اوسکے

طرف سے عاریت والیکے پاس تھا اوسکے مرنیکے دن تک تو البتہ زید کو وہ
مکان دلادی مسئلہ اگر کوئی چیز زندہ زید کے قبضہ مین ہو اور عمر نے
دعوی کیا کہ میری ہو اور عمر کے گواہون نے گواہی دی کہ مہینا بھر ہوا یا ایک سال
ہوا کہ یہہ چیز عمر کے قبضہ مین تھی تو یہہ گواہی رد ہی اور اگر مدعی علیہ نے اقرار
کیا کہ ہان مہینا یا سال ہوا کہ چیز مدعیکی قبضہ مین تھی یا مدعی علیہ کی ایسی اقرار کے
بابت مدعی سے نے گواہ گذرانے تو وہ چیز مدعیکو دلادی جاویگی باب الشہادة
علی الشہادة مسئلہ حد اور خون کے سوا اور مقدمہ مین فرعی گواہون
کی گواہی مانی جاویگی مسئلہ اگر دو گواہ مرد فرعی دو گواہ اصلی کی گواہی پر
گواہی دین تو مانی جاویگی مگر ایک گواہ فرعی کی گواہی ایک گواہ اصلی کی گواہی
پر نمانی جاویگی مسئلہ فرعی گواہ بننیکی یہہ وضع ہی کہ اصل گواہ فرعی گواہ
سے کہی کہ تو میری گواہی پر گواہ رہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلانی مدعی علیہ
نے میرے سامنے اتنی روپیونکا اقرار کیا تھا مسئلہ فرعی گواہ کو گواہی
دینا یون چاہیے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ زید نے مجھکو گواہ کیا اپنی گواہی پر
کہ خالد نے اقرار کیا اوسکے آگے عمر کے اتنی روپیونکا اور زید نے مجھکو کہا
کہ تو گواہی دے میری گواہی پر خالد کے اقرار کی بابت مسئلہ فرعی گواہون
کی گواہی تب ہی سنی جاوی جب اصل گواہ مرگئی ہون یا بیمار ہون یا سفر کو گئی
ہون مسئلہ اگر فرعی گواہون نے اصل گواہونکو عدل بتایا تو جائز ہی

[illegible]

اور نہین تو قاضی اول گواہونکی عدالت دریافت کرے مسئلہ اگر اصل
گواہون نے انکار کیا کہ ہم گواہ نہین ہین تو فرع کے گواہ باطل ہین مسئلہ
اگر دو فرعی گواہون نے گواہی دی دو اصلی گواہون کیطرف سے ایک ہندہ
نامی عورت پر ہزار روپیہ کی بابت کہ زبیدہ کی بیٹی ہندہ نے فلانے شخص کے
ہزار روپیونکی بابت فلانے گواہون کے سامنے اقرار کیا تہا سو ان گواہونکے
ہمسے کہا کہ ہم اوسی ہندہ کو پہچانتے ہین پہر مدعی ایکعورت کو لے آیا ان فرعی
گواہون نے کہا ہم نہین پہچانتے کہ یہہ وہ ہندہ ہے یا نہین تو قاضی مدعی
سے کہے کہ دو گواہ اور لا اسبات کے کہ یہہ عورت وہی ہندہ ہے اسیطرح اگر
ایک قاضی نے دوسرے قاضی کو لکھہ بہیجا کہ فلانے فلانی نے میرے آگے
گواہی دی کہ فلانے کے زید پر اتنے روپے آتے ہین اور زید وہان سنکر ہوا کہ
مین وہ زید نہین ہون تو گواہ زید کے پہچاننے کے درکار ہونگے مسئلہ
اگر فرعی گواہون نے کہا کہ فلانی بیٹی فلانی تمیمیہ یا قاضی نے دوسرے قاضی کو
یون لکہا تو معتبر نہین جب تک اوسکا قبیلہ نہ بیان کرے مسئلہ اگر گواہ نے
اقرار کیا کہ مین نے جہوٹی گواہی دی تو اوسکو منڈا یا جاوے اور تعزیر نکیجاوے

باب الرجوع عن الشہادۃ اس مین گواہی سے پہر جانیکا بیان ہے

مسئلہ اگر گواہ ادا کی ہوئی گواہی سے پہر گیا تو معتبر نہین مگر در صورتیکہ
کسی قاضی کے سامنے پہر گیا تو معتبر ہے مسئلہ اگر مقدمہ مین قاضی کے

حکم دینے سے پہلے دونو گواہ پہر گئے تو قاضی مقدمہ مین حکم نہ دے اور اگر حکم
کے بعد پہر گئے تو قاضی اوس حکم کو بحال رکہے اور اوس گواہی مین جس قدر
کسیکو دینا آیا ہوا وسقدر اُن گواہون سے قاضی دلادے درصورتیکہ مدعی بہا پر
مدعی قابض ہوگیا ہو دَین ہو یا عین ہو **مسئلہ** اگر قاضی کے حکم اور مدعیکے
قبضہ کے بعد ایک گواہ دو مین سے پہر گیا تو آدہا مال اُس گواہ کو دینا
آویگا **مسئلہ** جتنے گواہ گواہی پہ نہ پہرین اونکا اعتبار کیا جائیگا پہر گئے
گواہونکی گنتی کا اعتبار نہین مثلاً ایک مقدمہ مین تین گواہ تھے اور حکم اور مدعی
کے قبضہ کے بعد ایک گواہ پہر گیا تو اوس پہرے ہوئے کو کچہہ دینا نہ پڑیگا
اور اگر دوسرا بھی پہر گیا تو اُن دونوپر آدہا مال تاوان پڑیگا اور اگر ایک مرد
اور دو عورتون نے گواہی دی پہر ایک عورت پہر گئی تو چوتھائی مال اوسپر
تاوان پڑیگا اور اگر دونون پہر گئین تو آدہا مال تاوان مین پڑیگا اور اگر ایک
مرد اور دس عورتون نے گواہی دی تہی پہر آٹھہ پہر گئین تو اونکو کچہہ دینا
نہ آویگا پہر اگر نوین بھی پہر گئی تو اُن نوونپر چوتھائی مال تاوان پڑیگا پہر اگر
دسوین عورت بھی اور وہ ایک مرد گیارہون گواہ پہر گئے تو کل مال تاوان پڑیگا
سب پر حصہ کرکے ایک حصہ مرد پر اور پانچ حصہ دس عورتون پر **مسئلہ** اگر دو
شخصون نے گواہی دی کسی مرد پر یا عورت پر نکاح کی بقدر مہر مثل کے اور دونو
گواہ پہر گئے تو اُنپر کچہہ تاوان نہ پڑیگا اور اگر مہر مثل سے زیادہ مہر کی گواہی

دی تہی تو اوس زیادہ کی قدر تاوان دینا آویگا مسئلہ اگر دو گواہون نے
ایک چیز کی قیمت مثل یا زیادہ قیمت کی بیع کی بابت گواہی دی پہر پہر گئی تو اُن پر
تاوان نہ پڑیگا اور اگر کم قیمت کی بابت گواہی دی تو جسقدر قیمت کم ہوئی اوسیقدر
تاوان پڑیگا مسئلہ اگر صحبت سے پہلے طلاق دینے کی گواہی دی پہر پہر گئے
تو آدہی مہر کی قدر تاوان پڑیگا اور اگر صحبت کے بعد طلاق کی گواہی دی تو
کچہہ دینا نہ آویگا اور اگر غلام کے آزاد کرنے کی گواہی دیکر پہر گئی تو اونپر
غلام کی قیمت تاوان پڑیگی اور اگر خون کی گواہی دیکر پہر گئی تو گواہونپر دیت
تاوان پڑیگی اور قصاص گواہون سے نہ لینگے مسئلہ اگر فرعی گواہ پہر گئے
تو وہی تاوان دینگے اور اگر اصل گواہون نے کہا کہ ہمنے فرعیونکو گواہ نہین
کیا تہا یا کہا کہ گواہ تو کیا تہا لیکن ہمنے غلطی کی تہی تو بہی اصلی گواہ تاوان
نہ دینگے مسئلہ اگر اصلی اور فرعی سب گواہ پہر گئے تو فرعی ہی گواہونپر تاوان
پڑیگا مسئلہ اگر فرعی گواہ نے کہا کہ اصلی گواہون نے جہوٹ کہا یا
غلطی کی تو اونکی اسبات کا لحاظ نکیا جاویگا مسئلہ اگر مزکی نے تزکیہ سے
رجوع کیا تو اوسکو تاوان دینا آویگا مسئلہ اگر دو گواہون نے گواہی
دی کہ زید نے قسم کہائی کہ اگر مین گہر مین جاؤن تو غلام میرا آزاد ہے اور
دوسرے دو نے گواہی دی کہ زید گہر مین گیا پہر یہہ چارون گواہ پہر گئے
تو جن گواہون نے قسم کہانے کی گواہی دی تہی اونپر تاوان پڑیگا مسئلہ

اگر چار گواہونے زنا کی گواہی دی اور دو گواہونے محصن ہونیکی گواہی دی پھر رجم کیے بعد سب گواہ پھر گئے تو زنا والے گواہونپر تاوان پڑیگا +

کتاب الوکالة

وکیل کرنا درست ہے اور وکیل کرنا اوسکو کہتے ہین کہ غیر شخص کو اپنی جگہہ پر تصرف کرنے مین قائم کرنا تو ایسے شخص کیطرف سے وکیل کرنا ہو سکتا ہے جو خود مالک تصرف کا ہو بشرطیکہ وکیل ایسا شخص ہو جو اوس کام کے متعلق عقد کی حقیقت سمجھتا ہو جس کام کا وکیل ہو اگرچہ وکیل لڑکا ہو یا غلام ہو کہ میان نے اسکو مجور کیا ہو مسئلہ جو عقد آپ کرسکتا ہے اوسکے لیے وکیل بھی قائم کرسکتا ہے مسئلہ حقوق کی بابت جھگڑنیکو وکیل کرنا طرفثانی کی رضامندی سے جائز ہے اور اگر موکل بیمار ہو یا تین دن کی راہ سے زیادہ دور دور سفر کو جایا چاہتا ہو یا پردہ نشین عورت ہو تو بلا رضامندی طرفثانی کے بھی درست ہے مسئلہ حق دینے اور حق لینے کیواسطے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ اگر موکل قاضی کی مجلس مین موجود نہو تو حدود اور قصاص لینے کے لیے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ جن عقود کو وکیل اپنی طرفسے نسبت کرتا ہے جیسے بیع و اجارہ اور صلح اقرار سے تو ان عقود کے حق بھی وکیل ہی سے متعلق ہوتے ہین بشرطیکہ وکیل مجور نہو اور حق یہہ ہین جیسے مبیع کا سونپنا یا مبیع پر قبضہ کرنا اور قیمت مبیع کی لینا اور درصورتیکہ مبیع کا کوئی اور مستحق نکلا تو اوسکی قیمت بائع سے لینا اور

بیع عیب دار ہو تو اوسکا جھگڑا کرنا مسئلہ عقود پر ملک سیدہی موکل کی
کی ثابت ہوتی ہے چنانچہ وکیل اگر اپنے رشتہ دار غلام کو موکل کیواسطے
مول لے تو وہ آزاد نہین ہو جاتا ہے مسئلہ جن عقود کو وکیل موکل کیطرف
نسبت کرتا ہے جیسے نکاح اور خلع اور عمدا خون سے صلح یا انکار سے صلح تو ان
عقود کے حق بھی موکل سے متعلق ہوتے ہین تو شوہر کے وکیل سے مہر نہ مانگا
جائیگا اور زوجہ کے وکیل سے زوجہ طلب نکی جائیگی مسئلہ مشتری کو
اختیار ہے کہ موکل کے ہاتھہ مین ثمن ندے اور دیدے تو درست ہے پہر مشتری
سے وکیل بائع کا نہین مانگ سکتا باب الوکالة بالبیع والشراء
یعنے خرید و فروخت کے وکیل کا بیان مسئلہ اگر ہروی کپڑا یا
گھوڑا یا خچر مول لینے کو وکیل کیا تو درست ہے خواہ قیمت کا تعین کیا خواہ نکیا
مسئلہ اگر غلام یا حویلی خرید کرنیکو وکیل کیا اور قیمت کا تعین نکیا تو بھی
جائز ہے مسئلہ اگر وکیل کیا کہ کپڑا مول لاؤ یا چارپایہ جانور مول لاؤ تو
جائز نہین اگرچہ قیمت معین کردے مسئلہ اگر وکیل کیا طعام مول لانیکو تو گیہون
اور گیہونکا آٹا مول لائیگا وہ وکیل ہوا مسئلہ جبتک مبیع وکیل کے پاس ہووے
تب تک وکیل کو اختیار ہے کہ اگر اوسمین عیب ہو تو پہیر دے اور اگر موکل کو دیدی
ہے تو بلا اجازت موکل کے وکیل پہیر نہین سکتا مسئلہ اگر وکیل نے چیز
مول لیکر قیمت اپنے پاس سے بائع کو دی تو وکیل کو اختیار ہے کہ جبتک قیمت اپنی

موکل نہی لیلیتب تک مبیع موکل کو نہ دی یعنی حبس کری پہر اگر حبس کرنے سے پہلی
مبیع وکیل کے پاس ہلاک ہوگیٔ تو موکل کے لیٔ اوسکی قیمت موکل ہی کو دینا
آویگی اور اگر وکیل نے حبس کی تہی بعد حبس کے ہلاک ہوگیٔ تو اوسکا ایسا حال
ہے جیسے بائع کے پاس سے مبیع ہلاک ہوگئی یعنی موکل پر وکیل کا قیمت کی
بابت کچہہ دعوی نہ پونہچیگا مسئلہ بیع صرف اور بیع سلم کے مقدمات مین اگر
وکیل مجلس مین موجود رہا اور قبض اور تسلیم کیا تو جائز ہے خواہ موکل اوٹھہ
جاوی خواہ موجود رہی اور اگر موکل نے موجود رہکر قبض وتسلیم کیا اور
وکیل اوٹھہ گیا تہا تو جائز نہین اسمین وکیل ہی کا اعتبار ہے موکل کے موجود
ہونے نہونے کا اعتبار نہین مسئلہ اگر ایک روپیہ کے بدلے دس
سیر گوشت مول لانے کو وکیل کیا اور وہ وکیل بیس سیر گوشت ایک روپیہ کو
لے آیا ایسا گوشت کہ ویسا روپیہ کا دس سیر بکتا تہا تو موکل پر لازم ہوگیا
کہ اوسمین سے دس سیر آدہی روپیہ کو لے ہی لے مسئلہ اگر معین چیز کے
خریدنے کو وکیل کیا تو وہ چیز وکیل اپنے واسطے خرید نہین کرسکتا مگر
ہان وہی چیز اگر وکیل نے نقود کے سوا اور چیز کے بدلے مول لی یا موکل
کی بتائی ہوئی قیمت سے کم زیادہ مول لی تو وہ وکیل ہی کی ہوئی مسئلہ
اگر غیر معین چیز کے مول لینی کو وکیل کیا تو جو خریدا وہ وکیل کا ہی مگر درصورتیکہ
وکیل موکل کی نیت پر یا موکل کے مال سے خریدی تو موکل کا ہے مسئلہ

اگر وکیل کو قیمت نہ دی تھی اور وکیل نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تیرے لیے مول لی
اور موکل کہتا ہے کہ تو نے اپنے لئے مول لی تو موکل کا کہنا معتبر ہے اور اگر
قیمت وکیل کو دیدی تھی تو وکیل سچا ہے مسئلہ اگر زید نے عمر سے کہا کہ
یہہ چیز میرے ساتھ بکر کیواسطے تو بیچ سو اوسنے بیچی پھر زید نے انکار کیا کہ
بکر نے وکیل نہین کیا تھا تو وہ چیز بکر ہی کی ہوئی مگر درصورتیکہ بکر کہے کہ مین نے
زید کو وکیل نہین کیا تو البتہ زید ہی کی وہ چیز ہوگی بشرطیکہ وہ چیز زید نے
بکر کو سونپ نہ دی ہو اور اگر سونپ دی تو بکر ہی کی ہے مسئلہ اگر زید کو کسی نے وکیل
کیا معین دو غلامونکی خریدنے کو اور قیمت معین نکردی پھر زید نے اونمین سے
ایک غلام مول لیا تو درست ہے مسئلہ اگر دو معین غلامونکو ہزار روپیہ کو خریدنے
کے لئے وکیل کیا اور قیمت دونونکی برابر ہے سو وکیل نے ایک غلام خریدا پانسو
روپیہ کو یا کم کو تو درست ہے اور اگر پانسو سے زیادہ کو لیا تو درست نہین مگر
درصورتیکہ دوسرے غلام کو بھی اوتنے روپیونکو جو ہزار روپیہ سے باقی رہے
جھگڑے سے پہلے مول لے لیا تو البتہ درست ہے مسئلہ زید کے ہزار روپیہ
عمر پر آتے تھے سو زید نے اوسکو اپنا وکیل کیا کہ ان ہزار روپیہ کو [illegible] معین
مول لے دی پھر عمر نے خرید دی تو درست ہے اور اگر معین چیز مول لینے کو نہ
کہا تو وہ مبیع عمر کی ہے مسئلہ اگر ہزار روپیے زید نے اکبر کو دیے [illegible]
مول لینیکو اور باندی خریدی پھر موکل نے کہا کہ پانسو کو خریدی اور وکیل

کہنا ہی ہزار کو خریدے تو وکیل کا کہنا معتبر ہے اور اگر روپے نہین دیے تھے تو
موکل کا کہنا معتبر ہی **مسئلہ** اگر وکیل کیا معین چیز کے خریدنیکو اور قیمت معین
نکی پہر وکیل نے کہا کہ ہزار کو خریدی اور بائع نے اوسکو سچا کہا اور موکل نے
کہا کہ پانسو کو خریدی تو وکیل اور موکل دونوںکو قسم دینگے **مسئلہ** اگر ایک
غلام نے زید سے کہا کہ تو میری میان سے مجکو میرے لئے ہزار روپیہ کو خرید دے
اور ہزار روپے بھی غلام نے دیدئے پہر زید نے خریدا اور اوسکی میان سے
کہا کہ مین نے اوسکو اوسکی لئے خریدا سو میان نے یہہ بات جانکر بیچا تو وہ
غلام آزاد ہوگیا اور اوسکی ولا میانکو پہنچیگی اور اگر زید نے اتنا ہی کہا کہ
مین نے اس غلام کو مول لیا تو وہ غلام زید کا ہوا اور وہ ہزار روپے میان
کے اور سوا اسکے ہزار روپے اور زید سے میان لیوے **مسئلہ** اگر زید نے
ایک غلام سے کہا کہ تو میری لئے اپنے آپ اپنے میان سے مول لیلے سو اوسنے میان
سے کہا کہ مجکو میرے ہی ہاتھ زید کے لئے بیچڈال پہر اوسنے بیچا تو وہ
غلام زید کا ہوا اور اگر غلام نے میان سے یہہ نکہا تھا کہ فلانیکی لئے بیچڈال تو وہ
غلام آزاد ہوگیا **فصل مسئلہ** بیع اور شرا کا وکیل ایسے شخص سے خرید و
فروخت نکرے جسکی گواہی اوس وکیل کے حق مین نمانی جاوے **مسئلہ**
بیچنے کا جو وکیل ہو اوسکو اختیار ہے کہ کم قیمت پر اور زیادہ قیمت پر اور عروض
کے بدلے اور قرضًا بیچے **مسئلہ** اگر مول لینے کو وکیل کیا تو اوسکا خریدنا

وہی درست ہی جو قیمت مثل پر یا تھوڑی سی غبن پر خریدی اور ہو یا تین ہی
سے ہے کہ مقومونکی نظر مین اوتنی قیمت کو چیز بکے مسئلہ اگر غلام بیچنے کو
وکیل کیا سواوسنے آدہا غلام بیچا تو درست ہی اور خرید مین اگر آدہا خریدا تو
جبتک باقی آدہا نہ خرید لے تب تک یہہ خرید موقوف ہی مسئلہ اگر مشتری
نے بائع کے وکیل کو بسبب عیب کے گواہوں سے ثابت کرکے یا نکول سے
مبیع پہیر دی تو وکیل موکل کو پہیر دے اور ایسی ہی اوسصورتمین کہ وکیل نے
اقرار کیا ہو مبیع مین قدیمی عیب کا اور وہ چیز مشتری نے پہیری تو وکیل
موکل کو پہیری مسئلہ اگر وکیل نے چیز ادہار بیچی موکل نے کہا کہ مین
تجہسے نقد آ بیچنے کو کہا تہا اور وکیل نے کہا کہ تو نے نقدا یا قرضا کچہہ
نہین کہا تہا فقط بیچنے کو کہا تہا تو موکل کا کہنا معتبر ہے مگر مضاربت کیصورت
مین مضارب کا کہنا اس حال مین معتبر ہوگا مسئلہ اگر بیع کے وکیل نے قیمت
کے بدلے کوئی چیز گرو رکہلی اور وہ چیز وکیل کے پاس سے ہلاک ہوگئی یا
قیمت کے بدلے ضامن لیا اور ضامن محتاج ہوگیا تو وکیل کو کچہہ دینا
نا ہوگا مسئلہ اگر موکل نے دو وکیل کیئے تو اونمین سے اکیلے ایک کو تصرف
جائز نہین ہی مگر درصورتیکہ جہگڑنے کیواسطے یا طلاق کے مقدمہ مین یا بلا عوض
آزاد کرنیکے مقدمہ مین یا ودیعت کے پہیردینے یا دین کے ادا کرنیکے
مقدمہ مین دو وکیل ہون تو ایک کو بہی تصرف جائز ہے مسئلہ اگر

موکل نے وکیل کو کہا کہ جیسا تیری رای مین آوی ویسا کر تو وکیل کو اختیار ہے اور کو وکیل کرے اور نہین تو بلا اجازت موکل کے وکیل اور کسیکو وکیل نہین کر سکتا **مسئلہ** اگر وکیل نے موکل کی بلا اجازت دوسرےکو وکیل کیا سو دوسرے وکیل نے پہلے وکیل کے سامنے تصرف کیا تو درست ہے اسیطرح اگر اجنبی نے وکیل کے سامنے موکل کی چیز بیچڈالی اور وکیل نے اجازت دی تو درست ہی **مسئلہ** اگر غلام نے یا مکاتب یا کافر نے اپنی چھوٹی لڑکی حرہ مسلمان کا کسی نکاح کر دیا اوسکی مال سے اوسکی لیے کوئی چیز بیچی یا مول لی تو نہین جائز ہے **باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض** یعنی وکیل کرنا واسطے جھگڑا کرنے یا مال لینے کے **مسئلہ** اگر جھگڑنے کو یا تقاضا کرنیکو وکیل کیا تو اوس وکیل کو قبض کا اختیار نہین ہی **مسئلہ** دین کے قبض کا جو وکیل ہوا اوسکو جھگڑے کا بھی اختیار ہی **مسئلہ** عین کے قبض کا جو وکیل ہوا اوسکو جھگڑیکا اختیار نہین ہوتا پھر اسصورتمین اگر ایسے وکیل کے روبرو مدعی علیہ نے گواہ گذرانے کہ تیرے موکل نے یہہ چیز میرے ہاتھ بیچڈالی تو موکل کے آنے تک یہہ بات موقوف رہیگی اور ایسا ہی حال ہے اوسصورتمین کہ اگر وکیل کسیکی عورتکو یا غلام کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیجانا چاہی اور وہ عورت طلاق کے گواہ اور غلام آزاد کرنے کے گواہ گذرانے تو شوہر اور میان کے روبرو ہی سنے جاوینگے **مسئلہ** اگر جھگڑے کے لیے وکیل تہا

باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض

اور اوسنی قاضی کے سامنی طرف ثانی کے حق کا اقرار کیا تو معتبر ہے اور غیر قاضی
کے سامنی کیا تو معتبر نہین ہی **مسئلہ** بالضامن کو اُسی مال کے قبض کرنیکو
وکیل کرنا باطل ہے **مسئلہ** زید نے دعوی کیا کہ عمر کا دین بکر پر آتا ہی سو
عمر نے مجکو اوسکی قبض کے لئی وکیل کیا اور بکر نے وکیل کو سچا بتایا تو قاضی
حکم کردی کہ بکر دین زید کو دیدی پہر جب عمر آیا اور اوسنی وکیل کو سچا بتایا
تو بکر بری ہو گیا اور نہین تو عمر اپنا دین بکر سے لے اور بکر زید سے لے اگر زید کے
پاس بچرہا ہو اور جو زید کے پاس سے وہ دین کہو گیا تو بکر زید سے کچہہ نہ پاویگا
مگر ہان درصورتیکہ زید ضامن ہوا ہو جب بکر نے دین اوسکو ادا کیا یا درصورتیکہ
بکر نے زید کو وکالت کر بابت سچا بتایا صرف زید کے دعوی کے بموجب اوسکو
دین ادا کر دیا تو البتہ زید سے دین پہر دلا یا دیگا **مسئلہ** اگر زید نے دعوی
کیا کہ مین ودیعۃ کے قبض کے لئے وکیل ہون اور جسکے پاس ودیعت تہی اوسنے
زید کو سچا بتایا تو قاضی حکم نکری کہ ودیعت زید کے حوالے کیجا دے اور یہی پہلا
حکم ہے اگر زید دعوی کری کہ یہہ ودیعت مین نے مالک سے مول لی ہے اور
جسکے پاس ودیعت ہی وہ زید کو سچا بتا دے اور اگر یون دعوی کیا کہ جسکی ودیعت
تہی وہ مر گیا اور یہہ ودیعت میراث چہوڑی اور جسکے پاس ودیعت تہی اوسنی
وکیل کو سچا بتایا تو وہ ودیعت وکیل کو سونپ دیجائیگی **مسئلہ** اگر مال کے
قبض کے لئی وکیل کیا اور مدعی علیہ نے دعوی کیا کہ اصل مدعی مجہسے لیچکا ہے

تو اب یہہ مدعی علیہ مال وکیل کو دیوی اور موکل کو قسم دی **مسئلہ** اگر باندی
مین عیب ہونیکے مقدمہ مین مشتری نے وکیل کیا اور بائع کہتا ہی کہ مشتری
اس عیب سی راضی ہوگیا تھا تو وہ باندی بائع کو پہیر نہ دیجاویگی جبتک مشتری
کو قسم نہ دین **مسئلہ** اگر کسی نے دس روپئے ایک شخص کو دئی کہ یہہ میرے
گہروالونکو کہلائیو سو اوسنی اپنی پاس سی روپئی کہلائی تو یہہ دس اون دس روپئے کے
بدلے ہوگئی

باب عزل الوکیل یعنی وکیل کے برطرف کرنے کا بیان

باب عزل الوکیل

مسئلہ اگر موکل نے وکیل کو معزول کیا اور وکیل کو معلوم ہوگیا تو وکالت
باطل ہوگئی **مسئلہ** اگر موکل یا وکیل مرگیا یا دیوانہ ہوگیا یا مرتد ہوکر دار الحرب
مین ملگیا وکالت جاتی رہی **مسئلہ** اگر دو ساجہونمین سی ایک کا وکیل ساجہی
کے معاملہ مین تہا جب وہ شریک ساجہا چہوڑکر الگ ہوجاوین تو وکالت
جاتی رہی **مسئلہ** اگر وکیل کرنیکے بعد مکاتب کمانے سی عاجز ہوگیا یا
ماذون غلام محجور ہوگیا تو وکالت جاتی رہی **مسئلہ** جس کام کو وکیل کیا اگر
اوسمین موکل خود تصرف کرنے لگے تو وکالت جاتی رہی

کتاب الدعوی

کتاب الدعوی

جھگڑی کیوقت چیز کو اپنی بتلانیکا نام دعوی ہی اور مدعی اوسکو کہتی ہین جو دعوے
کری اور جب دعوی سی باز آوی تو اوس سی کوئی مزاحمت نکری اور مدعی علیہ
اوسکو کہتی ہین جسپر دعوی کیا جاوی اور جو وہ نہ جہگڑے تو دعویکا جواب
اوس سی زبردستی مانگا جاوی **مسئلہ** دعوی تب ٹہیک ہو جب مدعی جنس اور

قدر بیان کری مسئلہ اگر عین کا دعوی کیا کہ وہ مدعی علیہ کے پاس سے تو
مدعی علیہ سے وہ چیز منگائی جاوی تاکہ مدعی دعوی کیوقت اور گواہ گواہی کیوقت
یا مدعی علیہ قسم کیوقت اوس چیز کیطرف اشارہ کرین اور اوس چیز کا وہان موجود
ہونا متعذر ہو تو اوسکی قیمت بیان کیجاوی مسئلہ اگر عقار (مکان زمین ۱۲) کا دعوی کیا تو
اوسکی حدین بیان کرنا چاہئی پھر اگر تین طرفکی حدین بیان کین تو بھی کافی ہے
مسئلہ اگر حددن والی لوگ مشہور ہین تو فقط اونہین کے نام ورنہ اونکے
باپ دادونکی بھی نام بیان کرنا ضرور ہی مسئلہ عین کے دعوی مین یہہ بات
بیان کرنا ضرور ہی کہ وہ چیز مدعی علیہ کے قبضہ مین ہے مسئلہ عقار پر قبضہ
کا مدعی علیہ نے اقرار کیا اور مدعی نے اوسکو سچا بتایا تو اسی مدعی علیہ کا قبضہ
ثابت نہین ہوگا جب تک مدعی گواہ نگذرانے یا خود قاضی کو قبضہ معلوم ہو اور
منقول چیز پر قبضہ مدعی علیہ کا ثابت ہوجاویگا اگر مدعی علیہ قبضہ کا اقرار کرے
اور مدعی اوسکو سچا بتادی مسئلہ عین کے دعوی مین ضرور ہی کہ یہہ بات کہی
کہ مدعی وہ چیز مدعی علیہ سی مانگتا ہی مسئلہ دین کے دعوی مین وصف اوسکا
بیان کرنا ضرور ہی اور یہہ کہ مدعی مدعی علیہ سی مانگتا ہی مسئلہ جب دعوے
ٹھیک ہوجاوی تب قاضی مدعی علیہ سی جواب پوچھی اگر وہ اقرار کری تو حکم
کردی اور اگر انکار کرے تو مدعی سے گواہ مانگی جو مدعی گواہ گذرانے تو
مدعی علیہ پر مدعیکے دعویکا حکم کردی اور اگر مدعی گواہ ندی اور مدعی علیہ سے

قسم کہانا مانگے تو قاضی مدعی علیہ کو قسم دے مسئلہ قسم مدعی پر عائد نہوینگی اور
اصل مالک کے دعوے مین قابض کے گواہ نہ سنے جاینگے اور قابض اور بیدخل
دونون اگر اپنے گواہ گذرانین تو بیدخل کے گواہونکا سننا بہتر ہے
مسئلہ اگر مدعی علیہ کو قسم کہانے کو ایکبار کہا اور اوسنے نمانا تو اوسکے
بدون قسم دئے قاضی حکم کردے یا اگر مدعی علیہ سے قسم کو کہا اور وہ چپ ہو رہا
تو بہی حکم کردے مسئلہ مدعی علیہ کو قسم کہانے کیلئے تین دفعہ سمجہانا مستحب
ہے مسئلہ قاضی قسم ندے نکاح اور رجعت اور ایلا اور استیلاد اور
رق اور نسب اور ولا کے دعوے مین اور قاضی امام فخر الدین نے کہا کہ منکر
کو ان مقدمونمین بہی قسم دے اور اسی پر فتوی ہے مسئلہ قسم ندے حد اور
لعان کے مقدمہ مین مسئلہ چور سے کہے کہ قسم کہا اگر وہ قسم سے انکار
کرے تو چوری کا مال اوسکو دینا آوے اور ہاتھ نہ کاٹا جاوے مسئلہ اگر
جورو نے دعوے کیا کہ خاوند نے صحبت سے پہلے طلاق دی ہے تو خاوند کو
قسم دے اگر وہ قسم نکہاوے تو آدہا مہر اوسے دینا آوے مسئلہ خون کا منکر
اگر قسم نکہاوے تو اوسکو قید کرے تاکہ اقرار کرے یا قسم کہا لیوے مسئلہ
جسکے مقدمہ مین مدعی علیہ منکر اگر قسم نکہاوے تو اوس سے بدلا لیا جاوے
مسئلہ اگر مدعی کہے کہ میرے گواہ موجود ہین اور مدعی علیہ سے قسم مانگے تو
مدعی علیہ کو قسم ندیجاویگی مگر کہین کی حاضر ضامنی دے تین دن کے لئے

پہر اگر وہ حاضر ضامنی دینی سی انکار کرے تو مدعی اوسکی ساتھہ رہی یعنی جہان وہ
جاوی یہہ بھی جاوی اور اگر مدعی علیہ مسافر ہو تو جبتک قاضی اپنی دربار مین رہے
تب تک مدعی اوس مدعی علیہ کے ساتھہ رہے **مسئلہ** قسم دیجاویگی باللہ تعالے
کے لفظ سے **مسئلہ** طلاق اور اعتاق کی قسم نہ دیجاویگی مگر درصورتیکہ مدعی
خواہ مخواہ طلاق یا اعتاق ہی کی قسم مانگے **مسئلہ** اگر قسم زیادہ مضبوط کرنا
ہو تو اللہ تعالے کے نام کے ساتھہ اوصاف بھی بیان کرے اور یون نکرے
کہ مدعی علیہ فلانے وقت یا فلانے مکان مین قسم کہاوے جیسے جمعہ کے روز مسجد مین
مسئلہ یہودی سی یون قسم لے کہ قسم ہی اوس اللہ کی جسنے موسی پر توریت
اوتاری اور نصرانی سی یون قسم لے کہ قسم ہی اوس اللہ کی جسنے عیسی پر انجیل
اوتاری اور مجوسی سی یون کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے آگ پیدا کی اور بت پرست
سے قسم اللہ کی اور ان کافرونکو انکی عبادت خانو مین لیجا کر قسم نہ دیجاویگی
مسئلہ مدعی علیہ کو دعوی کی قسم دیجاویگی مثلا بیع کے دعوی مین یون کہے کہ
باللہ بیع نہی ہے اور اوسکی بیچ مین اب بیع قائم نہین ہے اور نکاح کے دعوی
مین یون کہے کہ باللہ میری اور اوسکی درمیان مین اب نکاح قائم نہین ہی اور غصب
کے دعوی مین باللہ مجہپر اب پہیر دینا اوسکا واجب نہین ہے اور طلاق کے
دعوے مین باللہ اب یہہ عورت مجہہ سی بائن نہین ہے **مسئلہ** گو جوار
کے سبب شفعہ کا دعوی کیا یا نہ عورت نے عدت کے ایام کے نفقہ کا

دعوی کیا اور مدعی علیہ شافعی مذہب ہو تو ان دونو صورتونین اوسکو سبب کے بابت قسم دیجایگی یعنی یونکہ باللہ اِس مکانکو مین نے مول نہین لیا ہی یا باللہ مین نے اسعورتکو طلاق نہین دی ہی **مسئلہ** اگر ایک غلام میراث مین پایا اور دوسرے شخص نے دعوی کیا کہ یہہ غلام میرا ہی تو مدعی علیہ یون قسم کہاوے کہ باللہ مین نہین جانتا کہ یہہ غلام اسکا ہی اور اگر غلام مول لیا تہا یا کسی نے بخشا تھا تو یون قسم کہاوے کہ باللہ یہ غلام اسکا نہین ہے **مسئلہ** اگر منکر مدعی علیہ پر قسم عائد ہوئی اور اوسنے مدعی سے کہا کہ اتنے مثلاً دس روپیہ مجہسے لیلے اور قسم ندے اور مدعی نے مانلیا یا مدعی نے مدعی علیہ سے کہا کہ قسم کے دعوے سے مین تجہہ سے صلح کرتا ہون اسقدر مال مجکو دے اور مدعی علیہ نے مان لیا تو درست ہی پہر اسکے بعد اوسکو قسم ندیجایگی

باب التخالف بائع و مشتری کی مخالفت کا بیان

مسئلہ اگر ثمن کی قدر مین یا مبیع کی قدر مین بائع اور مشتری مختلف ہوگئے مثلاً مشتری کہے کہ سو روپیہ ثمن کے ٹھہرے اور بائع کہے کہ دوسو ٹہہرے تھے یا بائع کہے بیس من مبیع ٹھہری اور مشتری کہے پچیس من ٹھہری تو دونون سے جو گواہ گذرانے اوسکے حق مین قاضی حکم کرے پہر اگر دونون گواہ گذرانین تو جسکے گواہون سے زیادہ ثابت ہوا اوسکے حق مین پہر اگر دونو گواہ نگذرانین اور ایک دوسرے کے کہنے پر راضی نہووے تو دونونکو قسم دیجاوے اور مشتری کو پہلے قسم دیجاوے پہر بیع کو قاضی فسخ کردے اگر دونون سے کوئی بھی چاہے اور دونون سے جو قسم

باب التخالف

کہانے سے انکار کرے اوسی پر دوسریکا دعوی ثابت ہو جائیگا مسئلہ
اگر بائع اور مشتری اختلاف کرین مبیع کے ثمن کے ادا کرنے کی مدت کی بابت
یا شرط خیار کی بابت یا مبیع کی کچہہ تہوڑی سی قیمت کے قبض کی بابت یا بعد ہلاک
مبیع کے قدر ثمن کی بابت یا مبیع مین سے کچہہ تہوڑی سی ہلاک کے بعد یا میان اور
مکاتب کتابت کے روپیہ کی قدر کے بابت یا رب سلم اور مسلم الیہ بعد اقالہ سلم
کے راس المال کی بابت اختلاف کرین تو دونونکو قسم نہ دیجائیگی منکر کا کہنا قسم
سے معتبر ہوگا مسئلہ اگر بائع مشتری نے اختلاف کیا بعد اقالہ کے مقدار ثمن
کی بابت تو دونونکو قسم دینگی مسئلہ اگر جورو خاوند نے اختلاف کیا مہر کی قدر
کی بابت تو جو گواہ گذرانیگے اوسکی حق مین حکم ہوا اور اگر دونو گواہ گذرانین تو
عورت کے حق مین حکم ہوا اور اگر دونو گواہ نگذرانین تو دونونکو قسم دیجاویگے
اور نکاح نہ ٹوٹجاویگا بلکہ مہر مثل کا لحاظ کیا جاویگا اگر خاوند کا کہنا مہر
مثل کے موافق ہے یا مہر مثل خاوند کے کہنی کی قدر سے کم ہے تو خاوند
کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے دعوی کی برابر یا
دعوی سے زیادہ ہے تو عورت کے کہنے کے بموجب حکم ہوگا اور مہر
مثل اگر اسقدر ہے کہ خاوند جس قدر کہتا ہے اوس سے زیادہ ہے اور
عورت جس قدر دعوی کرتی ہے اوس سے کم ہے تو مہر مثل دلایا جائیگا
مسئلہ اگر منفعت حاصل کرنیسی پہلے اجارہ مین اجرت کی بابت یا منفعت کی بابت

یا دونوں کی بابت موجر اور مستاجر میں اختلاف ہوا تو دونوں کو قسم دیجائیگی اور ا
اگر منفعت کے حاصل کرنیکے بعد اختلاف ہوا تو کسیکو قسم نہ دیجائیگی اور مستاجر
کا قول معتبر ہوگا قسم سے اور اگر کچھ تھوڑی منفعت حاصل کرنیکے بعد اختلاف
ہوا تو دونوں کو قسم دیجائیگی اور باقی اجارہ فسخ کیا جائیگا اور پچھلی کی بابت مستاجر
کا قول معتبر ٹھہریگا **مسئلہ** اگر گھر میں کے کل اسباب کا دعوی کیا جورو نے بھی
اور خاوند نے بھی تو جو چیز مردونکے کام کی ہے اوسکے دعوی میں مرد کا قول اور
جو عورت کے کام کی ہے اوسکے دعوی میں عورت کا قول معتبر ہوا اور جو چیز دونو
کے کام کی ہے اوسمین بھی مرد کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں میں سے ایک مر گیا اور
اوسکے وارث نے زندہ کے ساتھ کل اسباب کا دعوی لیا تو جو مردونکے کام
کی چیز ہے وہ مرد کی اور جو عورت کے کام کی ہے وہ عورت کی اور جو دونوں کے
کام کی ہے اوسکی بابت جو زندہ ہے اوسکا قول معتبر ہے اور اگر دونوں میں سے ایک
غلام یا باندی ہو اور دونوں زندہ ہوں تو اختلاف کیصورت میں اسباب کی بابت
اوسکا کہنا معتبر ہے جو حر ہے اور اگر ایک مر گیا ہے تو زندہ کے اسباب کی بابت اوسکا
کہنا معتبر ہے **فصل** **مسئلہ** اگر مدعی علیہ نے مدعی کے دعوے کے جواب میں کہا
کہ یہ چیز میرے پاس امانت رکھی ہے یا اجارہ ہے یا عاریت ہے یا گروی ہے یا
میں نے غصب کر لی ہے اور اصل مالک بنایا غائب شخص کو اور اپنی بات پر گواہ
گذرانے تو مدعی کا دعوی دفع ہو جائیگا **مسئلہ** اگر مدعی علیہ نے کہا کہ میں نے

یہہ چیز فلانی غائب سی مول لی یا مدعی کہو کہ میری پاس سی چوری گئی تہی اور قابض
کہی فلانے شخص نے میرے پاس امانت رکہی ہی اور اس بات پر گواہ گذرا سنے تو
مدعیکا دعوی دفع نہوگا مسئلہ اگر مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ چیز مین نے
زید سے مول لی ہی اور قابض کہی کہ یہہ چیز زید ہی نے مجکو سونپی ہی تو
مدعیکا دعوی اسپر سی جاتا رہا باب ما یدعیہ الرجلان بیان اوس شی
کا جسپر دو دعویدار ہون مسئلہ اگر زید کے قبضہ مین چیز سے
اور عمر اور بکر دو شخصون نے دعوی کیا اور ہر ایک مدعی اپنی ہی بتاتا ہی
اور دونون نے گواہ گذرانے تو دونکو آدہی آدہی دلائی جاویگی
مسئلہ اگر ایک عورت سے نکاح کی بابت دو شخصون نے دعوی کیا اور
گواہ گذرانے تو دونونکے گواہ بیکار ہو جاوینگے اور وہ عورت اوسکو ملیگی
جسکو وہ سچا بتاوی یا جسکے گواہ پہلے گذرین مسئلہ دخیل پر دو شخصون
نے دعوی کیا اوس سے مول لینی کا اور ثابت کیا تو ہر ایک کو وہ چیز آدہی
آدہی نصف نصف قیمت پر دلائی جاویگی اگر چاہی تو لے اور حکم کے بعد اگر ایک
مدعی نے کہا کہ آدہی کو مین نہین لیتا تو دوسری مدعیکو وہ سب چیز نہ ملیگی
آدہی ہی ملیگی اور اگر دونون نے مول لینی کی تاریخ بیان کی تو جسکی تاریخ
پہلی تہی یعنی مقدم ہوا اوسکی واسطی حکم ہوگا اور اگر وہ چیز ایک مدعی کے پاس سے
اور دونون نے تاریخ خرید کی بیان نکی یا ایک ہی نے بیان کی تو جسکے

پاس سے اوسکی لئی حکم کیا جائیگا مسئلہ اگر عمر نے کہا کہ مین نے زید سی یہہ
چیز مول لی اور بکر نے کہا کہ مجکو زید نے ہبہ کر کے قابض کرا دیا تہا اور دونون
نے گواہ گذرانے تو عمر کے حق مین حکم دینا بہتر ہے اور اگر ایک نے زید کی خرید
کا دعوی کیا اور زید کی جورو نے دعوی کیا کہ یہہ چیز میرا مہر ہے اور دونون
نے گواہ گذرانے تو وہ چیز آدہی آدہی دونو کو دیجائیگی کہ مہر اور شرا برابر ہی
اور زید نے اگر دعوی کیا کہ یہہ چیز عمر نے میری پاس گرو رکہی ہی اور بکر نے
دعوی کیا کہ عمر نے مجکو بخشدی اور قبضہ کرا دیا ہی تو زید کا حق زیادہ ہے
مسئلہ اگر دو مدعی بیدخل ملک کا دعوی بقید تاریخ کرین کہ فلانی تاریخ سے
یہہ چیز میری ملک ہی یا مول لینا بیان کرین ایک ہی شخص سی اور دونو مدعی اپنی اپنی
گواہ گذرانین تو جو مدعی کہ سابق کی تاریخ بیان کری وہ حقدار زیادہ ہی مثلاً ایک
نے کہا دوسری رمضانکی اور دوسری مدعی نے کہا کہ پانچوین تاریخ رمضانکی تو جو
دوسری تاریخکا دعوی کرتا ہی اوسیکی حق مین حکم کیا جائیگا اور اگر دو مدعی علیحدہ علیحدہ
شخصونسی مول لینا ایک ہی تاریخکا بیان کرین مثلاً ایک کہی کہ مین نے یہہ چیز زید سی
پہلی تاریخ محرم کو خریدی اور دوسرا مدعی کہی کہ مین نے یہی چیز عمر سی پہلی تاریخ محرم
کو خریدی تو بعد گواہون کے گذرنیکے دونون کو نصف نصف دلا دین گے
مسئلہ اگر بیدخل نے دعوی کیا کہ یہہ چیز میری ملک ہی فلانی تاریخ سی اور گواہ
گذرانے اور قابض نے کہا کہ اوس تاریخ کی پہلی سی یہہ میری ملک مین ہے

یا بید خل اور قابض دونون نے گواہ گذرانے اس دعوی کی بابت کہ یہہ بچہ
میرے جانور کا ہے میرے گہر پیدا ہوا تہا یا ملک کے سبب پر کہ وہ سبب مکرر
نہین ہوتا دونون نے گواہ گذرانے مثلاً اسباب پر کہ یہہ کپڑا روئی سے
مین نے بنا ہے یا یہہ دودھ مین نے دوہا ہی یا یون ہو کہ بید خل گواہ گذرانے
کہ یہہ چیز میری ہے اور قابض گواہ گذرانے کہ مین نے تجہہ سے مول لی ہی
تو ان سب صورتون مین قابض کے حق مین حکم ہوگا مسئلہ اگر بید خل
نے گواہ گذرانے کہ مین نے یہہ چیز اس قابض سے مول لی ہی اور قابض نے
گواہ گذرانے کہ مین نے اس بید خل سے مول لی ہے اور کسی نے تاریخ
نہ بیان کی تو دونونکے گواہ بیکار ہین اور وہ چیز قابض کے پاس چہوڑی جائیگی
مسئلہ اگر ایک ہی دو گواہ لایا اور دوسرا زیادہ لایا تو زیادہ والیکا
ثبوت زیادہ نہوگا دونون کا حال برابر ہے مسئلہ اگر ایک مکان
زید کے قبضہ مین ہے اوسپر عمر نے دعوی کیا کہ یہہ مکان آدہا میرا ہے اور
بکر نے دعوی کیا کہ بالکل میرا ہے اور دونون نے گواہ گذرانے تو چوتہائی
عمر کو دلایا جائیگا اور تین حصے بکر کو اور اگر وہ مکان مدعیون ہی کے قبضہ
مین ہے تو بالکل بکر کو دلایا جائیگا مسئلہ اگر دونو مدعیون نے جانور کے
بچہ کی بابت گواہ گذرانے اور بقید تاریخ دعوی کیا تہا تو جسکی تاریخ اوسکی
عمر کے مطابق پڑیگی اوسکو دلایا جائیگا اور اگر عمر معلوم نہو سکے تو دونوکو

آدھا آدھا مسئلہ اگر دونو بیدخلون نے گواہ گذرانے ایک نے دعوی کیا
غصب کا اور دوسرے نے امانت کا تو دونو برابر ہین مسئلہ اگر دو شخص دعوی
جانور کا یا کپڑے کا کرین تو جو سوار ہو یا پہنے ہو وہ حقدار ہے اوس سے زیادہ وہ جو لگام
یا آستین پکڑے ہو مسئلہ اگر دو مدعی ہین ایک جانور کے کہ ایک کا اسباب اوس پر
لدا ہوا اور دوسرے کا کچھ تھوڑا سا اوس سے لٹکتا ہے تو جسکا اسباب لدا ہوا ہے حقدار
ہے مسئلہ اگر دو مدعی ہین ایک دیوار کے اور ایک زمین سے ایک کی پرچھتی
جھانکڑ وغیرہ اوسپر ہے تو وہی حقدار ہے اور اسیطرحسے جسکے مکان سے لگی ہوئی دیوار
ہے وہ حقدار ہے مسئلہ اگر ایک مدعی کے پاس کپڑا ہے اور دوسرے کے
ہاتھہ مین اوسکا کنارہ ہے تو دونونکو آدھا آدھا دلایا جائیگا مسئلہ اگر ایک
لڑکا اتنا بڑا ہے کہ اپنی بات سمجھکر کہہ سکتا ہے اور وہ کہے کہ مین حر ہون تو اوسکے
کہنے کا اعتبار ہے اور اگر اوسنے کہا کہ مین فلانے کا غلام ہون یا وہ اپنی بات
سمجھکر نہین کہہ سکتا ہے تو وہ جسکے پاس ہے اوسیکا غلام ہے درصورتیکہ قابض دعوے
کرے مسئلہ اگر ایک حویلی کی دس کوٹھریان ایک مدعی کے پاس ہین اور
ایک کوٹھری دوسرے کے پاس اور صحن یعنی آنگن کی بابت جھگڑا ہوا تو صحن
آدھا آدھا دونونکو ملیگا مسئلہ اگر دو شخصون نے زمین پر قبضہ کا دعوی کیا
اونمین سے ایک نے اوس زمین مین اینٹین بنائی نہین یا مکان بنایا تھا یا کوان
کھودا تھا تو اوسیکا قبضہ ہے گویا گواہون سے اپنا قبضہ ثابت کیا باب دعوی النسب

در باب دعوی نسب

لونڈی کی اولاد کا بیان مسئلہ زید سے ایک باندی مول لی اور مول لینے کو چھہ مہینے نہین گذرے کہ اوسکی اولاد ہوئی اور زید نے دعوی کیا کہ یہہ اولاد مجھہ سے ہے تو وہ اولاد زید کی اور باندی اوسکی ام ولد ٹھہری اور بیع فسخ ہوگئی اور قیمت مشتری کو پہر ملیگی اگرچہ مشتری بھی زید کے دعوی کے ساتھہ یا بعد دعوی کرے کہ یہہ اولاد مجھہ سے ہوئی مسئلہ اگر عمر نے زید سے باندی مول لی اور وہ چھہ مہینے گذرنے سے پہلے جنی اور مرگئی اور زید نے دعوی کیا کہ یہہ اولاد مجھہ سے جنی تو بھی وہ اولاد زید کی اور باندی اُم ولد اوسکی ٹھہری اور بیع فسخ ہوگئی اور قیمت پہیرنا آویگا اور اگر وہ اولاد مرگئی اوسکی مرنیکے بعد زید نے دعوی کیا تو وہ زید کی نہ ٹھہریگی مسئلہ اگر حاملہ باندی بیچی اور وہ چھہ مہینے مین سے کم مین جنی پہر مشتری نے باندی کو آزاد کردیا تو اوسکا وہی حکم ہے جیسے مرگئی اور اگر اولاد کو آزاد کیا تو اوسکا بھی وہی حکم ہے جیسے اوس اولاد کے مرجانیکا مسئلہ اگر مول لینے سے چھہ مہینے کے بعد باندی جنی اور بائع دعوی کرے کہ یہہ اولاد مجھہ سے ہے تو اوسکا دعوے رد کیا جائیگا مگر درصورتیکہ مشتری اوسکو سچا بتاوے مسئلہ دو لڑکے جوڑ پیدا ہوئے اگر اونمین سے ایک کے نسب کا دعوی کرکے ثابت کرے تو دونوں کا نسب اوسی سے ثابت ہو جائیگا پہر اگر اونمین سے ایک کو مشتری نے بیچ ڈالا اور مشتری نے آزاد کردیا تہا بعد نسب ثابت ہونیکے وہ مشتری کا آزاد کرنا رائگان ہوگیا

مسئلہ اگر ایک لڑکا زید کے پاس ہے اور زید نے کہا کہ یہہ لڑکا فلانے
شخص غائب کا بیٹا ہی پہر کہا کہ یہہ میرا بیٹا ہی تو زید سی اسکا نسب ثابت نہوگا اگرچہ
وہ فلانا شخص پہر اوسکو اپنا بیٹا نہ بتاوے مسئلہ اگر مسلمان اور نصرانی دو
شخصونکے پاس ایک لڑکا ہی نصرانی کہے کہ یہہ میرا بیٹا ہی اور مسلمان کہے کہ یہہ
میرا غلام ہی تو وہ لڑکا حر ہے نصرانی کا بیٹا مسئلہ اگر جورو اور خاوند کے
پاس ایک لڑکا ہے جورو نے کہا یہہ میرا بیٹا ہے اور خاوند سی اور خاوند نے
کہا یہہ میرا بیٹا ہی اور جورو سی تو وہ انہیں دونوںکا بیٹا ہے مسئلہ اگر باندی
مول لی اور مشتری سی اوسکی لڑکا ہوا پہر وہ باندی اور کسیکی ٹہہری اوسنے لی
تو اس مشتری پر لڑکے کی قیمت اور عقر دینا آویگا اور وہ لڑکا حر ہی پہر اگر وہ لڑکا
مر گیا تو باپ پر اوسکی قیمت دینا نا ویگی اگرچہ وہ کچہہ مال ہی چہوڑ مرا اور اگر باپ نے
لڑکے کو مار ڈالا تو باپ پر قیمت اوسکی دینا آویگی اور یہہ مشتری باندی کی ثمن
اور لڑکے کی قیمت جسقدر اوس مستحق کو دی بائع سی پہیر لے مگر عقر کے دام پہیر نسکی

کتاب الاقرار یعنی اپنے اوپر کسی اور کے حق کے ثابت ہونیکی خبر دینی کو اقرار
کہتی ہین اگر عاقل بالغ نے کسیکے حق کا اقرار کیا تو اقرار درست ہوگیا اگرچہ گول
اقرار کیا جیسی یونکہا کہ فلانی کی مجہپر ایک چیز واجبی ہی یا کہا کہ فلانے کا مجہپر
حق ہی پہر ایسی صورتین قاضی زبردستی بیان کراوے کہ کیا چیز اور کیا حق ہے
بشرطیکہ اوس چیز یا حق کی کچہہ قیمت ہو مسئلہ اگر مدعی نے زیادہ کا دعوے

کتاب الاقرار

کیا اور مدعی علیہ نے تھوڑیکا اقرار کیا تو مدعی علیہ کا اقرار قسم سے معتبر ہوگا
مسئلہ اگر مدعی علیہ نے یون اقرار کیا کہ فلانے کا مجھپر مال ہی تو ایکدرم سے
کم مین یہہ اقرار کام نہ آئیگا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بڑا مال ہی یا بہت مال ہی
تو ایک نصاب کی قدر کا اقرار رہوا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بہت بڑی مال ہین
تو تین نصاب کا اقرار ہوا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ بہت روپے تو دس کا اقرار
ہوا مسئلہ اگر اقرار کیا کہ روپے آتے ہین تو تین روپیہ کا اقرار ہوا مسئلہ
اگر اقرار کیا کہ کچھہ روپیہ آتا ہی تو ایک کا اقرار ہوا مسئلہ اگر کہا کہ اتنے
اتنے روپے تو گیارہ اور اگر کہا کہ اتنے اور اتنے تو اکیس کا اقرار ہوا اور
اگر کہا اتنے اتنے اور اتنے تو ایکسو اکیس اور اگر کہا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے تو ہزار
اور ایکسو اور اکیس کا اقرار ہوا مسئلہ اور اگر اقرار کیا کہ زید کے مجھپر یا میرے
طرف ہین تو یہہ دین کا اقرار ہوا اور اگر کہا کہ میرے پاس یا میرے ساتھہ یا میرے
گھر مین یا میرے صندوق مین یا میری تھیلی مین ہین تو یہہ امانت کا اقرار ہوا مسئلہ
اور اگر زید نے عمر سے کہا کہ میرے تجھپر ہزار ہین عمر نے کہا کہ وہ تولے لے یا
کہا کہ پرکھ لے یا کہا کہ مجھکو کچھہ مہلت دے ادا کرنیکو یا کہا کہ وہ مین ادا
کر چکا تجھکو یا کہا وہ تو مین نے تجھکو اترا دی تو یہہ اقرار ہوگیا اور اگر یون کہا
کہ تو لے یا کہا پرکھ لے یا کہا مجھکو کچھہ مہلت دے یا کہا مین ادا کر چکا یا کہا تجھکو
مین نے اترا دئے تو یہہ اقرار نہوا مسئلہ اگر دین موجل کا اقرار کیا

اور مقرلہ نے دین حال کا دعوی کیا تو مقر پر دین حال لازم ہوگا اور مقرلہ کو
مہلت کی بابت قسم دینگے مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ فلانے کے مجھپر سو
ہین اور ایک درم ہی ایک سو ایک درم کا اقرار ہوا اور اگر یون کہا کہ سو ہین
اور ایک کپڑا ہے تو ایک کپڑا تو ثابت ہوگیا اور سو کو قاضی بیان کرا لے
جیسے یون کہا کہ سو ہین اور دو کپڑے مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ زید کے
چھوہارے ڈلیا مین مین نے غصب کر لئی تو چھوہارے اور ڈلیا دونو دینا آونگی
مسئلہ اگر اقرار کیا کہ اصطبل مین جانور غصب کیا تو صرف جانور دینا آیگا
مسئلہ اگر انگوٹھی کا اقرار کیا تو انگوٹھی کا حلقہ اور نگینہ لازم ہوگا
مسئلہ اگر تلوار کا اقرار کیا تو تلوار اور نیام اور پرتلہ لازم ہوگا مسئلہ
اگر چھپرکھٹ کا اقرار کیا تو لکڑیان اوسکی اور پردے اوسکی لازم ہونگے
مسئلہ اگر اقرار کیا کہ کپڑے کٹھری مین لئی تو کپڑے اور کٹھری دونون
یا یون اقرار کیا کہ کپڑے لئے کٹھری مین تو دونو لازم ہونگے مسئلہ اگر
یون اقرار کیا کہ ایک کپڑا دس کپڑون مین تو ایک ہی کپڑا واجب ہوگا مسئلہ
اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھپر پانچ مین پانچ درم ہین اور مطلب اوسکا ضرب
سے تو پانچ درم لازم ہونگی اور اگر یہہ مطلب ہی کہ پانچ کے ساتھ تو دس واجب ہونگے
مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ زید کے مجھپر ایک روپے سے دس تک ہین یا یون کہا
کہ ایک روپیہ سے دس روپیے تک کے بیچ مین ہین تو نو روپے واجب ہونگی مسئلہ

اگر یون اقرار کیا کہ میری گہر مین کی زمین سے اس دیوار سے اوس دیوار تک کے بیچ کی زمین زید کی ہی تو سوا دونون دیوارونکی درمیان کے سب مین کا اقرار ہوا **مسئلہ** اگر اقرار کیا کہ اس باندی کے حمل کا یا اس جانور کے حمل کا مالک زید ہی تو یہ اقرار درست ہی **مسئلہ** اگر زید نے یون اقرار کیا کہ فلانی کی عورت کو حمل جو ہی اوسکی مجہپر فلانی چیز یا روپئے وغیرہ ہین سو اگر اوسکا ایسا سبب بیان کیا کہ اوس سے وہ چیز یا روپئی اوس پیٹ والے بچے کے ہو سکتے ہین تو تو یہہ اقرار ٹہیک اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر کسیکے مال کا یون اقرار کیا کہ وہ مال مشروط ہی بشرط خیار تو مال لازم اور شرط خیار باطل ہے

باب فی الاستثناء وما فی معناہ بیان علیحدگی شے کا اقرار کے ساتھہ

مسئلہ جس چیز کا اقرار کرنا اوسمین سے کچھہ تھوڑا الگ کرنا بشرطیکہ اقرار کی چیز کے ساتھہ ہی الگ ہونا بھی بیان کری تو درست ہی مثلا یون اقرار کیا کہ زید کے دس روپئے سوای دو روپئی کے مجہپر ہین تو آٹھہ روپئے لازم ہوجاوینگے **مسئلہ** اگر جسکا اقرار کیا اوسکی ساتھہ ہی الگ ہونا بیان نکیا یا جتنے کا اقرار کیا اوسمین سے بہت سی الگ کی مثلا یون کہا کہ زید کے مجہپر سو روپئے آتے ہین لوگو تم گواہ رہو سوا دس روپئی کے یا یونکہا کہ سو روپئی آتے ہین سوا ستر روپئے کے تو یہہ الگ کرنا درست نہین **مسئلہ** روپیون کا اقرار کیا اور اوسمین سے کیل اور موزون چیز کو الگ نکالا تو درست ہی

اور سوا کیل اور موزون سکے اور چیز کا استثنا ردیون سی درست نہین
مسئلہ اگر اقرار کے ساتھہ انشاء اللہ بہی ملا دیا تو اقرار باطل ہو گیا مسئلہ
اگر یون اقرار کیا کہ یہہ حویلی زید کی ہے سوای اسمین کے مکان کے تو مکان
اور حویلی دونو زید کی ہوئین مسئلہ اگر یون اقرار کیا کہ اس مکان کی دیوارین
میری اور میدان زید کا ہی تو ایسا ہی ہی مسئلہ اگر زید نے یون اقرار
کیا کہ عمر کے ہزار روپے فلانے غلام کی قیمت کے بابت مجہپر ہین کہ وہ غلام
میرے قبضہ مین نہین آیا اور عمر کے پاس موجود ہی پہر اگر غلام کو معین کیا
اور عمرو نے وہ غلام زید کو دے دیا تو زید پر ہزار روپے
لازم ہو گئے اور اگر نہین دیا تو نہین اور اگر زید نے غلام معین
نکیا تو زید پر ہزار روپے تو واجب ہو گئی اور یہہ کہنا اوسکا کہ وہ غلام میرے
قبضہ مین نہین آیا معتبر نہین اور یہی حکم ہے اوس صورت مین کہ اگر کہا ہزار روپے
شراب یا سور کی قیمت کی بابت ہین اور محکوو شراب یا سور عمر نے نہین دی
تو ہزار روپئے واجب ہو گئی اور یہہ کہنا کہ میرے قبضہ مین نہین آئی معتبر نہین ہے
مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجہپر عمر کے سو روپئے اسباب کی قیمت کے بابت ہین
یا مین نے اوس سے قرض لئے تہے اور کہا کہ وہ روپئے زیوف یا نہرجہ تہے تو
کہرے لازم ہونگے بخلاف غصب اور امانت کے کہ اگر غصب کے امانت کے
روپیونکا اقرار کیا اور کہا کہ وہ روپئے زیوف یا نہرجہ تہے تو مقر کا کہنا معتبر ہوگا

مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ عمر کے مجہپر ہزار روپے ہین اسباب کی قیمت کی بابت یا قرض کی بابت یا دہرو ہر کی بابت یا مین نے غصب کئی تہی اوسکی بابت اور اوسکی ساتہہ ہی کہا کہ مگر اتنے روپے کم تو اوسکا کہنا معتبر ہی اور اوس قدر کم کر کے روپے اوسپر لازم ہونگی اور اگر اسکے ساتہہ نکہا علحدہ کر کے کہا کہ سوا اتنے روپے کے تو یہہ استثنا معتبر نہین مسئلہ اگر کپڑے لیے غصب کا اقرار کیا اور عیبدار کپڑا لی آیا تو مقر کا کہنا معتبر ہی مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ عمر کے ہزار روپے مین نے دہرو ہر رکہی تہی سو وہ ہلاک ہوگئی اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب سی لئی تہی تو زید ضامن ہوگیا اور اگر زید نے کہا تو نے دہرو ہر دی تہی اور عمر نے کہا کہ تو نے غصب سے لئی تہی تو زید ضامن نہوا مسئلہ اگر زید نے عمر سی کہا کہ ہزار روپے میری تیرے پاس امانت تہے سو مین نے لی لئی اور عمر نے کہا کہ یہ میرے ہین تو عمر زید سی وہ روپے لیلے مسئلہ اگر زید نے کہا کہ یہہ اپنا اونٹ یا یہہ اپنا کپڑا مین نے عمر کو کرایہ پر دیا تہا سو وہ سوار ہوا یا اوسنے اوسکو پہنا پہر پہیر دیا تو اسصورتمین عمر کے کہنے کا اعتبار ہے کہ وہ منکر ہی مسئلہ اگر زید نے یون اقرار کیا کہ یہہ ہزار روپے عمر کے دہرو ہر مین نہ بلکہ بکر کی دہرو ہر ہین تو یہہ ہزار روپے عمر کے ہونگے اور زید ہزار روپے اور بکر کو دیگا باب اقرار المریض یعنے اس باب مین بیمار کے اقرار کرنیکا بیان ہے مسئلہ اگر بیمار نے اوس

باب اقرار المریض

اوس بیماری مین کہ جسمین مرگیا لوگون کے دین کا اپنے اوپر اقرار کیا تو جنکی چیز
کا دین اور وہ دین جو بیماری کی حالت مین کہانا پینا وغیرہ دستور کے موافق
اوسپر خرچ ہوا تہا پہلے اوسکی ترکہ سے دیا جائیگا پہر اگر مال بچیگا تو وہ دین
ادا کیا جائیگا جسکی بابت اقرار کیا موت کی بیماری مین اور وارثون مین ترکہ تقسیم تب
ہوگا جب پہلے سب طرحکا دین مُردہ کے ذمہ کا ادا ہولیگا مسئلہ اگر بیمار
نے اپنی وارث کی لئی کسی چیز کا اقرار کیا تو باطل ہے مگر درصورتیکہ اور باقی
وارث بہی اوس بیمار کو سچا بتا دین تو درست ہی مسئلہ اگر بیمار نے کسی
بیگانہ کے لئی اقرار کیا تو درست ہی اگرچہ بالکل اپنی مال کا اقرار کردیا مسئلہ
اگر بیمار نے کسی اجنبی کی لئی اقرار کیا پہر اوس اجنبی کو اپنا بیٹا بتایا تو جو ابہی
اسکا بیٹا ثابت ہوگیا اور مال کی بابت کا اقرار باطل ہوگیا مسئلہ اگر بیمار نے
کسی اجنبی عورت کی لئی کچھہ اپنی مال کا اقرار کیا پہر اوسنی نکاح کر لیا تو درست
ہے اور وہ اقرار باطل نہوگا مسئلہ اگر بیمار نے کسی عورتکو کوئی چیز
دیدالی یا کسی چیز کی اسکی لئے وصیت کی پہر اوس سی نکاح کیا تو وہ بخشش اور
وصیت بیکار ہوگئی مسئلہ اگر بیمار نے جورو کو تین طلاقین دین پہر اوس عورت
کیواسطی دین کا اقرار کیا تو اوس عورت کو اسقدر مال دینگی جو اوسکی وارث
کے حصہ اور دین سی کم ہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایسی لڑکی کو جسکا نسب
معلوم نہین اور اوس لڑکی کی اسقدر عمر ہے کہ ایسی عمر کا اوس شخص کا لڑکا ہو سکتا ہی

اپنا بیٹا بتایا اور اوس لڑکی نے اوسکو سچا بتایا تو نسب اوس لڑکی کا اوس شخص
سے ثابت ہوگیا اگرچہ اس شخص نے موت کی بیماری مین یہہ اقرار کیا تب بھی
وہ لڑکا اوسکا بیٹا ٹھہرا اور میراث مین اور وارثون کا شریک ہوا
مسئلہ اگر بیمار نے کسیکو اپنا بیٹا یا باپ یا مان یا جورو یا مولی اپنا بتایا یا بیمار
عورت نے کسیکےلیے اقرار کیا کہ یہہ میرا باپ یا میری مان یا میرا خاوند یا میرا
مولی ہے تو درست ہے اور اگر بیمار عورت نے کسیکو اپنا بیٹا بتایا تو وہ اقرار
تب درست ہو جب قابلہ گواہی دے یا خاوند اوسکو سچی بتاوے اور ان سب صورتون
مین یہہ ضرور ہے کہ مقر کو مقرلہ بھی سچا بتاوے پھر اگر مقرلہ اگر مقر کے مرنیکے بعد
مقر کو سچا بتاوے تو بھی درست ہے مگر خاوند اگر عورت کو اوس عورت کی مرجانیکے
بعد سچا بتاوے تو درست نہین ہے مسئلہ اگر ایسے رشتہ مندکے نسب کا بیمار نے
اقرار کیا جیسے بھائی یا چچا تو نسب اوسکا ثابت نہین ہوگا پھر اگر کوئی اور نزدیک
یا دور کا وارث اوس بیمار کا نہوگا تو وہ مقرلہ البتہ ترکہ اوسکا پاویگا اور جو ہوگا تو
یہہ مقرلہ نپاویگا مسئلہ اگر زید کا باپ مرگیا پھر زید نے اقرار کیا کہ عمر میرا بھائی
ہے تو وہ عمر وراثت مین زید کے ساتھہ شریک ہوجائیگا مگر عمر کا نسب زید کے
باپ سے ثابت نہوگا مسئلہ اگر بیمار اپنی دو بیٹی اور کسی پر سو روپئے چھوڑکر مرگیا
پھر ایک بیٹی نے اقرار کیا کہ میرا باپ پچاس روپئے اس مدیون سے لیچکا ہے تو
اب اس مقر کو ان روپیون سے کچھہ نملیگا اور باقی پچاس روپئے مدیون سے دوسری

کتاب الصلح

بیٹی کو دلائی جائینگے **کتاب الصلح** یعنی اوس عقد کو صلح کہتے ہین جس سے
جھگڑا جاتا رہے یعنی ملاپ **مسئلہ** صلح جائز ہے مدعی علیہ مقر ہو یا چپ
ہو یا منکر ہو اور چپ کے یہ معنی ہین کہ نہ اقرار کرے نہ انکار کرے **مسئلہ**
اگر مدعی علیہ مقر تہا مال کے دعوی کی بابت اور مدعی نے اور مال کے بدلے
پر صلح کی تو اسکا حکم بیع کا ہے مثلا زید نے مکان کا دعوی کیا عمر پر کہ یہہ مکان
میرا ہے پہر آپسمین سو روپے پر صلح ہوئی کہ عمر سو روپیہ زید کو دے اور زید مکان
کے دعوی سے باز آیا تو یہہ مکان گویا سو روپے کو زید نے عمر کے ہاتھہ بیچا
تو اسمین حق شفعہ ثابت ہوگا اور اگر کچھہ عیب نکلا تو رد ہوگا اور اختیار شرط کا
اور خیار رویۃ کے احکام جاری ہونگے **مسئلہ** ایسی صلح مین اگر بدل معلوم
نہین ہے تو صلح فاسد ہے اور اگر مصالح عنہ یعنی جس چیز کے دعوی سے صلح کی وہ
چیز نہین معلوم ہے تو صلح فاسد نہین **مسئلہ** اگر بعض مصالح عنہ کا کوئی اور
مستحق نکلا تو اوسکی حصہ کے موافق جو مدعی علیہ نے مدعیکو دیا ہے مدعی سے
مدعی علیہ پہیر دلایا جائیگا اور اگر کل مصالح عنہ کا کوئی اور مستحق نکلا تو کل بدل مدعی علیہ
مدعی سے پہیر لیگا **مسئلہ** اگر کل مصالح علیہ یا بعض کا کوئی اور حقدار نکلا تو کل کی
صورتمین اور بعض کیصورت مین بعض مصالح عنہ مدعی علیہ مدعیکو پہیر دے **مسئلہ**
اگر زید نے عمر پر مال کا دعوی کیا اور عمر مقر ہوا پہر آپسمین صلح کی کسی چیز سے
فائدہ لینے پر مثلا اسباب پر عمر اپنی حویلی زید کے رہنے کو دے تو اسکا حکم

جاری کا ہی سو اسمین شرط ہی کہ مدت فائدہ لینی کی بھی ٹھہر جا دی اور اگر اوس
مدت کے پوری ہونے سے پہلی مدعی یا مدعی علیہ مر گیا تو یہہ صلح باطل ہو گئی
مسئلہ اگر مدعی علیہ چپ تھا یا منکر تھا اور کچھہ دیکر صلح ہوئی تو مدعی کے
حق مین یہہ معاوضہ ہوا اور مدعی علیہ کے حق مین قسم کہانیکا فدیہ ہوا مسئلہ
اگر زید نے عمر پر مکان کا دعوی کیا اور عمر نے انکار کیا یا چپ رہا پھر اور کچھہ
مال پر مکان کے دعوی سے صلح ہو گئی اور وہ مکان عمر کے پاس رہا تو شفعہ کا دعوی
اوس پر نہین اور اگر عمر نے ایک مکان زید کو دیکر صلح کی تو شفعہ واجب ہو دیگا
مسئلہ اگر زید نے عمر پر کسی چیز کا دعوی کیا اور عمر منکر ہوا یا چپ رہا پھر
اور کچھہ مال دیکر صلح ہوئی پھر جس چیز کی بابت جھگڑا تھا اوسکا اور کوئی مستحق
نکلا تو مدعی اوس مستحق سی جھگڑے اور اوسکی بدل مین مدعی علیہ سی جو مال لیا تھا پھیر دے
اور اگر اوس چیز مین سی تھوڑی چیز کا مستحق نکلا تو اوسیقدر مستحق بھی جھگڑے
اور اوسیکی حصہ کے موافق بدلے کا مال مدعی علیہ کو پھیر دی اور اگر کل مصالح علیہ
کا کوئی اور مستحق نکلا تو پھر مدعی کل مدعی بہا کا دعوی مدعی علیہ سی کری اور اگر بعض
کا مستحق نکلا تو بعض کا مسئلہ اگر مصالح علیہ سپرد کرنے سی پہلے ہلاک ہو گیا تو
اگر مدعی علیہ مقر تھا تو اوسکا وہی حکم ہی جو مدعی علیہ مقر ہوا در مصالح علیہ کا کوئی
مستحق نہ نکلا اور اگر مدعی علیہ چپ یا منکر تھا تو وہ حکم جو مدعی چپ یا منکر ہوا در
مصالح علیہ کا کوئی مستحق نکلے فصل مسئلہ اگر مال کا دعوی کیا پھر صلح یا

منفعت کا دعوی کیا یا خیانت کا دعوی کیا اور صلح کی تو جائز ہی مسئلہ اگر حد و دکے مقدمات
مین صلح کی تو جائز نہین ہے مسئلہ نکاح کے دعوی سی صلح جائز ہے مسئلہ
اگر کسی پر دعوی کیا کہ یہہ میرا غلام ہی پہر اوسی کچہہ مال لیکر صلح کی تو جائز ہی
اور یہہ اوسکا آزاد ہونا ہوا مسئلہ اگر ماذون غلام نے ایک شخص کو عمداً
مار ڈالا پہر اُس غلام نے مال دیکر آپ ہی صلح کی تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر ماذون
غلام کے غلام نے کسیکو مار ڈالا اور اس ماذون نے صلح کی تو جائز ہی مسئلہ
اگر ایک چیز غصب کرکے کہو دی پہر اوسکی مدعی سے اوس چیز کی قیمت سی
زیادہ پر صلح کی تو یا اور کچہہ اسباب دیکر صلح کی تو جائز ہی مسئلہ اگر دولتمند شریک نے مشترک
غلام کو آزاد کر دیا پہر دوسرے شریک نے اوسکی آدہی قیمت سے زیادہ دامو پر
صلح کی تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر اپنی طرف سی صلح کرنیکے لئے کسی کو
وکیل کیا سو اوسنی صلح کی تو جائز ہی اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا وکیل پر لازم
نہوگا مگر درصورتیکہ وکیل ضامن ہو جاوی مسئلہ اگر ایک شخص نے بلا اجازت
مدعی علیہ کے مدعی سے کچہہ مال پر صلح کی تو درست ہی بشرطیکہ یہہ شخص اوس مال کا
ضامن ہو جاوے یا اپنا مال دینا کہی یا یون کہی کہ میرے ذمہ پر مثلاً یہہ ہزار
روپیہ آئی اور وہ روپے مدعیکو دیدی اور اگر ہزار روپیہ پر صلح ندی دی تو مدعی علیہ
کی اجازت پر یہہ صلح موقوف رہی اگر اوسنے اجازت دی تو جائز ہے ورنہ
باطل ہے باب الصلح فی الدین دین کے

باب صلح فی الدین

باب مین صلح کرنیکا بیان مسئلہ دین کے عقد کے طور پر جس چیز کا
مدعی مستحق ہوا تھا اوسی چیز پر صلح کرنا کچھہ اپنا حق لینا اور باقی اپنا حق ساقط
کرنا ہی بدلا نہین ہی اگر ہزار روپے کے دعوے مین پانسو پر یا ہزار موجل پر صلح کی
تو جائز ہے اور اگر اشرفیان موجل ٹھہرائین یا ہزار روپیہ موجل سے صلح کی یا
ہزار درم سیاہ سے یا پانسو درم حال پر یا پانسو درم سفید پر صلح کی تو جائز ہی مسئلہ
اگر زید کے عمر پر ہزار روپے آتے ہین سو زید نے اوس سے کہا کہ جو تو کل پانسو ادا کرے
تو باقی پانسو سے تو بری ہو جاوے پھر عمر نے اگر کل کو پانسو دیدئے تو باقی سے
بری ہو گیا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ مین تیرے
واسطے مال کا اقرار نکرونگا جب تک تو اوسکی ادا کرنیکی مہلت مجکو ندیگا یا کچھہ
اوسمین سے معاف نکر دیگا سو مدعی نے کچھہ مہلت دی یا کچھہ معاف کر دیا تو ٹھیک
ہو گیا مدعی علیہ کے ذمہ پر فصل مسئلہ اگر دو ساجھیونکا ایک شخص پر دین آتا
ہو سو ایک شریک اپنے حصہ کی بابت مدیون سے ایک کپڑا لینے پر صلح کرے تو
دوسرے ساجھی کو اختیار ہی چاہے تو مدیون سے اپنے حصہ کا آدھا دین لے
چاہے ساجھی سے آدھا کپڑا لے لیکن اگر وہ ساجھی صلح کرنیوالا مدیون کا ضامن ہوا
چوتھائی دین کی بابت تو اوس سے دوسرا ساجھی آدھا کپڑا نہین لے سکتا مسئلہ
اگر ایک ساجھی نے مدیون سے اپنے حصہ کا دین لے لیا تو دوسرا ساجھی اوس وصول
مین شریک ہو جاوے اور جو باقی رہا دونون ملکر مدیون سے لین مسئلہ اگر ایک

شریک مدیون سے کوئی چیز اپنے حصہ کی قدر دین کے بدلے مول لیلی تو دوسرے
شریک کے لئے جائز ہی تو چوتھائی دین کی بابت اپنا ذمہ کرلے **مسئلہ** اگر
دو شخص ساجھی مین رب السلم تھے اونمین سے ایک نے اپنے حصہ کی بابت راس المال پر
صلح کی تو باطل ہے **مسئلہ** اگر زید عروض اور عقار یا سونا یا چاندی چھوڑکر
مرا اوسکی وارثون نے عرض اور عقار سے صلح کی ایک وارث کے ساتھہ مال پر
یا سونے سے چاندی پر یا چاندی سے سونے پر تو درست ہی مصالح علیہ تھوڑا ہو
یا بہت ہو اور اگر روپے اور اشرفیان اور عرض اور عقار چھوڑ مرا اور وارثون نے
ایک وارث کے ساتھہ روپیون یا اشرفیون پر صلح کی تو اون اشرفیون سے اشرفیان
یا روپیون سے روپے جسقدر اوس وارث کے حصہ کے ہوتی تھی اوسقدر سے زیادہ
روپیون یا اشرفیون پر صلح کی تب تو جائز ہی اور نہین تو نہین **مسئلہ** اگر زید
کچھہ ترکہ اور لوگون پر اپنا دین چھوڑکر مرا اور ایک وارث نے کچھہ چیز ترکہ مین سے لی
اور دین وغیرہ اور جو کچھہ تھا اور وارثون کا رکھا تو یہہ صلح باطل ہی لیکن اگر اور وارث
شرط کرلین کہ یہہ صلح کرنیوالا وارث اپنے دین کی بابت حصہ سے مدیون کو بری کردی
تو وہ صلح درست ہی **مسئلہ** اگر مردہ پر اسقدر دین ہو کہ بالکل ترکہ اسکا دین
مین جاوے تو وارثونکا اوس ترکہ کو تقسیم کرنا یا آپسمین اوسکی بابت صلح کرنا باطل
ہے **کتاب المضاربة** اوس شرکت اور ساجھے کو مضاربت کہتی ہین کہ ایک شخص کا مال
ہو اور دوسرا شخص اوس مال سے کچھہ کام کرکے بڑہا دے تو نفع مین ساجھا ہووے

مسئلہ مضارب اصل مال کی بابت امین ہوتا ہی اور اوسمین تصرف کی سبب وکیل ہوتا ہی اور نفع مین ساجھی ہوتا ہی اور اگر عقد مضاربت فاسد ہو جاوے تو مضارب اجیر یعنی مزدور ہو جاتا ہی اور اگر رب المال کے کہنی کے خلاف مال مین تصرف کری تو وہ مضارب غاصب ٹھہرتا ہی اور اگر مضاربت مین یہہ شرط ٹھہری کہ کل نفع مضارب مستقرض ہی اور اگر یہہ شرط کی کہ کل نفع رب المال کو ملی تو مضارب مستبضع ہی مسئلہ مضاربت تب ہی صحیح ہوتی ہی جب اوسمین وہ شرطین پائی جاوین جیسی شرکت صحیح ہوتی ہی اور نفع دونوں کی درمیان مین مشاع ہو آدہا یا تہائی یا چوتہائی وغیرہ پہر اگر یون ٹھہرایا کہ رب المال یا مضارب کو دس روپئی مثلا نفع کے حصہ سی زیادہ ملین تو مضاربت نرہی اور مضارب کو اجر مثل ملیگا اور شرط سی زیادہ نہ دلایا جائیگا اور نفع رب المال کا ہے مسئلہ جس شرط سی نفع کے حصہ کی جہالت ثابت ہو وہ شرط مضاربت کی عقد کو باطل کرتی ہی اور جو شرط ایسی نہو وہ شرط خود تو باطل ہوتی ہی مگر مضاربت کو باطل نہین کرتی جیسی یون شرط کی کہ جو ٹوٹا آوی سو مضارب کے ذمہ پر تو یہہ شرط باطل ہے مسئلہ مضاربت مین شرط ہی کہ رب المال مضارب کو مال دیدے مسئلہ مضارب کو اختیار ہی کہ مال بیچی نقد یا قرضا اور مول لے اور کسیکو اپنا وکیل کری اور سفر کرے اور مال کو بضاعت رکہی اور کسیکی پاس دہرو ہر رکہی مگر اوس مال سی غلام یا باندی کا نکاح نکر دیوی اور نہ وہ مال کسیکو مضاربت پر دیوی

لیکن مالک نے اگر اجازت دی یا یونکہا کہ جیسا تیری عقل مین آوی ویسا کر تو البتہ مضارب کو اختیار ہی کہ مال اورکسیکو مضاربت پر دی **مسئلہ** اگر رب المال معین کر دی کہ فلانے شہر مین فلانی جنس کی تجارت کریو یا مضاربت کا وقت معین کر دیا یا کوئی شخص معین کر دیا کہ فلانے سے معاملہ کریو تو مضارب کو اختیار نہین کہ اور طرحپر کرے جیسے عقد شرکت مین بھی ایک شریک کو اختیار نہین ہے **مسئلہ** مضارب ایسی غلام کو مول نہ لی جو مول لینی سی رب المال پر آزاد ہو جاوی اور نہ ایسی کو جو مضارب پر آزاد ہو جاوی درصورتیکہ نفع مال مین ظاہر ہوا اور اگر لیا تو مضارب پر مال دینا آویگا اور اگر مال مین نفع ظاہر نہین ہوا ہے اور مضاربنے ایک غلام جو مضارب پر آزاد ہو جاوی خریدا تو یہ خرید جائز ہے پھر اگر نفع ظاہر ہوا تو جسقدر نفع مین حصہ مضارب کا تہا اوسقدر یہہ غلام آزاد ہوگیا اور مضارب پر رب المال کا مال دینا آویگا مگر غلام رب المال کو اپنی قیمت مین اوسکی حصہ کی قدر کما دیوی **مسئلہ** اگر مضاربکے پاس ہزار روپئے آدھی نفع کے قرار پر ہین سو اوسنی اوس ہزار کو ہزار کے مول کی ایک باندی لی کہ وہ ہزار روپئے کا ایک لڑکا جنی اور مضارب نے وہ لڑکا اپنا بتایا اور مضارب دولتمند تہا بعد اسکی اوس لڑکے کی قیمت ایکہزار اور پانسو روپئے ہوئی تو رب المال چاہی چوتھائی یعنی دو سو پچاس روپئے اور لڑکے سی کموا لے چاہی آزاد کر دی پھر اگر ہزار روپئے لڑکے سے کموا لئے تو مضارب سی باندیکی نصف قیمت اور ربع

تے یعنے پانسو روپئی **باب المضارب الذی یضارب فیه** اس باب مین
بیان اوس مال کاہی جسمین مضاربت پر مضاربت کیجا دے مسئلہ اگر
مضارب نے بے اجازت رب المال کے کسی اور کو مال دیا مضاربت کی لئی تو صرف
اس دینی ہی سے یہہ پہلا مضارب رب المال کے لئی مال کا ضامن نہو جاویگا جبتک
وہ دوسرا مضارب اوس مال مین کچھہ کام نکرے مسئلہ اگر زید رب المال نے
نفع کے آدہون آدھہ کی شرط پر عمر مضارب کو اپنا مال دیا اور عمر نے زید کی
اجازت سی بکر کو تہائی نفع کی شرط پر وہ مال دیا پہر اگر زید نے عمر سی یونکہا تہا
کہ اللہ جو نفع دیوے وہ ہماری تمہاری بیچ مین آدہا آدہا ہو تو جو نفع ہوا آدہا اوسمین
سے زید نے لے اور چہٹا حصہ نفع کا عمر کو دیو اور تہائی نفع کی بکر کو ملی اور اگر
زید نے عمر سے یونکہا کہ جو اللہ تجکو نفع دیوے وہ ہماری تمہاری بیچمین آدہا آدہا
تو بکر کو تہائی نفع کی دیکر باقی دو تہائی کو آدہا آدہا زید اور عمر بانٹ لین اور
اگر زید نے عمر سے کہا تہا کہ جو کچھہ نفع بڑہاوے اوسمین میرا تیرا آدہا آدہا پہر عمر
نے زید کی اجازت سی بکر کو آدہی نفع پر مضاربت کو مال دیا تو بکر آدہا نفع لیلے
اور باقی کا آدہا زید لے اور آدہا عمر لے اور اگر زید نے عمر سے یونکہا تہا کہ جو
کچھہ اللہ نفع بخشے اوسمین آدہا میرا یا کہا تہا کہ جو بڑہے وہ میرے تیرے بیچ
مین آدہا آدہا پہر عمر نے زید کی اجازت سی بکر کو آدہی نفع پر مضاربت کو دیا تو
آدہا نفع زید مالک کا اور آدہا بکر کا اور عمر کو کچھہ نہین پہر اس صورت مین اگر عمر نے

بکرکو دو تہائی نفع پر دیا تہا تو بکر چہٹا حصہ اور عمر سے دلا پاویگا مسئلہ اگر
مضارب نے رب المال سے تہائی نفع اوسکا اور تہائی اوسکے غلام کا اس شرط پر کہ اوسکا
غلام بہی اوسکے ساتھہ کام کیا کرے اور تہائی نفع اپنا ٹھہرایا تو درست ہے مسئلہ
اگر رب المال یا مضارب مرگیا یا رب المال مرتد ہوکر دارالحرب کو چلا گیا تو مضاربت
باطل ہوگئی مسئلہ اگر رب المال نے مضارب کو معزول کیا یعنی موقوف کیا
چہوڑا دیا تو جب مضارب کو معلوم ہو جاوے تب معزول ہو جاتا ہے پہر اگر معلوم ہوگیا
اور تجارت کا مال عروض ہے تو مضارب اوسکو بیچ ڈالے پہر اوسکے ثمن مین تصرف
نکرے مسئلہ اگر رب المال اور مضارب نے عقد مضاربت فسخ کیا اور مضاربت کا مال
لوگونپر دین سے اور مضاربت مین نفع ہے تو مضارب سے حاکم دین تحصیل
کرادے زبردستی اور اگر مضاربت مین نفع نہین ہے تو مضارب پر تحصیل کرنا دین کا
لازم نہین ہے مگر مضارب کیطرفسے رب المال کو حاکم وکیل کرادے دین تحصیل کرنیکے لئے
مسئلہ دلال سے زبردستی تقاضا کرادے ثمن کی بابت مشتری سے اور یہ مسئلہ
مضاربت کے مال مین سے جو کچہہ ہلاک ہوجاوے تو وہ
نفع مین سے ہلاک شمار کیا جاوے پہر اگر نفع سے زیادہ ہلاک ہوا تو وہ
مضارب پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر نفع بانٹ لیا اور مضاربت باقی رہے
پہر سب مال یا تہوڑا مال ہلاک ہوگیا تو وہ نفع پہر جمع کرکے پہلے راس المال کو
رب المال پورا کرے پہر جو نفع مین زیادہ بچے اوسکو دونون بانٹ لین اور

اگر نفع نہ بچا اور راس المال کم رہا تو مضارب پر ڈنڈ نہ آویگا مسئلہ اگر نفع
بانٹ لیا اور مضاربت فسخ کردی پھر بعد اسکے پھر سے مضاربت کا عقد کیا پھر مال
ہلاک ہوگیا تو پہلا بانٹا ہوا نفع پھیر آنیجا ئیگا فصل مسئلہ اگر مضارب نے
رب المال کو مال دیدیا بضاعت کہکر یعنی یون کہ اسمین جو نفع ہو سب مجھکو دینا
تو مضاربت نہین جاتی رہتی مسئلہ اگر مضارب سفر کرے تو اوسکی کھانے
اور پینے اور کپڑے اور سواری کا خرچ مضاربت کی مال مین سے ہوگی مسئلہ اگر
مضارب شہر ہی مین مضاربت کرے تو نفقہ اپنا اپنے ہی مال سے کریگا اور اگر
مضارب سفر مین یا شہر مین کہین اپنی دوا کرے تو اپنے ہی پاس سے کریگا مسئلہ
اگر مضاربت مین نفع ہوا اور مضارب کے سفر کا خرچ بھی پڑا تو رب المال پہلے
راس المال کو پورا کرلے مسئلہ اگر مضارب مال مرابحۃ بیچے تو جو مال کے کرایہ
وغیرہ کی بابت مال پر خرچ ہوا ہو وہ خرچ اوسکی قیمت مین شامل کرکے کہے کہ یہہ
مال مجکو اتنے مین پڑا اپنی ذات کا خرچ اوسمین نملادے مسئلہ اگر رب المال نے
مضارب سے کہا کہ تو اپنی سمجھ کے موافق کام کر پھر اوسنے کپڑا خرید کر اپنے مال سے
دہولایا اور اپنے جانور پر لادا تو مضارب نے احسان کیا رب المال سے
اس دہولائی اور لدائی کی بابت کچھہ نپاویگا اور اگر کپڑا لال رنگایا تو رنگ سے
جو اوسکی قیمت زیادہ پڑے اوسمین یہہ مضارب شریک ہوا اور رنگانے سے
ضامن نہوا مسئلہ اگر مضارب کے پاس نصفا نصف نفع پر ہزار روپیہ ہین اوسکا

کپڑا اوسنی مول لیا اور دو ہزار کو بیچا پھر دو ہزار کو ایک غلام مول لیا سو بائع کو
دینے سے پہلے یہہ دو ہزار روپے ہلاک ہوگئے تو پانسو مضارب پر دینا آویگی
اور اگر ایکہزار اور پانسو رب المال پر اور غلام چوتھائی مضارب کا ہوا اور تین حصے
مضاربت اور دو ہزار اور پانسو راس المال ٹھہرے پھر اگر مضارب غلام کو مرابحہ پر
بیچے تو دو ہزار پر مسئلہ اگر ہزار روپے مضارب کے پاس آدہون آدہہ نفع
پر ہین اور رب المال سے ایک غلام پانسو کو مول لیکر مضارب کے ہاتھ ہزار روپے
کو بیچا تو مضارب اگر مرابحہ پر بیچے تو یون بتادے کہ پانسو کو یہہ غلام پڑا ہے
مسئلہ اگر مضارب کے پاس ہزار روپے آدہی نفع پر ہین اوسکا ایک غلام
اوسنی مول لیا کہ وہ دو ہزار کا ہے سو اوس غلام سے ایک شخص کو خطاءً مار ڈالا
تو تین چوتھائی اوسکا فدیہ رب المال پر اور ایک چوتھائی مضارب پر اور غلام تین
روز رب المال کا کام کرے اور ایک روز مضارب کا مسئلہ مضارب کے
پاس ہزار روپے تھے انکا اوسنی ایک غلام مول لیا اور قیمت کے روپے بائع کو ابہی
نہ دئے تھے کہ وہ روپے ہلاک ہوگئے تو رب المال اور ہزار روپے دے قیمت کی بابت
پھر جو وہ ہلاک ہوجاوین تو اور دے پھر وہ ہلاک ہوجاوین پھر ایسے ہی اور جسقدر
رب المال دیگا سب راس المال ٹھہریگا مسئلہ اگر مضارب کے پاس دو ہزار
روپے ہین رب المال سے کہتا ہے کہ تونے ایکہزار مجکو دیے تھے اور ایک ہزار
اوسمین مین نے نفع کی بڑہا ہے اور رب المال کہتا ہے کہ مین نے دو ہزار مجکو دئے تھے

تو مضارب کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر مضارب کے پاس کے ہزار روپے ہین
سو وہ کہتا ہی کہ یہہ مضاربت کے ہین آدھی نفع کی شرط پر اور اسکو اب ہزار
اور نفع ہوئی ہین اور رب المال کہتا ہی کہ یہہ مین نے تمکو یون ٹھہرا کر دی تھے
کہ اسکی تجارت کر جو نفع ہو سو بالکل مجکو دی تو رب المال کا کہنا معتبر ہے +

کتاب الودیعۃ ابدا ۶ یعنی دھروہر رکہنا اسکو کہتی ہین کہ اپنا مال دوسرے کے
قبضہ اور اختیار مین دینا اسلئی کہ وہ شخص اسکی مال کو بچائی رکہی اور ودیعت یعنی
دھروہر اوس چیز کو کہتی ہین جو امانت دار کے پاس رکھی جاوی مسئلہ اگر دھروہر
ہلاک ہو جاوی تو دھروہر جسکی پاس رکہی تھی اوسپر دینا نہ آویگی اسلئی کہ دھروہر
امانت ہوتی ہے مسئلہ جسکی پاس دھروہر رکھی اوسکو اختیار ہی کہ دھروہر کو
اپنی حفاظت مین رکھی یا اپنی عیال مین کسیکی پاس رکھی پہر اگر عیال کے سوا اور کسیکو
سونپی اور اوسکی پاس ہلاک ہوگئی تو جسنے اوسکی پاس رکہی اوسکو دینا آویگی ہان
اگر دھروہر کے جلجانے یا ڈوبنے کے ڈر سے اپنے پڑوسی یا دوسری
ناؤ والے کو سونپ دی اور ہلاک ہوگئی تو البتہ دینا نہ آویگی مسئلہ اگر دھروہر
والے نے اپنی چیز مانگی اور رکھنی والا دیسکتا ہی اور نہ دی یا اپنی مال مین ایسی ملا دی
کہ الگ نہو سکی تو رکہنی والیکو دینا آویگی مسئلہ اگر دھروہر کی چیز رکہنی والے
کی بلا ملائی خود بخود کسیطرح چیز رکہنی والے کے مال مین ملگئی تو دھروہر والا اور
رکہنی والا دونون اوس مال مین شریک ہوگئی مسئلہ اگر دھروہر رکہنی والے

سنے کچھہ اوسمین سے خرچ کرڈالی پھر ویسیہی چیز لاکر باقیمین ملادی تو کل
دھرودھر کا دیندار ہوگا مسئلہ اگر امانت دارنے دھرودھر کچھہ تعدی کی پھر
وہ تعدی جاتی رہی تو اوسکے ذمہ سے ضمان بھی جاتی رہی لیکن مستعیر اور مستاجر
اگر عاریت یا اجارہ کی چیز مین تعدی کرین پھر اگرچہ تعدی جاتی رہی مگر ضمان
اونکے ذمہ سے نہین جاتی ایسیہی اگر امانت دارنے امانت کا انکار کیا دھرودھر
والے کے مانگنے کیوقت پھر اگرچہ اقرار کرے مگر ضمان اوسکے ذمہ سے نہین
جاتی مسئلہ امانت دار کو اختیار ہے کہ دھرودھر کو سفر مین اپنے ساتھ لیجائے بشرطیکہ
دھرودھر والے نے منع نکیا ہو اور راستہ مین ڈر بھی نہو مسئلہ اگر دو شخصون
نے دھرودھر رکھی پھر ایک اونمین سے اپنے حصہ کی قدر مانگے تو امانت دار ایک کو
ندے جب دونون موجود ہون تب البتہ دے مسئلہ اگر ایک آدمی نے دو
شخصون کے پاس ایسی چیز کہ وہ بٹ سکتی ہے امانت رکھی تو وہ دونو اوسکو
آدھی آدھی بانٹ کر نگہبانی کرین اگر ایک نے دوسرے کو سونپ دی تو اوس
آدھی کا ضامن ہوگا اور اگر وہ چیز بٹ نہین سکتی تو نہین مسئلہ اگر دھرودھر
والے نے امانتدار سے کہا کہ یہہ دھرودھر اپنے عیال کے سپرد کیجیو یا کہا کہ اسی
مکان مین اسکو حفاظت کیجیو پھر اوسنے اپنی عیال مین سے ایک شخص کو سونپی کہ
سنے اوسکے سونپے چارا ہی نہ تھا یا اوسی حویلی اور مکان مین رکھی سو وہ چیز
ہلاک ہوگئی تو اوس دھرودھر رکھنے والے پر کچھہ دینا نہ آویگا اور اگر یہہ حال تھا

که عیال کے سنبے سونپنے بھی وہ چیز محفوظ رہ سکتی تھی یا اوسنے اور حویلی مین رکھی
تھی تو دینا آویگی **مسئله** اگر زید نے عمر کی چیز غصب کر کے بکر کے پاس
امانت رکھدی سو کھو گئی تو بکر پر دینا آویگی **مسئله** زید نے عمر کے پاس دھر دی
رکھی پھر عمر نے بکر کے پاس رکھدی سو کھو گئی تو عمر پر دینا آویگی بکر پر نہین
مسئله اگر امانت دار کے پاس ہزار روپیہ ہین اور دو شخص دعوی کرین ہر ایک یہ
کہتا ہی که یہه ہزار میرے ہی ہین که مین نے اسکو سونپی تھی اور مدعیون کے پاس گواہ
نہین اور امانت دار نے قسم سے انکار کیا تو یہه ہزار روپیه اُن دونونکو دلائی
جائنگے آدھی آدھی اور امانت دار پر ہزار روپیه اور دینا آوینگے دونو مدعیون کو
آدھی آدھی **کتاب العاریة** عاریت اسکو کہتے ہین که اپنی چیز کے فائدہ کا
کسیکو مالک کرنا اور اوس فائدے کے بدلے مین اوس سے کچھہ نه لینا **مسئله**
چیز عاریت ہو جاتی ہی یون کہنے سے که یہه چیز مین نے تجکو عاریت دی یا اپنی زمین
تیرے کھانیکو دی یا اپنا کپڑا تجکو دیا پہننے کو یا اپنی سواری مین نے تیرے
سوار ہونے کو دی یا اپنا غلام مین نے تیرا کام کرنے کو دیا یا میرا گھر تیری
رہنے کے لیے ہے یا میرا گھر تیرے رہنے کے لئے ہے عمر بھر کو **مسئله**
معیر جب چاہے اپنی چیز لے لے **مسئله** اگر مستعیر کے پاس سے بے تعدی کے
عاریت ہلاک ہو گئی تو کچھہ دینا نه آویگا **مسئله** عاریت کو مستعیر اجارہ نه دے
اور گرو نه رکھے جیسی امانت کا حکم ہے پھر اگر اجارہ دی اور ہلاک ہو گئی تو دینا

آویگی مسئلہ مستعیر کو اختیار ہی کہ عاریت کی چیز اور کسیکو عاریت دی لیکن بشرطیکہ وہ
چیز ایسی ہو کہ کوئی کام مین لاوی تو جیسی ہی ویسی ہی رہی ایسی نہو کہ واقف کار کام
مین لاوی تو درست ہی اور ناواقف اپنی کام مین لاوی تو ناقص ہو جاوے
مسئلہ اگر معیر نے یون ٹھہرایا کہ فلانے دن یا فلانے مہینے مین اس چیز کو
کام مین لائیو یا یون کہ فلانے کام مین لائیو یا یون ٹھہرادیا کہ فلانے دن فلانی
کام مین لائیو تو مستعیر اوسکے برخلاف نکرے اور کچھہ قید نہ لگائی تو مستعیر جس
طرح جس وقت چاہی اوسکی کام مین لگادی مسئلہ اگر اشرفی یا روپیہ یا کیلی
چیز یا موزون چیز یا معدود چیز عاریت دی تو یہہ قرض ہوا مسئلہ اگر زمین عاریت
دی مکان بنانیکو یا درخت لگانیکو تو درست ہی اور معیر کو اختیار ہی کہ پہیر لے اور
مستعیر سے مکان کہدوا ڈالے اور درخت اکہڑوا ڈالے اور معیر پر اسصورت مین
کچھہ دینا نہ آویگا بشرطیکہ زمین کی عاریت کی مدت نہ ٹھہرادی ہو اور اگر مدت ٹھہرادی
تھی اور اس مدت کی گذرنے سی پہلی وہ زمین پہیر لی تو مکان کہودنے اور درخت
اوکہاڑنے سے مستعیر کا جسقدر نقصان ہوا معیر کو دینا آویگا مسئلہ اگر
کہیتی بونیکو زمین عاریت دی تو جبتک کہیت نہ کٹ لی تب تک معیر کو پہیر لینا نچاہئی
عاریت کی مدت مقرر کر دی ہو خواہ نکی ہو مسئلہ چیز کے پہیر دینے مین جو
خرچ پڑے اگر عاریت ہی تو مستعیر پر اور اگر دہروہر ہی تو مالک پر اور اگر اجارہ ہی
تو موجر پر اور غصب ہی تو غاصب پر اور رہن ہی تو مرتہن کے ذمہ پر مسئلہ

اگر مستعیر نے عاریت کا جانور معیر کے اصطبل تک یا عاریت کا غلام مالک کی گہر تک
پونہچا دیا تو بری ہوگیا اور غاصب یا امانت دار نے اگر غصب کا جانور یا غلام
یا امانت کا جانور یا غلام مالک کے اصطبل اور گہر تک پونہچا دیا اور مالک کو نہ سونپا
اور ہلاک ہوگیا تو غاصب اور امانت دار کو دینا آویگا مسئلہ اگر مستعیر نے
عاریت کا جانور اپنے غلام یا نوکر کے ساتھہ یا معیر کے غلام یا نوکر کے ساتھہ
پہیر بہیجا اور ہلاک ہوگیا تو مستعیر بری ہے اور اگر اجنبی آدمی کے ساتھہ بہیجا
اور ہلاک ہوگیا تو مستعیر پر دینا آویگا اگر زمین کا عاریت نامہ لکہدے تو اوسمین
یون لکہدے کہ تو نے یہہ اپنی زمین مجکو کہانیکو دی کتاب الہبۃ یعنی اور شخص
کو اپنی چیز کا مالک کر دینا اور اسکی بدلے مین اوس سے کچہہ نہ لینا اسکو ہبہ کہتی ہین
یعنی دیڈالنا مسئلہ ہبہ ٹہیک ہو جاتی ہے جب دینے والی کیطرف سے ایجاب ہو اسطرح پر کہ
دینے والا کہے مین نے فلانی اپنی چیز یا یہہ چیز دیڈالی یا مین نے ہبہ کر دی یا یہہ کہا مین نے تجکو
کہانیکو دیا یا یہہ چیز مین نے تجکو عمر بہر کو دی یا دیڈالنی کی نیت سے یونکہا کہ یہہ
سواری مین نے تجکو سوار ہونیکو دی یا یونکہا کہ کپڑا مین نے تیرے پہننے کو
دیا یا گہر میرا تیری لئے ہبہ ہے تو ہبہ اوسمین اور اگر یونکہا کہ گہر میرا تیرے لئے ہبہ ہے
رہنے کو یا گہر میرا تیری لئے رہنے کو ہبہ ہے تو ہبہ کا ایجاب نہوا اور جب لینے والی
کیطرف سے قبول ہوا اور اوسی مجلس مین لینے والا اوس چیز پر اپنا قبضہ کرلے
اگرچہ نے اجازت دینے والے کے ہوا اور اگر اوسی مجلس مین قبضہ نکیا تو بے اجازت

شرح رہن

قبضہ نکرسے مسئلہ ایسی چیز ہبہ کرنا چاہی کہ نری ہی تی ہوئی ہو مسئلہ اگر ایسی چیز کا حصہ ہبہ کیا کہ وہ حصہ اوسمین سے بٹ نہین سکتا تو نہ بانٹے بھی ہبہ درست ہے اگر بٹ سکتا ہے تو نے بانٹے ہبہ درست نہین پہر اگر بانٹ کر سپرد کردی تو ہبہ درست ہو گئی مسئلہ اگر آٹا دیڈالا اور وہ آٹا ابہی گیہونمین ہے تو یہہ ہبہ درست نہین گو کہ ان گیہونکو پیسکر آٹا سونپ دی اور یہی حکم ہی تلونمین کے تیل کا اور دودہ مین کے گہی کا مسئلہ اگر زید کی چیز عمر کے قبضہ مین ہے اوسی چیز کو زید نے عمر کو دیڈالا تو ہبہ ہو گئی اور عمر کو نئے سر سے اوسپر قبضہ کرنا ضرور نہین مسئلہ اگر باپ نے اپنے چھوٹے لڑکے کو کوئی چیز دیڈالی تو کہدینے سے کہ مین نے یہہ چیز اس لڑکے کو دیڈالی ہبہ پوری ہو گئی باپ ہی کا قبضہ اوسکی طرف سی کافی ہے مسئلہ اگر چھوٹی لڑکے کو غیر آدمی نے چیز دیڈالی اور اوسکے ولی نے قبضہ کرلیا تو ہبہ ٹھیک ہو گئی اور وہ لڑکا اپنی مان کے پاس یا اور کسی اجنبی کے پاس پرورش پاتا ہے تو ماکا یا اجنبی کا قبضہ کرنا کافی ہے اور اگر وہ لڑکا خود سمجہدار ہے اور خود اوسنے قبضہ کرلیا تو بھی درست ہی مسئلہ اگر دو شخصون نے ایک حویلی ایک شخص کو دیڈالی تو درست ہی اور اگر ایک نے ایک حویلی دو کو دی تو درست نہین مسئلہ اگر دس اشرفیان دو فقیرونکو دیڈالین یا خیرات دین تو درست ہی اور اگر دو دولتمندونکو ہبہ کین یا خیرات

دینی درست نہین **باب الرجوع فی الہبة ومع خرقہ** ہبہ لوٹانے کا
بیان اور ان امور کا کہ جن سے نہ لوٹ سکے **مسئلہ** بڑہائی ہوئی
چیز کا پہیر لینا درست ہے **مسئلہ** اگر موہوب لہ نے موہوب مین کچہہ ایسی ملی
ہوئی زیادتی کی جس سے موہوب کی قیمت زیادہ ہوگئی جیسے ہبہ کی زمین مین
درخت لگایا یا مکان بنایا یا جانور کو موٹا کیا تو اب یہہ ہبہ نہ پہریگی **مسئلہ**
اگر واہب یا موہوب لہ مرگیا تو یہہ ہبہ نہ پہریگی **مسئلہ** اگر موہوب لہ نے
ہبہ کی عوض واہب کو کچہہ دیا تو یہہ ہبہ نہ پہریگی پہر اگر واہب نے یہہ کہکر دیا
کہ یہہ لے عوض یا بدلا اپنے ہبہ کا یا مقابلہ اپنے ہبہ کا اور واہب نے
لیا اپنی قبضہ مین تو پہر واہب کو پہیرنا نہین پونہچتا اگر موہوب لہ کے سوا
اجنبی شخص نے ہبہ کا بدلا دیا تو بھی درست ہی اور واہب کو پہر اختیار پہیر لینے
کا نہین رہتا پہر اگر موہوب چیز آدہی کسی اور کی ثابت ہوئی تو موہوب لہ
نے جو بالکل کے بدلے مین دیا ہی اوسکا آدہا واہب سے پہیر لے اور بدلے
کی چیز کے آدہی کا کوئی اور مستحق نکلا تو واہب آدہی ہبہ نہین پہیر لے سکتا
جب تک بدلے کی باقی چیز بھی نہ پہیر دی **مسئلہ** اگر ہبہ کی چیز موہوب لہ
کے ملک سے اور کے قبضہ مین جاتی رہی تو ہبہ نہ پہریگی اور اگر آدہی بیچ ڈالی
تو آدہی کو واہب پہیر لے سکتا ہے جیسے نہ بیچی ہوئی مین سے بھی آدہی
پہیر لے سکتا ہی **مسئلہ** اور جورو کو خاوند نے یا خاوند کو جورو نے

ہبہ کیا تو نہ پہریگا پہر اگر ایکعورت کو کچہہ دیڈالا پہر اوس عورت سی نکاح کیا تو
پہیر لینی کا اختیار ہے اور اگر نکاح تہا اور چیز دی پہر نکاح جاتا رہا تو نہ پہریگی
مسئلہ اگر اپنے رشتہ دار یعنی ذیرحم محرم کو ہبہ کیا تو پہریگا مسئلہ
اگر دیڈالی ہوئی چیز ہلاک ہوگئی تو نہ پہریگی سو اگر موہوب لہ نے کہا کہ وہ چیز
ہلاک ہوگئی تو وہ سچا بتایا جائیگا مسئلہ موہوب کا پہر جانا تب ٹہیک ہوجاوے
جب واہب اور موہوب لہ راضی ہوجاوین یعنی موہوب لہ پہیر دے یا یون ہو
کہ حاکم حکم دے مسئلہ اگر موہوب کے ہلاک ہوجانیکے بعد کوئی مستحق نکلا
اور موہوب لہ پر اوس چیز کا بدل دینا آیا تو اب موہوب لہ واہب سے بدل
لیویگا مسئلہ جو ہبہ کہ بدلے پر ہو تو ابتدا مین اوسپر ہبہ کے احکام
جاری ہونگے کہ موہوب کا اور اوسکے بدل کا اوسی مجلس مین قبض ہو اور
اگر مشاع ہو تو باطل ہو اور انتہا مین اوسپر بیع کے احکام جاری ہونگے
تو عیب کے سبب سے پہیر دیگی اور اختیار رہیگا رویت کا اور شفیع شفعہ کا جہگڑا
کر سکیگا فصل مسئلہ اگر حاملہ باندی یون ہبہ کی کہ باندی مین نے
دیڈالی مگر حمل نہین تو باندی مع موہوب لہ کے ہوگئی اور حمل کا الگ ٹہرانا
باطل ہی مسئلہ اگر ایک باندی ہبہ کی اس شرط پر کہ موہوب لہ یہہ باندی
پہیر دے یا اس شرط پر کہ موہوب لہ آزاد کردے یا اس شرط پر کہ موہوب لہ
اوسکو ولد کرے یا حویلی ہبہ کی اس شرط پر کہ اوسمین کی کوئی چیز موہوب لہ

پہیر دے یا اسکے عوض مین کوئی چیز اوسمین کی واہب کو دی تو یہہ ہبہ ہوئی اور
شرطین باطل ہین **مسئلہ** اگر اپنے مدیون سے کہا کہ جب کل کا دن آوی
تو وہ دین تیرا ہو جاوے یا یون کہا کہ تو تو اوس سے بری ہو جائے
یا کہا کہ تو آدہا دین ادا کرے تو آدہا دین تیرا ہو جاوی یا یونکہا کہ تو تو بری
ہو جاوی باقی آدہی سی تو یہہ کہنا بیہودہ ہے **مسئلہ** اگر زید نے عمرو سی کہا کہ
یہہ اپنا گہر مین نے تجکو دیڈالا تیری عمر بہر رہنے کو جب تو مرے تو میرا ہی
تو یہہ ہبہ درست ہو گئی اور زندگی کی شرط باطل ہے تو وہ گہر عمرو کا ہے اور عمرو
کے مرنیکے بعد عمرو کے وارثونکا **مسئلہ** اگر یونکہا کہ جو مین تجہسی پہلے
مرون تو میرا گہر تیرا ہی تو یہہ ہبہ باطل ہے **مسئلہ** صدقہ کا اور ہبہ کا حکم
ایک ہی ہے جیسی یہہ بدون قبضے کے ٹہیک نہین ویسی ہی صدقہ بدون قبضے کے
ٹہیک نہین اور ہبہ کیطرح صدقہ بہی مشاع کا جو بٹ سکتی ہے درست نہین الا
فرق اتنا ہے کہ صدقہ پہر نہین سکتا **کتاب الاجارۃ** یعنی چیز کے فائدی
کے بیچنے کو اجارہ کہتی ہین فائدہ بہی معلوم ہو اور اوسکی اجرت یعنی بدلے
کے دام بہی معلوم ہون **مسئلہ** جو چیز ثمن ہو سکتی ہے وہی چیز اجرت
ہو سکتی ہے **مسئلہ** فائدہ استجارہ کی چیز کا معلوم ہو جاتا ہے جب اجارہ کی
مدت بیان ہو جاوی جیسی حویلی اجارہ لی مثلا چہہ مہینے رہنی کو یا زمین اجارہ
لی کہیتی کرنیکو ایک برس تک کو اسیطرح مدت معین ٹہرالی درست ہی کتنی ہی مدت ہو

مسئلہ وقف کی چیز کو تین برس سی زیادہ مدت کو اجارہ دینا درست نہین
اجارہ کی چیز کا فائدہ نام لینی سی بھی معلوم ہو جاتا ہی جیسی کسیکو اجارہ لیا یعنی مزدور
کیا کپڑے رنگنی کو یا سینے کو مسئلہ اجارہ کی چیز کا فائدہ اشارہ سی بھی معلوم
ہو جاتا ہی جیسے مزدور کیا کہانا ڈہونیکے لئی یہان سی وہان تک کو مسئلہ
اجارہ کا عقد کرنیسے اجرت اجیر کی ملک نہین ہو جاتی ہے لیکن ہان اگر مستاجر
پہلے ہی سے اجرت دیدے یا اجرت پہلے لینے کی شرط پر اجارہ کیا ہو یا
مستاجر نے جس کام اور فائدہ کے لئی اجارہ لیا تھا وہ کام اوس چیز سے
نکال لیا اور فائدہ لے لیا یا فائدہ لینی پر قدرت پائی تو البتہ اجرت اجیر کی
ملک ہو گئی اور مستاجر پر دینا آویگی مسئلہ اگر اجارہ کی چیز مستاجر کے پاس سے
کسی نے غصب کر لی تو اجرت بھی جاتی رہی مسئلہ اگر حویلی یا زمین کرایہ
کی تو مالک چاہے تو ہر روز کرایہ مانگ لیا کرے مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا
تو جانور والا چاہے تو ہر منزل کا کرایہ لیلے مسئلہ دھوبی اور درزی جب
کام کر چکین تب مزدوری لین مسئلہ نانبائی جب تنورسی روٹی نکالدی تب
مزدوری پاوی پہر تنورسی نکالنے کے بعد اگر روٹی خودبخود جلگئی تو نانبائی
مزدوری پاویگا اور اوس روٹی کا عوض اوسپر نہ آویگا مسئلہ باورچی
جب پکالے اور کہانا رکابی مین نکالدی تب مزدوری کا حقدار ہوتا ہے مسئلہ
کچی اینٹین بنانیوالا جب سُکہلا کر اینٹین کہڑی کردے تب اجرت پاوی مسئلہ

جس کام کا اثر اصل چیز مین ہو جاوے اوس کام کے کاریگر کو اختیار ہی
کہ اوس چیز کو اپنی مزدوری پانے تک مالک کو نہ دے جیسے رنگریز اور دہوبی
کُندی گر پہر اگر رنگریز نے کپڑا اپنے پاس رکہا مزدوری پانے تک سو وہ ضائع
ہوگیا تو رنگریز پر کپڑا اور مالک پر مزدوری دینا نہ آویگا اور جس کاریگر کا کام
اصل چیز مین اثر نکرتا ہو اوسکو اختیار نہین کہ اوس چیز کو مزدوری پانے
تک مالک کو نہ دے جیسے حمال اور ملاح **مسئلہ** اگر اجیر سے یہہ شرط کرلی
کہ خود کام بناوے تو وہ اجیر دوسرے شخص سے وہ کام نہ بنواوے اور اگر
مستاجر نے یہہ شرط نکی اور مطلق کہدیا کہ یہہ کام کردو تو اجیر کو اختیار ہے
اور اجیر سے بنواوے **مسئلہ** اگر اجیر کیا اسواسطے کہ فلانے شہر سے میرے
گہر والونکو لے آؤ سو گہر والونمین سے کوئی مرگیا اور باقیونکو یہہ اجیر لے آیا
تو باقیون کے حساب سے اوسکو اجرت ملیگی **مسئلہ** اگر خط یا کہانا پہنچانیکو
کسیکے پاس مزدور کرکے بہیجا سو وہ مرگیا تہا اور مزدور خط یا کہانا پہیر لایا
تو مزدوری نملیگی

باب مایجوز من الاجارۃ و مایکون خلافا فیہا

جس چیز کا اجارہ دینا جائز ہے اور جس چیز کے اجارہ مین خلاف ہی اوسکا بیان
مسئلہ حویلیون اور دوکانونکا کرایہ کرنا بغیر بیان کیے بات کے بہی کہ فلانا
کام اس حویلی یا دوکان کے اندر کیا جائیگا درست ہی پہر مستاجر یعنی کرایہ دار
کو اختیار ہی کہ جو کام چاہے اوسمین کرے مگر لوہار یا کُندی گر یا چکّی پیسنے والون کو

اوسمین وہ مستاجر نہ لیسا وی مسئلہ کہیت بونیکو زمین اجارہ لینا درست ہی
بشرطیکہ یہہ بیان ہو جاوی کہ فلانی چیز اسمین بوئیگا یا یون کہہ لے کہ جو چیز
چاہیگا وہ چیز اسمین بوئیگا مسئلہ مکان بنانے کے لئے اور درخت
لگانے کے لئے زمین کرایہ لینا درست ہی پہر جب مدت اجارہ کی گذر جاوے
تو مستاجر مکان اپنا کہود کر اور درخت دور کرکے خالی زمین مالک کو دیدے
اور اگر مالک اجارہ کی مدت گذرنیکے بعد قابض ہو جاوے اور درختونکی
لکڑی کی قیمت اور مکان کے عملہ کی قیمت اپنے ذمہ کرلے تو بہی درست ہی اور
اگر مکان کے بنے رہنے پر اور درختونکی لگے رہنے پر راضی ہو جاوے
تو بہی درست ہی تو مکان اور درخت مستاجر کے رہے اور زمین مالک کی رہی
مسئلہ ساگ بونیکا اور درخت لگانے کا ایک ہی حکم ہے مسئلہ اگر
اجارہ کی مدت گذر گئی اور زمین پر کہیت بویا ہوا ہی تو جب تک کہیت کٹنے کا
وقت آوے تب تک مالک زمین کو مستاجر کے پاس چہوڑ دے اور مستاجر سے اجر
مثل لے مسئلہ اگر سواری یا لادنے کا جانور یا پہننے کا کپڑا کرایہ لیا اور
یہہ معین نکیا کہ کون سوار ہوگا یا فلانا شخص پہنے گا تو کرایہ لینے والیکو اختیار
ہے جسکو چاہے سوار کرے اور جسکو چاہے پہنا دے اور اگر معین کر دیا کہ فلانا
اوسپر سوار ہوگا اور فلانا شخص پہنے گا پہر اسکے خلاف اور کسیکو سوار کیا یا
پہنایا اور جانور یا کپڑا ہلاک ہو گیا تو مستاجر کو دینا آویگا اور یہی حکم اُس چیز کا ہے

جو استعمال کرنیوالے کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاوی چنانچہ سواری کہ اگر کیا سوار بیٹھے تو جانور کی پیٹھ لگجاوے تو اسصورت مین اگر نے تعین سوار کے کرایہ کیا تو جسکو چاہے سوار کرے اور اگر معین شخص کے لئے کرایہ کیا تو اور کو سوار نکراوے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ استعمال کرنیوالیکے مختلف ہونے سے مختلف نہین ہوتی جیسے خیمہ تو ایسی چیز مین شخص معین کی قید لگانا کہ فلانا شخص اس خیمہ مین رہیگا بیفائدہ ہے مستاجر جسے چاہے تکے مسئلہ اگر بار اور لدایہ کی نوع اور قدر بیان کردی مثلا گیہون کی منکت یعنی اتنے من گیہون اس جانور پر لادونگا تو اختیار ہے کہ اور چیز ویسی ہی یا اوس سے کم وزن جیسے جو یا تل لادے نہ وہ چیز جو گیہون سے زیادہ نقصان کرے جیسے نمک مسئلہ اگر اپنی سواری کو جانور کرایہ لیا پھر اور کسیکو بھی اپنے پیچھے سوار کر لیا سو وہ جانور مرگیا تو آدھی قیمت جانور کی دینا آویگی مسئلہ اگر جانور کرایہ کیا بوجھ ٹھہراکر مثلا دو من لادونگا پھر زیادہ لادا سو وہ جانور ہلاک ہوگیا تو زیادہ بوجھ کی قدر جانور کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر کرایہ کر کے جانور کو ایسا مارا یا ایسی لگام کھینچی کہ وہ مرگیا تو قیمت سب دینا آویگی مسئلہ اگر جانور زین یا پالان یا کاٹھی سمیت کرایہ کیا پھر اوس زین یا کاٹھی یا پالان کو اتار کے ایسا اوسپر کسا کہ ایسے جانور پر ویسا زین یا چارجامہ یا کاٹھی یا پالان نہین کسا کرتے ہین سو وہ جانور ہلاک ہوگیا تو قیمت سب دینا آویگی مسئلہ اگر چیز

پونهچانیکو مزدور کیا اور راه معین کردی پهر وه اور راه سے گیا که اوس مین
تفاوت تها اور وه چیز هلاک هوگئی تو مزدور پر سب دینا آویگی اور پونهچا دی تو
مزدوری پاویگی مسئله اگر ٹهہری تهی خشکی کی راه اور اجیر دریا کی راه سی
کشتی مین لیگیا اور چیز هلاک هوگئی تو سب دینا آویگی اور پونهچا دی تو مزدوری پاویگا
مسئله اگر گیہون بونے کو زمین اجاره لی پهر بویا اوسمین ساگ تو زمین کا
نقصان دینا آویگا اور اجرت دینی نه پڑیگی مسئله اگر درزی کو کپڑا دیا که قمیص
سینے کو سو وه قبا سی لایا تو اوسپر کپڑے کی قیمت دینا آویگی یا مالک قبا لیلے
اور اجر مثل دے

باب الاجارة الفاسدة

بیان اجاره فاسد کا یعنی
جس سے اجاره بگڑ جاوے مسئله اگر اجاره کیا اور کوئی شرط انوکهی لگائی تو اجاره
فاسد هوگیا اور اجیر کے لیے مستاجر کو اجر مثل دینا آویگا بشرطیکه جو اجاره مین
اجرت ٹهہری تهی اوس سے وه اجر مثل زیاده نهو مسئله اگر حویلی کرایه دی ایک
روپیه در ماهه پر تو ایک مهینے بهر کا یهه اجاره صحیح هوا باقی فاسد مگر درصورتیکه اور
مهینونکی بهی مدت ٹهرالی مثلا دس مهینے یا پانچ مهینے بهر جس مهینے کی ایک گهڑی
بهر بهی اوس حویلی مین مستاجر رها تو اوس مهینے بهر کا رهنا اوسکو درست هوگیا
مسئله اگر سال بهر کے لئے حویلی کرایه کی تو درست هے اگرچه هر هر مهینے کا
جدا جدا کرایه نه ٹهرایا مسئله اگر یون نه ٹهرایا که فلانے وقت سے اجاره
هوا تو جسوقت اجاره کیا اوسیوقت سے وه چیز اجاره مین آگئی مسئله اگر

باب الاجارة الفاسدة

چاندرات کے دن اجارہ کیا تو چاند دیکھنے کی رو سے برس کا شمار ہوگا اور
نہین تو دنونکی گنتی سے مہینا تیس دنکا مسئلہ حمامی اور سنگھی لگانیوالیکو
درست ہے کہ اپنی مزدوری لے مسئلہ نر جانور کو مادہ پر چھوڑکر اوسکی
اجرت لینا اور نماز کی بانگ کی اور حج کرنیکی اور امام ہونیکی یا فقہ پڑہانیکی اجرت
لینا درست نہین مسئلہ قران پڑہانے کی اجرت لینا درست نہین اور اب فتوی
اسپر ہی کہ قران پڑہانے کے لئے نوکر رکہنا درست ہے مسئلہ گانے کیواسطے
اجیر کرنا اور چلاکر رونے اور بجانے کے لئے اور کہیل کے کامون کیواسطے درست
نہین مسئلہ ساجہی کی چیز کو یعنی مشاع کو اجارہ دینا درست نہین مگر ایک
شریک کو دوسرا شریک اگر اجارہ دے تو درست ہے مسئلہ لڑکے کو دودھ
پلانے کے لئے کسی عورتکو نوکر رکہنا درماہہ ٹھہراکر یا روٹی کپڑے پر درست ہے
اور اوسکے خاوند کو اوس سے صحبت کرنے سے منع کیا جاوے پہر اوسکو حمل رہگیا یا بیمار
ہوگئی تو چھڑا دینے کا اختیار ہے مسئلہ اوس لڑکے کی خوراک کو درست کرنا
دودہ پلانیوالی کی ذمہ پر ہے مسئلہ اگر دودہ پلانیوالی نے بکری کا دودہ
پلایا تو نوکری نپاوے گی مسئلہ اگر سوت بننے کو دیا اس شرط پر کہ آدہا کپڑا اوسکی
کی مزدوری ہے یا حمال سے یون ٹھہرایا کہ یہہ گیہون فلانی جگہہ پونہچا دے اسمین سے
ایک پیالہ بہر تجکو دونگی یا نان بائی کو مزدور کیا کہ آج دن بہر مین مثلا چار من
آٹے کی روٹی پکا دے ایک روپیہ پر تو یہہ درست نہین مسئلہ اگر زمین اجارہ

لی یون ٹھہرا کر کہ اوسکو جوتکر بوئیگا یا یہہ کہ بیجکر بوئیگا تو درست ہی اور اگر
یون ٹھہرایا کہ دو بار جوتے یا اوسمین ندیان کہود کر بہا دے یا اوسمین کہاد
ڈالے یا یون کہا کہ زید نے اپنی زمین عمر کو کہیتی کے لئی اسطرح اجارہ دی کہ
اوسکی بدلے عمر کی زمین آپ زید نے کہیتی کو اجارہ لی یا زید نے اپنی حویلی
عمر کو کرایہ رہنی کو دی اور کرایہ کے بدلے عمر نے اپنی حویلی زید کے رہنی کو
دی تو درست نہین **مسئلہ** اگر زید اور عمر دو شریک ہین کہانے مین یعنی گیہون
مین پہر زید نے عمر کو مزدور کیا کہ اس سب کہانے کو اسقدر مزدوری پر فلانی
جگہہ پونہچا دی تو عمر کو مزدوری نملیگی **مسئلہ** اگر راہن نے مرہون چیز مرتہن
سے اجارہ لی تو درست نہین اور اجارہ کے دام ندینا آوینگے **مسئلہ** اگر
زمین اجارہ لی اور یہہ ذکر نکیا کہ اسکو بوئیگا اور مدت اجارہ کی گذر گئی تو جو
دام ٹھہرے تہی دینا آوینگے **مسئلہ** اگر ایک گدہا کرایہ کیا کسی شہر تک کو اور
یہہ ذکر نکیا کہ اسپر کیا چیز لادیگا پہر ایسی چیز لادی جو لوگ لادا کرتے ہین سو
وہ گدہا مر گیا تو مستاجر کو دینا نہ آویگا اور اگر اُس گدھے نے وہ بوجہہ اُس
شہر تک پونہچا دیا تو جو مزدوری ٹھہری تہی وہ دینا آویگی اور اگر لادنے سی
پہلے اسصورت مین اور کہیت بونے سی پہلے اوس صورت مین دونون جہگڑا
اوٹہا تو اجارہ ٹوٹ گیا تا کہ فساد دفع ہووی

باب ضمان الاجیر

اس باب مین اجیر کی ذمہ واری کا بیان ہی **مسئلہ** اجیر دو طرح کا ہوتا ہی ایک اجیر

نہ پہنچا ہو اگرچہ

مشترک دوسرا اجیر خاص مسئلہ اجیر مشترک وہ ہوتا ہی جو ایک ہی شخص کا کام نکرے بلکہ بہتونکا کیا کرے مسئلہ اجیر مشترک مزدوری کا مستحق تب ہی ہوتا ہے جب کام بنا وی جیسی رنگریز اور کندی گر اور دہوبی اور چیز اوسکو پاس ہلاک ہو جاوی تو اوسکا ضامن وہ نہوگا یعنی اوسکو دینا نہ آویگی مسئلہ اگر چیز اوس اجیر مشترک کے کام سی ہلاک ہو گئی مثلاً کندی گرنے ایسا کوٹا کہ کپڑا پہٹ گیا یا حمال کا پانو رپٹا اور چیز ٹوٹ گئی یا گہوڑے کی رسی کٹ گئی اور چیز ہلاک ہو گئی یا ملاح ناو کہینچتا تہا سو ڈوب گئی تو دینا آویگی مگر آدمی ناو مین جو ڈوب گئی اونکا خون بہا دینا آویگا مسئلہ اگر زید کی مٹکی حمال سی رستی مین گر کر ٹوٹ گئی تو زید چاہے تو جس مقام سی حمال کو دی تہی وہانکی قیمت مٹکی کی حمال سے لے لے اور مزدوری ندی اور چاہی تو جس جگہہ ٹوٹی وہانکی قیمت لے اور وہان تک کی مزدوری حساب کرکے دی مسئلہ اگر سینگہی لگانیوالے نے یا بیطار سالوتری نے یا فصد کہولنی والے نے معمول کے موافق کام کیا اور مریض ہلاک ہو گیا تو ان لوگون پر کچہہ تاوان نہ پڑیگا مسئلہ اجیر خاص وہ ہوتا ہے جو ایک شخص کا کام کری مزدوری پر سو وہ جب اپنا آپ مستاجر کے قابو مین دیدی اوس اجارہ کی مدت مین اگرچہ مستاجر اوس سی کام نلی مگر وہ اجیر اجرت کا مستحق ہو جاتا ہی جیسی کسیکو مہینی بہر کے لئی کام کو یا بکریان چرانیکو نوکر رکہا پہر اوسکی پاس یا اوس سی اگر کوئی چیز تلف ہو گئی تو اوسپر دینا نہ آویگی

اجیر ہے یون ٹھہرانا کہ اگر اسطرح پر تونے کیا تو یہہ مزدوری اور فلانی طرح پر کیا
تو اسقدر مزدوری دونگا درست ہی پہر کپڑا سینے کے مقدمہ مین کپڑے کی
وضع پر اوسکی بابت ٹھہرادی مثلا درزی سے یون ٹھہرایا کہ اگر فارسی کپڑا سیا
تو ایکروپیہ اور عربی سیا تو دو روپے دونگا یا یون کہ دو دنمین اگر سیا تو
ایکروپیہ اور ایکدن مین سیدیا تو دو روپے دونگا پہر وہ درزی جس شرط کو
پورا کرے اوسی شرط کے موافق مزدوری دینا آویگی اور دکان اور مکان
کے کرایہ کے مقدمہ مین یون ٹھہرادی کہ اگر ہمین فلان پیشہ کیا تو یہہ کرایہ اور فلانا پیشہ کیا تو یہہ
کرایہ اور جانور کی مقدمہ مین یون ٹھہرادی کہ اگر فلانی مقام تک پونہچاوی تو یہہ کرایہ اور فلانی
شہر کو پونہچادی تو اسقدر کرایہ یا یون کہ اسقدر بوجہہ لیجادی تو اتنا کرایہ اور اس سی کم لیجاوے
تو اسقدر کرایہ اور زیادہ لیجاوی تو اسقدر کرایہ مسئلہ اگر کسیکے غلام کو نوکر
رکہا خدمتگاری پر پہر اگر اوسکی میان سے ٹھہرالیا تو اپنی ساتہہ اوسکو سفر کو لیجا اور جو
نہین تو نہین مسئلہ اگر مجور غلام کو نوکر رکہا اور اوسنے کام کیا پہر اوسکو تنخواہ دی
تو ابدی ہوئی تنخواہ پہیر سکتا جو اوس سے نہ پہیرے مسئلہ اگر زید نے عمر کا
غلام غصب کرلیا پہر اوس غلام کی کمائی زید نے کہائی تو وہ کمائی زید پر پہیر دینا
نہ آویگی مگر ہان میان اوسکا یعنی عمرو اگر اوس کمائی کو پاجاوی تو لے لے اور
غلام کو اپنی مزدوری پر قبضہ کرنا جائز ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام
کو کسیکے اجارہ مین معین دو مہینے کے لئے دیا پہلا مہینا چار روپیہ کو ٹھہرا اور

دوسرا مہینا پانچ روپیہ کو تو یہ اجارہ درست اور پہلے مہینے مین چار روپے اور
دوسرے مین پانچ روپے پاویگا مسئلہ اگر زید کے غلام کو عمر نے نوکر رکھا یا
مزدور کیا پہر مہینا یا مزدوری کیوقت کی مدت گذرنے کے وقت عمر نے کہا کہ جب
سے مین نے اوس غلام کو نوکر رکھا یا مزدور کیا اوس وقت سے وہ غلام بھاگ گیا یا
بیمار ہوگیا اور زید کہتا ہے کہ نہ بلکہ ابھی وہ غلام بھاگ گیا یا بیمار ہوگیا تو اوس
غلام کو دیکھین اگر ان جہگڑے کیوقت وہ موجود ہی یا تندرست ہی تو زید سچا ہی
اور جو وہ غلام بھاگا ہوا اور موجود نہین ہے یا بیمار ہے تو عمر سچا ہے
مسئلہ اگر درزی کرتہ سی لایا مالک کہتا ہی کہ مین نے قبا سینے کو کہا تھا اور
درزی کہی کرتہ ہی سینے کو کہا تہا یا رنگریز کہی کہ زرد رنگنے کو کہا تھا اور مالک کہی
سرخ رنگنے کو کہا تھا تو مالک ہی کا کہنا معتبر ہے اور اگر مالک کہی کہ بے مزدوری
مفت رنگا ہی یا سیا ہی اور رنگریز یا درزی وغیرہ کاریگر کہی کہ مین نے مزدوری
پر رنگا ہی مفت نہین تو بہی مالک کا کہنا معتبر ہے **باب فسخ الاجارہ** بیان
اجارہ کے ٹوٹ جانے کا مسئلہ اگر حویلی کرایہ لی پہر اوسمین ایسا
عیب پایا کہ وہ عیب رہنے کو نقصان کرتا ہی تو مستاجر کو اختیار ہے کہ اجارہ
فسخ کر دی مسئلہ اگر حویلی کرایہ لی پہر وہ خراب ہوگئی یا زمین کہیتی کے
لئے اجارہ لی پہر اوسمین پانی جانا بند ہوگیا یا پنچکی کرایہ لی پہر اوسمین پانی نرہا
تو اختیار ہی کہ اجارہ فسخ کر دی مسئلہ اگر اپنے واسطے مستاجر نے اجارہ لیا

تو اجارہ لینے والے یا دینے والے کے مرنے سے وہ اجارہ جاتا رہتا ہی اگر دوسرے کے واسطے اجارہ لیا یا دیا جیسے وکیل نے یا وصی نے یا وقف کے متولی نے تو وہ اجارہ وکیل یا وصی یا متولی کے مرنے سے فسخ نہو جائیگا مسئلہ اگر خیار شرط یا خیار رویت کی شرط پر اجارہ ہوا تو مین روز کے اندر یا دیکھنے کے بعد اختیار ہے فسخ کا مسئلہ اگر عذر پیش آیا تو بھی اجارہ فسخ ہو سکتا ہی اور عذر وہ ہوتا ہے کہ اجارہ لینے والا اجارہ کی چیز سے اوس اجارہ کا کام نہ لے سکے اور لے تو اوسکو اتنا نقصان ہو کہ وہ اجارہ اوسکا مستحق نہین مثلاً زید نے اپنی داڑھ اکھاڑنے کے لئے عمرو کو اجرت پر بلایا پھر اوکھاڑنے سے پہلے ہی زید کا درد جاتا رہا یا بیاہ کا کھانا پکانے کے لئے طباخی کو اجیر کیا پھر اوسکی جورو نے خاوند سے خلع کیا یا دوکان کرایہ لی تجارت کے واسطے سو مفلس ہو گیا یا اجارہ دیا اوسکو اور دینے والے پر دین ہو گیا ظاہرا یا ستاجر کے کہنے سے یا اجارہ دینے والے کے اقرار سے اور اوس دوکان کے سوا کچھہ اور مال اوسکے پاس نہین رہا تو اجارہ فسخ ہو سکتا ہی اور اگر جانور کرایہ لیا سفر کے لئے پھر سفر کی ضرورت نرہی تو اجارہ فسخ کرنے کا اختیار ہے مگر جسنے اپنی چیز کرایہ کی یعنی کرایہ کرنیوالیکو اختیار فسخ کا نہین ہے

متفرق مسئلے مسئلہ اگر زمین اجارہ لی یا عاریت لی پھر اوس زمین کی گھاس پھوس کھونٹیونکو آگ لگادی کہ اوس آگ سے اوسکی زمین مین کی بھی کوئی چیز

متفرق مسئلے

جلگئی تو اوسپر کچہہ نہ بنانہ آویگا مسئلہ اگر زید نے درزی یا رنگریز کو اپنی
دوکان مین بہلایا اور اپنی معرفت اوسکو کام دلایا اور آدہی مزدوری
اوسسی اپنے لئی ٹہرا ئی تو درست ہی مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کسی شہر
تک کو یون ٹہرا کر کہ اوسپر ایک محمل رکھونگا اور دو آدمی سوار ہونگے تو درست
ہے اور چاہی کہ محمل جیسا مروج ہو ویسا رکہی اور اگر ٹہراتے وقت محمل اونٹ
والیکو دکہا دی تو مستحب ہی مسئلہ اگر اونٹ کرایہ کیا کہانا لادنیکو پہر اوسمین
سے کچہہ راستی مین کہایا تو جسقدر کم ہوگیا اوتنا لا دلینے کا اختیار ہی مسئلہ
اگر اجارہ کا ہونا یا فسخ کرنا یا مزارعت یعنی کہیتی کرنا یا معاملہ یا مضاربت یا وکالت
یا ضامنی یا کسیکو وصی کرنا یا وصیت کرنا یا امیر کرنا یا طلاق ہونا یا غلام آزاد ہونا یا
وقف کسیوقت کے آنی پر ٹہرایا تو درست ہی اور اگر بیع اور بیع کی اجازت اور بیع کا فسخ
اور قسمت اور ساجہا اور ہبہ اور نکاح اور رجعت اور مال سی صلح اور دین سے
ابرا کو کسیوقت کے آنے پر معلق کیا تو درست نہین کتاب المکاتب
غلام یا باندی پر سی اپنا اختیار اوٹہا لینا نے الحال اور انجام کو اوس کا
غلامی سی نکلجانا یعنی آزاد ہوجانا اسکو مکاتب کرنا کہتی ہین مسئلہ غلام کو یا
باندی کو اگرچہ سمجہہ دار ہو مکاتب کرنا مال کے بدلے پر یعنی وہ اتنا
مال کما دی اور وہ مان لے پہر خواہ یون ٹہرایا کہ ابہی اتنا دی یا یون کہ آیندہ
کو سال کے بعد یا اتنی عرصہ کے بعد دی یا یون تہوڑا تہوڑا دیتا جا دی تو درست

سے مسئلہ اگر غلام سو یون کہا کہ ہزار روپئے تو مجکو دی تھوڑی تھوڑی
کرکے اسطرح پر کہ پہلی دفعہ اتنے اور دوسری دفعہ اتنے اور تیسری دفعہ اتنے
جب ادا کر چکے تو آزاد ہے ورنہ غلام ہے سو غلام نے مانا تو اوسیوقت
غلام اپنے میان کے قبضہ سے جاتا رہا یعنی پہر میان کا کام نکرے مگر میان کی
ملک مین رہا مسئلہ اگر میان نے اپنی مکاتبہ باندی سے صحبت کی یا اوسکو یا
اوسکی اولاد کو زخمی کیا یا اوسکا مال تلف کر دیا تو میان پر ضمان لازم ہوگی یعنی
گنہگاری دینا آوے گی مسئلہ اگر مسلمان میان نے اپنے غلام کو یون مکاتب
کیا تو اسقدر شراب مجکو کما دی یا سؤر کما دی یا یون کہ وہ غلام اپنی قیمت کما دی
یا یون کہ زید نے فلانی چیز مجکو لا دی یا یون کہ تو سو روپئے مجکو کما دی اور مین
سو روپیہ تجکو پہیر دون اور وہ غیر معین ہون تو یہہ کتابت فاسد ہے لیکن
اگر غلام نے شراب دی تو آزاد ہوگیا مگر اپنی قیمت میانکو کما دے مسئلہ
اگر میان نے غلام کے ذمہ پر کچھہ ٹھہرا کر مکاتب کیا اور عقد کتابت کا فاسد ہے تو
اگر قیمت اوس غلام کی اوس ٹھہرائی ہوئی داموں سے کم ہے تو یہہ غلام اوس قدر جو
ٹھہرا ہے کما دی اور اگر قیمت اوس غلام کی اوس ٹھہری ہوئی سے زیادہ ہے تو اپنی
قیمت کی قدر کما دی مسئلہ اگر اسی شرط پر آزاد کیا کہ ایک گہوڑا یا اونٹ یا گدہا
یا بیل کما لا دی تو درست ہے اگرچہ اوس جانور کی نوع اور وصف ذکر نکیا ہے مسئلہ
اگر کافر میان نے اپنے کافر غلام کو مکاتب کیا شراب کما دینے پر تو جائز ہے پہر

باب ما یجوز للمکاتب ان یفعله

میان یا غلام اگر کما دینے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو اُسقدر شراب کی قیمت غلام
پر دینا آویگی اور جب میان قیمت شراب کی اپنے قبضہ مین کرلے تو وہ غلام
آزاد ہوگیا **باب مایجوز للمکاتب ان یفعله** بیان اون امور
کا جسمین مکاتب کو کرنا درست ہے ...... مسئلہ
مکاتب کو جائز ہے کہ مول لے اور بیچے یا سفر کو جاوی اگرچہ میان نے اوس سے
ٹھہرالیا ہو کہ شہر سے باہر نجاویو مسئلہ اگر مکاتب نے اپنی باندی کا کسی سے
نکاح کیا یا اپنی غلام کو مکاتب کیا تو جائز ہے مسئلہ اگر زید نے اپنی غلام
عمرؔ کو مکاتب کیا بعد اسکے عمر مکاتب نے اپنے غلام بکر کو مکاتب کیا پھر بکر نے
عمرؔ کے آزاد ہونیکے بعد اگر عمر کو اپنی بابت کا پیسا کما دیا تو بکر کی ولا عمرؔ کو
پہونچیگی اور اگر عمر کے آزاد ہونے سے پہلے کما دیا تو بکر کی ولا زید کو پہنچیگی
مسئلہ اگر مکاتب نے بلا اجازت میان کے نکاح کیا تو جائز نہین ہے مسئلہ
مکاتب کو جائز نہین کہ کسیکو کچھ دیڈالے یا خیرات کرے مگر تھوڑی خیرات
مسئلہ مکاتب کو جائز نہین کہ کسیکا مال ضامن یا بالضامن ہو یا کسیکو کچھ
قرض دے یا اپنے غلام کو آزاد کردے اگرچہ مال لیکر آزاد کرے یا اپنی غلام کو
اوسی غلام کے ہاتھ بیچے مسئلہ اگر غلام تھوڑی عمر کا ہو تو اوسکی باپکو
یا اوسکی وصی کو اوس غلام پر اوسیقدر اختیار ہے جسقدر مکاتب کو اپنی غلام
پر اختیار ہے اور مضارب کو اور شریک کو اگرچہ مفاوضہ یا عنان کی شرکت ہو

مکاتب پر کچھہ اختیار نہین مسئلہ اگر مکاتب نے اپنے باپکو یا اپنے بیٹے
کو مول لیا تو وہ باپ اور بیٹا بھی کتابت مین شامل ہوگیا اور اگر بھائی کو یا
ایسے ہی کسی رشتہ مند کو مول لیا تو وہ اسکے ساتھہ کتابت مین شامل نہین ہوتا مسئلہ
اگر مکاتب نے اپنی اُم ولد کو اوس لڑکی کے ساتھہ مول لیا تو اوس اُم ولد کی
بیع جائز نہوئی مسئلہ اگر مکاتب کے لڑکا پیدا ہوا اوسی مکاتب کی باندی کے
پیٹ سے تو وہ لڑکا بھی اوسکی کتابت مین شامل ہی اور وہ لڑکا جو کمائیگا سو
اوسکا باپ مکاتب کا ہی مسئلہ اگر مکاتب نے اپنی باندی کا اپنی غلام سے
نکاح کردیا پہر اوس باندی اور اوس غلام دونوںکو مکاتب کیا پہر دونوں سے
اولاد ہوئی تو وہ اولاد بھی کتابت مین شامل ہی سو وہ اولاد جو کما دے اوس
باندی کا ہی مسئلہ اگر مکاتب نے یا ماذون غلام نے میان کی اجازت سے
ایکعورت سے نکاح کیا اوس عورتکو حرہ جانکر پہر اوس سے اولاد ہوئی پہر اوس عورت
کو کوئی اور مستحق لیگیا تو وہ اولاد غلام ہی مسئلہ اگر مکاتب نے ایک باندی
مول لیکر اوس سے صحبت کی پہر اوسکا کوئی اور مستحق نکلا یا بیع فاسد سے مول لی تہی
صحبت کے بعد پہر گئی تو دونو صورت مین عقر اوسکا مکاتب کو فی الحال دینا
ہوگا اور اگر مکاتب نے نکاح کیا تہا اور عقر واجب ہوا تو عقر بعد آزاد ہوجانے
کے دینا ہوگا فصل مسئلہ اگر مکاتبہ باندی سے میان نے صحبت کی
اور اولاد ہوئی تو اوس باندی کو اختیار ہی چاہی مکاتبہ رہی اور چاہی کبہی

که مجهه سی میبانه کما یا جائیگا تو ام ولد بنکر رہی مسئله اگر میان نے اپنے
ام ولد کو یا مدبر کو مکاتب کیا تو درست ہی پہر کتابت کا بدلا ادا ہونے سے
پہلے اگر میان مرگیا تو وہ باندی ام ولد خود بخود مفت آزاد ہوگئی اور مدبر
بھی آزاد ہوگیا درصورتیکہ وہ میان مالدار مرا اور اگر میان کے پاس سوای اُس
مدبر غلام کے کچھہ اور مال نتہا اور فقیر مرا تو یہ مدبر یا تو اپنی قیمت کی دو تہائی
کی قدر مال کما دی یا کتابت کا بدل بالکل کما دی مسئله اگر میان نے اپنے
مکاتب غلام کو مدبر کیا تو درست ہی پہر اگر وہ کما نسکا یعنی عاجز ہوگیا تو مدبر بنا
اور اگر کماتا جاتا ہی میان کے مرنے تک اور میان محتاج مرا تو دو تہائی اپنی
قیمت کی قدر یا دو تہائی کی قدر کتابت کا بدل کما دی مسئله اگر اپنی مکاتب
کو میان نے آزاد کر دیا تو درست ہی اور کتابت کا بدل اوسکے ذمہ سی جاتا رہا
مسئله اگر ہزار روپئے موجل پر مکاتب کیا پہر اوس سی یون صلح کی که پانسو
روپئے نقد دے تو درست ہی مسئله اگر ایک بیمار نے اپنے غلام کو دو
ہزار روپئے پر مکاتب کیا اور روپئے برس روز کے وعدہ پر ٹھہرائی اور وہ
غلام ہزار روپئے کی قیمت کا تہا پہر وہ بیمار اوسی بیماری مین مرگیا اور اوسکے
سوا کچھہ مال نچھوڑا سو وارثون نے یہہ برس روز کا وعدہ نمانا تو یہہ مکاتب یا
دو ہزار کی دو تہائی روپئے نقد دی اور ایک تہائی آیندہ کو ادا کری یا غلام
بنا رہی مسئله اگر بیمار نے دو ہزار کی قیمت کے غلام کو ہزار روپئے پر مکاتب کیا

اور برس روز کا وعدہ کیا روپے لینے کا پھر وہ بیمار مرگیا اور کچھہ ورثہ چھوڑا
اور وارثون نے وعدہ نمانا تو یہہ مکاتب اپنی قیمت کی دو تہائی روپے نقد
وارثونکو دے اور ایک تہائی وعدہ پر یا غلام ہی بنا رہے مسئلہ اگر زید
حُرنے عمرسے کہا کہ تو ہزار روپے پر اپنے غلام کو مکاتب کردے سو عمرنے
کیا اور زید نے اپنے پاس سے ہزار روپے دیدئے تو غلام آزاد ہوگیا
اور اگر آزاد ہونے سے پہلے یہہ خبر غلام نے سنی اور قبول کیا تو غلام مکاتب
ہے مسئلہ اگر زید نے اپنے ایک غلام حاضر اور دوسرے غلام غائب
کو ہزار روپے پر مکاتب کیا اور حاضر نے قبول کیا تو درست ہے پھر دونون
غلامونمین سے جو کوئی ہزار روپے ادا کرے تو دونون آزاد ہوجاوینگے اور
ادا کرنیوالا غلام دوسرے غلام سے کچھہ نپاویگا اور میان اوس غائب غلام
سے کچھہ نہ مانگے اور اگر اوس غائب نے قبول کیا تہا تو اوسکا قبول کرنا
لغو ہے مسئلہ اگر زید کی ایک باندی ہے اور باندی کے دو چھوٹے لڑکے
ہین پھر زید نے اوس باندی کو اور اون لڑکونکو اوس باندی کیطرف سے
مکاتب کیا تو درست ہے پھر اُن تینو نمین سے جو کوئی کتابت کا روپیہ ادا کریگا
اور ون سے نپاویگا باب کتابة العبد المشترک بیان
کتابت غلام مشترک کا یعنی مشترک کو کیونکر مکاتب کرین ... مسئلہ
اگر زید اور عمر دو شریکونکا ایک غلام ہے سو زید نے عمر کو اجازت دی

که تو اوسکو اپنے حصے مین ہزار روپیہ پر مکاتب کر دے اور روپئے اوس
سے لیلے سو عمر نے ایسا ہی کیا پہر اوس غلام سے ہزار مین سے کچہہ روپئے
بہی لئے پہر وہ غلام روپئے کمانے سے عاجز ہوگیا تو جسقدر روپئے
وصول ہوئے وہ عمر ہی کے ہوئے مسئلہ اگر زید اور عمر کی ایک باندی
ساجہی مین سے سو دونون نے اوسکو مکاتب کر دیا پہر زید نے اوس سے
صحبت کی اوسکی اولاد ہوئی سو عمر نے اپنی بتائی پہر وہ باندی کتابت کا روپیہ
ادا کرنے سے عاجز ہوگئی تو اب یہہ باندی زید کی اُم ولد ٹہری سو زید
پر اوس باندی کی آدہی قیمت اور آدہا عقر عمر کو دینا آویگا اور عمر کے ذمہ
پر زید کے لئے سب عقر اور لڑکی کی قیمت عائد ہوگی اور وہی پہلا لڑکا عمر
کا بیٹا ٹہریگا اور زید یا عمرو اگر اوس باندی کو عقر حوالہ کر دی تو بہی درست
ہے اور اگر عمر نے اوسکے ساتہہ صحبت نکی تہی اور مدبرہ کر دیا تہا پہر وہ عاجز
ہوگئی تو وہ زید ہی کی اُم ولد ٹہریگی اور عمر کا مدبرہ کرنا باطل ہوجائیگا اور
زید پر عمر کے لئے آدہی قیمت اوس باندی سی اور آدہا عقر دینا آئیگا اور وہ
اولاد زید ہی کی ٹہریگی مسئلہ اگر زید اور عمر دونون نے مشترک باندی کو
مکاتب کیا پہر عمر نے اوسکو آزاد کر دیا اور عمر تونگر ہے بعد اسکے وہ باندی
کتابت کا پیسا کمادینے سے عاجز ہوگئی تو عمر پر آدہی قیمت اوسکی دینا آویگی
زید کے لئے اور عمر وہ قیمت دام اوس باندی سی دلا پائیگا مسئلہ

اگر زید و عمرو دو شریکوں مین سے ایک زید نے مشترک غلام کو مدبر کیا پہر عمرو نے
آزاد کر دیا اور عمرو تونگر ہے تو زید کو اختیار ہے کہ عمرو سے اوس غلام
کی آدہی قیمت لے یا غلام سے آدہی قیمت کموا لے یا خود بہی آزاد کر دے
اور اگر زید نے پہلے آزاد کیا پہر عمرو نے مدبر کیا تو عمرو زید سے کچہہ نپاویگا

باب موت المکاتب و عجزہ و موت المولی بیان مکاتب کے مرنیکا
اور اوسکے عاجز ہونیکا اور مالک کے مرنے کا۔ مسئلہ اگر مکاتب
ایک قسط ادا کرنے سے عاجز ہوگیا مگر اوسکا مال کہین ہے کہ اوسکو ملنا
چاہتا ہی تو حاکم اوسکو تین دن تک عاجز نہ ٹہرادی اور اگر اوسکا مال ایسا نہو
تو عاجز ٹہرا دی اور کتابت کو فسخ کر دی مسئلہ اگر مکاتب ایک قسط ادا
کرنے سے عاجز ہوگیا تو میانکو جائز ہے کہ اوس مکاتب کی رضامندی سے
کتابت فسخ کر دی مسئلہ جب کتابت فسخ ہو جاوی تو مکاتب پہر غلام ہو جاتا
ہے اور جو کچہہ مکاتب کے پاس ہو وہ سب میان ہی کا ہے مسئلہ
اگر مکاتب کچہہ مال چہوڑکر مرا تو اوس مال سے کتابت کا بدل دیا جائیگا اور اوس
مکاتب پر یہہ حکم کیا جائیگا کہ زندگی کے آخر وقت آزاد ہوگیا اور اگر سوا کتابت
کے بدل کے کچہہ اور بہی مال اوسکا باقی رہا تو وہ اوسکی وارثونکو ملیگا مسئلہ
اگر مکاتب مرگیا اور کچہہ مال نچہوڑا صرف بیٹا چہوڑا جو کتابت کی حالت مین
پیدا ہوا تہا تو وہ بیٹا پیسا کما دیگا اپنی باپ کی قسطونپر پہر جب ادا کر چکے تو وہ

لڑکا مر ٹہریگا اور اوسکا باپ مرنے سے پہلے آزاد ٹہریگا مسئلہ اگر مکاتب
نے اپنے بیٹے کو مول لیا پہر وہ مکاتب مرگیا اور کچھہ مال نچھوڑا تو وہ بیٹا
کتابت کا روپیہ نقد ادا کردے یا غلام ہوکر رہے مسئلہ اگر مکاتب
مرگیا اور بیٹا چھوڑ مرا تو مال سے بدل کتابت کا دیکر باقی مال وہ بیٹا میراث
مین پاویگا اور اِسی طرح سے اگر باپ اور بیٹا دونون مکاتب ہوئے تھے ایک
عقد سے پہر باپ مرگیا تو وہ بیٹا ہی وارث ہوگا مسئلہ اگر مکاتب نے
ایک بیٹا چھوڑا حُرہ عورت سے اور لوگونپر اپنا قرض چھوڑا اسقدر کہ کتابت کا
بدل اوسمین ادا ہو جاوے اور وہ مکاتب مرگیا پہر بیٹے نے کوئی ایسی جنایت
کی کہ قاضی نے اوسکی مان کے محلہ والونپر تاوان دینے کا حکم کیا تو اِس حکم
سے مکاتب کا عاجز ہونا کتابت کے بدل کے روپے کما دینے سے ثابت
نہوگا اور اوس لڑکے کی اگر مان کیطرف کے لوگونمین اور باپ کیطرف والے
لوگونمین اوسکی ولاکی بابت جھگڑا ہوا سو قاضی اوسکی مان کیطرف والونکو
اوسکا صاحب ولا ٹھہرایا تو اِس حکم سے البتہ اوس لڑکے کا عاجز ہونا ثابت
ہوگا مسئلہ اگر مکاتب نے کہین سے زکوۃ خیرات کا مال پایا اور میانکو
کتابت کے بدلے دیا پہر وہ عاجز ہوگیا تو میان کو وہ مال حلال ہے
مسئلہ اگر غلام نے خیانت کی اور میان نے معلوم ہونے سے پہلے
اوسکو مکاتب کیا پہر وہ عاجز ہوگیا تو میان اب اوسکو پاتو خیانت کی

بدلے مدعیکے حوالے کردے یا غلام کی خیانت کا تاوان دے اور یہی حکم ہے اوسصورت مین کہ اگر مکاتب غلام نے خیانت کی اور اوس خیانت کی بابت قاضی نے ابہی کچہہ حکم ندیا اور غلام عاجز ہوگیا تو میان کو یا اوسکو خیانت والے کے حوالے کردے یا تاوان دے اور اگر قاضی کے حکم کے بعد وہ غلام عاجز ہوگیا تو خیانت کا تاوان اوسکے ذمہ پر دین ہے کہ اسکے عوض اوسکو بیچ لین مسئلہ اگر میان مرگیا تو کتابت فسخ نہین ہوگئی مکاتب میان کے وارثونکو مال اداکرے اوسکی قسط بندی کے موافق مسئلہ اگر مکاتب کا میان مرگیا اور سب وارثون نے اوس مکاتب کو آزاد کردیا تو مفت آزاد ہوگیا اور اگر بعضے وارثون نے آزاد کیا اور بعضون نے نکیا تو آزاد نہوا کتاب الولاء ملکیت کا بیان یعنی غلام باندی کا ولی کون ہے مسئلہ غلام اور باندی کی ولاء کا حقدار وہی ہے جو اوسکو آزاد کرے کسیطرحپر آزاد کرے خواہ آزاد کرے خواہ مدبر کرے خواہ مکاتب کرے خواہ ام ولد کرے خواہ اپنے ذی رحم محرم کو مول لیا تہا سو وہ آزاد ہوگیا ہر صورت آزاد کرنیوالے ہی کو ولاء کا حق ملیگا مسئلہ اگر آزاد کرنیوالے اور غلام مین یہہ شرط ٹھہری کہ ولاء کا حق اس آزاد کرنیوالیکو نملے تو یہہ شرط لغو ہے مسئلہ اگر زید کے غلام نے عمر کی باندی سے نکاح کیا سو وہ حاملہ ہوئی تو عمر نے اوسکو آزاد کردیا تو اوسکے پیٹ مین جو اولاد

شرح عربی

تھی اوسکی ولا عمرو کے سوا اور کسیکو کبھی نملیگی پھر اگر وہ حاملہ بعد آزاد ہونے
کے چھ مہینے سے زیادہ ہونیکے بعد جنے تو بھی ولا اوس اولاد کی عمر
کو ملیگی اور اگر زید نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو ولا اوسکی بیٹی کی زید کو ملیگی
مسئلہ اگر ایک عجمی نے آزاد کی ہوئی عورت سے نکاح کیا سو لڑکا ہوا تو
لڑکے کی ولا عورت کے آزاد کرنیوالیکو ملیگی اگرچہ اوس عجمی نے اور کسیکے
ساتھہ ولا موالات کی ٹھہرائی ہو مسئلہ آزاد کرنیوالیکو میراث پہلے ملیگی
ذوی الارحام سے عصبہ نسبی کے بعد مسئلہ اگر پہلے آزاد کرنیوالا میان مرا
پھر آزاد ہوگیا ہوا غلام مرا تو اوس آزاد کی ہوئی کی میراث آزاد کرنیوالے
کے اون عصبونکو ملیگی جو بہت قریب کے ہونگے مسئلہ عورتونکو حق ولا نہین ملتا
مگر اوسیکا جسکو خود آزاد کیا ہو یا عورت کی آزاد ہوئی نے جسکو آزاد کیا ہو یا
جسکو مکاتب کیا ہو یا عورتکی مکاتب نے اپنی غلام کو مکاتب کیا ہو **فصل** مسئلہ اگر زید عمرو
کے ہاتھہ پر مسلمان ہوا سو زید نے عقد موالات کا عمر سے کیا یعنی جب زید مر جاوے تو اوسکی میراث
عمر لے اور یہہ بھی ٹھہرایا کہ اگر زید سے خون ہو جاوے تو خون بہا بھی عمرو
دے یا یون ہوا کہ زید عمر کے ہاتھہ پر مسلمان ہوا اور بکر سے عقد موالات کا
ٹھہرایا وہی زید کے بدلے دیت دیگا اور وہی اوسکی میراث پاویگا زید کا
اور کوئی وارث نہوا اور اگر کوئی اور وارث ہوگا تو وہ وارث ہی زید کی میراث
پاویگا اسلیئے کہ موالات کرنیوالیکو ذوی الارحام کی بعد ترکہ ملتا ہے مسئلہ

اگر زید نے عمرو سے عقد موالات کیا اور عمرو نے دیت کسی مقدمہ مین اوسکی
طرف سے نہین دی تو زید کو اختیار ہے کہ کسی اور کے ساتھہ عقد موالات
ٹھہراوے عمرو کے سامنے مگر آزاد کئے ہوئے کو اختیار نہین کہ اور کسیکے
ساتھہ موالات کرے مسئلہ اگر ایکعورت نے کسی مرد سے عقد موالات
کیا پھر اوس عورت کے بیٹا پیدا ہوا جسکا باپ معلوم نہین تو وہ بیٹا بھی موالات
مین شامل ہے **کتاب الاکراہ** اکراہ اوسکو کہتے ہین کہ آدمی دوسرے کی کرانے کتاب الاکراہ
سے کوئی کام کرے تو کرنیوالیکی رضامندی نہوگی پھر اکراہ مین یہہ شرط ہے
کہ جو شخص کام کراوے اوسمین قدرت بھی ہو کہ جس بات سے اوسکو ڈراتا ہے وہ
کام بھی کر سکتا ہو مثلاً یون کہا کہ اگر یہہ کام تو نے نکیا تو تیری ناک کاٹ ڈالونگا
تو ناک کاٹ ڈالنے کی قدرت بھی ہو پھر وہ ڈر اگر کام کرنیوالا حاکم ہو یا چور ہو
اور یہہ بھی شرط ہے کہ یہہ کام کرنیوالا اوسکے دھمکانے سے ڈر بھی جاوے
اور جانے کہ اگر مین نے اسکا کہنا نکیا تو یہہ میرے ساتھہ جسپر دھمکاتا ہی کر ڈالیگا
مسئلہ اگر زید کو کسی زبردست نے دھمکا کر کوئی چیز زید سے مول لوائی
یا بکوائی یا اقرار کرایا کسی بات پر یا اجارہ لوایا اور یون دھمکایا کہ نہین تو
مین تجکو مار ڈالونگا یا سخت مار مارونگا یا بہت مدت تک قید رکھونگا پھر جب
اوسکی زبردستی اوسپرسے جاتی رہی تو زید کو اختیار ہے کہ اوس بیع وغیرہ
کو اختیار کرے یا فسخ کردے مسئلہ جو بیع اکراہ سے ہوئی اور مشتری

قابض ہو گیا تو بعضون کے نزدیک وہ مبیع مشتری کی ہو جاتی ہے اسواسطے
کہ یہہ بیع فاسد ہے **مسئلہ** اگر بائع نے اپنی خوشی سے مبیع کو لے لیا
تو یہہ اجازت ہے **مسئلہ** اگر بائع کو دہمکا کر کوئی چیز اوسکی بکوائی مگر مشتری
پر کچہہ زبردستی نہوئی سو مشتری کے پاس سے وہ مبیع ہلاک ہو گئی تو بائع مشتری
سے اوسکی قیمت دلا پاویگا اور جسپر زبردستی ہوئی اوسکو اختیار ہے کہ جسنے
زبردستی کی اوس سے ضمان لے **مسئلہ** اگر کسی زبردستی نے قید کرنے پر یا
مارنے پر یا بیڑیان ڈالنے پر دہمکایا یا ڈرایا سور کا گوشت یا مرا ہوا جانور
یا خون کہانے کے لئے یا شراب پینے کے لئے تو کہانا یا پینا حلال نہین اور
اگر مار ڈالنے یا کوئی عضو کاٹ ڈالنے پر دہمکایا تو کہا لینا ان چیزونکا حلال
ہے اور اگر اسنے نکہایا اور مار ڈالا یا اسکا کوئی عضو کاٹا گیا تو یہہ گنہگار
ہوا **مسئلہ** اگر کافر ہو جانیکے لئے یا کسی مسلمان کا مال تلف کر دینے کے لئے
مار ڈالنے یا عضو کاٹ ڈالنے پر دہمکایا یا ڈرایا تو لاچاری ہے کہ کلمہ کفر کہہ ڈالے
یا مال مسلمان کا تلف کر دے اور اگر کلمہ نکہا یا مال مسلمان کا تلف نکیا اور مارا گیا یا
اسکا کوئی عضو کاٹا گیا تو اوسکو ثواب ملیگا پہر مال کے مالک کو اختیار ہے کہ
زبردستی کرنیوالے سے ضمان لے **مسئلہ** اور اگر اور کسیکے مار ڈالنے کے
لئے زبردستی کی یعنی اس سے کہا کہ اگر تو فلانے کو نمار ڈالیگا تو مین تجکو مار ڈالونگا
تو اوسکو اجازت نہین کہ مار ڈالے پہر اگر مار ڈالیگا تو گنہگار ہوا مگر خون کا بدلا

اوس سی لیا جاویگا جسنے زبردستی کر کے مروا ڈالا مسئلہ اگر زید پر زبردستی کر کے زید کے غلام کو آزاد کرایا یا زید کی جورو کو طلاق دلائی تو غلام آزاد ہو گیا اور جورو پر طلاق ہو گئی پھر زید غلام کی قیمت اور جورو کا آدھا مہر دلا پائیگا بشرطیکہ زید نے جورو سے صحبت نکی ہو مسئلہ اگر زبردستی کسیکو مرتد کیا تو اوسکی جورو سی اوسکا نکاح جاتا نہین رہا کتاب الحجر جو کام بات کہنی سی ہوتے ہین (جیسی خرید و فروخت) اُن کاموں سے روکنی اور باز رکہنی کو حجر کہتے ہین نہ کہ ہاتھہ یا نو کے کام سے روکنے کو سو تین سبب سی حجر ہو سکتا ہے ایک لڑکپن دوسرے غلام ہونا تیسرے دیوانہ پن مسئلہ بلا اجازت ولی کے لڑکے کا تصرف قولی اور بدون اجازت میان کی غلام کا تصرف قولی صحیح نہین مسئلہ پکی دیوانہ کا تصرف کسی حالمین درست نہین مسئلہ اگر کسی نے کوئی لڑکے یا غلام یا دیوانہ سی کہا اور عقد کرنیوالا اوس عقد کی حقیقت جانتا تھا تو وہ عقد پورا ہوا ولی کو اختیار ہے کہ اوس عقد کو بنا رکہی یا فسخ کر دے مسئلہ اگر لڑکے یا غلام یا دیوانہ نے کسیکا مال تلف کر دیا تو انہین کو دینا آویگا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانے کے کچہہ اقرار کیا تو اوسپر حکم جاری نہوگا اور غلام کا اقرار اوسکے حق مین تو جاری کیا جائیگا اوسکے میان کے حق مین جاری نکیا جائیگا مسئلہ اگر غلام نے کسیکے مال کا اپنے اوپر اقرار کیا تو آزاد ہونیکے بعد اوس غلام سے وہ مال دلایا جائیگا اور اگر حد کا یا خون

کا اقرار کیا تو اوسیوقت اوسپر حکم جاری ہوگا **مسئلہ** بیوقوف ہونیکے سبب سے
مجبور کرنا جائز نہین **مسئلہ** اگر لڑکا بالغ ہوا اور وہ بیہودہ ہی تو جب تک وہ
۲۵ برسکا نہووے تب تک اوسکا مال اوسکو نہ دینگے اور ۲۵ برس سے پہلے
اگر اوسنے اپنے مال مین تصرف کیا تو وہ تصرف جائز ٹہریگا اور جب وہ ۲۵ برس
کا ہوجاوے تو اوسکا مال اوسکو دیدینگے گو کہ وہ مال کو خراب کرتا ہو **مسئلہ**
فاسق ہونے یا غافل رہنے یا مدیون ہونیکے سبب مجبور کرنا جائز نہین ہی **مسئلہ**
اگر قرض والے چاہین تو وہ مدیون نظربند کیا جاویگا اسواسطے کہ اپنا مال بیچکر
ادا کردے **مسئلہ** اگر مدیون کے پاس روپئے ہین اور لوگونکا دین بھی روپئے ہی
آتے ہین تو وہی روپئے قاضی قرض والونکو اوسکے بے مدیون کے دیدے اور اگر مدیون
پر روپئے آتے ہین اور اوسکے پاس اشرفیان آتی ہین اور اوسکے پاس روپئے
ہین تو قاضی بیچکر دیدے اور اگر مدیون کے پاس عروض یا عقار سے تو
عروض اور عقار کو قاضی خود نہ بیچے **مسئلہ** مفلس ہونیکے سبب سے مجبور کرنا
جائز نہین **مسئلہ** اگر زید مدیون نے ایک چیز معین عمر سے مول لیلی اور
ابہی قیمت ادا نہین کی پہر زید مفلس ہوگیا تو عمر اور اور لوگ جنکا دین زید پر ہی
سب برابر ہین

فصل

مسئلہ اگر لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی صحبت کرنیسے عورتکو
حمل رہجاوے یا شہوت ہوکر منی نکلے یا یہہ کچھہ نہو تو جب اٹھارہ برسکی عمر ہو تب لڑکے
کو بالغ کہینگے اور لڑکی کو جب حیض آنے لگے یا احتلام ہو یا حمل رہجاوے اور

کچھہ نہو تو جب پوری سترہ برس کی ہو چکے تب بالغہ کہین گے مگر فتوی اسبات پر ہے
کہ پندرہ برس والا بالغ ہے لڑکا ہو یا لڑکی مسئلہ بارہ برس سے کم عمر کا
لڑکا اور نو برس سے کم کی لڑکی بالغ نہین ٹھہرتی مسئلہ اگر بارہ برس پورے
ہونیکے بعد لڑکا اور نو برس کے بعد لڑکی کہے کہ مین بالغ ہوا ہون یا ہوئی
ہون تو اوسکا کہنا معتبر ٹھہریگا اور وہ اور جوان برابر ٹھہرینگے **کتاب الماذون**

تیرہوان باب ماذون

روک اٹھا لینے اور اپنا حق چھوڑ دینے کو اذن کہتے ہین تو اذن مین وقت کی
قید لگانا اور کسی نوع کے ساتھہ مخصوص کرنا نہین ہو سکتا ہے مثلا غلام کو
اذن دیا یعنی اجازت دی کہ مہینا بھر یا ایک روز تو تجارت کر تو ہمیشہ کو
اجازت ہوگئی اور مثلا یون کہا کہ تو فلانی چیز کی تجارت کر تو سب طرحکی سوداگری
کا اذن ہوگیا مسئلہ اگر میان نے اپنے غلام کو بیچتے مول لیتے دیکھا اور
کچھہ نہ کہا تو اجازت ثابت ہوگئی مسئلہ اگر میان نے غلام کو اذن عام دیا
یعنی اجازت دی تجارت کی اور ایک چیز مخصوص مول لینے کو کہا تو غلام کو جائز
ہے کہ بیچے اور مول لے اور خرید و فروخت کے لئے وکیل مقرر کرے اور گرو
کرے اور گرو رکھے اور اجارہ لے اور مضاربت کرے اور آپ نوکری یا مزدوری
کرے اور دین یا غصب یا دھرودھر کا اقرار کرے مسئلہ ماذون غلام یا لونڈی
کا نکاح کر دینا اپنے مملوک کو مکاتب یا آزاد کرنا یا کسیکو کچھہ قرض دینا یا کچھہ
ڈھہ ڈالنا درست نہین مگر ہان اگر تھوڑا کھانا کسیکو ہدیہ بھیجے یا اپنے یہان مہمان کو

کہلادے یا مبیع کے عیب دار ہونے کے سبب سے اوسکی قیمت کچہہ کم کی تو درست
ہے مسئلہ اگر ماذون غلام دیندار ہوگیا تو وہ دین اوسی غلام ہی کے
ذمہ ہی اگر میان اوسکی طرف سے نہ دے تو وہ غلام اوس دین کے بدلے بیچا جاوے
اور اوسکی قیمت کا روپیہ ہر ایک دائن کے حصہ کے موافق سب دائنون پر بانٹا
جائیگا پہر اگر دین باقی رہا تو جب وہ غلام ازاد ہوجاوے تب اوس سے لیا جاویگا
مسئلہ اگر ماذون غلام کو میان نے مجبور کیا اور اکثر بازار کے لوگون کو
معلوم ہوگیا تو وہ غلام مجبور ہوگیا مسئلہ اگر میان مرگیا یا دیوانہ ہوگیا یا مرتد
ہوکر دار الحرب کو چلا گیا یا ماذون غلام بہاگ گیا تو ماذون غلام مجبور ہوجاتا ہی
مسئلہ اگر ماذون باندی ام ولد ہوگئی تو مجبور ہوگئی مسئلہ مدبر ہونے
سے ماذون مجبور نہین ہوجاتا مسئلہ اگر میان نے ماذون کو ام ولد یا مدبر
کیا تو اوسکی ذمہ اگر لوگونکا قرض ہوگا تو یہہ میان بقدر اوس ماذون کی قیمت
کے اوس قرض کا ضامن ہوگا دین والون کے لئے مسئلہ اگر ماذون غلام
نے مجبور ہونیکے بعد اقرار کیا اپنے پاس کے مال کی بابت کسیکے حق کا تو درست
ہے مسئلہ اگر ماذون غلام پر اتنا دین ہوگیا کہ وہ غلام اور اوسکی سب
کمائی کی ہوئی اوسمین آجاوے تو میان اوسکا اوس مال کا جو اوس غلام کے پاس
ہے مالک نرہا پہر اوس غلام نے اگر اپنی کمائی سے ایک غلام مول لیا جسکا
بجہورا نام تو اس بجہورا کو اگر ماذون کا میان آزاد کردے تو آزاد نہوگا اور اگر

استقدر دین اوسپر نہین ہے تو آزاد ہو جائیگا مسئلہ اگر ماذون غلام مدیون
ہوا ور میان ان کے ہاتہہ کوئی چیز قیمت مثل پر بیچے تو جائز اور نہین تو نہوا
اگر میان اوسکے ہاتہہ کوئی چیز قیمت مثل پر یا کم پر بیچے تو جائز ہی پہر اسصورت
اگر میان نے قیمت لے لینے سے پہلے چیز اوسکو دیدی تو قیمت باطل ہو گئی
میان کو اختیار ہی کہ قیمت جب لیلے تب مبیع اوسکو دی مسئلہ اگر ماذون
مدیون غلام کو میان نے آزاد کیا تو درست ہی دین والی اوسکی قیمت کی
روپیے اپنے دین مین میان سی لینگے اور باقی اوس غلام سی پاوینگے آزاد ہو
نے کے بعد مسئلہ اگر میان نے ماذون مدیون غلام کو بیچ ڈالا اور مشتری کو
حوالہ کیا تو دین والے اوسکی قیمت کی قدر روپیہ میان سی لین یا وہ قیمت مشتری
سے لین یا بیع کی اجازت کر دین اور ثمن لے لین پہر اگر دین والون نے میان سے
اوسکی قیمت کی قدر روپیہ لیا اور وہ غلام عیب کے سبب سی میان کے پاس
پہر آیا تو میان دین والون سی وہ اپنی دی ہوئی قیمت پہیر لے اور دین والون
حق اوس غلام مین ہی مسئلہ اگر میان نے مدیون غلام کو بیچا اور مشتری
سے کہدیا کہ یہہ مدیون ہی تو دین والونکو اختیار ہے کہ اوس بیع کو پہیر داد
پہر اگر بائع غائب ہو گیا تو مشتری سی دین والونکا جہگڑا نہ پونہچیگا مسئلہ
اگر کوئی شخص ایک شہر مین آیا اور کہا کہ مین زید کا غلام ہون پہر کچہہ اوسنے
مول لیا اور بیچا تو سوداگری کے سبب کام اوسپر لازم ہونگی پہر جو وہ زید ا

ہوگیا تو دین کے بدلے اوسکو نہ بیچینگے جبتک اوسکا میان نہ آوے پھر اگر اوسکے
میان نے اقرار کیا کہ ہان مین نے اسکو تجارت کی اجازت دی تھی تو یہ غلام
بیچا جائیگا اور نہین تو نہین مسئلہ اگر لڑکی کو یا معتوہ کو جو یہ بات جانتا ہو
کہ بیع سے چیز جاتی ہے اور قیمت آتی ہے اور مول لینے سے چیز ملتی ہے اور
قیمت جاتی ہے اوسکے ولی نے خرید و فروخت کی اجازت دی تو خرید و فروخت کے
مقدمہ مین اوسکا ویسا ہی حکم ہے جیسا ماذون غلام کا **کتاب الغصب** یعنے
مالک کا قبضہ اوٹھا کر ناحق اپنا قبضہ ثابت کر دے اسکو غصب کہتے ہین مسئلہ
اور کے غلام کو اپنے کام مین لگا لینا اور کسیکے جانور پر اپنا اسباب لاد دینا یا
سوار ہونا غصب ہے مسئلہ اور کے بچھونے پر بیٹھ جانا غصب نہین ہے
مسئلہ جو چیز غصب کی اوسکا پھیر دینا اوسی مکان پر جہان سے لی تھی مالک کو غاصب
پر واجب ہے مسئلہ اگر غصب کی ہوئی چیز مثلی تھی اور ہلاک ہوگئی تو اوسکا مثل
جہان سے چیز غصب کی وہانپر پھیر دے اور اگر مثل نہ مل سکی وہان جو حسب مقام پر جھگڑا
ہوا وہانپر اوس دن جو اوسکی قیمت ہو اوتنی قیمت پھیر دے اور اگر وہ چیز مثلی نہ تھی
تو اوسکی وہ قیمت جو غصب کے دن قیمت تھی وہ دے مسئلہ اگر غاصب کہے کہ
مغصوب ہلاک ہوگئی تو قاضی اوسکو اتنے دنون تک قید رکھے کہ قاضی کو معلوم ہو جاوے
کہ اگر وہ چیز اسکے پاس ہوتی تو اسنے دنونکی قید مین بتا دیا بعد اسکے اوسکا بدل
دینے کا حکم کرے مسئلہ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہہ لیجا سکتی ہے اور زمین

غصب ہو سکتا ہی مسئلہ اگر عقار کو غصب کیا پہر وہ غاصب
کے پاس ہلاک ہو گئے تو غاصب پر کچہہ دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زمین غصب
کی سو اسمین غاصب کے رہنے سے یا کہیتی کرنے سے کچہہ نقصان ہو گیا تو نقصان
کا تاوان دینا آویگا جیسے منقول چیز مین مسئلہ مغصوب زمین سے اگر غلہ حاصل
کیا تو اوس غلہ کو خیرات کر دے ایسے ہی اگر غاصب نے غصب کی چیز سے یا دوسرے
کی چیز سے کچہہ نفع حاصل کیا تو غاصب اوسکا مالک تو ہی مگر کچہہ بہی اوسمین سے
اسکو اپنے خرچ مین لانا حلال نہین خیرات کر دے درصورتیکہ مالک نے ابہی
ضمان اوس سے نہ لیا اور اگر مالک کو یہہ ضمان دیچکا تو اوسکو وہ نفع حلال ہے
مسئلہ اگر زید نے جانور غصب کیا اور ذبح کر کے پکا ڈالا یا غلہ غصب
کر کے پیس ڈالا یا بو دیا یا لوہا غصب کر کے اوسکی تلوار بنوائی یا سونا چاندی
کے سوا تانبا وغیرہ کچہہ اور غصب کر کے اوسکا برتن بنوالیا یا لکڑی غصب کر کی
عمارت مین لگائی تو ضمان دینی سے پہلے زید کو اوسمین تصرف کرنا اور اوس سے فائدہ
لینا حلال نہین مسئلہ اگر سونا یا چاندی غصب کی اور اوسکا کوئی برتن بنالیا
یا اشرفی روپئی بنوالئے تو مالک وہی چیز لیلیے مسئلہ اگر جانور غصب کر کی
ذبح کر ڈالا تو مالک یا وہ جانور غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلیے یا ذبح کیا ہوا
خود لے لے اور نقصان کے دام غاصب سے لے ایسے ہی اگر کپڑا غصب کر کے
ایسا پہاڑ ڈالا کہ بہت سی فائدے اوس سے جاتے رہے تو مالک وہ کپڑا

غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلے اگر کپڑا آپ لیلے اور نقصان کے دام غاصب سے
لے اور اگر تھوڑا پھاڑا تو مالک کپڑا اور نقصان کے دام لیلے مسئلہ
اگر غیر کی زمین پر مکان بنایا یا درخت لگایا تو وہ مکان کھود ڈالا جائیگا اور
درخت اوکھاڑ ڈالا جائیگا اور مالک کو وہ زمین سپرد کر دیجائیگی پھر اگر کھودنے
اور اوکھارنے سے زمین کا نقصان ہوتا ہو تو زمین کا مالک اوس مکان اور
کو لیلے اور غاصب کو وہ دام دیدے جو دام مکان کے کھودنے اور درخت
کے کٹجانیکے بعد ہوتے ہیں یعنی جا بجا ملبہ اور لکڑے کے دام مسئلہ
اگر سفید کپڑا غصب کرکے رنگا لیا یا آٹا غصب کرکے اوسمیں گھی ملا دیا تو مالک کو
غاصب سے سفید کپڑے کی یا آٹے کی قیمت لے یا کپڑا اور آٹا آپ لیلے اور
رنگائی کے دام اور اوتنا ہی گھی غاصب کو دیدے فصل مسئلہ اگر غاصب چیز
مغصوب کو چھپا ڈالا اور ضمان دیدیا تو بعد غاصب وہ مغصوب کا مالک ہوگیا مسئلہ
جس مغصوب چیز کو غاصب نے چھپا ڈالا ہو اوسکی قیمت کے بابت اگر غاصب قسم
کے ساتھ کہے تو غاصب کا کہنا معتبر ہے اور اگر مالک زیادہ قیمت کی بابت گواہ
گذرانے تو سنے جائینگے پھر اگر غاصب نے مالک کے کہنے کے گواہوں کے
بموجب یا قسم سے انکار کرکے تاوان دیا بعد اسکے وہ چیز ظاہر ہوئی اور اسکی
قیمت زیادہ معلوم ہوئی تو وہ غاصب کی ہی اور مالک کو اعتبار نہیں کہ لیا ہوا
تاوان پھیر دے اور وہ چیز لے لے اور اگر غاصب نے قسم کھا کر تاوان

دیا تھا پھر وہ چیز ظاہر ہوئی اور زیادہ قیمت اوسکی ہی تو مالک کو اختیار ہے
چاہی لئی ہوئی تاوان کو قبول رکھی چاہے وہ چیز اپنی لیلے اور لیا ہوا تاوان
پھیر دے مسئلہ اگر غاصب نے مغصوب چیز کو بیچ ڈالا پھر مالک نے غاصب
سے تاوان لیا تو بیع ہو گئی اور اگر غاصب نے مغصوب غلام کو آزاد کر دیا بعد
اسکے تاوان کیا تو وہ آزاد نہوا مسئلہ مغصوب مین جو چیز زیادہ ہو جاوے
جیسے مغصوب باندی کی اولاد ہوئی یا مغصوب درخت مین میوہ لگا تو یہہ زیادہ
چیز غاصب کے پاس امانت ہی تو اگر غاصب اپنی دست اندازی سے اوس زیادہ
کو ہلاک کر دیگا یا مالک کی مانگنی پر نہ دیگا تو اوس کی بابت تاوان غاصب پر دینا
آویگا مسئلہ اگر مغصوب باندی مین اولاد ہونے سے کچھہ نقصان ہو گیا تو غاصب
پر نقصان دینا آویگا اور اگر اوس باندی کی اور اوس اولاد کی اسقدر قیمت
ہے کہ وہ نقصان اوسمین پورا ہو سکتا ہے تو غاصب پر کچھہ دینا نا ویگا
مسئلہ اگر غاصب نے مغصوب باندی سے زنا کیا سو وہ حاملہ ہوئی بعد
اسکے مالک کو پھیر دی پھر لڑکا پیدا ہونے سے مر گئی تو اوسکی قیمت غاصب پر
دینا آویگی اور اگر حرہ غاصب سی حاملہ ہوئی اور جننی سی مر گئی تو غاصب پر
کچھہ دینا نہ آویگا مسئلہ غاصب پر مغصوب کے منافع کا تاوان دینا نہین آتا
مسئلہ اگر مسلمان نے مسلمان کی شراب یا سور تلف کر دئی تو کچھہ دینا
نہ آویگا اور اگر ذمی کی شراب اور سور تلف کر دی تو تاوان دینا آویگا مسئلہ

اگر مسلمان کی شراب غصب کر کے سرکہ بنا ڈالا یا مردار چمڑا غصب کر کے اوسکو
پکا بنا یا تو مالک چاہے تو سرکہ اور پکا چمڑا لیلیوے اور سرکہ ہونے سے یا چمڑے
کے پکنے سے جو قیمت اوسکی زیادہ ہو گئی اوسقدر غاصب کو پہیر دے پہر
اگر غاصب نے اوس سرکہ کو تلف کر دیا تو اوسکا تاوان دینا آویگا اور چمڑے کو
تلف کر دیا تو کچھہ نہین مسئلہ اگر ایک مسلمان نے دوسرے کی کوئی بجانے
کی چیز جیسے سرود یا شہنائی وغیرہ توڑ ڈالی یا ناچ کی چیز یا شراب منصف بہا دی
تو تاوان دینا آویگا اور ان چیزونکو اگر بیچا تو بیع ٹہیک ہو جاتی ہی مسئلہ
اگر ام ولد کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مر گئی تو اوسکی قیمت غاصب پر دینا
نہ آویگی اور اگر مدبر کو غصب کیا اور وہ غاصب کے پاس مر گیا تو اوسکی قیمت غاصب
پر دینا آویگی کتاب الشفعہ مشتری نے جتنی قیمت دیکر زمین کا ٹکڑا مول
لیا تہا اوسقدر قیمت دیکر بغیر رضامندی مشتری کے اوس ٹکڑے کا مالک
ہونا اسکو شفعہ کہتے ہین مسئلہ اول حقدار شفعہ کا وہ شخص ہے جو مبیع مین شریک
ہو بعد اسکے وہ جو مبیع کے شرب اور راہ وغیرہ حقوق مین شریک ہووے
بشرطیکہ وہ حقوق عام نہون خاص اوسی شریک کے ہون بعد اسکے وہ جو
مبیع کا پڑوسی ہو نزدیک لگا ہوا پہر جسنے غیر کی دیوار پر اپنے جہانکڑ رکہی اور
وہ شخص جسنے غیر کی دیوار مین مالک سی ساجہی مین لکڑی لگائی تو یہہ دونون
پڑوسی ہوئے مسئلہ جتنے شفیع ہون اوتنے حصے شفعہ کے کئے جاوینگے

شرح بر شفعہ

شفیعوں کے حصوں کو لحاظ نکیا جاویگا مسئلہ جب بیع ہو تب شفعہ واجب ہوتا ہی
اور شفعہ کی طلب پر گواہ کرنے سے شفعہ مقرر ہو جاتا ہی یا جب قاضی حکم کردے

باب طلب الشفعۃ بیان شفعہ کے مطالبہ کرنے کا

مسئلہ جب شفیع کو بیع کی خبر ہو جاوے تو اوسی جگہہ لوگوں کے سامنے کہدی کہ
مین شفعہ کا مدعی ہون پھر بائع سے کہی اگر مبیع بائع کے پاس ہو یا مشتری
سی کہی اگر اوسکے پاس ہو پھر اوس پر جاکر لوگونکے سامنے کہے کہ اسکی شفعہ
کا مجکو دعوی ہی اسکے بعد اگر دعوی کرنے مین شفیع کو دیر ہو جاوے
تو حق شفعہ کا جاتا نہین رہتا مسئلہ جب شفیع قاضی کے پاس جاکر شفعہ
کا دعوی کرے تو قاضی مدعی علیہ سے پوچھے کہ وہ مکان جسکی سبب سے
شفیع اپنا شفعہ بتاتا ہے کسکا ہے پھر مدعی علیہ اگر اقرار کرے کہ وہ مکان
اس شفیع کا ہی یا قسم کہانے سے انکار کرے یا شفیع اپنی گواہ گذرانے پھر
قاضی اوس مدعی علیہ یعنی مشتری سے پوچھے کہ وہ مکان جسمین شفیع اپنا شفعہ
بتاتا ہی تونے مول لیا ہے پھر اگر اوسنے اقرار کیا کہ ہان مول لیا ہی یا قسم
سے انکار کرے یا شفیع گواہ گذرانے تب قاضی حکم کردے شفعہ کا یعنی
وہ مکان خریدا ہوا شفیع کو دلادے مسئلہ شفیع پر لازم نہین ہے کہ
دعوی کرتے وقت ثمن بھی حاضر کرے بلکہ جب قاضی شفیع کا حکم کردے شفیع کے
حق مین تب شفیع پر البتہ لازم ہی کہ ثمن لادے مسئلہ اگر مبیع بائع کے پاس

باب طلب شفعہ

توشفیع بائع سے شفعہ کی بابت جھگڑا کرسے مسئلہ قاضی شفیع کے گواہ
تب سُنے جب مشتری موجود ہو پہر اوسکے سامنے بیع فسخ کرے اور جوابدہی
بائع کے ذمہ پر مسئلہ مول لینے کے لئے جسکو وکیل کیا جبتک وہ وکیل
مبیعہ اپنے موکل کو نہ دیدے تبتک شفیع اوس وکیل سے جھگڑا کرسکتا ہے مسئلہ
مشتری نے اگرچہ شرط کرلی ہو کہ خیار رویت اور خیار عیب مجکو نہین ہے مگر
شفیع کو اختیار رویت اور عیب کے سبب سے پہیر دینا مبیع کا پونہچتا ہے مسئلہ
اگر قیمت مبیع کی مشتری کچہہ اور بتاتا ہے اور شفیع کچہہ اور بتاتا ہے تو مشتری
کے کہنے کا اعتبار ہے اور اگر دونون نے گواہ گذرانے تو شفیع کے
گواہ معتبر ٹھہرینگے مسئلہ اگر مشتری کچہہ قیمت کہے اور بائع اوس سے کم بتادے
اور بائع نے ابہی قیمت نپائی ہو تو شفیع بائع کی بتائی ہوئی قیمت دے اور
اگر بائع پاچکا ہو تو جسقدر مشتری کہتا ہو اوسقدر دے مسئلہ اگر بائع نے
مشتری سے کم قیمت لی تہی تو شفیع بہی اسیقدر قیمت کم دے اور اگر بائع نے
مشتری کو قیمت معاف کردی یا مشتری سے زیادہ قیمت لی تو شفیع پر پوری ہی
قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر مشتری نے اسباب یا عقار کے بدلے مبیع
مول لی تہی تو شفیع اوس اسباب اور عقار کی قیمت دیکر مبیع کو لے اور اگر مثلی چیز
کے بدلے مشتری نے لی تہی تو مشتری اوسکا مثل دے مسئلہ اگر مشتری
نے موجل داموں پر مبیع کو خریدا تہا تو شفیع یا تو نقد دام دے اور لیلے

یا ٹھہرا ہے جب مدت وعدہ کی پوری ہوجاوے تب دام دیوے اور لیلیوے مسئلہ
اگر شراب یا سور کے بدلے ذمی سے زمین مول لی اگر شفیع بھی ذمی ہے تو
اوتنی ہی شراب اور سور کی قیمت دیکر لیلیوے اور اگر شفیع مسلمان ہو تو شراب اور
سور کی قیمت دیکر لیوے مسئلہ اگر مشتری نے زمین مبیعہ پر مکان بنا لیا یا درخت
لگا لیا بعد اسکے وہ مبیع شفیع کو ملی تو شفیع یا تو مبیع کے ثمن اور مکان اور درخت
کے وہ دام جو جائداد کے ہوں دیکر لیلیوے یا مشتری سے زبردستی وہ مکان
اور درخت اوکھڑوا ڈالے مسئلہ اگر شفیع نے شفعہ کے سبب سے مکان
پایا پھر اوسمین کوئی مکان بنایا یا درخت لگایا بعد اوسکا کوئی اور حقدار نکلا
سو اوسنے پایا تو پہر شفیع بائع سے صرف قیمت اوس مکانکی دی ہوئی پہیر لاویگا
اپنی بنائے ہوئے مکان اور لگائے ہوئے درخت کی قیمت نہ دلاپانہ بائع سے نہ
مشتری سے مسئلہ اگر مکان خراب ہوگیا یا درخت خشک ہوگیا تو شفیع سب قیمت
دیکر لیوے مسئلہ اگر مشتری نے کچھ مکان توڑ ڈالا تو شفیع اوسکی حصہ کی قدر
قیمت کم کرکے دیوے اور ٹوٹا ہوا مشتری کو ملے مسئلہ اگر زید نے زمین مول
لی خرمے کے درخت سمیت جسمین خرمے لگے تھے تو شفیع کو اختیار ہے کہ اوسمین
کو مع درخت اور پھل لیلیوے اور اگر میوہ مشتری کے خریدنے کے بعد لگا تو بھی یہی
حکم ہے اور اگر میوہ مشتری کی خرید سے پہلے لگا تھا پھر مشتری نے اوسکو توڑ لیا
تو شفیع اوسکی حصہ کی قدر ثمن کم کرکے دیوے باب مایجب فیہ الشفعۃ و

باب الایجب اسباب مین شفعہ کے وجوب اور عدم وجوب کا بیان ہے

مسئلہ شفعہ اوسی زمین مین واجب ہوتا ہی جو مال کے بدلہ پر کسیکی ملک ہو جاے

مسئلہ عروض اور ناؤ اور مکان اور درخت جو بغیر زمین کے بیچا جاوے

اوسمین حق شفعہ واجب نہین ہوتا اگر حویلی عورت کو مہر مین دی یا زمین اجرت

کے بدلہ کسیکو دی یا زمین یا حویلی عورت نے خلع کے بدلے مین دی یا ایک

مکان پر صلح ہوئی عمداً خون کے مقدمہ مین یا غلام کو آزاد کیا اوسی حویلی

یا زمین پر یا کسیکو حویلی یا زمین دیڈالی اور کچھہ اوسکی بدلہ مین نہ ٹھہرایا تو شفیع کو

شفعہ نملیگا مسئلہ جو زمین یا مکان بائع کو اختیار کی شرط پر بکا جبتک بائع کو

اختیار پھیر لینے کا ہی تب تک اوسمین شفعہ واجب نہین ہوتا مسئلہ اگر زمین

کی بیع فاسد ہوئی اوسمین حق شفعہ نہین پھر جب مشتری اوسمین مکان بنالے اور

اوس بیع کے فسخ کا حق جاتا رہی تب شفعہ واجب ہو مسئلہ اگر ساجھی کی زمین

ساجھیون نے آپسمین بانٹ لی اوسمین شفیع کو شفعہ نہین پہونچا مسئلہ اگر شفیع

نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا پھر مشتری نے مبیع قاضی کے حکم سے بسبب

خیار رویت کے یا بسبب شرط خیار کے یا بسبب عیب کے بائع کو پھیر دیے

تو اوسمین شفیع کو حق شفعہ نہین اور اگر بغیر حکم قاضی کے پھیر دے تو شفیع کو

شفعہ ملیگا مسئلہ اگر بائع کا اقالہ کیا تو شفیع کو شفعہ ملیگا باب ما یبطل

بہ الشفعۃ بیان مین اون امور کے جن سے شفعہ جاتا رہتا ہے مسئلہ

باب ما یبطل بہ الشفعۃ

اگر شفیع نے بیع کی خبر سُنی اور فوراً اوسکی جگہہ اوسیوقت اپنا شفعہ طلب نکیا تو شفعہ باطل ہوگیا یا شفیع نے سُنا اور اوسیوقت بائع کے پاس جاکر لوگون کے سامنے درصورتیکہ مبیع بائع کے پاس ہو یا مشتری کے پاس جاکر یا اوس مبیع پر جاکر لوگونکے سامنے شفعہ طلب نکیا تو شفعہ باطل ہوگیا اور وہ چیز بدلے کی شفیع پہیر دے مسئلہ اگر شفیع مرگیا تو حق شفعہ جاتا رہا اور مشتری کے مرنے سے حق شفعہ نہین جاتا مسئلہ جس مکان کے سبب سے شفیع حق شفعہ مبیع مین مانگتا تھا اگر اوس مکانکو شفیع نے کسیکے ہاتھہ بیع کر دیا اور قاضی نے ابہی اسکو شفعہ دلایا تہا تو شفعہ باطل ہوگیا اور جسنے شفیع سے مول لیا اوسکو بھی وہ شفعہ نملیگا خود خریدار ہو یا وکیل ہو مسئلہ اگر زید نے عمر سے مکان خریدا اور بکر نے کہا کہ اگر اس مکان کا کوئی اور حقدار نکلے تو مین عمر کا ضامن ہون اور بکر شفیع تھا تو اِس ضامنی سے اُسکا شفعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر زید نے ایک مکان خریدا یا زید کی وکیل نے یا اور کسی نے زید کے لئے خریدا تو حق شفعہ پونہچیگا مسئلہ اگر شفیع نے سُنا کہ فلانا مکان ہزار روپیہ کو بکا سو اوسنے حق شفعہ مشتری کو دیڈالا پھر اسکو معلوم ہوا کہ ہزار سے کم کو بکا یا گیہون یا جو کے بدلے بکا کہ وہ غلہ ہزار کا تھا یا زیادہ کا تہا تو اب شفیع کو شفعہ ملیگا اور اگر یہہ معلوم ہوا کہ ہزار روپیہ کی اشرفیون کے بدلے بکا تو شفعہ نملیگا مسئلہ اگر شفیع نے سُنا کہ فلانا مکان زید نے مول لیا سو اوسنے حق شفعہ دیڈالا پہر تحقیق ہوا کہ عمر نے مول لیا ہی تو اب شفیع کو

دعوی شفعہ کا پہونچتا ہے مسئلہ اگر بائع نے شفیع کیطرف کی گز گز بہر زمین چہوڑ کر
باقی زمین بیچی تو شفیع کو شفعہ کا دعوی نہ پہونچیگا مسئلہ اگر ایک مکان کا ایک
حصہ معین ثمن کے بدلے خریدا بعد اسکے باقی مکان خریدا تو شفیع کو فقط حصہ معین
مین حق شفعہ ملیگا باقی مین نہین مسئلہ ایک مکان مشتری نے قیمت پر خریدا
پہر قیمت کے بدلے بائع کو کپڑا دیا تو شفیع پر قیمت ہی دینا آویگی کپڑا نہین
مسئلہ شفیع کا شفعہ باطل کرنیکے لئے حیلہ کرنا اور ایسا حیلہ کرنا جسمین زکوة
نہ دینا آوے مکروہ نہین مسئلہ اگر کئی مشتریون نے ایک مکان خریدا تو شفیع
کو اختیار ہی کہ اونمین سے بعض کا حصہ حق شفعہ کی روسے لیلیے اور اگر کئی بائعون نے
ایک مشتری کے ہاتہہ بیچا تو شفیع کو اختیار نہین کہ بعض بائع کا حصہ لیلے اور بعضوں کا
چہوڑ دے مسئلہ اگر مشتری نے آدھی حویلی پہر بانٹ لی تو شفیع چاہے تو بہہ
مشتری کے حصہ کی لیلیے مسئلہ اگر میان نے مکان بیچا اور ماذون
غلام مدیون شفیع ہے تو میان سے اپنا شفعہ لے سکتا ہے ایسی ہی اگر ماذون مدیون
غلام نے بیچا اور میان اوسکا شفیع ہی تو میان اپنا شفعہ اوس سے لے سکتا ہے
مسئلہ اگر کمعر لڑکے کے باپ نے یا وصی نے اوس لڑکی کا شفعہ مشتری
کو دیدیا تو درست ہی اور اگر وکیل نے جو شفعہ کی طلب کے لئے مقرر تہا شفعہ مشتری کو
دیدیا تو بہی درست ہی کتاب القسمة یعنی ملی ہوئی چیز کے بانٹنے کے مسئلے
مسئلہ جو حصہ سب چیز مین پہیلا ہوا ہی اوس حصہ کو اکہٹا کر دینا اسکو قسمت

یعنی بانٹنا کہتی ہین سو بانٹنے مین دو باتین پائی جاتی ہین ایک یہہ کہ حصہ کا جدا
اور الگ کرنا دوسرے یہہ کہ ایک حصہ دوسرے حصہ سے بدلجاوی تو مثلی یعنی
کیلی اور موزون اور متقارب عددی چیزون کے بانٹ مین جدا اور الگ کرنا
چاہئیے اور غیر مثلی مین مبادلہ چاہیئے تو مثلی چیزونمین ایک شریک کو اختیار ہی
کہ اپنا حصہ دوسرے شریک کی غیبت مین بانٹ کر الگ کرلے اور غیر مثلی مین
نہین مسئلہ اگر ایک مال مین کئی شریک ہین اونمین سی زید اور عمرو موجود ہین
اور باقی غیر موجود ہین اور زید نے عمرو سے کہا کہ میرا حصہ بانٹ دی اگر وہ
مال ایک جنس ہی تو حاکم عمرو سے زبردستی بٹوادی اور اگر اجناس مختلف ہی تو
زبردستی نکری مسئلہ مستحب ہی کہ قاضی بانٹنے کیواسطے ایک شخص مقرر کری
کہ وہ بیت المال سے اپنی روزی پاوی اور شریکون سے کچھہ نلے اور بانٹ دے
اور اگر اوسکو بیت المال سی نہ دین تو سب شریکون سی برابر اوسکی اجرت دلاوے
مسئلہ بانٹنے والا عدل اور امین اور بانٹ کے مسئلے جانتا ہو مسئلہ قاضی
ایک شخص کو بانٹ کے لئے ہر مقدمہ مین معین نکری مسئلہ کئی بانٹنے والونکو
ایک بانٹ مین قاضی شریک نہونے دی مسئلہ اگر کئی شریکون نے قاضی
سے کہا کہ ہمکو عقار فلانے سے میراث ملی ہی سو بانٹ دو تو جب تک وہ شریک
مورث کے مرنے کی بابت اور ہمکی بابت کہ اسیقدر اوسکی وارث ہین گواہ
نگذرانین تب تک قاضی نہ بانٹے اور اگر شریک منقول چیز کا بانٹنا چاہین تو قاضی

بانٹ دی مسئلہ اگر کئی شریکون سنے کہاکہ ہمنے عقار مول لی ہی اسکو بانٹ
دیو تو قاضی بانٹ دی مسئلہ اگر کئی شریکون سنے ملک کا دعوی کیا عقار
کی تو بھی قاضی بانٹ دی مسئلہ اگر دو شریکون سنے ایک مکان بانٹنا چاہا
اور گواہ گذرانے اسبات پر کہ وہ مکان ہماری قبضہ مین ہے تو قاضی نہ بانٹ
دی جب تک اسبات کے گواہ نگذرین کہ وہ مکان انہین شریکونکا ہے مسئلہ
اگر دو شریکون سنے اپنے مورث کی مرنے پر اور سب وارثون ہمنے گنتی پر گواہ
گذرانے اور مکان انہین کے قبضہ مین ہے اور ایک وارث اور غائب ہی یا
لڑکا ہے تو قاضی ان دونوں کی درخواست کے بموجب اس مکانکو بانٹ دی
اور وکیل یا وصی کسیکو کر دیگی کہ وہ اوس غائب کا یا لڑکے کا حصہ اپنی قبضہ
مین رکھی مسئلہ اگر کئی شریکون مین سے بعضے شریکون سنے خریدی ہوئی
مکانکو ایک شریک کی غیبت مین بانٹنا چاہا تو قاضی تقسیم نکر دی جبتک وہ غائب
شریک بھی حاضر نہووے اور اگر عقار غائب وارث کے قبضہ مین ہے یا لڑکی
کے قبضہ مین ہے یا کئی وارثون مین سی ایک وارث موجود ہی تو بھی بانٹ نہ دیگی
مسئلہ اگر ایک مال مین کئی شریک ہین اور ایک اونمین سی بانٹنا چاہتا ہے
درصورتیکہ بعد بانٹنے کے ہر ایک کو اپنی حصہ کا فائدہ حاصل ہوگا تو وہ
مال بانٹا جائیگا اور اگر بانٹنے سے ہر ایک کو ضرر ہوگا تو نہ بانٹا جائیگا مگر جان
بانٹنے پر سب راضی ہونگے تو البتہ بانٹا جائیگا اور اگر بعضی شریکونکا حصہ یا دہ

ہے سو بانٹنے سے اونکو فائدہ ہے اور بعضونکا حصہ تہوڑا ہی سو بانٹنے
سے اونکو نقصان ہے تو صرف زیادہ حصہ والونکا حصہ اونکے کہنے پر البتہ
بانٹ دیا جائیگا مسئلہ اگر ایک جنس کا اسباب ہو تو بانٹ دیا جائیگا مسئلہ
اگر اسباب دو جنس کا ہوا ور جواہرات اور غلام اور حمام اور کنوان اور چکی
بلا رضامندی سب شریکون کے نہ بانٹین گے مسئلہ اگر کئی حویلیان شرکت
کی ہین یا ایک حویلی اور کہیتی کی زمین ہے یا ایک حویلی اور دوکان ہی تو ہر چیز
الگ الگ بانٹی جائیگی مسئلہ بانٹنے والیکو چاہیے کہ جس مکانکو بانٹیگا اوس کا
نقشہ کہینچے اور حصہ برابر درست لگادے اور گز سے ناپے اور مکانکی قیمت
ٹھہرادے اور ہر حصہ کیواسطے آمد و رفت کی راہ اور پانی ملنے کا مقام تجویز
کرے ہر ایک حصہ علحدہ علحدہ کرے اور ہر حصہ کا نام رکہی کہ یہہ پہلا حصہ یہہ دوسرا
حصہ یہہ تیسرا حصہ وغیرہ اور شریکونکے نام لکہکر قرعہ ڈالے تو جسکا نام پہلے
نکلے اوسکا پہلا حصہ اور جسکا دوسری بار نکلے اوسکا دوسرا حصہ اور روپئے
بانٹ مین ملادے مگر شریکون کی رضامندی سے مسئلہ اگر مکان بانٹا گیا
اور ایک شریک کو پانی لانے کی راہ یا راستہ کی گلی دوسرے کی ملک مین ہو گئے
اور بانٹنے کیوقت یون نہین ٹھہرالیا تہا تو وہ شریک اپنی راہ مین اور طرف سے
نکال لے اگر ہو سکے اور جو اور طرف سے نہ نکل سکے تو ایسا بانٹ فسخ کردے
مسئلہ اگر ایک حویلی کا نیچے کا مکان اور بالاخانہ دونون اور ایک حویلی کا

صرف نیچے کا مکان اور ایک حویلی کا صرف بالا خانہ شرکت کا ہے تو ہر ایک کی الگ
الگ قیمت لگا کر قیمت کے بموجب بانٹا جاویگا مسئلہ اگر مکان شریکون مین بانٹا
گیا پہر کسی نے کہا کہ ہمکو ہمارا حصہ نہین ملا اور دو بانٹنے والے گواہی دین کہ ملا
تو ان بانٹنے والونکی گواہی مانی جائیگی مسئلہ اگر پہلے سب شریکون نے اقرار کیا
کہ ہمکو اپنا اپنا حصہ ملگیا پہر ایک شریک نے دعوی کیا کہ میرے حصہ مین سے کچھ تھوڑا
فلانے شریک کے قبضہ مین ہے تو اسکا کہنا نمانینگے مگر گواہی کے ساتھ
اور ایک شریک نے اپنے دوسرے شریک عمر سے کہا کہ مین نے اپنا حصہ سب پایا تھا
سو اوسمین سے کچھ تو نے لیلیا تو عمر قسم سے جو کچھ کہے وہی ٹھیک ہے اور اگر مدعی
نے یون نکہا کہ مین نے اپنا حصہ پایا تہا بہی دعوی کیا کہ فلانی جگہہ تک حصہ
میرا ہے اور مجکو ندیا اور شریک نے اوسکو جہوٹا بتایا تو دونونکو قسم دینگے اور
بانٹ کو فسخ کرینگے مسئلہ اگر بانٹ مین غبن فاحش ظاہر ہوگیا تو بانٹ کو فسخ
کرینگے مسئلہ اگر زید اور عمر وغیرہ شریک تھے اور چیز بٹ گئی پہر زید کے حصہ
مین سے کچھ تھوڑا غیر معین کسی اور کا نکلا کہ اوسنے لیا تو جسقدر زید کے پاس سے
جاتا رہا اوسیقدر کے حصہ کے موافق زید عمر کے حصے مین سے دلا پاویگا اور
بانٹ کو فسخ نکرینگے مسئلہ اگر دو شریکون نے ایک حویلی مین رہنے کی یا دو
حویلیونمین رہنے کی اپنی اپنی ٹہرائی یا ایک غلام یا دو غلامون سے خدمت کی
اپنی اپنی باری مقرر کی یا ایک حویلی کی یا دو حویلیون کی اجرت کی بابت باری

مقرر کی تو درست ہی اور اگر باری ٹھہرائی اُجرت مین ایک غلام کی یا دو غلامون
کی یا ایک خچر کی یا دو خچرونکی یا سواری مین ایک خچر یا دو خچرونکی یا ایک درخت
کے میوہ مین یا بکری کے دودہ مین تو درست نہین **کتاب المزارعۃ**
یعنی کھیتی کرنیکے مسئلے **مسئلہ** یون ٹھہرا کر کھیتی کرنا کہ جو پیدا ہو اوسمین سے
کچہہ کھیت کرنیوالیکو ملے اسکو مزارعۃ کہتے مین **مسئلہ** مزارعۃ کرنا درست ہی
بشرطیکہ اوس زمین مین کھیتی ہوسکتی ہو اور مالک زمین کا اور کھیت کرنیوالا دونو
عاقل بالغ ہون اور مدت مزارعۃ کی بیان کیجاوی یعنی ٹیہ کی میعاد اور یہہ کہ
بیج کسکا اور کون جنس بوئی جائیگی اور یہہ کہ جسکا بیج نہ بویا جاوی اوسکا حصہ
کسقدر رہے اور یہہ کہ زمین بونیوالیکے حوالہ کر دیجاوی اور یہہ بیان ہوجاوے
کہ جسقدر پیدا ہو اوسمین زمین والیکا اور بونے والیکا ساجہا ہے اور یہہ کہ
زمین اور بیج زید کا اور بیل اور کام کرنا عمر کے تعلق یا یہہ کہ زید کی آور بیج اور بیل وغیرہ
سب عمر کے تعلق یا یہہ کہ صرف کام کرنا عمر کے تعلق اور باقی سب زید کا
مسئلہ اگر یون ٹھہرا کہ زمین اور بیل زید کی اور بیج اور کام کرنا تعلق عمر
کے یا یون کہ بیج زید کا اور باقی سب عمر کے تعلق یا یون کہ ایک کیواسطی
دونو مین کچہہ قدر معین پیدا ہوئی مین سے ٹھہرا دیا یا ایک کیواسطی پانی کے
قریب کا اوگا ہوا ٹھہرا دیا یا یون ٹھہرایا کہ بیج والا اپنا بیج لیلیے اور باقی جو
بچے وہ دونون کے ساجھے مین رہے یا یون کہ اول محصول مجرا دیکر باقیمین

دونو شریک ہین تو مزارعہ فاسد ہوگی مسئلہ اگر مزارعہ فاسد ہوگئی تو کہیت
زمین والیکو ملیگا اور دوسریکو مزدوری مثل ملیگی یا اوسکی کام کے لائق یا
زمین کے لائق مگر ٹھہرائی ہوئی سے زیادہ مزدوری نہ دینگے مسئلہ اگر
مزارعہ کا عقد ٹہیک ہوا تو جو پیدا ہو وہ جیسا ٹھہرا تھا اوسیطرح بانٹ لین اور
اگر کچھہ پیدا نہو تو کہیت کرنیوالیکو کچھہ نہ دیا جائیگا مسئلہ بعد عقد مزارعہ کی
جو انکار کرے یعنی ٹھہری ہوئی کے بموجب کام نکرے اوس سے زبردستی کام
نہ لین ہان بیج والا اگر نکرے تو اوسپر جبر کرینگے مسئلہ دونوین سے ایک
بھی اگر مر گیا تو عقد مزارعہ باطل ہوگیا مسئلہ اگر میعاد یعنی مدت مزارعہ کی
گذرنی اور کہیت ابھی تیار نہین ہوا تو کہیت کرنیوالیکو زمین کا اجر مثل دینا آویگا
مدت کے گذرنے سے جبتک کہیت تیار ہو مسئلہ کہیتی پر جو خرچ ہو جیسے
کاٹنے والون اور دائین چلانیوالون اور سیلانیوالون اور کہلیان لگانیوالون
کی مزدوری تو یہہ خرچ دونونکے ذمہ ہر ایک کی حصہ کے موافق ہوگا پہر اگر یہہ
خرچ کہیت کرنیوالیکے ذمہ پر ٹھہرالی تو مزارعہ فاسد ہی کتاب المساقات
اپنے درخت کسی مرمت کرنیوالیکو دینا یون ٹھہرا کر کہ اسکا میوہ مالک اور اسکی
ساجھے مین رہے اسکو مساقاۃ کہتی ہین مسئلہ مساقات اور مزارعت کا
ایک حال ہے مسئلہ درختون کی بابت اور انگورون کی بابت اور ترکاریون
کی بابت اور بیگنونکے درخت کی بابت عقد مساقات کرنا درست ہی مسئلہ

اگر میوہ لگے ہوئے درخت مساقات پر دیئے تو اگر مساقات والیکے کام کے سبب میوہ مین کچھہ زیادتی ہوتی ہو تو تو درست ہی اور اگر میوہ پک چکا ہی تو درست نہین جیسے مزارعة مسئلہ جب عقد مساقات فاسد ہو جاوے تو درخت جسکی سپرد کئے اوسکو اجر مثل ملیگا مسئلہ اگر دونون مین سے کوئی مر گیا تو عقد مساقات باطل ہو گیا مسئلہ اگر کام کرنیوالا چور ہو یا بیمار ہو کہ کام نکر سکتا ہو یا ایسا کچھہ عذر ہو تو عقد مساقات کرنا جائز ہے جیسے مزارعة کتاب الذبائح ذبائح جمع ذبیحہ کی ہی اور ذبیحہ اوسکو کہتے ہین جو ذبح کیا جاوی اور ذبح گردن کی رگین کاٹ ڈالنے کو کہتے ہین مسئلہ مسلمان یہودی اور نصرانی اور لڑکی اور عورت اور گونگے اندہے اور ختنہ کئے ہوئے کا ذبح کیا ہوا حلال ہے مسئلہ مجوسی اور بت پرست اور مرتد اور احرام باندہی ہوئی کا اور جو قصداً ذبح کرتے وقت بسم اللہ ترک کرے اوسکا ذبح کیا ہوا حلال نہین اور اگر بسم اللہ کہنا بہول گیا تو حلال ہے مسئلہ اگر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھہ کسیکو یاد کیا یا ذبح کیوقت یون کہا کہ الہی فلانے کیطرفسے قبول کر تو وہ ذبیحہ مکروہ ہی اور اگر جانور کے پچھاڑنے سے پہلے یون کہا تو مکروہ نہین ہے ذبح کرنا حلق اور سینہ کے درمیان مین چاہیئے اور کہانے پینے کی اور سانس کی اور دو شہ رگین خون کی کاٹنا چاہیئے اور اگر انمین سے تین ہی رگین کٹ گئین تو بہی کافی ہے مسئلہ اگر ناخن یا سینگ یا ہڈی یا دانت سے بشرطیکہ

بہ نہیں یہہ چیزین لگی ہوئی نہون بدن سے علیحدہ کی ہوئی ہون یا تیا ور یا دہار کے
تیہرے اور جو چیز پتہر پہاڑ کے خون بہاتی ہو اوس سی ذبح کیا تو درست ہی
مگر انگلی مین لگی ہوئی ناخن اور منہہ مین لگے ہوئی دانت سی اگر ذبح کیا تو درست
نہین وہ جانور حرام ہے مسئلہ تیز چہری سی ذبح کرنا مستحب ہی مسئلہ
گردن کی ہڈی تک رگ کاٹنا یا سر الگ کردینا یا پیٹہہ کیطرف سی ذبح کرنا مکروہ ہے
مسئلہ اگر شکاری جنگلی جانور آدمی سی ہلگیا تو اوسکو ذبح کرنا چاہیی اور اگر
آدمی کے گہر کا رہنے والا پلاؤ جانور جنگلی ہوکر بہاگا یا کوئے مین گر پڑا تو وہ
زخمی کردینے سے ذبح ہو جاتا ہی مسئلہ اونٹ کو نحر کرنا یعنی سینہ کے پاس
سے اوسکی گردن کاٹنا اور گای بکری کو ذبح کرنا یعنی سر کے پاس سی اونکی
گردن کاٹنا سنت ہی اور اوسکی برخلاف کرنا مکروہ ہی مگر حلال ہو جاتا ہے
مسئلہ مادہ کی ذبح ہونیسے اوسکی پیٹ مین کا بچہ حلال نہین ہوجاتا

فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل

فصل فیما یحل اکلہ و ما لا یحل یعنی کس جانور کا کہانا حلال اور کسکا حلال
نہین مسئلہ چارپائی جانوروں مین سی جنکے دانت ٹیڑہے ہوتے ہین اور
چڑیون مین سی جو چڑیا پنجہ سے شکار کرتی ہی وہ حلال نہین مسئلہ اوس قسم کا کوا
جو کہیت کہایا کرتا ہے حلال ہی اور اوس قسم کا جو مردار کہایا کرتا ہی حرام ہے
مسئلہ کفتار اور گوہ اور بِدا اور کچھوا اور کیڑے جو گہر کے سوراخ مین رہا کرتی
ہین اور بستی کا گدہا اور خچر اور گہوڑا حلال نہین اور خرگوش حلال ہی مسئلہ

جس جانور کا کہانا حلال نہین اوسکو ذبح کرنے سی اوسکا گوشت اور چمڑا پاک
ہو جاتا ہی مگر آدمی کا اور سُور کا ذبح ہونے سے چمڑا اور گوشت پاک نہین ہوتا
مسئلہ دریائی جانوروں مین سی صرف وہی مچھلی حلال ہے جو جیتی شکار
کی اور کوئی جانور حلال نہین اور جو مچھلی دریا مین خود مرگئی وہ حلال نہین اور
مچھلی کہانا بے ذبح کے حلال ہے جیسے ٹڈی ہی مسئلہ اگر جانور جیتا اور مرا
معلوم نہین ہوتا پہر ذبح کرنیکے بعد اگر وہ پھڑکا یا ہلا یا اوسمین سی خون نکلا
تب تو حلال ہے اور نہین تو نہین اور اگر ذبح کرتے وقت معلوم ہوا کہ زندہ
ہے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ نہ پھڑکے یا خون اوسمین سے نکلے ۔

کتاب الاضحیۃ یعنی قربانی کرنیکے مسئلے مسئلہ قربانی کرنا اپنی طرف سی
اوس مسلمان پر جو حر اور مقیم اور تونگر ہو واجب ہی اور اپنی لڑکے کیطرف سی کرنا واجب
نہین بکرا بکری مینڈا یا بہیڑ ایک سے کم نہین اور اونٹ اور گائے بیل ساتوین
حصہ سی کم نہین بڑی عید کی صبح کیوقت سی بارہوین تاریخ کی شام تک قربانی
کا وقت ہی مگر شہر والا عید کی نماز ہونے سی پہلی ذبح نکرے اور گانو والونکو
اختیار ہی اور جو جانور مُنڈا یا خصی یعنی بدہیا یا دیوانہ ہو اوسکو قربانی کرنا
جائز ہے اور اندھی اور کانے اور بہت دُبلے اور لنگڑے اور جسکا کان
بہت سا کٹا ہو یا دُم بہت سی کٹی ہو یا جسکو کم سوجہتا ہو یا جسکا جو تہڑ زیادہ
کاٹ لیا ہو اوسکو قربانی کرنا درست نہین اور اونٹ اور گائے اور بہیڑ اور بکری

مسائل قربانی

خواه نر هو خواه ماده اسکی قربانی چاهیے مگر قربانی کا جانور اگر بکری وغیره
هو تو ایسا هو که دوسری برس مین لگا هو اور گای دو برس سی کم کی نهو اور اونٹ
پانچ برس سی کم کا نهو اور بهیڑ بکری اگر پوری سات مهینی کی هو جاوی تو بهی جائز
هے اور اگر سات آدمیون نے ایک گای یا اونٹ قربانی کو لیا پهر قربانی کرنی
سے پهلے ایک شخص انمین کا مر گیا سو اوسکی وارثون نے باقی حصه دارون سے
کها که تم اپنی طرف سی اور اوسکی طرف سے قربانی کر دیو تو یهه قربانی جائز هی
اور اگر ساتون شریکو نمین سی ایک نصرانی هی یا مرتد هی یا مسلمان هی مگر اوسکی
نیت قربانی کی نهین هی اوسکو گوشت مقصود هی تو وه قربانی کسیکی بهی طرف سی
جائز نهوگی اور جائز هے که قربانی کا گوشت خود کهاوی اور مالدارونکو کهلاوے
اور باقی رکهی اور مستحب یهه هی که تهائی سی کم خیرات نکری اور قربانی کے جانور
کا چمڑا خیرات کر دی یا کام مین لاوی جیسی تهیلا بنایا یا چهلنی بنائی اور مستحب هی
که اپنے هی هاتهه سی ذبح کرے اگر اچهی طرح ذبح کرنا جانتا هو اور یهودی یا
نصرانی سی ذبح کرانا اوسکا مکروه هی اور اگر زید اور عمرو نے اپنا اپنا جانور
قربانی کیواسطے ٹهرایا پهر زید نے عمرو کا جانور اپنی طرفسے اور عمرو نے زید کا
جانور اپنی طرف سی قربانی کر ڈالا تو دونونکی طرفسی قربانی هوگئی اور ایک
کو دوسرے سے کچهه دلایا نجائیگا **کتاب الکراهته** یعنی ممنوع چیزون
کا بیان **مسئله** جو حرام سے نزدیک هو اوسکو مکروه کهتی هین اور امام محمد

نے صریح کہا ہے کہ جو مکروہ ہے وہی حرام ہے کچھ فرق نہین فصل
فی الاکل والشرب یعنی کہانے پینے کا بیان مسئلہ گدہیا کا دودہ مکروہ
ہے مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کہانا پینا تیل بدن مین لگانا خوشبو
لگانا مرد اور عورت دونونکو مکروہ ہی اور رانگ اور کانچ اور بلور اور عقیق
کے برتن کا استعمال کرنا منع نہین مسئلہ ایسی برتن مین پینا جسمین چاندی
کا کام ہوا ور ایسی زین پر سوار ہونا جسپر چاندی کا کام ہو اور ایسی کرسی پر
بیٹہنا جسپر چاندی کا کام ہو حلال ہے مگر جس مقام پر چاندی لگی ہو اوس جا سے بچے
مسئلہ حلال اور حرام کے مقدمہ مین کافر کا کہنا مان لینگے مثلا ایک کافر
گوشت لایا اور اوسنے ظاہر کیا کہ مسلمان نے ذبح کیا ہی یا مسلمان سے مین نے
مول لیا ہی تو اوسکو کہانا حلال ہی اور اگر اوسنی کہا کہ مین نے مجوسی یا ہندو
سے مول لیا ہی تو اوسکا کہانا حرام ہی مسئلہ ہدیہ اور ماذون ہونے کی
باب مین غلام اور لڑکے کا کہنا معتبر ہے مثلا غلام یا لڑکا کچھ چیز لایا اور کہا
کہ میرے ہاتھہ یہہ ہدیہ یعنی سوغات تمکو فلانے شخص نے بہیجی ہے یا اونہون
نے کہا کہ ہم تجارت کے لئے ماذون ہین تو اونکی بات پر یقین کرنا چاہیے
مسئلہ دنیا کے معاملات مین فاسق کی بات پر یقین کرے اور دین کے
کامونمین فاسق کے کہنے پر یقین نکرنا چاہیے مثلا ایک فاسق نے کہا کہ یہہ پانی
پاک ہی یا ناپاک تو اوسپر یقین نکرے اپنی عقل سے سوچکر وضو یا تیمم کرے

مسئلہ اگر شادی وغیرہ کا کہانا کہانیکو کسی نے بلایا اور اوس مجلس مین کچھہ
کہیل تماشا ہی یا راگ ہوتا ہے اور یہہ شخص عوام اور ادنے غیر معتبر لوگون ہی
تو وہان جاکر بیٹھہ جاوی اور کہانا کہاکر چلا آوے اور یہہ شخص اگر ادنے لوگون
مین سے نہین ہی ایسا ہی کہ لوگ اسکی کام کی سند پکڑتے ہین اور منع کرنیکی قدرت
رکہتا ہے تو اوس کام سی منع کردی اور اگر منع نہین کرسکتا ہے تو وہان
نہ بیٹھی وہان سی چلا آوے **فصل فی اللبس** یعنی پوشاک کا بیان مسئلہ

فصل فی اللبس

ایسا کپڑا جسکا تانا بانا دونون ریشم کا ہو اسکو حریر کہتی ہین اوسکا پہننا مرد کو
حرام ہے اور چار اونگل چوڑی سنجاف اوسکی لگانا حلال ہے اور عورت کو
اوسکا پہننا بھی حلال ہے مسئلہ حریر کا تکیہ لگانا اور بچھونا بچھانا مرد کو بھی
حلال ہے مسئلہ ایسا کپڑا جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا یا اون کا
ہو اوسکا پہننا مرد کو حلال ہی اور جسکا بانا ریشم کا ہو وہ فقط لڑائی مین پہننا
حلال ہی مسئلہ سونیکا یا چاندی کا زیور مرد کو پہننا حرام ہے اور چاندی
کی انگوٹھی اور کمربند اور تلوار کا ساز مضائقہ نہین اور بادشاہ اور قاضی کی
سوا اور ونکو انگوٹھی بھی پہننا بہتر نہین ہے اور پتھر اور لوہی اور پیتل اور
سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مسئلہ نگینہ کے سوراخمین سونے کی
کیلین جڑنا اور دانتونکا چاندی کے تارون سی باندھنا حلال ہی مگر سونیکے
تار سے دانتونکا مضبوط کرنا حلال نہین مسئلہ لڑکونکو سونا اور حریر پہنانا مکروہ

فصل فی النظر واللمس

ہے مسئلہ رومال وضو کرنیکو اور ناک صاف کرنے کیواسطے رکھنا اور بات یاد رکھنے کے لیئے انگلی پر ڈورا باندھنا مکروہ نہین فصل فی النظر واللمس یعنے دیکھنے اور چھونے کا بیان مسئلہ بیگانی حرہ عورت کو دیکھنا جائز نہین مگر درصورتیکہ شہوت نہ آتی ہو تو منہ اور ہتیلیان دیکھنا مضائقہ نہین مسئلہ جسکو شہوت آتی ہو اوسکو جائز نہین ہے کہ حرہ بیگانی عورت کا منہ دیکھے مگر حاکم اور گواہونکو دیکھنا مضائقہ نہین مسئلہ جائز ہے کہ طبیب عورت کے مرض کی جگہہ دیکھے مسئلہ مرد کا دیکھنا ناف سی اوپر اور زانو سی نیچے جائز ہے اور یہی حال ہے اگر عورت عورتکو دیکھے یا عورت مردکو دیکھے مسئلہ اپنی منکوحہ عورت یا اپنی باندی کی شرمگاہ کو دیکھنا مضائقہ نہین مسئلہ جس عورت سی ایسا ناتا ہو کہ اوس سی نکاح کبھی درست نہو اوسکو محرم کہتے ہین سو ایسی عورت کا منہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیان اور بازو دیکھنا مضائقہ نہین اور پیٹھہ اور پیٹ اور رانین اوسکی دیکھنا جائز نہین مسئلہ جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اوسکا چھونا بھی جائز ہے غیر کی باندی اپنے محرم برابر ہے مسئلہ خریدنے والے کو جائز ہے کہ وقت خریداری باندی کا منہہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیان اور بازو ہاتہہ سی چھوے اگرچہ شہوت سی ہو مسئلہ بالغہ باندی کو صرف ایک تہمد بند ہاکر لوگونکی سامنے کرنا جائز نہین ہے مسئلہ خصی اور مجبوب اور مخنث مرد ونمین شمار ہین مسئلہ غلام اپنی بی بی

کے حق مین اجنبی کیطرح ہی مسئلہ اپنی باندی سے اوسکی بلا اجازت بھی اور بی بی سے اجازت کے ساتھہ عزل جائز ہے **فصل فی الاستبرا و غیرہ** عورت کے رحم کو صاف رکھنے وغیرہ کا بیان مسئلہ جب آدمی باندی کا مالک ہو تو اوسپر استبرا سے پہلے اوس باندی سے صحبت اور مساس کرنا اور اوسکی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ اگر دو بہنین ایک شخص کی باندیان ہین سو اوسنے دونو کا بشہوت سے چہا نوا اب اوسکو اون دونو کے ساتھہ صحبت کرنا اور ایسا کام کرنا جس سے صحبت کو جی چاہنے لگے حرام ہوگیا جبتک اونمین سے ایک کو اپنے اوپر حرام نہ ٹھہرا لے کہ ایک کسیکو تملیک کردے یا کسیکے ساتھہ نکاح کردے یا آزاد کردے مسئلہ مرد کو مرد کا چومنا اور بغلگیر ہوکر ملنا صرف ایک تہمد باندھے ہوئے کیحالت مین مکروہ ہے اور اگر اور کپڑا بھی بدنپر پہنے ہون تو جائز ہے جیسے مصافحہ جائز ہے **فصل فی البیع والاحتکار وغیرہا** یعنی خرید اور فروخت اور غلہ فروشی وغیرہ کے مسئلے مسئلہ گوہ بیچنا مکروہ ہے اور گوبر بیچنا مکروہ نہین مسئلہ اگر زید عمر کی باندی کو بیچتا ہے اور یون کہتا ہے کہ عمر نے مجکو اسکے بیچنے کیواسطے وکیل کیا ہے تو اوس باندی کا مول لینا جائز ہے مسئلہ اگر مسلمان مدیون نے شراب بیچکر دین ادا کیا تو مسلمان دائن کو وہ روپیہ لینا مکروہ ہے اور اگر کافر مدیون نے شراب بیچکر دین ادا کیا تو مسلمان کو لینا مکروہ نہین ہے

فصل فی الاستبرا وغیرہ

فصل فی البیع والاحتکار وغیرہا

مسئلہ ایسے شہر مین آدمی اور چار پایونکا قوت بند کرر کہنا مہنگا ہونیکی نیت پر جہان لوگونکو اس بند کرنے سے نقصان ہوتا ہو مکروہ ہی مسئلہ اپنی کہیتی کا غلہ بند کرر کہنا یا اور شہر سے لاکر بند کرر کہنا مکروہ نہین مسئلہ حاکم اوسی صورت مین اپنی طرف سے نرخ ٹہرا دے جب غلہ بیچنے والے قیمت مناسب سے کہولی ہوئی زیادتی کرین یعنی نہایت گران بیچین مسئلہ شراب بنانیوالیکے ہاتہہ شیرہ بیچنا درست ہے مسئلہ ایسے مکانکو جو شہر سے باہر علٰحدہ ہو کرایہ دینا اسلئے کہ کرایہ دار اوسمین آگ جلاکر پوجے یا مندر یا گرجا بنا دے یا اوسمین شراب بیچے جائز ہے مسئلہ ذمی کی مزدوری کرنا شراب اوٹھانے پر جائز ہے مسئلہ مکہ کے شہر کے مکان بیچنا جائز مگر وہانکی زمین بیچنا ناجائز ہے مسئلہ قرآن شریف کی ونش دش آیتو نپر نشان کرنا اور قرآن شریف کے حرفونپر نقطے دینا اور کلام اللہ پر سونا چاندی لگانا درست ہے مسئلہ ذمی کو مسجد مین جانے دینا اور ذمی اگر بیمار ہو تو اوسکا حال پوچہنے کو جانا جائز ہے مسئلہ جانور کو خصی کرنا اور گدہی کو گہوڑی پر ڈالنا اور سوداگر غلام کا بہیجا ہوا ہدیہ لینا اور اوسکی دعوت قبول کرنا اور اوسکا جانور عاریت لینا جائز ہے مگر کپڑا پہننا اور روپیہ اشرفی کا ہدیہ اوسکا لینا مکروہ ہی مسئلہ خوجے سے کام لینا مکروہ ہی مسئلہ یون دعا مانگنا کہ الٰہی بمقعد العز من عرشک میری فلانی حاجت روا کر یعنی عرش پر عزت سے

بیٹھنے کی جگہہ کی حرمت سی میری حاجت روا کر مکروہ ہی اور یون دعا مانگنا کہ الہی
بحق فلان میری حاجت روا کر مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی شطرنج کھیلنا اور گٹھون
سے کھیلنا اور جتنے کھیل ہین سب **مسئلہ** غلام کے گلے مین لوہے کا طوق ڈالنا
مکروہ ہی مگر قید کرنا مکروہ نہین **مسئلہ** دوا کیواسطے حقنہ کرنا جائز ہے **مسئلہ**
قاضی کی روزی بیت المال سے مقرر کرنا حلال ہے **مسئلہ** باندی اور ام ولد
کو بغیر محرم کے سفر کرنا حلال ہے **مسئلہ** چھوٹے لڑکے لڑکی سے چچا اور ماں
کو جائز ہے کہ اُس لڑکے لڑکی کیواسطے جو چیز ضروری ہو سو مول لین اور جنکے ہین اگر وہ
اونکے پاس پرورش پاتا ہو اور اگر کسی نے لڑکی یا لڑکا کسیکا پڑا پایا تو وہ بھی
اوس کیواسطے ضروری چیزین مول لے اور بچے اور چھوٹے لڑکے لڑکی کی ماں
ہی کو اختیار ہے کہ اوسکو کسیکا مزدور کرے یا نوکر رکھا دے **کتاب**
احیاء الموات یعنی ناکاری زمین پر کھیتی کرنا **مسئلہ** موات اُس زمین
کو کہتے ہین کہ وہان پانی نہو یا پانی بہت ہو کہ وہان کھیت نہو سکے پھر وہ زمین
کسیکی مملوک نہو اور بستی سی اتنی دور ہو کہ اگر کوئی وہان سی چلا دے تو
بستی تک آواز نہ پونہچے سو ایسی زمین کو بادشاہ کی اجازت سی جو کوئی آباد
کرے یعنی کھیتی کے لائق کرے تو وہ زمین اوسیکی ہو جاتی ہی **مسئلہ**
اگر کسی نے موات زمین پر کچھہ نشان کیا یا اُس پاس اُسکی خندق کھود دیا یا اسکو بنا دیا
یا جھانکڑ گاڑ دی تو وہ اوسکا مالک نہو جائیگا **مسئلہ** بستی کے پاس کی زمین

کو کہیت کرنا درست نہین مسئلہ جسنے موات زمین مین کنوان کہودا تو سب طرف
سے ۴۰ گز زمین کنوئین کے گرد کی اوسکا حق ہے اور موات کی تالاب کا حق
۵۰۰ گز زمین ہے اوسکے آس پاس کی مسئلہ اگر کوئی شخص کنوئین کے پاس
اوس ۴۰ گز زمین کے اندر کنوان کہودے تو اوسکو نہ کہودنے دینگے مسئلہ
نہر کا حق اوسقدر زمین مین ہے جتنی زمین سے اوسکی درستی ہوتی ہے مسئلہ
اگر دریا جیسے فرات یا دجلہ اپنی جگہہ چہوڑکر اور جگہہ بہنے لگا اسطرح پر کہ پہر وہان
نہین آسکتا تو اوس پہلی زمین پر کہیت کرنا جائز ہے اور پہر دریا وہان آسکتا
ہے تو جائز نہین مسئلہ اگر موات زمین مین نہر کہودی بادشاہ کی اجازت سے
تو وہ مستحق اوسکے آس پاس کی زمین کا نہوگا اور اوسکی آس پاس کی زمین وہ
ہے کہ اوسکی دونون کنارونکی ہے جہان اوسکی مٹی ڈالی ہے کتاب
مسائل الشرب یعنی پانی لینے مین اپنی اپنی باری اور حصہ مقرر کرنا مسئلہ
پانی کے حصہ کو شرب کہتی ہین مسئلہ بڑے بڑے دریا جیسے گنگا جمنا
یہہ کسیکی ملک نہین جو کوئی چاہے سوا اونکے پانی سے اپنی زمین سینچے اور اوس
سے وضو کرے اور پئی اور پنچکی کہڑی کرے اور اوس سے نہرین کہودکر اپنی
زمین کو لیجاوے اگر اور سب لوگون کو ضرر نہوتا ہو مسئلہ جو چہوٹی ندی
کسیکی ملک ہو اور کنوئین اور حوض نہین ہر ایک کو اختیار ہے پانی پینے کا اور
جانورونکو پلانیکا مگر اپنی زمین اوس سے سینچنے کا اختیار نہین پہر بہت سے جانورون

ترجمہ کتاب مسائل شرب

ہے اگر ندی کا مالک اپنی ندی کو دیکھے کہ خراب ہوئی جاتی ہے تو اوسکو اختیار
ہے کہ جانورونکو پانی پلانے سے لوگونکو منع کرے مسئلہ اگر کسی نے
اپنی کوزے اور چھوٹے حوض مین پانی رکھا ہو تو وہ رکھنے والیکا ہے اور کسیکو
بے مالک کے اجازت اپنے خرچ مین لانا درست نہین مسئلہ جو نہر کسیکی ملک
نہو اوسکو بادشاہ کھدوا دے بیت المال سے دیکر اور اگر بیت المال مین پیسہ
نہو تو لوگون سے زبردستی کھدوا دے مسئلہ جو نہر کسیکی ملک ہو اوسکو مالک ہی
کھودے اور اگر نہ کھودے تو حاکم اوس سے زبردستی کھدوا دے مسئلہ جو نہر
کئی شریکون کی ہو تو اوسکی کھودوائی کا خرچ سب شریکونپر ہوگا جہان سے وہ
نہر شروع ہوئی پھر جس جسکی زمین پر کھود چکی وہ شخص اوس خرچ سے بری ہوتا جاوے
مسئلہ جو لوگ نہر سے صرف پانی پئین اور اپنے جانورونکو پلائین اور اوس
سے کھیت نہ سینچین اونکے ذمہ نہر کا کھودنا کھدوانا نہین ہے مسئلہ اگر کوئی
دعوی کرے کہ اس پانی مین میرا حق ہے اور زمین کا دعوی نکرے تو یہ دعوی
کرنا درست ہی مسئلہ اگر ایک نہر ایک قوم کی مشترک ہو اور وہ آپسمین پانی کے
حق کی بابت جھگڑین تو وہ نہر اون سبکی ہے جتنی زمین جسکی ہو اور کسیکو اون
شریکونمین سے یہہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے اور نہر کھودے یا اوسپر پنچکی کھڑی
کرے یا رہٹ اوسپر رکھے یا اوسپر پل بنادے یا اوسکا منہ چوڑا کرے اور
اختیار نہین ہے کہ دنونپر اوسکی باری بانٹے حالانکہ وہ نہر کنڈیونپر پہلے ہی سے

بٹ گئی ہوا ور یہہ بھی اختیار نہین کہ اپنے حصہ کا پانی کاٹکر اپنی اوس زمین پر لیجا دے جو
زمین اس نہر سے سینچی نہین جاتی ہے اور اگر سب شریک راضی ہون تو ان سب باتون
مین اختیار ہے اور نہین تو نہین مسئلہ پانی کا حق وراثت مین بھی ملتا ہے اور اسکی بابت
کسیکو وصیت کرنا کہ تو میرے حصہ کو اپنے خرچمین لا یا کبھی درست ہے مگر اسکی بیع اور ہبہ درست
نہین مسئلہ اگر زید نے اپنی زمین کو پانی دیا اوس سے عمر کی زمین ڈوب گئی تو زید
پر تاوان دینا نہ آویگا کتاب الاشربۃ یعنی شرابونکے مسئلے مسئلہ جو چیز نشہ
کرے اوسکو شراب کہتے ہین مسئلہ چار قسم کی شراب حرام ہے ایک وہ کہ انگور کا
نچوڑا ہوا پانی جب کھولنے لگے اور اوسپر پھین اور جھاگ آوین اور ایسی شدت
پیدا کرے کہ پینے والیکے ہوش حواس جاتے رہین تو وہ حرام ہے خواہ تھوڑی
پیے خواہ بہت پیے اور اوسکا نام خمر ہے دوسری وہ کہ انگورکے پانی کو دو حصہ
سے کم اوٹہا ڈالا اور ایک حصہ سے زیادہ باقی رکھا اسکو طلا کہتے ہین تیسری وہ
کہ تر چھوہارونکا کچا پانی ہوا اسکو سکر کہتے ہین چوتھے وہ کہ کشمش یا منقہ کو
پانی مین بھگوکر اوسکا کچا پانی لیا اسکو نقیع زبیب کہتے ہین سو یہہ تینون طرحکی
شراب جب کھولنے لگے اور شدت پیدا کرے تو حرام ہے مگر خمر کی برابر نہین ہے
تو تینون طرحکی شرابونکو اگر کوئی حلال جانے تو وہ شخص کافر نہو جائیگا اور خمر کو
حلال جاننے والا کافر ہو جائیگا مسئلہ چار قسم کی شراب حلال ہے ایک یہہ کہ سوکھے
چھوہارے یا کشمش کو بھگوکر اسکا پانی لیا اور تھوڑا سا اوسکو جوش دیا پھر اگرچہ

دوا اُسمین بشرطیکہ نشہ نکرے اور کھیل اور ترنگ نہ سوجھے دوسری یہہ کہ چھوہارے اور کشمش دونونکو ملاکر اسطرح سے بنا دے تیسری یہہ کہ شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار سے بناوے خواہ اوسمین نشہ ہو یا نہین چوتھی یہہ کہ انگور سے نچوڑے ہوئے پانی کو دو حصے اوٹا ڈالا اور ایک حصہ باقی رکھا مگر امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک یہہ بھی حرام ہین **مسئلہ** اگر انگور یا چھوہارے وغیرہ کا پانی کدو کے تونبے مین یا لکڑی کے تونبے مین یا مزفت مین یا ونخم مین کہ یہہ بھی شراب رکھنے کے برتن ہوتے ہین ڈالا تو اُس برتن مین ڈالنے سے حرام نہین ہو جاتا **مسئلہ** اگر شراب سرکہ ہوگئی خواہ خود بخود ہو گئی خواہ اوسمین کچھہ ڈالکر اوسکو سرکہ بنایا تو وہ حلال ہے **مسئلہ** شراب کی تلچھٹ پینا اور اوسمین بھگوکر کنگھی کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے شراب کی تلچھٹ پی اور نشہ نہوا تو اوسپر شراب پینے کی سزا جاری ہو گی

[illegible]

کتاب الصید

یعنی شکار کے مسئلے **مسئلہ** شکار کرنا سکھلائے ہوئے کتے اور چیتے اور باز سے اور جتنے شکاری جانور سکھلائے ہوئے ہون سب سے حلال ہے **مسئلہ** تین باتین شکار مین ضرور ہین ایک یہہ کہ شکاری جانور سکھایا ہوا ہو پھر سیکھنا اسکو کہتے ہین کہ کتا شکار کو خود نہ کھانے لگے پھر جب تین دفعہ اسطرح پر اوسکو آزما لیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سیکھہ گیا اور باز کا سیکھنا یہہ ہے کہ بلانے سے پھر آوے دوسری یہہ کہ جب شکار پر جانور چھوڑا جاوے اوسوقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے تیسری یہہ کہ شکاری جانور شکار کو زخمی کردے پھر کہین پر زخم لگے **مسئلہ** اگر باز نے شکار کرکے شکار

کا گوشت کچھہ کہایا تو اوس شکار کا کہانا حلال ہی اگر کتے یا چیتے نے شکار کا گوشت
کہایا تو اوسکا کہانا حلال نہین مسئلہ اگر شکاری شکار کو جیتا پاوے تو ذبح
کرے اور اگر جیتا پایا اور ذبح نکیا اور وہ شکار مرگیا تو وہ حرام ہوگیا مسئلہ
اگر شکاری جانور نے شکار کو زخمی نکیا اور گلا داب کر مار ڈالا یا سکہلائی ہوئے
شکاری جانور کے ساتھہ نے سکہائی ہوئی شکاری جانور۔ نے ملکر شکار مارا یا
مسلمان کے شکاری جانور کے ساتہہ ملکر مجوسی یعنی ہندو وغیرہ کافر غیر اہل
کتاب کے شکاری جانور نے شکار کیا یا ایک وہ شکاری سکہایا ہوا جانور
کہ جسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑا تھا دوسرا وہ کہ اوسپر قصداً بسم اللہ
نکہی تھی دونے ملکر شکار مارا تو اوس شکار کا کہانا حرام ہی مسئلہ اگر ایک
مسلمان نے اپنا جانور شکار پر چھوڑا اور اُسکو مجوسی نے ہلکارا سو وہ اس سبب
سے تیز ہوا اور اوسنے شکار مارا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر مجوسی کے چھوڑی ہوئی
کتے کو مسلمان نے ہلکارا تو وہ شکار حلال نہین اور ایک شکاری جانور خود بخود
شکار پر جھپٹا اور مسلمان نے اوسکو ہلکارا سو وہ اس سی تیز ہوا اور شکار مارا تو وہ
شکار حلال ہی مسئلہ اگر بسم اللہ کہکر شکار پر تیر چلایا اور وہ شکار زخمی ہوگیا
تو مرگیا تو اوسکو کہا سکتے اور اگر جیتا پایا تو ذبح کرے اور ذبح نکیا اور مرگیا تو حرام ہی
حلال جاننے والا گا ڈہکر شکار کے تیر لگا اور شکار گم گیا اور شکاری ڈہونڈہتا پہرا پہر وہ
چہوڑ ہارے یا کشمکش کو ہجکر اور نہ ڈہونڈہا اور پہر وہ مرا ہوا ملا تو حلال نہین ہے

مسئلہ اگر شکار کے تیر مارا اور وہ شکار پانی مین گر پڑا یا چھت پر یا پہاڑ پر چڑہکر
وہان سے زمین پر گر پڑا تو وہ حرام ہوگیا اور اگر پہلے ہی سے زمین پر گر پڑا تو وہ
حلال ہے مسئلہ اگر گز کی نوک سے مارا اور مرگیا تو حلال ہے اور اگر چہڑی کی
طرح گز سے مار ڈالا تو حلال نہین مسئلہ اگر گول چیز سے جیسے غلّے سے شکار
مارا تو وہ حرام ہی مسئلہ اگر تیر سے شکار کا کوئی عضو کٹ گیا تو وہ شکار کہایا
جائیگا اور وہ عضو نہین کہایا جائیگا اور اگر تیر لگا کہ شکار تہائی کٹ گیا کہ ایک حصہ
سر کیطرف اور دو حصے پچہلی دہڑ کیطرف لگا رہا تو وہ سب شکار کہایا جاویگا
مسئلہ مجوسی اور بت پرست اور مرتد کا مارا ہوا شکار حرام ہی مسئلہ اگر زید نے
شکار کے تیر مارا اُس سے وہ شکار سست نہوا پہر عمر نے تیر سے اسکو مار ڈالا تو وہ شکار عمرو
کا ہی اور حلال ہی اور اگر سست ہوگیا تہا تو زید کا ہی مگر کہانا اُسکا حرام ہی اور زید عمرو سے
اوسکی قیمت دلا پائیگا اُسقدر مجرا کر کے جسقدر زید کا زخم اُس شکار کے لگا ہو گا مسئلہ
شکار کرنا سب جانورونکا حلال ہی خواہ گوشت اُنکا کہایا جاتا ہو خواہ حرام ہو مگر گوشت
اوسیکا کہائینگی جو حلال ہی کتاب الرہن یعنی گرو کی مسئلے مسئلہ اپنے دین
کے لئے مدیون کی ایسی چیز اپنی روک مین رکہنا کہ اُس چیز سے اپنا دین یہ دائن
لے سکی اسکو رہن یعنی گرو رکہنا کہتی ہین مسئلہ جب ایجاب اور قبول اور مرہون
چیز پر مرتہن کا قبضہ ہو جاوی تو رہن لازم ہو جاتا ہی اور مرہون چیز نری اور
الگ ہو یا اہن کی چیز مین ملی ہوئی نہو مسئلہ مرہون چیز کو رہن مین اور مبیع کو

کو بیع مین ایسی جگہہ پر کر دیا کہ مرتہن اور مشتری اوسپر اپنا قبضہ کر سکین اسکو تخلیہ کہتی
ہین سو یہہ بھی بجای قبضہ مرتہن اور مشتری کے ہی مسئلہ مرتہن کے قبضہ کرنیسے
پہلے راہن کو اختیار ہی رہن رکہنی سی پہر جاوی مسئلہ مرہون چیز کا مرتہن کی پاس
قیمت اور دین جو کم ہوگا اوسیکی قدر مرتہن کے ذمہ محسوب ہوگی پہر اگر مرتہن کی پاس
ہلاک ہوگئی اور جسقدر دین تہا اتنی کی وہ چیز تہی تو مرتہن نے اپنا دین پہر پایا اور اگر مرہونہ
پندرہ روپیہ کی تہی اور دین دس روپی تہی تو پانچ روپیہ مرتہن کے پاس امانت رہی
ایسی مرہون کے ہلاک ہونیسے مرتہن نے اپنی دس روپی گویا پہر پائی اور اگر دین کے
بیس روپیہ تہی تو مرتہن نے پندرہ روپیہ اوس مرہونہ کی قیمت پہر پائی باقی پانچ روپیہ اپنے
اور راہن سی لی مسئلہ مرتہن کو اختیار ہی کہ اپنی دین کا راہن سی تقاضا کری اور راہن
کو قید کرے مسئلہ جب مرتہن راہن پر تقاضا کری تو قاضی مرتہن سی کہی کہ مرہون
چیز کو حاضر کر پہر جب وہ حاضر کر دی تو راہن سی کہی کہ پہلے اسکا دین ادا کر
تب اپنی مرہون چیز پر قبضہ کر مسئلہ اگر مرہون چیز مرتہن کے پاس ہے
تو مرتہن پر واجب نہین ہی کہ راہن کو اوس مرہون کے بیچنی کا اختیار دی جب تک
اپنا دین نہ لیلے پہر جب وہ اسکا دین دیدی تب مرتہن مرہون چیز کو راہن
کو سونپ دی مسئلہ مرتہن کو جائز نہین ہے کہ مرہون چیز سی کچہہ فائدہ
حاصل کرے یعنی مرہون چیز کو مرتہن نہ گرو دی رکہے نہ اوس سی کچہہ کام لے
اور نہ اوسمین بسے اور نہ اوسکو پہنے اور نہ اوسکو اجارہ دے اور نہ

عاریت دی مسئلہ مرتہن مرہون چیز کی حفاظت خود کرے یا مرتہن کی جورو یا بیٹا یا وہ
خدمتگار جو مرتہن کی عیال مین ہو یعنی خوراک پوشاک اوسکی اوسیکی ذمہ ہو پھر اگر سوا
انکی اور کسیکو حفاظت کیلئے دیا یا کسیکے پاس ودیعت رکھا تو مرتہن پر دینا آویگا اور
اگر مرتہن نے مرہون خود ہلاک کردی تو مرہون کی قیمت دینا آویگی مسئلہ اگر کسی
کرایہ کے مکان مین مرہون کو حفاظت کیلئے رکھا تو اوسکا کرایہ مرتہن کے ذمہ ہے
اور حفاظت کرنیوالیکی مزدوری غلام کی خوراک پوشاک اور مرہون زمین کا محصول
راہن کے ذمہ ہے باب مایجوز ارتہانہ والارتہان بہ ومالایجوز یعنی
کسکس چیز کو رہن کرنا اور رہن رکھنا جائز ہے اور کسکس چیز کا ناجائز مسئلہ
جو چیز نلوہ نہو اوسکو گرو کرنا صحیح نہین اور میوہ درخت پر لگا ہوا گرو کرنا اور اوس
درخت کو گرو نکرنا اور کھیت گرو کرنا اور زمین اوسکی گرو نکرنا اور زمین پر لگا ہوا
درخت گرو کرنا اور زمین گرو نکرنا اور حر اور مدبر اور ام ولد گرو کرنا صحیح نہین
مسئلہ اگر زید کے پاس دہرو دہر رکھنائی اوسکی بدلے زید کی چیز گرو رکھنا
استطرح اگر زید نے عمرو کی چیز مول لی اور اسواسطے کہ اگر کوئی اور حقدار اس
مبیع کا نکلی تو جوابدہی عمرو ہی کو کرنا پڑیگی عمرو کی کوئی چیز زید اس بیع کے بدلے رہن
رکھی تو صحیح نہین مسئلہ دین ہی کے بدلے مین رہن صحیح ہے اگرچہ دین وعدہ دیا
ہو اور مسلم کے راس المال کے بدلے مین اور صرف کے ثمن کے بدلہ مین اور مسلم فیہ
کے بدلے مین پھر اگر مرہون ہلاک ہوگئی تو مرتہن نے اپنے دام بھر پائی مسئلہ

اگر زید پر دین آتا ہی عمر کا اور زید کا نا بالغ ایک بیٹا ہی بکر سو اوس بکر کا ایک غلام
ہی پہر اگر زید نے اوس غلام کو اوس دین بابت عمر پاس گرو رکھا تو جائز ہے
مسئلہ سونا یا چاندی یا مکیل یا موزون رہن کرنا صحیح ہی پہر اگر سونا سونیکی بدلے
اور چاندی چاندی کے بدلے اور مکیل مکیل کے بدلے اور موزون موزون کے
بدلے گرو کی اور مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوسیقدر مرتہن کا دین جاتا رہا
اور اسکا اعتبار نہین کہ راہن کہے میری چیز کہری تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
کے ہاتھہ غلام بیچا اس شرط پر کہ عمر قیمت کے بدلے اپنی فلانی چیز میری پاس
گرو کر دے پہر عمر نے نکی تو عمر سے زبردستی وہ چیز زید کے پاس گرو نکروائیگی
پہر زید کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کر دے ہاں اگر عمر ترت قیمت غلام کی ادا کر دے یا
اوس رہن کی قیمت زید کے پاس گرو رکھدے تو زید کو اختیار نہین کہ بیع فسخ کر دے
مسئلہ اگر مشتری نے بائع سے کہا کہ جبتک قیمت مین تجھکو دون تب تک یہہ
کپڑا اپنے پاس رہنے دے تو یہہ گرو کرنا ہوا مسئلہ اگر زید نے دو غلام گرو رکھے
عمر کے پاس ہزار روپیہ کے بدلے تو آدہے روپیہ ادا کرکے زید ایک غلام کو چھوڑا
نہین سکتا جیسے بیع یعنی اگر دو غلام مول لئے ہزار روپیہ کو تو پانسو روپیہ دیکر
ایک غلام پر مشتری قبضہ نہین کر سکتا ہی جبتک باقی پانسو روپیہ نہ ادا کرلے
مسئلہ اگر ایک چیز مین دو شخصون کے پاس گرو رکھی تو درست ہی سو وہ سب
چیز ہر ایک کے پاس گرو ہے اور ہر ایک دائن کے پاس اوسکے دین کے حصہ کے موافق

وہ چیز مضمون ہی پہر راہن نے اگر ایک کا دین ادا کر دیا تو بالکل وہ چیز دوسرے
مرتہن پاس گرو ہی **مسئلہ** اگر ایک غلام زید کے پاس ہی اور عمر نے دعوی کیا
کہ یہہ غلام زید نے میری پاس گرو رکہا تہا اور میرا قبضہ کرا دیا تہا اور یہی دعوی
بکر نے کیا اور عمر اور بکر دونوں نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو دونوں کے
گواہ باطل ہین **مسئلہ** اگر زید نے اپنا ایک غلام عمر اور بکر دونکی پاس گرو
رکہا پہر زید مرگیا اور دونوں نے اپنی اپنے گواہ گذرانے تو اوس غلام کا
رہن ہونا دونوں کے پاس آدہا آدہا ہر ایک کی حق کے موافق ثابت ہوگا **باب**
الرہن یوضع علی ید عدل یعنے گرو چیز کا کسی عادل کے قبضہ مین رکہنا
مسئلہ اگر راہن اور مرتہن دونون نے مرہون کو ایک شخص عدل کے سپرد
کر دیا تو درست ہی پہر اونمین سے کسیکو اختیار نہین کہ اوس عدل سے لے لی اور
اگر وہ مرہون ہلاک ہوگئی تو مرتہن کی ضمان مین ہلاک ہوگئی **مسئلہ** اگر راہن نے
مرتہن یا کسی عدل کو یا اور کسیکو وکیل کیا مرہون کے بیچنے کے لئی جب مدت دین
کے وعدہ کی گذر گئی تو درست ہی پہر اگر یہہ وکیل کرنا رہن کرتے وقت ٹہرالیا
تہا تو وہ وکیل راہن کے معزول کرنیسے معزول نہو سکیگا اور راہن یا مرتہن کے
مرنے سی بھی وہ وکیل معزول نہو جائیگا پہر وکیل کو مرہون کے بیچنے کا راہن کے
وارث کی غیبت مین بھی اختیار ہی اور وکیل کیا تو وکالت باطل ہوگئی **مسئلہ**
راہن بے رضامندی مرتہن کے مرہون کو نہین بیچ سکتا ہی اور نہ مرتہن بے رضامندی

راہن کے مسئلہ اگر رہن کرتے وقت وکیل مقرر کرنا ٹھہرالیا تھا اور وکیل
کیا اور دین کے ادا کی مدت گذر گئی اور راہن غائب ہوگیا تو وکیل سے زبردستی
مرہون کو بکوا دینگے جیسے کہ اگر مدعی علیہ نے وکیل کیا جھگڑنے کو پھر مدعی علیہ
غائب ہوگیا تو وکیل سے زبردستی مدعی کے دعوی کا جواب لیا جائیگا مسئلہ
اگر شخص عدل نے یعنی امین نے جسکی مرہون سپرد تھا مرہون کو بیچا اور قیمت
اوسکی مرتہن کو دیدی پھر اوس مرہون کا کوئی اور حقدار نکلا اوسنے پائی
اور مشتری نے اس شخص عدل سے ضمان لیا تو اب شخص عدل کو اختیار رہے
کہ راہن سے قیمت مرہون کی لے یا مرتہن سے ثمن اوس مرہون کی لے
مسئلہ اگر زید نے اپنا غلام عمر کے پاس گرو رکھا سو وہ عمر کے پاس مرگیا
پھر بکر نے وہ غلام اپنا ثابت کیا اور زید سے اوسکی قیمت کا ضمان لیا تو وہ
غلام عمر کے دین مین مرا یعنی عمر اب کچھہ نہ پاویگا اور اگر بکر نے اوس غلام کی
قیمت کا عمر سے ضمان لیا تو عمر وہ قیمت اور اپنا دین زید سے دلا پاویگا

باب التصرف فی الرہن والجنایۃ علیہ وجنایتہ علی غیرہ

یعنی مرہون پر کیا اختیار ہے راہن اور مرتہن کو اور مرہون کا اگر کچھہ نقصان
کردے یا مرہون نقصان کردے اسکے مسئلے مسئلہ اگر راہن نے مرہون
کی چیز کو بیچا تو یہ بیع تب درست ہے جب مرتہن اجازت دے یا راہن مرتہن کا
دین ادا کردے مسئلہ اگر راہن نے مرہون غلام آزاد کردیا تو آزاد ہوگیا

پھر اگر دین وعدہ پر نہین ہی تو مرہون آزاد ہوئی ہی مرتہن اپنا دین راہن سے
مانگی اور اگر دین وعدہ پر ہے تو مرتہن اوس غلام کی قیمت راہن سے لیکر
غلام کی جگہ رہن کرے اور اگر راہن مفلس ہو تو وہ غلام مرتہن کو کم روپیہ کما دیگی
یعنی اگر اوس غلام کی قیمت کم ہو دین کی قدر کما دی پہر جسقدر کما دی اوسقدر
میان سے لے لی مسئلہ اگر راہن نے مرہون چیز کو تلف کر دیا یعنی کام سے
کہو دیا تو اسکا وہی حکم ہی جیسے مرہون غلام کو آزاد کر دیا مسئلہ اگر اجنبی آدمی
نے مرہون کو تلف کر دیا تو مرتہن اوس سے مرہون کی قیمت لے اور بجای رہن
کے رکہی مسئلہ اگر مرتہن نے مرہون چیز راہن کو عاریت دی اور راہن کے
پاس ہلاک ہو گئی تو رائگان گئی اور اگر راہن نے عاریت لیکر پہر مرتہن کو دیدی
تھی تو مرتہن کے ذمہ پر پہر آئی مسئلہ اگر راہن نے مرتہن کی اجازت سے
یا مرتہن نے راہن کی اجازت سی مرہون چیز اور کسیکو عاریت دی تو مرتہن کا
ذمہ اوس چیز پر سے جاتا رہا اور راہن اور مرتہن دونو کو اختیار ہی کہ اوس
مرہون کو پہیر لین مستعیر سے اور گرو رکہین جیسی تھی مسئلہ اگر زید نے عمر
سے کپڑا عاریت لیا گرو رکہنے کو تو درست ہی پہر اگر عمر نے یہہ کہدیا تہا کہ اتنے
کے اور فلانی جنس کے بدلے فلانے شہر مین گرو رکہو اور زید نے اوسکی خلاف
کیا تو عمر اپنا کپڑا چاہی زید کے ذمہ ڈالے چاہی مرتہن کے ذمہ پر اور اگر زید
نے عمر کے کہنے کے موافق کیا اور وہ کپڑا مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا تو مرتہن

سے لینے تو اپنا دین بھر پایا اور زید سے عمر اپنے کپڑے کا مثل دلا پائیگا جسقدر زید کے
ذمہ سے دین جاتا رہا اور اگر عمر اپنا کپڑا اسکے لے تو مرتہن عمر کو نہ روکے اگر اپنا دین
پا لیا ہو مسئلہ اگر راہن یا مرتہن نے مرہون پر کچھ خیانت کی تو خیانت کرنیوالے پر
ضمان لازم ہوگا اور اگر مرہون چیز نے راہن یا مرتہن پر یا راہن مرتہن کے مال پر
خیانت کی تو وہ خیانت رائگان ہے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام ہزار روپیہ کو
گرو رکھا اور روپیونکا وعدہ ٹھہرا پھر وہ غلام سو ہی روپیہ کا رہ گیا پھر اوس غلام
کو کسی نے مار ڈالا اوسکی سو روپیہ تاوان ملے اور وعدہ دین کا پورا ہو گیا تو مرتہن
سو روپیے اپنے حق کی بابت لے اور راہن سے باقی نو سو روپیہ نپاویگا اور اگر
راہن کی اجازت سے مرتہن نے سو روپیہ کو وہ غلام بیچ ڈالا اور وہ سو روپیے
اپنے حق مین لئے تو باقی نو سو راہن سے لے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کا غلام
قمر نام ہزار روپیے کے بدلے گرو رکھا پھر وہ غلام قمر سو ہی روپیہ کا رہ گیا
سو اوسکو ایک سو روپیے کے غلام نے جسکا نام حارث تھا مار ڈالا پھر حارث
کے میان نے وہ حارث راہن کو خون کے بدلے دیدیا تو راہن یہہ حارث
مرتہن کو کل ہزار روپیہ کے بدلے مین سپرد کر دے مسئلہ اگر راہن مر گیا
تو اوسکا وصی مرہون کو بیچے اور مرتہن کا دین ادا کرے پھر اگر کوئی اوسکا
وصی نہو تو قاضی اوسکی طرف سے وصی مقرر کرے کہ وہ وصی مرہون کو
بیچکر دین مرتہن کا ادا کر دے **فصل** مسئلہ اگر دس روپیہ کی قیمت کا

انگور کا پانی دس روپیہ کے بدلے گرو رکھا پھر وہ مرتہن کے پاس شراب ہوگیا پھر سرکہ
ہوگیا کہ وہ سرکہ دس روپیہ کا ہے تو اب یہ سرکہ دس روپیہ کے بدلے گرو ہی مسئلہ
اگر دس روپیہ کی بکری دس روپیہ کے بدلے گرو تھی سو وہ مرگئی اور اوسکا چمڑا
پختہ کیا سو وہ ایک روپیہ کا ہوا تو اب وہ چمڑا ایک ہی روپیہ کے بدلے گرو ہی مسئلہ
اگر مرہون چیز مین بچہ پیدا ہوا جیسے مرہون باندی کی لڑکا ہوا اور مرہون درخت پہل
لگا اور مرہون جانور کا دودہ اور اون یہ سب راہن کا ہی اور اپنی اصل کے
ساتہہ یہ بھی گرو ہی پھر اگر یہ جو زیادہ ہوا تہا سو ہلاک ہوگیا تو رائگان گیا یعنے
مرتہن کے دین مین کچھ نقصان نہوا اور اگر یہ جو زیادہ بڑہا تہا باقی رہا اور اصلی
چیز جو مرہون تہی ہلاک ہوگئی تو راہن اوس زیادہ بڑہی ہوئی کو اوسکے حصہ
کی قدر دین ادا کرکے لے لے اور دین کو مرہون کی اور اوس زیادہ ہوئی
ہوئی کی قیمت پر بانٹے اصل مرہون کی وہ قیمت جو مرتہن کے قبضہ کرنیکے دن
تہی اور زیادہ چیز کی وہ قیمت جو رہن چہوڑانیکے دن ہو تو جسقدر دین اصل چیز
کے حصہ برابر تہا وہ جاتا رہا اور زیادہ بڑہی ہوئی چیز اپنے حصہ کے قدر دین
کے بدلے چہوٹ گئی مسئلہ مرہون زیادہ کرنا درست ہی اور دین زیادہ کرنا
درست نہین مسئلہ اگر ایک غلام گرو کیا ہزار روپیہ کے بدلے پھر راہن نے اور
غلام اوس پہلے کی جگہہ پر رکھنے کو مرتہن کو سپرد کیا اور دونون غلامون کی قیمت
ہزار ہزار روپیہ کی ہی تو جبتک مرتہن وہ پہلا غلام راہن کو پہیر ندے تب تک وہ

پہلا ہی غلام رہن ہو اور مرتہن دوسرے غلام کا امین ہے جبتک اس دوسرے
غلام کو اوس پہلے کی جگہہ گرو نہ کرے واللہ اعلم بالصواب کتاب الجنایات
یعنی خون کرنے اور اعضا کا نقصان کرنیکی مسئلہ مار ڈالنا چار طرح پر
ہی ایک قتل عمداً یعنی اس ارادی سے مارا کہ مرجاوی پہر ہتہیار سے مارے
خواہ ایسی چیز سے کہ وہ چیز جسم کو کاٹ ڈالی اور اعضا کو جدا کردی جیسی دہار
کی لکڑی یا دہار دار پتہر یا تپا ہوا ور یا آگ تو ایسی چیز سی مار ڈالنے مین قاتل گنہگار
اور خون کے بدلے خون یعنی قاتل کو بہی قتل کرینگے اور اس قتل مین کفارہ نہین اور
مقتول کا ولی اگر معاف کردی تو قاتل کے ذمہ سی قصاص جاتا رہتا ہے
دوسری قتل شبہ عمد ہی یعنی عمد کے مشابہ اسمین قاتل پر گناہ اور کفارہ اور
عاقلہ پر دیت مغلظہ ہی اور قاتل پر قصاص نہین اور شبہ عمد وہ ہی کہ مارے
قصداً ایسی چیز سی کہ وہ ہتہیار اور کاٹنی چیرنی کی چیز نہو تیسری قتل خطا ہی یعنی
قاتل کا قصد اس مقتول کے مار ڈالنی کا نہتا سو دہوکے سی مارا گیا اسطرح کہ
قاتل نے شکار جانکر تیر مارا اور وہ شکار نہتا آدمی تہا کہ اوسکو لگا اور مرگیا
یا ایک شخص کو کافر حربی جانکر مارا اور وہ مسلمان تہا یا نشانہ کو تیر چلایا
سو آدمی کے لگ گیا اور جو اس خطا کے طور پر مارا جاوی جیسی ایک شخص سوتا ہوا
ایک شخص کے اوپر اولٹ پڑا سو وہ مرگیا تو اس قتل خطا کی سزا کفارہ قاتل پر
اور دیت عاقلہ پر چوتہی قتل بسبب ہے یعنی قاتل نے سبب ایسا کیا کہ کوئی مرگیا

جیسے غیر کی زمین مین کنوا کھودا سو اوسمین کوئی گر کر مرگیا یا غیر کی زمین پر ایک پتھر
رکھا اوس سے کوئی مرگیا تو اس قتل کی سزا عاقلہ پر دیت ہے مگر قاتل پر کفارہ نہ
مسئلہ تین طرح کے قتل مین قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہے مگر سبب سے
قتل کی صورت مین قاتل کو مقتول کی میراث ملیگی مسئلہ شبہ عمد جان کے سوا اور اعضا
کے نقصان مین بجای عمد کے ہے **باب مایوجب القود و مالا یوجب**
یعنی کس صورت مین خون کے بدلے خون لینا چاہیے اور کس مین نہین مسئلہ
جسکے کبھی مار ڈالنے کی اجازت شریعت کی نہو یعنی جسکا خون ہمیشہ کو محفوظ ہو
اوسکو قصدا مار ڈالنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر حر نے
حر یا غلام نے غلام یا مسلمان نے ذمی کو قصدا مار ڈالا تو قاتل کو اوسکے بدلے
قتل کرینگے مسئلہ اگر ایک مسلمان نے یا ذمی نے ایک مستامن کو قصدا
مار ڈالا تو مسلمان اور ذمی کو قتل نہ کرینگے مسئلہ اگر مرد نے کسی عورت کو
یا بڑے نے چھوٹے لڑکے کو یا انکھیارے نے اندھے کو یا تندرست نے لنج کو
یا ایسے کو جسکے ہاتھ یا پاؤن مین کچھ نقصان ہے یا سدمنے نے دیوانہ کو یا
بیٹے نے باپ کو مار ڈالا تو قاتل کو اوسکے بدلے مین قتل کرینگے مسئلہ
اگر باپ نے یا نان نے بیٹے کو یا دادا یا دادی نے پوتے کو مار ڈالا
تو قاتل کو قتل نہ کرینگے مسئلہ اگر میان نے اپنے غلام یا مدبر یا مکاتب یا اپنے
بیٹے کے غلام کو یا ایسے غلام کو کہ کچھ تھوڑے سے اوس غلام کا یہ مالک تھا مار ڈالا

تو قاتل کو قتل کرینگے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کو مار ڈالا اور زید کا بیٹا عمر کا وا
ہوا اس بیٹے کو چاہئے کہ عمر کے خون کا بدلا لے تو زید کے ذمہ سے قصاص جا
مسئلہ قاتل کو تلوار سے قتل کرینگے **مسئلہ** اگر قصدا ایک مکاتب مارا گیا او
کے بدل کا روپیہ اوسنے ترکہ چھوڑا اور سیان ہی وارث ہا تو وسکے خون
بدلا لین گے اور اگر ترکہ مین کتابت کا بدل نچھوڑا تو بہی قصاص لین گے اور
کتابت کا بدل بھی چھوڑا اور کوئی وارث بھی چھوڑا تو قصاص نلین گے **مسئلہ** اگ
مرہون غلام مارا گیا تو قصاص تب ہی لین گے جب راہن اور مرتہن اکھٹی ہو
مسئلہ اگر معتوہ کے ولی کو کسی نے مار ڈالا تو معتوہ کا باپ قاتل سے قص
لے یا مال لیکر صلح کرے معاف نہین کرسکتا اور معتوہ کے حق مین قاضی ال
ہی جیسے باپ اور معتوہ کے وصی کو فقط یہی اختیار ہی کہ مال لیکر صلح کرے
اور اس مقدمہ مین لڑکیکا وہی حکم ہی جو معتوہ کا **مسئلہ** اگر مقتول کے کئی
مین بعضے بالغ اور بعضے نابالغ تو بالغون کو اختیار ہی کہ نابالغون کے بالغ
ہونے قاتل سے قصاص لے لین **مسئلہ** اگر زید نے عمر کو کشتی یا پہاڑ
کی طرف سے مار ڈالا تو قصاص لیا جائیگا اور اگر کشتی یا پہاڑ کی پیٹھ کیطر
تو قصاص نہین جیسے پہانسی دیکر مار ڈالنے اور ڈبو دینے مین قصاص نہین
مسئلہ اگر زید نے عمر کو قصدا زخمی کیا اوس سے عمر اپنی گہر رہا اور مرگی
زید پر قصاص آویگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنی ایک زخم مارا اور عمر نے

سکے ایک زخم مارا اور ایک شیر نے بھی زید کو زخمی کیا اور ایک سانپ نے بھی زید کو
کاٹا سو وہ زید مر گیا تو عمر پر تہائی دیت واجب ہوگی **مسئلہ** اگر زید نے مسلمانون
پر تلوار کہینچی تو زید کا مار ڈالنا واجب ہے اور جو کوئی زید کو مار ڈالے اوسکے ذمہ پر کچھ
نہین **مسئلہ** اگر زید نے عمر کے مار ڈالنے کو ہتہیار کہینچا رات مین یا دن مین شہر
مین یا اور جگہہ یا شہر مین دن کو یا اور جگہہ دن کو لاٹھی تانی سو عمر نے زید کو مار ڈالا
تو عمر کے ذمہ پر کچھ نہین اور زید نے اگر شہر مین دنکو لاٹھی تانی اور عمر نے زید کو
مار ڈالا تو اوسکے بدلے عمر کو مار ڈالین گے **مسئلہ** اگر دیوانہ نے سدہ منے
پر یا لڑکے نابالغ پر ہتہیار کہینچا اور سدہ منے اور لڑکے نے اوس دیوانہ اور لڑکیکو
قصداً مار ڈالا تو اس مار ڈالنے والے پر دیت واجب ہوگی **مسئلہ** اگر جانور نے
زید پر حملہ کیا اور زید نے اوسکو مار ڈالا تو زید پر جانور کی قیمت دینا آویگی **مسئلہ**
اگر زید نے عمر کے ایکمرتبہ ہتہیار مارا اور لوٹ گیا پھر عمر نے زید کو مار ڈالا تو عمر کو
قتل کرینگے **مسئلہ** اگر زید کے یہان غیر آدمی گھس آیا اور کچھ چرا کے لے چلا
سو زید اوسکے پیچھے پڑا اور اوسکو مار ڈالا تو زید کے ذمہ پر کچھ نہین **باب القصاص**
فیما دون النفس یعنی جان مار ڈالنے سے نیچے کے قصور کے بدلے کا ذکر **مسئلہ**
اگر زید نے عمر کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ ڈالا تو زید کا ہاتھ بھی گٹے سے کاٹ ڈالینگے
اگرچہ زید کا ہاتھ عمر کے ہاتھ سے بڑا ہو اسیطرح اگر زید نے عمر کا پاؤن یا نتھنا
یا کان کاٹ ڈالا تو زید کا بھی جوڑ سے کاٹ لینگے **مسئلہ** اگر زید نے عمر کی

آنکھہ اسطرح پھوڑی کہ سوجھنا جاتا رہا اور آنکھہ موجود رہی تو زید کی آنکھہ بھی اسیطرح پھوڑ ڈالینگے اور اگر آنکھہ نکال لی تو زید کی آنکھہ نہ نکالینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کا دانت توڑ ڈالا تو زید کا دانت بھی توڑلینگے مسئلہ جس زخم کا بدلا اوسیطرحکا زخم کرکے لے سکیں تو اوسمیں زخم کے بدلے زخم کرلینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کی ہڈی توڑ ڈالی تو زید کی ہڈی نہ توڑینگے مسئلہ اگر عورت نے مرد کا یا مرد نے عورت کا یا حر نے غلامکا یا غلام نے حر کا یا ایک غلام نے دوسرے غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اوس کاٹنے والیکا عضو نہ کاٹینگے مسئلہ اگر مسلمان نے کافر کا یا کافر نے مسلمان کا ہاتھہ یا پاؤن کاٹ ڈالا تو کاٹنے والیکا بھی کاٹلینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کا ہاتھہ آدہی پہنچی سے کاٹ ڈالا تو زید کا ہاتھہ نہ کاٹینگے مسئلہ اگر زید نے عمر کی پیٹھہ پر زخم مارا اور وہ اچھا ہوگیا تو زید کی پیٹھہ پر زخم نہ مارا جاویگا مسئلہ اگر زید نے عمر کی زبان کاٹ لی تو قصاص نہین مسئلہ اگر زید نے عمر کا عضو تناسل کاٹ ڈالا تو قصاص نہین اور اگر سوپاری کاٹ ڈالی تو قصاص ہے مسئلہ اگر زید نے عمر کا چنگا ہاتھہ کاٹا اور زید کا ہاتھہ رہ گیا ہی یا زید کے ہاتھہ کی اونگلیاں کم ہین تو عمر زید کا وہی ہاتھہ کاٹ لے یا تاوان لے لے اگر زید نے عمر کے سر پر زخم مارا اور زید کا سر عمر کے سر سے بڑا ہی تو اپنے زخم کے موافق زید کے سر پر زخم کرلے یا تاوان لے لے فصل مسئلہ اگر مقتول کے وارثوں نے قاتل سے مال لینے پر صلح

کی تو مال اوسیوقت ادا کرنا واجب ہوا اور طعون کے بدلے خون جاتا رہا مسئلہ
اگر ایک حر اور ایک غلام نے ملکر زید کو مار ڈالا پھر عمرو نے اوس حر اور غلام کے
میان سے کہنے سے زید کے وارثون سے ہزار روپیہ پر صلح کی تو پانسو حر پر اور
پانسو روپیہ غلام کے میان پر دینا آویگی مسئلہ اگر مقتول کے کئی وارث ہین پھر
سے ایک نے بھی کچھ مال لینا قبول کیا یا اپنا حق قاتل کو معاف کر دیا تو اور وارثون کو
دیت ہی کا حصہ ملیگا قصاص جاتا رہا مسئلہ اگر بہت سے آدمیون نے ایک کو مار ڈالا
تو اون سبکو قتل کرینگے اور ایک نے بہت کو مار ڈالا تو اوس ایک ہی کو مار ڈالنا
کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کئی آدمی کو مار ڈالا پھر ایک مقتول کے
وارث موجود ہوئے اور اونہون نے دعوی کیا تو اوس قاتل کو قتل کرینگے
پھر اوسکے مرجانے سے اور مقتولون کے وارثون کا حق جاتا رہا مسئلہ
اگر دو آدمیون نے ملکر ایک شخص کا ہاتھ کاٹا تو اون دونون کے ہاتھ نہ کاٹینگے
مگر دیت اون دونون پر دینا آویگی مسئلہ اگر ایک شخص نے دو داہنے ہاتھ دو
شخصون کے کاٹے تو وہ دونو اسکا دہنا ہاتھ کاٹین اور آدھی دیت لیکر آپسمین
آدھی آدھی بانٹ لین اور اگر ایک مدعی پہلے آیا اور اوسنے اوسکا داہنا ہاتھ
بدلے مین کاٹ لیا تو دوسرا آدھی دیت پاویگا مسئلہ اگر غلام نے قتل عمد کا
اقرار کیا تو اوس سے قصاص لینگے مسئلہ اگر زید نے عمرو کے قصداً
تیر مارا سو وہ عمرو کے لگا اور پار ہوگیا اور بکر کے لگا سو عمرو اور بکر دونو مرگئے

تو عمر کے بدلے زید کو قتل کرینگے اور بکر کے بدلے دیت پڑیگی **فصل** مسئلہ
اگر زید نے پہلے عمر کا ہاتھ کاٹا پھر عمر کو مار ڈالا تو کاٹنے اور مارنے دونون
کی بابت زید کو پکڑینگے اگرچہ دونون کام قصدا کئے یا دونو کام خطاسے کئے یا ایک
کام قصدا کیا اور دوسرا خطاسے کیا اور ہاتھ کٹنے کے بعد اچھا ہوگیا تب اوسکو
مار ڈالا یا اچھا ہونیسے پہلے ہی مار ڈالا بہرصورت دونون قصور کا زید سے مواخذہ
کیا جائیگا ہان اگر ہاتھ خطاسے کاٹا اور اچھا ہونیسے پہلے مار ڈالا تو ایک ہی دیت
دینا آویگی مسئلہ اگر زید کے عمر نے نوّے کوڑے ایک جگہہ اور دس
کوڑے ایک جگہہ مارے سو وہ اون دس کوڑون سے مرگیا تو ایک ہی دیت عمر
پر دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کا ہاتھ کاٹ ڈالا سو عمر نے کاٹنا معاف
کردیا پھر عمر اوس سے مرگیا تو زید پر دیت آویگی اور یون معاف کیا کہ مینے
کاٹنا اور جو کچھہ اس کاٹنے سے ہو معاف کیا یا یون کہا کہ یہہ جنایت مینے معاف
کی تو دیت نہین اور اگر خطاسے ہاتھ کاٹا وہ کاٹنا معاف کیا پھر اوسی زخم
سے عمر مرگیا تو تہائی مال سے دیت معاف ہوئی اور اگر قصدا کاٹا تھا
تو کل مال سے معاف ہوئی مسئلہ اگر ایک عورت نے قصدا ایک مرد کا ہاتھ
کاٹا پھر اوس مرد نے اوس سے نکاح کیا اور وہی ہاتھ مہر ٹھہرایا پھر وہ
شخص مرگیا تو اوس عورت کو مہر مثل دلایا جائیگا اور ہاتھ کاٹنے کی دیت
اوس عورت کے مال سے لیجائیگی اور ہاتھ خطاسے کاٹا تھا تو اوس عورت کے

عاقلہ پر دیت آویگی اور اگر ہاتہ اور جو کچھ اوس کٹی ہاتہ سی آئندہ کو حال ہو مہر ٹھہرایا تہا اور وہ شخص اوس کاٹنے سے مرگیا تو اوس عورتکو مہر مثل ملیگا اور اوس پر دیت نہ آویگی درصورتیکہ قصدا کاٹا تہا اور اگر خطا سی کاٹا تہا تو عاقلہ پر سے مہر مثل اوٹھ گیا اور جو مال اوس شخص نے چھوڑا وصیت کی روسی اوسکی تہائی عاقلہ کو ملیگی **مسئلہ** اگر زید نے عمر کا ہاتہ کاٹا سو اوسکی بدلے زید کا ہاتہ کاٹا گیا پہر عمر اوسی زخم سے مرگیا تو زید کو قتل کرینگے **مسئلہ** اگر مقتول کے وارث نے قاتل کا ہاتہ کاٹ ڈالا پہر اوس قاتل کو خون معاف کر دیا تو اوس وارث پر دیت دینا آویگی ہاتہ کاٹنے کی

باب الشہادۃ فی القتل یعنی خون کے مقدمہ مین گواہی کے مسائل **مسئلہ** اگر عمر اور بکر کا باپ زید مارا گیا اور عمر نے اوسکی خون کی بابت گواہ گذاری اور بکر عمر کا بہائی غائب ہی تو گواہی سن لینگے مگر بکر کے آنے تک قاتل سی قصاص نہ لین گے پہر جب بکر آوے تو پہر گواہ سنے جائین گے تب قاتل سی قصاص لیا جائیگا اور اگر قتل کا مقدمہ نہ تہا یا دین کا مقدمہ ہو تو دوبارہ گواہ نہ سنے جائین گے اور قتل عمد کی صورت مین اگر قاتل نے ثابت کیا کہ بکر نے معاف کر دیا ہی تو قصاص نہ لین گے اسیطرح اگر عمر اور بکر کا ایک غلام تہا کہ اوسکو زید نے مار ڈالا اور بکر غائب ہی اور عمر نے گواہ گذارے کہ مجھکو بکر نے معاف کر دیا اور زید نے ثابت کر دیا تو بہی زید پر قصاص نہین **مسئلہ** اگر خالد مارا گیا اور اوسکی عمر بکر زید تین وارث رہی سو عمر اور بکر نے

باب الشہادۃ فی القتل

گواہی دی کہ زید نے اپنا حق قاتل کو معاف کر دیا ہے تو اونکی یہہ گواہی لغو ہے
پھر اگر قاتل نے اون دونوں کو سچا بتایا تو قاتل پر دیت آویگی کہ اوسکو تینوں
وارث تھائی تھائی بانٹ لینگے اور اگر قاتل نے اون دونوں کو جھوٹا بتایا
تو اون بکر اور عمرو کو کچھہ نہ ملیگا اور زید کو تہائی دیت ملیگی مسئلہ اگر دو گواہوں
نے گواہی دی کہ زید نے عمرو کو ہتھیار سے قصداً مارا تھا سو عمرو اوس سے بیمار
پڑا رہا اور مر گیا تو زید سے قصاص لیا جائیگا مسئلہ اگر ایک گواہ نے کہا
کہ بدہ کے دن زید نے عمرو کو مارا اور دوسرے گواہ نے کہا کہ منگل کے روز
مارا یا ایک گواہ نے کہا کہ فلانی شہر مین مارا اور دوسرے گواہ نے اور ہی
شہر بتایا یا ایک گواہ نے کہا کہ لوہے سے مارا اور دوسرے نے اور ہی ہتھیار
بتایا یا ایک نے کہا کہ لاٹھی سے مارا اور دوسرے نے کہا مین نہین جانتا کہ
ہتھیار سے مارا تو گواہی باطل ہے اور اگر دونون گواہون نے گواہی دی
کہ زید نے عمرو کو قتل کیا مگر ہم نہین جانتے کہ کاہے سے قتل کیا تو دیت قاتل پر
دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے اقرار کیا کہ مینے ہی عمرو کو قتل کیا اور بکر نے
بھی اقرار کیا کہ مینے ہی عمرو کو قتل کیا اور عمرو کا وارث کہے کہ تم دونون نے
قتل کیا ہے لکھا تو وارث کو اختیار ہے کہ زید اور بکر دونون کو قتل کرے
اور اگر بجائے اقرار کے دو گواہون نے گواہی دی کہ عمرو کو زید نے قتل
کیا اور دو گواہون نے گواہی دی کہ بکر نے قتل کیا تو دونون کی گواہی

لئو ہے **باب فی اعتبار حالۃ القتل** یعنی قتل کے وقت کا اعتبار ہی **مسئلہ** تیر چلانے کی حالت کا ضمان مین اعتبار ہی تو اگر زید نے عمر پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے عمر مرتد ہوگیا پھر تیر لگنے سے مرگیا تو اوسکے وارثون کو زید سے دیت دلا ملیگی اور اگر کافر پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہوگیا پھر تیر لگا اور مرگیا تو زید پر کچھ دینا نہ آویگا **مسئلہ** اگر کسی غلام پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے میان نے غلام کو آزاد کردیا پھر تیر لگا اور وہ مرگیا تو تیر مارنیوالے پر غلام کی قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید کو سنگسار کرنیکا حکم ہوا اور عمر نے اوسکی طرف پتھر پھینکا اور پتھر لگنے سے پہلے کوئی گواہ اوسکا اپنی گواہی سے پھر گیا پھر زید کے پتھر لگا اور زید مرگیا تو عمر کے ذمہ پر کچھ نہین **مسئلہ** اگر مسلمانون نے شکار پر تیر چلایا اور تیر لگنے سے پہلے یہہ مسلمان مرتد ہوگیا بعد اسکے تیر لگا اور شکار مرگیا تو وہ شکار حلال ہی اور اگر کافر نے تیر چلایا تھا اور تیر لگنے سے پہلے وہ شکاری کافر مسلمان ہوگیا تو وہ شکار حرام ہی **مسئلہ** اگر ایک شخص حلال تھا اوسنے شکار پر تیر چلایا پھر احرام باندھا تب شکار کے تیر لگا اور شکار مرا تو اوسپر کچھ نہین اور اگر احرام باندھی ہوئے تیر چلایا اور جب یہہ حلال ہوگیا تب شکار کے تیر لگا تو اوس شکار کا بدلا دینا آویگا

کتاب الدیات یعنی خون بہا کی تعداد کے مسئلے

مسئلہ شبہ عمد کی دیت سو اونٹ ہین چار طرح کے پچیس ایک ایک برس

کی اور پچیس دو دو برس کے اور پچیس تین تین برسکے اور پچیس چار چار برس کے
اور یہی مغلظہ دیت ہی مسئلہ خون خطا کی دیت سو اونٹ مین پانچ طرح
کے بیس ایک ایک برس کے نر اور بیس ایک ایک برس کے اونٹنیان اور بیس
اونٹ دو دو برس کے اور بیس تین تین برس کے اور بیس چار چار برس
کے یا ہزار اشرفی یا دس ہزار درم مسئلہ خون شبہ عمد اور خون خطا کا
کفارہ یہہ ہی کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور اگر نہو سکے تو دو مہینے لگاتار
روزے رکہنا مگر اسمین مسکینون کو کہانا کہلانا نہین ہی اور ایسے غلام کو جو
مان کے پیٹ مین ہو آزاد کرنا بہی اس کفارہ کی بابت نہین درست مگر ان
دو دہ پیتا ہوا لڑکا جسکی مان یا باپ مسلمان ہو آزاد کرنا اسمین درست ہی
مسئلہ عورتکو جان کی اور بدنکی دیت مرد کی جان اور بدن کی دیت کی
آدہی ہی مسئلہ مسلمان اور ذمی کی دیت برابر ہی فصل مسئلہ
جان مارنے مین اور ناک کاٹنے مین اور زبان کاٹنے مین اور عضو تناسل کاٹ لینے
مین اور سوپاری کاٹ لینے مین اور عقل کہو دینے مین اور بہرا کر دینے مین اور
اندہا کر دینے مین اور زبان کا مزہ کہو دینے مین اور اسطرح سے داڑہی مونڈ ڈالنے
مین کہ پہر بال نہ جمین اور اسیطرح سے سر کے بال کہو ڈالنے مین دیت دینا
آویگی اور اگر دونون آنکہین پہوڑین یا دونو ہاتہہ کاٹے یا دونو ہونٹہ کاٹے
یا دونو بہوین دورکین یا دونون پانون کاٹے یا دونو کان یا دونون خصیے

یا عورتکی دونون چھاتیان کاٹ ڈالین تو پوری دیت اور اگر نمین سے جو دو
ہوتی ہین ایک ہی چیز کہودی تو آدہی دیت دینا آویگی اور اگر دونون آنکہون
چارون پلکیان کہو دین تو پوری اور اگر ایک پلک کہودی تو چوتھائی دیت
ہر انگلی کی بابت خواہ ہاتہہ کی ہو خواہ پانونکی دسوان حصہ دیت دینا آویگی اور
ایک پوری بابت ہر ایک انگلی کی تہائی دیت دینا آویگی اور اگر انگلی مین دو ہی
پوریان ہوئین تو ایک پوریکی آدہی دیت ایک انگلی کی **مسئلہ** ہر ایک دانت کی
دیت پانچ پانچ اونٹ دہی یا پانسو درم دی **مسئلہ** جو عضو جسکام کا تہا جب
اوس کام سے جاتا رہا تو اوسمین دیت دینا آویگی مثلاً ہاتہہ پر کسیکی مار اسو شل ہوگیا
یعنی کام سے جاتا رہا رہ گیا یا آنکہہ پر مار اسو اوس سے سوجہنا جاتا رہا **فصل** **ف**
الشجاج یعنی زخمونکی دیت کے مسئلے **مسئلہ** اگر سر پر ایسا زخم مارا کہ سر کی ہڈی
نمود ہوگئی تو بیسوان حصہ دیت دینا آویگی اور اگر ہڈی سر کی ٹوٹ گئی تو دسوان
حصہ دیت اور اگر وہ ہڈی ٹوٹ کر اور جگہہ پر ٹل گئی تو دسوان حصہ اور بیسوان
حصہ دیت کا اور اگر بہونچی تک زخم پہنچا تو تہائی دیت **مسئلہ** اگر پیٹ پر زخم مارا
تو تہائی اور اگر پیٹ کا زخم پیٹہہ کی طرف پہونچا تو دو تہائی دیت **مسئلہ** اگر سر کا
چمڑا چھل گیا یا سر مین لہو جھلک آیا یا لہو بہا یا سر کا چمڑا جاتا رہا یا گوشت کٹا یا گوشت
ہڈی کے پاسکا جہلی تک کٹا تو حکومت عدل واجب ہوگی **مسئلہ** جو زخم ایسا ہو
کہ اوسمین ہڈی نمود ہو جاوی اسکے سوا اور کسی زخم مین قصاص نہین **مسئلہ**

اگر ایک ہاتھہ کی اونگلیونکی بابت آدہی دیت دینا آویگی اگرچہ مع ہتیلی کے کاٹی مسئلہ اگر ایک ہاتھہ کی اونگلیان آدہی ہیونچی سے کاٹین تو آدہی دیت اور حکومت عدل مسئلہ اگر ہتیلی ایک اونگلی سمیت کاٹی تو دسوان حصہ دیت اور اگر دو اونگلیون سمیت کاٹی تو پانچوان حصہ دیت اور ہتیلی کی بابت کچہہ دینا نہ آویگا مسئلہ اگر چھوٹے لڑکے کی آنکھہ یا عضو تناسل یا زبان کی صحت کا حال دیکھنے اور بہڑکنے اور بولنے سے معلوم ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی اور زیادہ اونگلی کا یہی حکم ہے مسئلہ اگر زید کی عمر نے زخم مارا سو زید کی عقل جاتی رہی یا سر کے بال جاتے رہے تو عمر پر دیت آویگی اور زخم کا تاوان بھی اوسمین آجاویگا مسئلہ اگر زید نے عمر کو زخمی کیا سو عمر بہرا یا اندہا یا گونگا ہوگیا تو دیت اور زخمی کرنیکا تاوان دونون زید کو دینا آوینگے مسئلہ اگر ایسا زخم مارا جس سے ہڈی ہنود ہوگئی سو ایسی زخم سے دونون آنکھین جاتی رہین یا ایک اونگلی کاٹی سو دوسری اونگلی بھی گئی یا ایک پوری کاٹی سو پیچہی کی باقی پوریان یا سب ہاتھہ رہ گیا یا آدہا دانت توڑا سو باقی دانت کالا ہوگیا تو قصاص نہین مسئلہ اگر زید نے عمر کا دانت اوکہاڑ ڈالا سو عمر کے ذہین پہرا اور دانت جما تو زید کے ذمے سے تاوان جاتارہا اور اگر دانت جمنے سے پہلے عمر نے زید کا دانت توڑ ڈالا بعد اسکے عمر کے دانت جما تو عمر پر زید کے دانت کی دیت پانسو درم دینا آویگی مسئلہ اگر زید نے عمر کو زخمی کیا پہر عمر کے گوشت بہر آیا اور زخم

اچھا ہوگیا کہ نشان بھی نرہا یا زید نے عمر کو مارا سو زخم ہوکر اچھا ہوگیا
اور نشان بھی جاتا رہا تو تاوان زید پر نہ آویگا مسئلہ جب تک مدعی کا
زخم اچھا نہو لے تب تک مدعی علیہ سے قصاص نلین گے مسئلہ جس قتل عمد
مین کہ شبہ کے سبب قصاص جاتا رہے جیسے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو قصدا مارڈالا
تو ایسے عمد کی دیت قاتل کو اپنے مال سے دینا آویگی اور یہی حکم ہے اوس مال کا
جسپر قاتل نے صلح کی یا قاتل نے خطا کا اقرار کیا تو اوسکا پیسا بھی قاتل کو
اپنے ہی پاس سے دینا آویگا یا جو مال بیسوین حصہ سے کم ہو وہ بھی مدعی علیہ پر
اپنے مال سے دینا آویگا مسئلہ اگر لڑکے یا دیوانہ نے عمدا جنایت کی تو وہ
بجای خطا ہے اور دیت اوسکی عاقلہ پر اور کفارہ واجب نہین اور لڑکا اور دیوانہ
اپنے مقتول کی میراث سے محروم نہوگا **فصل فی الجنین** یعنی پیٹ کے بچہ کی بابت
کے بیان مین مسئلہ اگر زید نے حاملہ عورت کے پیٹ پر مارا سو اوسکے مرا ہوا بچہ
گر پڑا لڑکا ہو یا لڑکی بیسوان حصہ دیت کا زید پر دینا آویگا اور اگر جیتا بچہ گرا
پہ مرگیا تو پوری دیت اور اگر مرا بچہ گرنیکے بعد خود وہ عورت مرگئی تو زید پر
ایک دیت پوری اور بیسوان حصہ اور دیت کا اور اگر وہ عورت پہلی مری
پہر مرا ہوا بچہ اوسکے پیٹ سے گرا تو زید پر فقط ایک ہی دیت پوری ہے اور جو مال
اس بچہ کے سبب دینا آویگا وہ اوسکے وارثون کو ملیگا اور مارنیوالے کو اوسکی
وراثت نہ ملیگی پہر اگر زید نے اپنی جورو کے پیٹ پر مارا اور اوسکی مرا ہوا بچہ

گرا تو زید کے عاقلہ پر بیسوان حصہ دیت اور زید کو اوس بچہ کی وراثت نملیگی
مسئلہ اگر باندی کی پیٹ پر مارا اور جیتا لڑکا اوسکے پیٹ سی گرا تو اوس لڑکے
کی قیمت کا بیسوان حصہ اور اگر لڑکی گری تو دسوان حصہ مسئلہ اگر زید نے
عمر کی باندی کے پیٹ پر مارا اسکی بعد عمر نے باندیکو آزاد کردیا بعد اسکی اوس
باندی کے پیٹ سی جیتا بچہ گرا پھر مرگیا تو اوس جیتی لڑکے کی قیمت زید پر
دینا آویگی مسئلہ پیٹ سی جو بچہ گر پڑے اوسکا کفارہ پیٹ پر مارنے والی پر
نہین ہی مسئلہ اگر کسی عورت نے پیٹ گرانیکی دوا بے اجازت خاوند کے
کھائی یا شرمگاہ پر لگائی اور پیٹ سی بچہ گرا تو بیسوان حصہ دیت اوس عورت
کے عاقلہ پر دینا آویگی اور اگر خاوند کی اجازت سی پیٹ گرا تو کچہ نہین **باب**
ما یحدثہ الرجل فی الطریق یعنی راہ مین کچہ مکان وغیرہ بنانیکی مسئلے
مسئلہ اگر شارع عام کیطرف کسی نے سنڈاس نکالا یا پرنالہ نکالا یا برج بنایا
یا دوکان بنائی تو جو کوئی چاہی اوسکو دور کر دے مسئلہ جاری رستی
مین اسقدر تصرف کرنا کہ لوگونکو نقصان نہ کرے یعنی ایذا نہو تو جائز ہے
اور اگر ایذا ہو تو نہین جائز اور اپنی محلہ کے کوچہ مین بے اجازت سب محلہ
والون کے تصرف کرنا درست نہین مسئلہ اگر زید نے شارع عام کیطرف
پرنالہ لگایا یا مکان بنایا سو وہ کسی راہ گیر وغیرہ پر گر پڑا اور وہ مرگیا
تو اوسکی دیت زید کے عاقلہ پر دینا آویگی جیسی راہ مین کنوان کھودوایا

پتھر رکھا اوس کنوئیں مین گر کر یا اوس پتھر سے کوئی آدمی ضائع ہوا تو اوسکی دیت
بھی زید کے عاقلہ پر اور کوئی جانور کسیکا ضائع ہو گیا تو اوس جانور کی قیمت
زید پر تاوان دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید نے بالوعہ راہ مین بنایا باوشاد کی اجازت
سے یا اپنی ملک مین بنایا پہر اوسمین گر کر کوئی مرگیا تو زید پر ضمان نہین **مسئلہ**
اگر شارع عام مین زید نے ایک لٹھا ڈالا یا پل بنایا یا بے اجازت بادشاہ کے
پہر اوسپر ہو کر ایک شخص قصداً چلا اور ہلاک ہو گیا تو زید پر ضمان نہین **مسئلہ**
اگر زید نے راہ مین کوئی چیز اوٹھائی سو وہ چیز عمرو پر گر پڑی اور عمرو ہلاک ہو گیا
تو زید پر ضمان دینا لازم ہوا اور اگر چادر اوڑھے تھی اور وہ چادر کسی پر گری اور
وہ مرگیا تو ضمان نہین **مسئلہ** اگر محلہ کی مسجد مین اونھین مین سے ایک شخص نے
ایک قندیل لٹکائی یا اوسمین بوریا ڈالا یا کنکریان ڈالین سو اس سے کوئی آدمی
ہلاک ہو گیا تو اوس شخص پر جسنے یہہ کیا تھا ضمان نہین اور غیر محلہ والے نے
قندیل لٹکائی تھی یا بوریا بچھایا تھا یا کنکریان ڈالین تھین تو وہ غیر محلہ والے
پر ضمان ہے **مسئلہ** اگر مسجد مین اگر محلہ والا شخص بیٹھا سو اوسکی بیٹھنے
سے عمرو ہلاک ہو گیا تو یہہ اسپر ضمان ہے بشرطیکہ یہہ شخص نماز مین مشغول تھا
اور اگر نماز مین تھا اور عمرو ہلاک ہو گیا تو اوسپر ضمان نہین **فصل ۷ فی
الحائط المال** یعنی جھوکی ہوئی دیوار کے مسئلے **مسئلہ** اگر زید کی دیوار
شاہراہ کی طرف جھکی پہر کسی مسلمان یا ذمی نے زید سے کہا کہ اس دیوار کو ڈہاکر

فصل ... فی الحائط المال

درست کرلے سو زید نے اوتنی عرصہ تلک جسمین وہ دیوار ڈہ سکتی ہو نہ ڈہائی اور
کوئی جان یا کسیکا مال اوس دیوار سے ہلاک ہوگیا تو زید پر ضمان آویگا اور اگر
پہلی ہی سے زید نے دیوار جہکی ہوئی بنائی تہی اور اوس سے کسیکا کچہ نقصان
ہوا تو زید پر ضمان ہے اگرچہ کسی نے زید سے اوسکو کہود ڈالنے کو نکہا ہو مسئلہ
اگر زید کی دیوار عمرو کے گہر کیطرف جہکی تو عمرو ہی کو پہونچتا ہے کہ زید سے اوسکے
گرا دینے کو کہے پہر اگر عمرو نے زید کو مہلت دی یا بری کر دیا تو درست ہے
بخلاف شاہ راہ کیطرف جہکی ہوئی دیوار کی مسئلہ اگر پانچ آدمیون کے
ساجہی کی ایک دیوار ہے اور وہ جہکی پہر اون پانچون مین ایک نے کسی سے کہودنے
کو کہا اور اوسنے نہ کہودی اور کسی پر گر پڑی تو وہ شخص جس سے کہودنے
کو کہا تہا دیت کی پانچوین حصہ کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر تین شریکونکا ایک
مکان ہے ایک شریک نے اونمین سے اوس حویلی مین کنوان کہودوایا یا دیوار
بنائی اوس سے کوئی آدمی ضائع ہوگیا تو اوس کہودنے والی یا بنانیوالے پر
دو تہائی دیت دینا آویگی **باب جنایة البهیمة والجنایة علیها وغیر
ذلک** یعنی جانور آدمی کا نقصان کر دے یا آدمی جانور کا نقصان کر دے
اوسکے مسئلے مسئلہ اگر جانور نے کسیکو اگلی یا انہن یا پچہلی پاؤن سے
روندکے یا سر سے یا دانت سے یا ٹہوکر سے ہلاک کر دیا تو جو شخص جانور پر سوار
ہوگا اوسپر ضمان آویگا اور اگر جانور نے لات ماری یا دم ماری اور کوئی ہلاک

ہوگیا تو ضمان نہین مگر یان راہ مین اگر جانور کو کہڑا کیا وہان کسیکے لات یا دم ماری
اور وہ ہلاک ہوگیا تو سوار پر ضمان ہی مسئلہ اگر جانور کے پانون اور ہاتہہ سی
ڈہیلا یا کنکہلی یا دہول یا کنکری کسیکی آنکہہ مین لگی اور آنکہہ نکل پڑی تو ضمان نہین
اور اگر بڑا پتہر لگا تو ضمان واجب ہی مسئلہ اگر جانور نے راہ مین پیشاب یا
گوبر کیا یا لید کی اوس سی کوئی ضائع ہوگیا یا ہنکانے متانیکے لیئے جانور کو
کہڑا کیا اور کوئی ضائع ہوگیا تو سوار پر ضمان نہین اور اگر اور سبب سے جانور کو کہڑا
کیا اور اوسنی گوبر یا پیشاب کیا یا لید کی اوس سی کوئی ضائع ہوا تو ضمان سے
مسئلہ جس سبب سے سوار پر ضمان آویگا اوسی سبب سے اوسپر جو شخص جانور کی
نکیل اور ناتہہ پکڑی کہینچتا ہو یا پیچہے سے ہانکتا ہو اوسپر ضمان آویگا اور
سوار پر کفارہ دینا آویگا نکیل کہینچنے والے اور پیچہے سے ہانکنے والے پر کفارہ
نہین مسئلہ اگر زید اور عمرو دو سوار ہون یا دو پیادہ دونہین آپسمین دہکم دہکا
ہوئی اور دونون مرگئے تو زید کی دیت عمرو کے عاقلہ پر اور عمرو کی دیت زید
کے عاقلہ پر مسئلہ اگر زید نے جانور ہانکا اور اوس جانور کا زین عمرو پر گر پڑا
اور عمرو مرگیا تو زید پر ضمان ہی مسئلہ اگر زید اونٹونکی قطار کہینچے لیئے جاتا
تہا اور ایک اونٹ نے اونمین سی عمرو کو روند ڈالا تو زید کے عاقلہ پر عمرو کی دیت
واجب ہوگی اور اگر زید کے ساتہہ بکر بہی تہا کہ وہ قطار کو پیچہے سے ہانکتا تہا
تو زید اور بکر دونون پر دیت آویگی مسئلہ اگر زید نے اپنا اونٹ بکر کے

بے اطلاع بکر کی قطار کے پیچھے باندہ دیا اور بکر اپنی قطار کو کھینچے لئے جاتا تھا اور اوس زید کے اونٹ نے کسیکو روند ڈالا تو بکر کے عاقلہ پر دیت آویگی اور بکر کا عاقلہ وہ دیت زید کے عاقلہ سے پھیر دلا پاویگا مسئلہ اگر زید نے اپنا جانور کسی طرف کو چھوڑا تو پیچھے سے اوسی ہانکتا تھا سو اوسی حالتمین اوس جانور سے کچھہ ہلاک ہوگیا تو زید پر ضمان ہی اور اگر کتا چھوڑا یا پرند جانور چھوڑا اور اوسکو ہانکتا تھا یا جا رہا یہ جانور خود بھاگا اور اوسنے کسی آدمی کا یا مال کا نقصان کر دیا ذکو یا، انکو تو ضمان نہین مسئلہ اگر زید نے قصاب کی بکری کی آنکھہ قصدا نکال لی توجسقدر اوسکا نقصان ہوا اوتنی کا زید پر ضمان ہے مسئلہ اگر زید نے کسیکے اونٹ یا گائے بیل وغیرہ کی آنکھہ نکال لی یا گھوڑی یا گدہی کی تو چوتھائی قیمت زید پر دینا آویگی باب جنایۃ المملوک و الجنایۃ علیہ یعنی غلام کسی پر جنایت کرے یا غلام پر کوئی جنایت اوسکے مسئلے مسئلہ اگر غلام یا باندی نے کئی جنایتین کین تو میان پر واجب ہی کہ ایک کو مرتبہ اوسکو جسکی جنایت کی اوسکے حوالہ کر دے اگر وہ نرا غلام ہو اور اگر وہ مدبر یا مکاتب یا ام ولد ہی تو ایکمرتبہ اوسکی قیمت دیدے مسئلہ اگر زید کے غلام نے خطاسے عمر کی جنایت کی تو زید وہ غلام عمر کو سونپ دے کہ عمر اوسکا مالک ہوجاوے یا زید جنایت کا تاوان دے اور غلام کا مالک بنا رہے پھر اگر زید نے تاوان دیکر غلام لے لیا پھر اوس غلام نے جنایت کی تو

باب جنایۃ المملوک

تو اسکا وہی حکم ہو جو پہلی جنایت کا مسئلہ اگر غلام نے دو جنایتین کین تو بھی
میان اوس غلام کو اون دونون شخصون کے جنکی جنایتین کین حوالہ کر دے یا
دونونکی بابت تاوان دیکر غلام کو رکھ لی مسئلہ اگر غلام نے جنایت کی اور
میان کو خبر نہین اور میان نے اوسکو آزاد کر دیا اور اوس جنایت کی تاوان
سے قیمت غلام کی کم ہی تو میان پر قیمت اوس غلام کی دینا آویگی اور اگر
قیمت سے تاوان کم ہی تو تاوان دینا آویگا اور میان کو جنایت کی خبر تھی اور
غلام کو آزاد کر دیا تو جنایت کا تاوان میان پر دینا آویگا اور یہی حکم ہی اگر
میان نے جنایت کی خبر سننی کے بعد غلام کو بیچا مسئلہ اگر زید نے اپنے
غلام سے کہا کہ اگر تو عمر کو مار ڈالے یا کہا کہ اوسکے تیر مارے یا کہا کہ اوسکو
زخمی کرے تو تو آزاد ہے پھر غلام نے ایسا کیا تو دیت مار ڈالنی کیصورت مین
اور تاوان زخمی کرنیکی صورت مین زید پر دینا آویگا مسئلہ اگر زید کے غلام
نے عمر کا ہاتھ قصدا کاٹ ڈالا سو زید نے وہ غلام اوس عمر کے حوالہ کر دیا
اور اوسنے آزاد کر دیا تو اوسنے یہہ گویا اوس جنایت سے غلام لینے پر صلح کر لی
تھی اور اگر آزاد نہین کر دیا تھا اور مر گیا تو وہ غلام زید کو پھر جائیگا مسئلہ
اگر ماذون مدیون غلام نے خطا سے جنایت کی اور میان نے بیخبر اوسکو آزاد
کر دیا تو میان پر دو قیمتین اوس غلام کی دینا آوینگی ایک اوسکو جسکی جنایت
کی دوسری اوسکو جسکا دین تھا مسئلہ اگر ماذونہ مدیونہ باندی اور

کسیکی اولاد ہنی تو دین کے بدلے اوسکی اور اوسکی اولاد دونوںکو بیچین گے
اور اگر ایسی باندی سے جنایت کی پہر اولاد جنی تو وہ اولاد جنایت والیکو
نہ دینگی **مسئلہ** اگر زید نے جانا کہ عمر نے اپنے بجنوتر اغلام کو آزاد کردیا ہی
پہر اوس بجنوتر اسنے زید کے مربی کو خطاسی مارڈالا تو زید کو کسی سے کچہ نہین
مسئلہ اگر آزاد غلام نے زیدسی کہا کہ جب مین غلام تہا تب تیرے بہائی کو
خطاسی مینی مارڈالا تہا اور زید کہتا ہی کہ تب تو آزاد ہی تہا جب تونے مارا تہا
تو اوس غلام ہی کا کہنا معتبر ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی باندیکو آزاد کردیا
بعد اسکی زید نے کہا تو جب میری تہی تب مینی تیرا ہاتہ کاٹا تہا اور وہ آزاد
باندی کہے کہ آزاد ہونیکی بعد کاٹا تو باندیکا کہنا معتبر ہے اور یہی حکم ہے
اگر میان کہی کہ مینی فلانے چیز تیری تب لی تہی جب تو میری باندی تہی اور
وہ کہی کہ جب مین آزاد ہوئی تہی تب لی تہی ہان اگر یون معاملہ ہو کہ میان کہے
کہ مینے اسقدر اجرت تیری تب لی تہی جب تو میری باندی تہی اور وہ کہے کہ
آزاد ہونیکی بعد لی تہی یا میان کہے جب تو باندی میری تہی تب مینی تجہسے
صحبت کی تہی اور وہ کہے کہ آزاد ہونیکے بعد کی تو اسمین میان کا کہنا معتبر
ہے **مسئلہ** اگر مجور غلام نے حر لڑکے سی کسیکی مار ڈالنے کو کہا سو اوسنے مار ڈالا
یا کسی غلام سے کہا اوسنی مار ڈالا تو مقتول کی دیت اوس لڑکے کی عاقلہ پر
اور قاتل غلام کا میان یا غلام مقتول کے وارثون کو دیدے یا دیت دے

مسئلہ اگر بختور اغلام نے زید اور عمر کو قصداً مار ڈالا اور زید کے دو ولی
ہے بکر اور خالد اور عمر کے بھی دوہی ولی رہے احمد اور محمود سو بکر اور
احمد نے زید اور عمر کی بابت اپنا اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کا میاں یا آدہا
غلام خالد اور محمود کو حوالے کر دے یا دس ہزار درم اون دونکو آدہی آدہی
دیت دے اور اگر بختور اس نے زید کو قصداً مارا اور عمر کو خطاسے مارا سو بکر نے
اپنا حق معاف کر دیا تو غلام کا میاں دس ہزار درم تو احمد اور محمود کو دے
اور پانچ ہزار یا وہ بختور اغلام اون تینوں یعنی خالد اور احمد اور محمود کو دیدے
ایک حصہ اوسمین سے خالد کا اور دو حصے احمد اور محمود کے مسئلہ اگر دو
شریکوں کا ایک غلام ہے سو اوسنے اون دونوں کی رشتہ دار قریب کو مار ڈالا
اور ایک شریک نے اوسکو اپنا حق معاف کر دیا تو بالکل خون کا حق باطل ہوگیا
مسئلہ اگر زید نے عمر کے غلام کو خطاسے مار ڈالا تو زید پر غلام کی قیمت دینا
آویگی پھر اگر وہ غلام دس ہزار درم یا اس سے زیادہ قیمت کا تھا تو دس درم
اوس کی قیمت سے کم کر کے دینا آوینگی اور اگر باندی کو مار ڈالا اور وہ باندی پانچہزار
درم کی ہے تو دس درم کم پانچہزار درم دینا آوینگی مسئلہ اگر زید نے
عمر کا غلام غصب کر لیا اور زید کے پاس سے وہ غلام ہلاک ہوگیا تو غاصب
پر غلام کی قیمت دینا آویگی کتنی ہی ہو مسئلہ غلام کی قیمت حر کی دیت کی
برابر اندازہ کیجاویگی پھر اگر غلام کا کسی نے خطاسے ہاتہ کاٹ ڈالا تو آدہی

قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید نے قصداً عمر کے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا بعد اسکے عمر نے اوسکو آزاد کردیا پھر وہ غلام اوسی سبب سے مرگیا اور عمر کے سوا اوسکا وارث اور ہے تو زید پر قصاص نہین اور نہین تو قصاص ہی **مسئلہ** اگر زید نے اپنے دو غلاموں سے کہا کہ ایک تم دونو نمین کا آزاد ہی پھر ادن دونو کو کسی نے زخمی کیا بعد اسکے زید نے اون دونو نمین سے ایک کو آزاد بتایا تو اون دونو نکی زخمی ہونیکا تاوان زید کو ملیگا **مسئلہ** اگر زید نے عمر کی غلام کی دونون آنکھین نکال لین تو وہ عمر غلام زید کو دیدے اور پوری قیمت اُسکی زید سے لے لے یا غلام کو اپنے پاس رکھے اور نقصان کی بابت کچھ نہ لے **مسئلہ** اگر زید کے مدبر یا ام ولد نے جنایت کی اور جنایت کے تاوان سے قیمت اوس مدبر یا ام ولد کی کم ہی تو زید پر قیمت دینا آویگی اور اگر تاوان کم ہے تو تاوان دینا آویگا پھر اگر زید نے جنایت کی بابت قاضی کے حکم سے قیمت دی پھر اوس مدبر یا ام ولد نے دوسری جنایت کی تو اوس قیمت کی دی ہوئی روپئے مین پہلا شخص اور دوسرا شخص جسکی جنایت کی شریک ہوجاوین اور اگر بے حکم قاضی کے اگر قیمت دی تھی تو یہ دوسرا شخص جسکی جنایت کی وہ اپنی جنایت کا تاوان زید سے مانگی یا پہلی جنایت والے سے مانگے

باب غصب العبد والمدبر والصبی والجنایت فی ذلک یعنی غلام اور مدبر اور لڑکے کو غصب کیا پھر اوسمین ہوئی جنایت اوسکی مسئلے **مسئلہ** اگر میان نے

باب غصب العبد والمدبر والصبی والجنایۃ فی ذلک

غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر اوس غلام کو زید نے غصب کیا اور وہ اوسی ہاتھ کے کٹنے سے
مرگیا تو زید پر ہاتھ کٹی ہوئی غلام کی قیمت دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید نے عمر کے
غلام کو غصب کیا پھر عمر نے اوسی غصب کی حالتمین اوس غلام کا ہاتھ کاٹا سو اوسی سے
وہ غلام مرگیا تو زید کے ذمہ پر کچہ نہین **مسئلہ** اگر عمر کے مجور غلام نے زید
کا مجور غلام غصب کیا سو وہ مغصوب غلام غاصب کی پاس مرگیا تو غاصب پر قیمت اوسکی
دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید کے مدبر کو عمر نے غصب کیا اور عمر کے پاس اوس
مدبر نے خالد کی جنایت کی پھر وہ مدبر زید کو ملا اور زید کے پاس بکر کی جنایت کی
تو خالد اور بکر کی دونو کی جنایتونکا تاوان بقدر اوس مدبر کے قیمت کے زید پر دینا
آویگا اور زید آدہی قیمت اوس مدبر کی عمر سے دلا پائیگا اور بکر کو دیگا پھر آدہی باقی
قیمت بھی غاصب سے پھر دلا پائیگا اور اگر اوس مدبر نے پہلی جنایت زید کے پاس
کی پھر دوسری عمر کے پاس کی تو دوسری بار زید آدہی قیمت عمر سے نہ دلا پائیگا
اور ایسی صورتمین غلام کا اور مدبر کا ایک ہی حکم ہے مگر ہان غلام کو میان جنایت
والیکے سپرد کر دیگا اور مدبر کی قیمت دیگا اتنا ہی فرق ہے **مسئلہ** اگر
زید کی مدبر کو عمر نے غصب کر لیا اور عمر کے پاس اوس مدبر نے بکر کی جنایت
کی پھر وہ مدبر زید کو پھر ملا بعد اسکے پھر غصب کیا پھر اوس نے غاصب کی پاس
اور جنایت کی دوسری بار تو زید اوس مدبر کی قیمت بکر کو اور دوسری جنایت
والیکو آدہی آدہی قیمت دیگا اور آدہی عمر سے لیکر بکر کو دیگا اور آدہی دوسری

غاصب سی لے لے مسئلہ اگر زید نے حر کا لڑکا کا غصب کر لیا سو وہ لڑکا
اچانچک یا تپ سی مر گیا تو زید پر ضمان نہین اور اگر بجلی گری اور مر گیا یا سانپ
نے کاٹا اوس سی مر گیا تو زید کے عاقلہ پر ضمان ہی مسئلہ اگر لڑکے کے
پاس ایک غلام دہرو ہر رکھا سو اوس لڑکے نے اوس غلام کو مار ڈالا تو
لڑکے کے عاقلہ پر اوس غلام کی قیمت دینا آویگی اور اگر لڑکے کی پاس
کہانا دہر و ہر رکہا اور اوسنی وہ کہانا کہا لیا تو لڑکے پر تاوان نہین باب
القسامت یعنی خون کے مقدمہ مین محلہ والونکو قسم دینی کا ذکر مسئلہ
اگر ایک محلہ مین کوئی شخص مار ڈالا ہوا پایا گیا اور اوسکا مار ڈالنی والا معلوم
نہین تو اوس محلہ کی ان پچاس مردونکو قسم کہلا دینگی جنکو مقتول کا ولی اختیار
کرے اور وہ پچاسون یون قسم کہا وین کہ قسم خدا کی ہمنے اوسکو نہین قتل کیا
اور ہمکو نہین معلوم ہوا اسکا قتل کرنیوالا پہر جب پچاس آدمیون نے قسم کہالی
تب محلہ والون پر دیت دینا آویگی اور مقتول کے ولی کو قسم نہ کہلائینگی اور
پچاس آدمیون مین سی جو شخص قسم کہانیسی انکار کرے اوسکو قید کرینگے
جبتک وہ قسم کہاوی مسئلہ اگر محلہ مین پچاس مرد نہون تو جسقدر مرد ہون
اونہین کو دو دوہرا کر قسم دینگی اور پچاس قسمین پوری کرا لین گے مسئلہ
لڑکے اور دیوانہ اور عورت اور غلام پر قسم نہ آویگی مسئلہ اگر محلہ مین ایسا
مردہ پایا گیا کہ اوسکے جسم پر کچہہ مار ڈالنی کا نشان نہین تو محلہ والون پر

باب القسامت

نہ قسم آویگی نہ دیت دینا آویگی یا ایسا مردہ پایا گیا کہ اوسکی ناک سے یا مونہہ سے
یا جا ضرور کے مکان سے خون بہتا ہی تو بھی محلہ والون پر قسم اور دیت نہین اور
اگر آنکھون سے یا کانون سے اوس مردہ کے خون بہتا ہی تو محلہ والون پر قسم
بھی ہی اور دیت بھی **مسئلہ** اگر مارا ہوا آدمی ایک جانور پر لدا ہوا پایا گیا
تو اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر ہے جو شخص اوس جانور کو آگے سے ڈوریا ہی ہوئے
یا پیچھے سے ہانکتا ہوا لیے جاتا ہو یا اوس جانور پر سوار ہو **مسئلہ** اگر ایک
جانور پر مارا ہوا آدمی لدا ہی اور کوئی اوسکے ساتھ نہین اور دو گانو کے درمیان
ہوکر وہ جانور نکلا اور پایا گیا تو اوس خون کی دیت اوس گانون والون پر ہے
جو گانون اوس جانور سے نزدیک ہو **مسئلہ** اگر مارا ہوا آدمی کسی آدمی کی
حویلی مین پایا گیا تو حویلی والے پر سوگند اور اوسکے عاقلہ پر دیت آویگی
مسئلہ مسلمان بادشاہ کافرونکا ملک فتح کرے اور وہانکی کچھہ زمین
بعضی لوگونکو دیڈالی تو اون لوگونکو اہل خط کہتے ہین پھر ایسی زمین پر اگر کوئی
مارا ہوا آدمی پایا تو قسم اور دیت اہل خط کے ذمہ پر آویگی وہان کے رہنے
والون پر اور اوس زمین کے مشتریون پر نہین مگر اہل خط مین سے کوئی بھی
باقی نہو گا سب نے بیچڈالی ہو گی تو قسم اور دیت خریدارون پر آویگی **مسئلہ**
اگر مشترک حویلی مین ایک مارا ہوا آدمی پایا گیا اور ساجھی کے حصہ ایک سے
نہین کوئی آدہی کا مالک کوئی تہائی کا کوئی چوتھائی کا تو قسم اور دیت خریدارون

آویگی مسئلہ اگر مشترک حویلی مین ایک مارا ہوا آدمی پا یا گیا اور ساجھی کے حصے ایک سی نہین کوئی آدھی کا مالک کوئی تہائی کا کوئی چوتھائی کا تو قسم اور دیت اون شریکونکی گنتی کے موجب اون پر آویگی حصونکی ملکیت کا لحاظ نکیا جائیگا مسئلہ اگر زید نے بکر کی حویلی مول لی اور قبضہ پانیسی پہلے ایک مارا ہوا آدمی اوسمین پا یا گیا تو دیت اوسکی بائع کے عاقلہ پر اور اگر شرط خیار پر خریدی تھی تو دیت قابض کے ذمہ پر اور عاقلہ پر دیت تب ہی جب گواہ گذرین کہ یہہ حویلی اس قابض کی ہی مسئلہ اگر ناؤ مین مارا ہوا آدمی پا یا گیا تو قسم ملاحون پر اور اون پر جو اوس کشتی مین سوار ہین اور اگر محلہ کی مسجد مین پا یا گیا تو محلہ والون پر مسئلہ اگر جامع مسجد مین یا شارع عام مین مقتول پا یا گیا تو قسم کسی پر نہین مگر دیت اوسکی بیت المال مین سی دیجائیگی مسئلہ اگر بیابان یا بڑی دہار مین مقتول پا یا گیا تو اوسکی بابت کچھ پرسش نہین اور اگر دریا کے کنارے پر بندہا ہوا پا یا گیا تو قسم اور دیت نزدیک کی بستی والونپر مسئلہ اگر مقتول کے ولی نے جس محلہ مین وہ مقتول پا یا گیا تہا اوس محلہ کے سوا اور کسی محلہ کے ایک شخص معین پر خون کا دعوی کیا تو اوس محلہ والونسے جہان وہ مقتول پا یا گیا قسم جاتی رہی مسئلہ اگر ایک قوم تلوارین لیے ہوئے ایک مقتول کی نزدیک ہوکر نکلی اور چلی گئی تو قسم اور دیت محلہ ہی والونپر ہوگی ہان اگر مقتول کا ولی اوس قوم پر دعوی کری یا ایک شخص معین پر اون مین سے دعوی کرے تو البتہ

محله والون پر نهین مسئله جسکو محله والونمین سے قسم دیجاتی اگر وه کهے که
زید نے اس مقتول کو قتل کیا هی تو اوس سے یون قسم لین گے که قسم خدا کی
مینے نهین قتل کیا ہے اور کوئی اسکا قاتل مین نهین جانتا زید کے سوا مسئله
اوس محله کے بعضے آدمی جسمین مقتول پایا گیا اگر گواهی دین غیر محله والے
پر که فلانے محله والون نے قتل کیا هی یا اپنے محلے والونمین سے ایک
پر که همارے محله مین فلانے شخص نے قتل کیا ہے تو یهه گواهی باطل
هی

کتاب المعاقل

معاقل جمع هی معاقله کی اور معاقله دیت یعنی خونبها
کو کهتے مین مسئله جو خون بها مار ڈالنے سے دینا آتا هی وه خون بها
عاقله پر دینا آتا هی مسئله فوج کے لوگونکا عاقله فوج هی کے لوگ هین
جنکے نام دفتر مین لکهے هون مسئله اگر فوج والونمین سے کسی نے مار ڈالا
تو فوج والونکو جو مواجب ملتا هی بادشاه کے یهان سے اوسمین سے دیت
لین گے تین برسمین پهر اگر تین برس سے زیاده یا کم مین وه مواجب برآمد
هوتا هو تو اوسمین سے دیت لیجاویگی مسئله جو شخص فوج والونمین
نهو یعنی اوسکا نام بادشاهی دفتر مین نهو تو اوسکے کنبه کے لوگ رشته دار
یعنی برادری کے لوگ اوسکا عاقله هین که اون پر دیت آویگی اور تین برسمین
اون سے وصول کرلین گے اور هر شخص سے هر برسمین ایکدرم یا ایکدرم
اور تهائی درم سے زیاده نلین تو کسی شخص پر کل دیت کی بابت تین برسمین

چار درم سے زیادہ دینا نہ آویگا اور اگر کنبے کے لوگ کم ہوں اور ہر شخص
چار درم سے زیادہ پڑتا ہو تو نسب کی رو سے جو قبیلہ قریب ہوگا اوسکو
شامل کرینگے عصبونکی ترتیب کی بموجب اور قاتل کو بھی اونہیں میں سے
ایک شمار کرینگے **مسئلہ** آزاد کیئے ہوئے غلام کا عاقلہ اوسکے میاں کا
کنبہ قبیلہ ہے **مسئلہ** مولی موالات کیطرفسے اوسکا مولی اور مولی کا کنبہ
دیت دے **مسئلہ** غلام کی جنایت یا جو جنایت قصدًا ہو یا مدعی اور مدعا علیہ
میں صلح ہو کر جو روپیہ دینا آوے وہ عاقلہ پر نہیں اور جس جنایت کا مدعا علیہ
اقرار کرے وہ بھی عاقلہ پر نہیں ہاں اگر عاقلہ اوس مدعا علیہ کی تصدیق
کرے تو البتہ عاقلہ پر دیت آویگی **مسئلہ** اگر حر نے غلام پر جنایت کی
خطا سے تو اوسکا تاوان اوس حر کے عاقلہ پر ہے **کتاب الوصایا**
وصیت کسی کے مالک کرنیکو کہتے ہیں کہ وہ مالک کرنا موت کے بعد سے علاقہ
رکہتا ہو **مسئلہ** وصیت کرنا مستحب ہے **مسئلہ** تہائی مال سے زیادہ کی
وصیت کرنا درست نہیں ہاں اگر وارث اجازت دیں تو درست ہے **مسئلہ**
مقتول اگر اپنے قاتل کے لیئے کچھہ وصیت کرے یا اپنے وارث کے لیئے
اگر کوئی وصیت کرے تو درست نہیں مگر وارث اجازت دیں تو درست ہے
مسئلہ مسلمان کو ذمی کے لیئے اور ذمی کو مسلمان کے لیئے وصیت کرنا درست
ہے پہر موصی کی زندگی میں موصی لہٗ کا وصیت کو نہ ماننا اور ماننا باطل ہے

کتاب الوصایا

مسئلہ تہائی مال سے کم وصیت کرنا مستحب ہے مسئلہ موصی لہ جب وصیت
کو قبول کرلے تو وصیت کا مال موصی لہ کی ملک ہوجاتا ہے مسئلہ اگر موصی
کے مرنیکے بعد موصی لہ قبول کرنیسے پہلے مرگیا تو وصیت کا مال موصی لہ کے
وارثونکا ہے مسئلہ جس مدیون پر اتنا دین ہو کہ اوسکا سب مال دین مین آجاوے
اوس مدیون کی وصیت درست نہین اور لڑکے اور مکاتب کا وصیت کرنا بھی
درست نہین مسئلہ اگر پیٹ مین بچہ ہے اور اوس بچہ کے لئے کچہ وصیت کی
یا پیٹ کے بچہ کی وصیت کسیکو کی تو درست ہے بشرطیکہ وصیت سے وقت
سے کم مدت مین وہ بچہ پیدا ہو مثلاً آدمی چہ مہینے مین اور پیٹ کے بچہ کو ہبہ
کرنا درست نہین مسئلہ اگر حاملہ باندی کی وصیت کی کسیکے لئے اور اوسکا حمل
وصیت کیا اور وصیت سے الگ کردیا تو یہ وصیت اور استثنا درست ہے
مسئلہ اگر وصیت کرنیوالا کی ہوئی وصیت سے پہر جاوے تو درست ہے
خواہ زبان سے پہر جاوے خواہ کام ایسا کرے جس سے پہر جانا معلوم ہو زبان
سے پہرنا یون ہے کہ کہے مینے جو وصیت کی تھی اوس سے مین پہر گیا اور کام
اسطرح سے کہ موصی بہ کو بیچ یا کسیکو ہبہ کردے یا کپڑا ہو تو اوسکو قطع کردے
یا بکری ہو تو اوسکو ذبح کردے مسئلہ اگر کی ہوئی وصیت سے زید
منکر ہوگیا کہ مینے کی ہی نہین تو یہ پہرنا نہوا باب الوصیت بثلث المال
یعنی تہائی مال کی وصیت کرنیکی بابت مسئلے مسئلہ اگر زید نے عمرو کے

باب الوصیت بثلث المال
یعنی تہائی مال

لئے اپنی تہائی مال کی وصیت کی اور بکر کے لئے بھی تہائی مال کی وصیت کی اور زید کے وارثون نے اجازت نہ دی تو زید کے مال کی ایک تہائی عمرو اور بکر کو آدھی آدھی دینگے **مسئلہ** اگر زید نے عمرو کے لئے ایک تہائی مال کی اور بکر کے لئے مال کے چھٹے حصہ کی وصیت کی اور زید کے وارثون نے اجازت نہ دی تو زید کی تہائی مین سے عمرو اور بکر کو دینگے دو حصہ عمرو کو اور ایک حصہ بکر کو **مسئلہ** اگر زید نے عمرو کے لئے بالکل مال کی اور بکر کے لئے تہائی مال کی وصیت کی اور وارثون نے اجازت نہ دی تو تہائی مال عمرو اور بکر کو آدھا آدھا بانٹ ملیگا **مسئلہ** موصی لہ کے لئے ضرب نکرینگے بہ زیادہ مو تہائی سے مگر محابات اور سعایت اور دراہم مرسلہ کی صورتمین **فائدہ** محابات اوسکو کہتے ہین کہ کم قیمت کو زیادہ قیمت کی چیز بیچ ڈالی اور **سعایت** کی صورت یہہ ہے کہ مثلاً زید کے صرف دو غلام ہین ایک سالم دو ہزار روپیہ کا دوسرا بشیر ہزار روپیہ کا سو زید نے موت کی بیماری مین دونونکو آزاد کیا پھر وارثون نے نہ مانا تو تین ہزار کی تہائی یعنی ایکہزار مین دو وصیت زید کی جاری ہوگی اور دو ہزار روپیئے دونو سے کما لینگے سالم سے ایکہزار تین سو تیس روپیئے پانچ آنے اور تہائی آنہ اور بشیر سے اسکا آدھا اور دراہم مرسلہ یہہ کہ مثلاً زید کے پاس صرف تین ہزار روپیئے ہین سو اوسنے عمرو کے لئے دو ہزار کی وصیت کی اور بکر کے لئے ہزار کی

وصیت کی اور مرتے وقت پھر وارثون نے نانا تو ہزار روپیے مین وصیت درست
ہولی عمرؔ کو چھہ سو چہاسٹھ روپیے دس آنے اور دو تہائی آنے اور بکر کو تین سو
تین تیس روپیے پانچ آنے اور تہائی آنہ **مسئلہ** اگر اپنے بیٹے کے حصہ
کی کسیکو وصیت کی تو یہہ وصیت باطل ہے اور اگر یون وصیت کی کہ جو حصہ
میرے بیٹے کا ہو ویسہی حصہ کی مین فلانیکے لئے وصیت کرتا ہون تو درست
ہی پہر موصی کے اگر دو بیٹے ہون تو موصیٰ لہ کو دو تہائی مال دینگے
مسئلہ اگر ایک حصے مال یا ایک ٹکرے مال کی وصیت کی تو اوسکا بیان
اور وارثون کے اختیار ہی جسقدر چاہین تبادین **مسئلہ** اگر زید نے کہا
کہ میرے مال کا چھٹا حصہ عمرؔ کو دیجیو بعد اسکے کہا کہ تہائی دیجیو تو عمرؔ کو تہائی
دینگے اور اگر پہلے کہا چھٹا حصہ اور پھر بھی کہا چھٹا حصہ تو عمرؔ کو چھٹا ہی حصہ
ملیگا **مسئلہ** اگر ایک تہائی روپیون یا ایک تہائی بکریونکی وصیت کی اور
کل روپیون سے یا بکریون سے دو تہائی ہلاک ہوگیئن تو موصی لہ کو
ایک تہائی جو باقی رہی آدہی ملیگی اور اگر تین غلامون سے ایک غلام
کی یا تہائی کپڑے کی یا تین حویلیون سے ایک کی وصیت کی اور اوسمین
دو غلام یا دو تہائی کپڑا یا دو حویلیان ہلاک ہوگیئن تو جو باقی رہا اوسمین کی
دو تہائی موصی لہ کو دینگی **مسئلہ** اگر زید نے عمرؔ کے لئے ہزار درہم
دینے کو وصیت کی اور زید کے پاس کچھ درہم موجود ہین اور کچھ درہم

لوگون پر آتے ہین تو موجود دین سے ہزار درم عمرؔ کو دینگے اگر تین ہزار درم موجود ہون اور اگر تین ہزار درم سے کم موجود ہین توجسقدر موجود ہین اوسکی تہائی دینگے اور جب قرض والے درم ملتے جاوین تو اوسکی تہائی عمرؔ کو دیتے جاوینگے یہانتک ہزار درم عمرؔ کو پورے کر دینگے **مسئلہ** اگر تہائی مال کی وصیت کی زید اور عمرؔ کے لیئے اور عمرؔ مر چکا ہے تو بالکل تہائی مال زید ہی کو ملیگا اور اگر یون کہا تہا کہ تہائی مال میرا زید اور عمرؔ کو بانٹ دیجیو اور عمرؔ مر چکا ہے تو زید کو آدہی تہائی مال ملیگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنی تہائی مال کی وصیت کی عمرؔ کے لیئے اور زید کے پاس کچہہ مال نہا پہر مونے سے پہلے زید کو کچہہ مال ملا تو اوسی مال کی تہائی عمرؔ کو ملیگی **مسئلہ** اگر زید کے تین ام ولد ہین اور زید نے وصیت کی تہائی مال کی اپنی اولاد کی ماؤن اور فقیرون اور محتاجون کے لیئے تو زید کے تہائی مال کو پانچ حصے کرینگے یک ایک حصہ ایک ایک ام ولد کو اور ایک حصہ فقیرونکو اور ایک حصہ محتاجونکو **مسئلہ** اگر زید نے تہائی مال کی وصیت کی عمرؔ کے لیئے اور محتاجون کے لیئے دو آدہی تہائی عمرؔ کو اور آدہی تہائی محتاجونکو ملیگی **مسئلہ** اگر زید نے سو روپیے کی وصیت کی عمرؔ کے لیئے اور سو روپیے کی بکر کے لیئے اور خالد سے کہا کہ مینے تمکو عمرؔ اور بکر کے ساتہہ ساجہی کر دیا تو ہر سیکڑے کی تہائی خالد کو ملیگی یعنی چہاسٹہہ روپیے اور کچہہ کوڑیان **مسئلہ** اگر زید کے لیے عمرؔ نے چار سو

کی وصیت کی اور بکر کے لئے دو سو روپیے کی وصیت کی اور خالد سے کہا کہ مینے تجکو زید اور بکر کے ساتھہ شریک کردیا ہی تو زید کے روپیون مین سے آدہی اور بکر کے روپیون مین سے آدہی یعنی تین سو خالد کو ملین گے **مسئلہ** اگر زید نی اپنے وارثون سے کہا کہ عمر کا جہپر دین ہی سو وارثون نے زید کو سچا بتایا تو یہہ سچا بتانا تہائی مال کے لئے ہوا پہر اگر عمر تہائی سے زیادہ کا دعوی کریگا تو نپاویگا **مسئلہ** اگر زید نے اپنے وارثون سے کہا کہ عمر کا جہپر دین ہی اور وارثون نے زید کو سچا بتایا پہر زید نے اور لوگون کے لئے کچہہ وصیتین کین تو زید کے مال کی دو تہائیان وارثونکے لئے اور ایک تہائی وصیت والون کے لئے الگ کرکے وارثون اور وصیت والون سے کہین گے سچا بتاؤ عمر کو جسقدر مال کی بابت چاہو پہر جب دونون بیان کرین تو عمر کو دیکر تہائی مین سے جو بچیگا وہ وصیت والونکو ملیگا اور دو تہائی مین سے جو بچی وہ وارثونکو اور وارثونکی دو تہائی سے ایک تہائی اور وصیت والونکی ایک تہائی سے تہائی کی قدر تک عمر کو دلاوینگے **مسئلہ** اگر ایک اجنبی اور ایک وارث دو کے لئے وصیت کی تو موصی بہ کا آدہا اجنبی کو ملیگا اور وارث کے حقمین وصیت باطل ہی **مسئلہ** اگر زید نے ایک جید کپڑے کی وصیت کی عمر کے لئے اور ایک برانے کپڑے کی وصیت کی بکر کے لئے اور ایک درمیانی کپڑی کی جو کہ نہ بہت اچہا ہے اور نہ بہت برا ہی اوسکی وصیت کی خالد کے لئے

پہر اون تینون مین سے ایک کپڑا ہلاک ہوگیا اور زید کا وارث ہر ایک سے کہتا ہے
کہ تیرا ہی والا کپڑا ہلاک ہوگیا تو وصیت باطل ہوگئی ہان اگر وارث وہ دونون
کپڑے اون تینو شخصونکو دے کہ آپسمین بانٹ لو تو وصیت جائز ہوئی اور عمرؔ
کو دو تہائی جید کپڑے کی اور بکر کو دو تہائی بُرا اونے کپڑے کی اور خالد کو ایک
تہائی جید کی اور ایک تہائی بُرا اونکی ملیگی **مسئلہ** اگر زید اور عمرؔ کی شترک
ایک حویلی ہے اوسمین سے زید نے ایک معین کوٹھری بکر کے لئے وصیت
کی پہر وہ حویلی بٹی اور وہ کوٹھری زید کے حصہ مین پڑی تو وہ کوٹھری
بکر کو ملیگی اور اگر زید کے حصہ مین نہ پڑی تو بکر کو اوتنا ہی مکان اوس
حویلی مین سے ناپ دینگے اور اگر ایک شریک نے ایک حویلی کی معین کوٹھری کا
اقرار کیا کسیکے لئے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** اگر غیر کے مال مین سے
زید نے ہزار روپیے معین کی عمرؔ کے لئے وصیت کی پہر زید کے مرنیکے
بعد اوس غیر نے اجازت دی اور وہ ہزار روپیے عمرؔ کو دیدئے تو جائز ہے
اور اجازت دینے کے بعد بھی اوس غیر کو اختیار ہے کہ چاہے وہ روپیے
نہ دے **مسئلہ** اگر زید مرا اور اوسکے عمرؔ اور بکر دو بیٹون نے اوسکا
مال آپسمین بانٹ لیا بعد اسکے عمرؔ نے اقرار کیا کہ ہمارے زید نے تہائی
مال کی وصیت خالد کے لئے کی تہی تو عمر کو اپنے حصہ کے مال کی تہائی خالد
کے لئے دینا آویگی **مسئلہ** اگر زید نے اپنی معین باندی کی عمرؔ کے لئے

وصیت کی اور زید کے مرنیکو بعد مال بٹنے سے پہلے وہ باندی ایک لڑکا جنی
تو وہ باندی لڑکے سمیت عمرکو ملیگی درصورتیکہ باندی اور لڑکے دونوکی قیمت
تہائی کل مال کی ہو اور اگر دونوکی ملاکر قیمت تہائی سے زیادہ ہوتی ہے
تو باندی ہی ملیگی پھر اگر باندی سے تہائی پوری نہو تو اوس لڑکے سے
تہائی پوری کر دینگے **مسئلہ** اگر زید نے اپنے کافر بیٹے کے لئے یا
اوس بیٹے کے لئے جو کسیکا غلام ہے اپنی مرض موت مین کچھ وصیت کی پھر
زید کے مرنیسے پہلے وہ کافر بیٹا مسلمان ہوگیا یا وہ غلام بیٹا آزاد ہوگیا
تو وہ وصیت باطل ہوگئی اور یہی حکم ہے ایسی بیٹے کو کچھ ہبہ کیا یا ایسے بیٹے
کے لئے کچھ اقرار کیا اسی حالتین **مسئلہ** اگر ایک شخص اپاہج یا لنج ہوگیا
یا فالج نے مارا یا سل کی بیماری ہوئی اور بہت روزون سے یہ حال ہوا
سو اوسکی موت کا ڈر ایسی بیماری سے جاتا رہا تو ایسا شخص اگر کل مال اپنا
ہبہ کر دے تو درست ہے اور اگر ایسی بیماری ہوتے ہوتے ہبہ کیا اور کچھ
چارپائی پر پڑا رہا اور اوسی مین مرگیا تو تہائی مال مین ہبہ درست اور زیادہ
نادرست **باب العتق فی المرض** جس بیماری سے آدمی مرجاوے اوس
بیماری کی حالتین آزاد کرنیکے مسئلے **مسئلہ** اگر زید نے موت کی بیماری
مین اپنے غلام کو آزاد کیا یا محابات کی یا ہبہ کیا تو درست ہے اور ہبہ وصیت ٹھہری
پھر جب زید کے وارث اجازت دیدین تو وہ غلام کچھ کام نکرے اور اگر زید نے

باب العتق
فی المرض

پہلے محابات کی بعد اسکے اوس غلام کو آزاد کیا تو محابات اولے ہی اور اگر پہلے
آزاد کیا اور محابات کی تو محابات اور آزاد کرنا دونون برابر مین مسئلہ
اگر زید نے وصیت کی کہ اس ہزار روپیے کا ایک غلام مول لیکر آزاد کریجیو
پہر اوسمین سے اگر روپیہ ہلاک ہوگیا تو باقی روپیون پر وہ وصیت جاری ہوگی
بخلاف حج کے یعنی اگر وصیت کی اس ہزار روپیہ سے حج کرائیو پہر اسمین
سے اگر روپیہ ہلاک ہوگیا تو باقی روپیون سے حج ادا کرا دینگے مسئلہ
اگر زید نے اپنے ایک معین غلام کے آزاد کرنیکی وصیت کی اور زید مرگیا
پہر اوس غلام نے عمرو کی جنایت کی سو وارثون نے وہ غلام عمرو کو دیدیا تو وصیت باطل
ہوگئی اور اگر عمرو سے پہر اوس غلام کو فدیہ دیکر لے لیا تو وصیت باقی رہی
مسئلہ اگر عمرو نے زید کے لئے اپنی تہائی مال کی وصیت کی اور ترکہ
مین غلام بھی چھوڑا سو زید کہتا ہی کہ عمرو نے اس غلام کو اپنے چنگے پن مین آزاد
کیا تہا اور عمرو کے وارث کہتے مین کہ بیماری مین آزاد کیا تہا تو وارثونکا کہنا معتبر
ہی اور زید کو کچھ نہ ملیگا ہان اگر تہائی مال سے غلام کی قیمت کچھ زیادہ ہو
یا زید اپنے دعوی پر گواہ گذارے تو البتہ زید کو ملیگا مسئلہ اگر زید
مرا اور زید کے غلام نے دعوی کیا کہ مجکو زید نے آزاد کیا تہا اور
عمرو نے دعوی کیا کہ زید پر میرا دین آتا تہا اور زید کے وارث نے اوس
غلام اور عمرو دونکو سچا بتایا تو وہ غلام اپنی قیمت کا روپیہ کما کر عمرو کے قرض

مین دوسرے مسئلہ اگر زید نے وصیت کی کہ مجہپر اللہ تعالیٰ کے حق مین
سو میرے مال سے ادا کیجیو تو فرائض جیسے حج اور زکوٰۃ اور کفارہ پہلے
ادا کرینگے اگرچہ زید نے ان فرائض کا نام پیچھے کر لیا ہو اور اگر سب حق اللہ
تعالیٰ کے برابر ہون جنکی وصیت کی ہے تو زید نے جو پہلے کہا وہ پہلے
اور جو بعد کہا وہ بعد ادا کرینگے مسئلہ اگر زید نے اپنی طرف سے حج
کرانیکی وصیت کی تو زید کے شہر سے ایک شخص کو حج کرنیکے لیے سوار کر
کے بھیجینگے اور اگر زید کے تہائی مال سے وہ شخص سواری پر سوار ہو کر
حج نکر سکے یعنی خرچ کفایت نکر سکے تو جس مکان سے وہ شخص سواری پر جا سکے
وہانسے بھیجینگے مسئلہ اگر زید اپنے شہر سے حج کے لئے چلا اور راہ
مین مر گیا اور وصیت کر گیا کہ میری طرف سے حج کرائیو تو زید کے شہر سے
کسیکو حج کرنیکے لیے زید کی طرف سے بھیجینگے اور جو شخص اور کی طرف
سے حج کو جاتا ہو اور مر جاوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے باب الوصیت
للاقارب وغیرہم یعنی رشتہ دارون وغیرہ کے لیے وصیت کرنیکے
مسئلے مسئلہ اگر زید نے پڑوسیون کے لئے وصیت کی تو وہی لوگ اوس
وصیت مین آوینگے جنکے گھر زید کے گھر سے لگے ہوئے ہون اور اگر سسرالی
کے لیے وصیت کی تو وہی لوگ اوس وصیت کے مستحق ہونگے جنکو نکاح
کرنا زید کی جورو سے ہمیشہ کو حرام ہے اور اگر دامادون کے لیے وصیت

باب الوصیت للاقارب

کی تو اوس عورت کی خاوند جو عورت زید کی ذی رحم محرم ہو اس وصیت سے
مستحق ہونگے مسئلہ اگر زید نے کسی عمرؔ کے آل کے لئی وصیت کی تو یہہ
وصیت عمرؔ کی جورو کے لئی ہو لی اور اگر آل کے لئے کی تو گھر والون کے لئی ہوئی
اور اگر عمرؔ کی جنس کے لئے وصیت کی تو عمرؔ کے باپ کی گھر والونکی لئے وصیت ہوئی
مسئلہ اگر زید نے عمرؔ کے اقارب یا ذی القرابت یا ذوی الارحام یا ذوی
الانساب کی لئے جو رشتہ دار عمرؔ کا ذی رحم محرم زیادہ نزدیک کا ہوگا وہ مستحق
اس وصیت کا ہوگا اور عمرؔ کی مان اور باپ اور اولاد اور وارث اس وصیت
مین سی نپاوینگے اور دو شخص یا دوسی زیادہ اس وصیت کے مستحق ہونگے
مسئلہ اگر زید نے اپنی رشتہ دارونکی لئے وصیت کی اور زید کے دو چچا
اور دو ماموں رشتہ دار ہین تو وصیت دونون چچون کے لئی ہوئی اور اگر
ایک چچا اور دو ماموں ہین تو چچا کو آدہا وصیت کا مال اور دو ماموں نکو آدہا
اور اگر ایک چچا اور ایک پہوپہی ہی تو یہہ دونون برابر ہین آدہا آدہا دونونکو
مسئلہ اگر زید نے یون وصیت کی کہ عمرؔ کے جتنی ہوئے ہو اتنا مال دیجیو
تو عمرؔ کا بیٹا اور بیٹی دونونکو برابر وہ مال ملیگا اور اگر وصیت کی کہ عمرؔ کے
ورثہ کو تو مرد کو دونا اور عورت کو ایک حصہ **باب الوصیت بخدمت العبد
والسکنی والثمرۃ** یعنی غلام کی خدمت اور مکانمین رہنی اور میوہ دینی کی
وصیت کے مسئلے مسئلہ اگر زید نے عمرؔ کے لیئے وصیت کی اپنی غلام کی خدمت کی

اور اپنی گھر مین رہنی کی مدت معین تک کو یا ہمیشہ تک تو درست ہی پہر اگر وہ غلام
تہائی مال کی قدر ہوتا ہی تو وہ غلام عمرؓ کو سپرد کرینگی کہ وہ غلام عمرؓ کی خدمت
کری اور اگر وہ غلام تہائی مال سی زیادہ قیمت کا ہی تو دو دن زید کے
وارث کی خدمت کیا کری اور ایکدن عمر کی اور عمر کے مرجانیکی بعد وہ غلام زید
کے وارث کو پہر ملیگا اور اگر عمرؓ زید کی زندگی ہی مین مرگیا تو وصیت باطل ہوگئی
مسئلہ اگر زید نے اپنی باغ کے میوہ کی عمر کے لئے وصیت کی اور زید مرگیا
اور باغ مین میوہ لگا ہوا ہی تو صرف وہی میوہ عمرؓ کو ملیگا اور اگر زید نے یون
کہا تھا کہ ہمیشہ کو اپنی باغکی مینے عمر کے لئے وصیت کی تو وہ میوہ اور جو آیندہ
لگا کرے عمرؓ کو ملا کریگا **مسئلہ** اگر زید نے عمر کے لئے اپنی باغ کی وصیت
کی تو موجود اجرت اور آیندہ کی اجرت سب عمرؓ کو ملا کریگی اگرچہ ہمیشہ کے لفظ کو
زید نے نکہا ہو **مسئلہ** اگر بہیڑ کی اون کی یا بچہ یا دودہ کی وصیت کی تو جسقدر
اون یا جو بچہ یا جسقدر دودہ موصی کے مرتے وقت موجود ہوگا وہی عمرؓ کو
ملیگا ہمیشہ کی کہی ہو یا نکہی ہو **باب وصیت الذمی** یعنی کافر اگر وصیت کری
اوسکے مسئلی **مسئلہ** اگر ذمی نے اپنا گہر گرجا یا کنیسہ کر ڈالا اپنی چنگی پن مین
پہر وہ ذمی مرگیا تو وہ مکان اوسکے وارثون کو میراث مین ملیگا **مسئلہ** اگر ذمی
نے وصیت کی کہ میری گہر کو فلانی قوم کے لئی گرجہ یا کنیسہ بنا دیجیو تو یہہ وصیت
اوسکے تہائی مال مین جاری ہوگی **مسئلہ** اگر ذمی نے غیر معین قوم کے لئی

اپنے گھر کو گرجا یا کنیسہ بنا دینے کی وصیت کی تو درست ہے **مسئلہ** اگر حربی مستامن
نے کسی مسلمان کے لئے یا کسی ذمی کے لئے اپنی کل مال کی وصیت کی تو درست
ہے **باب الوصی** یعنی کسیکو اپنے مرنیکے بعد کارندہ مقرر کرنا **مسئلہ** اگر زید نے
عمرؔ کو اپنا وصی کیا سو عمرؔ نے زید کے روبرو قبول کیا اور زید ہی کے روبرو رد کیا
تو وصی ہونا رد ہو گیا اور زید کے سامنے رد نہیں کیا تو رد نہیں ہوا اور عمرؔ نے اگر
زید کے ترکہ میں سے کچھہ بیچا تو جیسے اپنا وصی ہونا قبول کیا اور اگر زید کے مرنیکے
بعد عمرؔ نے کہا کہ میں قبول نہیں کرتا پھر پیچھے کر قبول کیا تو یہ قبول کرنا درست
ہو گیا بشرطیکہ قاضی نے عمرؔ کو وصی ہونے سے نکال دیا ہو جب اوسنے کہا تھا
کہ میں قبول نہیں کرتا اگر زید نے غلام کو یا کافر کو یا فاسق کو اپنا وصی کیا تو قاضی
اپنے وصی کو معزول کر کے اور کسیکو اوسکی جگہہ وصی کرے **مسئلہ** اگر زید نے
اپنے غلام کو اپنا وصی کیا اور وارث زید کے نابالغ ہیں تو درست ہے اور بالغ ہوں
تو نہیں درست **مسئلہ** اگر وصی سے وصیت کی کام ادا نہیں ہو سکتی تو قاضی
اور وصی بھی اوسکے ساتھہ لگا دے کہ دونو ملکر کام کریں **مسئلہ** اگر زید کے
دو وصی ہوں تو ایک وصی دوسرے کے بے پوچھے کچھہ کام نہیں کرسکتا اور کرے تو
باطل ہے مگر ان مردہ کا جنازہ درست کرنا اور کفن مول لینا اور کم عمروں کے
لئے کھانا کپڑا مول لینا اور کم عمروں کے لئے ہبہ قبول کرنا اور معین ودیعت
کا پھیر دینا اور معین وصیت کا ادا کرنا اور معین غلام کا آزاد کرنا اور مردہ

باب وصی

میکے حقوق کی بابت جھگڑنا دو وصی مین سے ایک کا بھی درست ہی مسئلہ اگر عمر کا وصی تھا سو عمر نے بکر کو اپنا وصی کیا اور عمر مرگیا تو بکر زید اور عمر دونون کے ترکہ کا وصی ہوا مسئلہ اگر زید کے وصی نے زید کی غائب ارثونکی طرفسی موصی لہ سی مال بانٹ لیا تو درست ہی اور اگر موصی لہ غائب کے لئی وارثون سے بانٹا تو نہین درست پھر اگر بانٹ لیا اور اگر موصی کے پاس سی ضائع ہوگیا تو موصی لہ باقی تہائی مال مین سے دلا یا دیگا مسئلہ اگر زید نے حج کی وصیت کی تھی سو وصی نے وارثون سی حج کرنیکے لائق مال بانٹ لیا پھر وہ مال وصی کے پاس سی یا اوسکے پاس سے جسکو حج کرنیکے لئی دیا تھا ضائع ہوگیا تو زید کے باقی مال کی تہائی مین سے اور مال دیکر حج کرا دین مسئلہ اگر موصی لہ غائب ہی اور اوسکے لئی قاضی نے وارثون سے وصیت کا مال بانٹ لیا تو درست ہی مسئلہ اگر وصی نے موصی کے ترکہ سی دین والی کی غیبت مین غلام بیچ لیا تو درست ہی مسئلہ اگر موصی نے وصیت کی کہ میرے بعد صالح غلام کو بیچکر اوسکی قیمت خیرات کر دیجیو سو وصی نے وہ غلام زید کی بیچا اور قیمت لی پھر وہ قیمت وصی کے پاس سی ہلاک ہوگئی اور وہ غلام کسی اور حقدار کا نکلا اوسنی زید سی لیلیا تو وہ قیمت اوسکی زید کے وصی سی دلا یا دیگا اور وصی موصی کے ترکہ سے وہ قیمت لیگا مسئلہ اگر وصی نے ایک کم عمر شخص کا غلام زید کے ہاتھ بیچا اور قیمت لے لی سو وصی کے پاس سی ہلاک ہوگئی اور وہ غلام کسی اور کا نکلا

کہ اوسنے زید سی لیلیا تو زید اپنی دی ہوئی قیمت وصی سسی پہیر دلاپا دیگا اور
وصی اوس کم عمر کے مال سی اوسقدر لیلے اور وہ کم عمر اپنے حصہ کے قدر اور
وارثون سی لے مسئلہ اگر یتیم کا مال زید پر آتا ہی اور زید نے عمر پہ اوترا دیا
تو وصی کو اوس اوترا نیکا قبول کرنا درست ہی بشرطیکہ اوس یتیم کے حقمین یہہ اوترانا
بہتر ہو مسئلہ اگر وصی نے یتیم کے لئی کوئی چیز مول لی تھوڑی نقصان سے
یا یتیم کی چیز بیچی تھوڑی نقصان سے تو درست ہی مسئلہ اگر وصی نے نا
بالغ وارث کا مال منقولہ بیچا تو درست ہی اور غیر منقولہ کا بیچنا درست نہین
مسئلہ وصی کو یتیم کے مال کی تجارت کرنا جائز نہین مسئلہ اگر زید نے
عمر کو اپنا وصی کیا اور زید مرگیا اور زید کا باپ خالد اور زید بیٹا بکر یتیم رہا تو
وصیکو اوس بکر یتیم کے مال مین تصرف کرنا بہتر ہے خالد کے تصرف کرنیسے
اور اگر زید نے کسیکو وصی نہین کیا تو یتیم کے حقمین دادا باپ کی جگہہ پر ہی

فصل فی الشهادة یعنی وصیت کی بابت گواہی کے مسئلے

مسئلہ اگر دو وصیون نے گواہی دی کہ زید میت نی ہمارے ساتہہ عمر کو بھی وصی کیا
ہی تو یہہ گواہی لغو ہی ہان اگر عمر دعوی کرے کہ مجھکو بھی وصی کیا ہے
تو یہہ گواہی درست ہی اور ایسا ہی حکم ہے اگر زید میت کی دو گواہی دین
کہ ہمارے باپ زید نے عمر کو ہمارا وصی کیا ہی مسئلہ اگر دو وصی کم عمر
وارث کے لئی کچھہ مال کی بابت گواہی دین یا بالغ وارث کے لئی میت کے

مال کی بابت گواہی دین تو گواہی باطل ہے مسئلہ اگر زید اور عمرو دو مرد
گواہی دین کہ سعید جو مرگیا اسپر ہزار روپیے بکر اور خالد کے دین آتے ہین
اور خالد گواہی دین کہ زید اور عمر کے بھی ہزار روپیے سعید پر آتے ہین تو
یہہ دونون گواہیان مانی جاوینگی اور اگر دونون گواہیان ہزار روپیے کی وصیت
بابت گذرین تو نہ مانی جاینگی کتاب الخنثی بیان خنثے کے مسئلون کا
مسئلہ جسکا پیشاب کا مکان فرج یعنی عورتکا سابھی ہو اور ذکر یعنی مرد کا سا
بھی ہو اوسکو خنثی کہتے ہین سو ایسا شخص اگر ذکر سے پیشاب کرے تو اوسکو مرد
شمار کرینگے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو عورت شمار کرینگے پہر اگر ذکر اور
فرج دونون راہون سے پیشاب کرے تو جس راہ سے اوسکا پیشاب پہلے نکلا کرتا ہو
ویسا ہی یعنی ذکر سے اگر پہلے نکلتا ہو تو مرد ہے اور فرج سے پہلے نکلتا ہو تو عورت
ہے اور اگر دونون راہون سے ساتھ ہی برابر نکلتا ہو تو وہ خنثی مشکل ہے اور اگر
ایک راہ سے پیشاب زیادہ نکلے اور دوسری راہ سے کم تو اوسکا لحاظ نکرین گے
مسئلہ جب خنثی بالغ ہو اور اوسکے داڑہی نکلے یا عورت سے صحبت کرسکے
تو وہ مرد ہے اور اگر اوسکی عورت کیسی چھاتیان نکلین یا دودہ نکلے یا دوہ
کپڑون سے ہو یا اوسکو حمل رہے یا اوسکی ساتھہ مرد صحبت کرسکے تو وہ عورت
ہے پہر اگر کسیطرحکی علامت اوسمین ظاہر نہوئی یا دو طرحکی علامتین اوسمین ظاہر
ہوئین تو وہ خنثی مشکل ہے مسئلہ خنثی مشکل جماعت کی نماز مین مردونکی صف

کتاب الخنثی

کے آگے صف مین کہڑا ہوا ور او سکے مال سی باندی مول لین کہ وہ باندی اوسکا ختنہ کرے اور اگر اوسکا مال کچہ نہو تو بیت المال سی باندی مول لین پہر ختنہ کے بعد اوس باندیکو بیچڈالین اور خنثی مشکل کو میراث مین وہ حصہ ملیگا جو کم ہوگا تو اگر خنثی مشکل کا باپ مرا اور ایک بیٹا اور ایک خنثی دو اوسکے وارث رہی تو دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ اوس خنثے کو ملیگا **مسائل شتی** یعنی متفرق مسئلے مسئلہ وصیت اور نکاح اور طلاق اور بیع اور شرا اور قصاص سکے مقدمہ مین گونگا کا اشارہ کرنا یا لکہدینا ایسا ہی جیسی اوسنے اپنی زبان سے کہا اور حد کی مقدمہ مین اوسکے اشارہ کا اور لکہنے کا اعتبار نہین اور جسکی زبان بیماری سے رہ گئی ہو اوسکے اشارہ کا اور لکہنے کا اعتبار نہین **مسئلہ** اگر ذبح کئی ہوئے اور مری جانور مل گئی اور پہچانے نہین جاتے تو اگر ذبح کئی ہوئے بہت ہین اور مرے ہوئے تہوڑی ہین تو اٹکل سے ذبح کئے ہوئی الگ کرلے اونکو کہا وی اور اگر ذبح کئے ہوئی بہت نہین ہین تو نہ کہاوی **مسئلہ** اگر ناپاک گیلا کپڑی کو پاک سوکہی کپڑے مین لپیٹا سو یہہ سوکہا بھی گیلا ہوگیا لیکن نچوڑ لیسی اس پاک کپڑے مین سی پانی نہین بہتا تو یہہ پاک کا پاک ہی **مسئلہ** اگر خون مین لتہڑی ہوئی بکری کی سری آگ مین ڈالدی کہ اوسکا خون جلکر جاتا رہا پہر اوسکو کاٹکر اوسمین شوربا کیا تو وہ کہا جائیگا اور جلا دینا ایسا ہی جیسا دہو ڈالنا — **مسئلہ** اگر بادشاہ سے زمین والے کو زمین کا محصول معاف کردیا تو جائز

ہے اور اگر عشر معاف کر دیا تو نہین جائز مسئلہ اگر بادشاہ نے ملوک زمینین
ایک قوم کو محصول پر دین تو جائز ہے مسئلہ اگر رمضان کا قضا روزہ رکھا اور
یہہ تعین نکیا کہ کون سے دنکا قضا ہی توبھی قضا درست ہی مسئلہ اگر دو رمضان
کا قضا روزہ رکھا اور یہہ تعین نکیا کہ کون سی رمضان کا روزہ مین رکھتا ہون
توبھی درست ہی اور یہی حکم ہی نمازونکی قضا کا اگرچہ یہہ نیت نکی کہ اول نماز
جو مجھپر قضا ہے یا آخر نماز مسئلہ اگر روزے مین اپنی دوست کا تھوک
کہا لیا توکفارہ دے اور اگر دوست کا نہین توکفارہ بھی نہین مسئلہ
اگر کوئی حاجی راہ مین مارا گیا تو اور لوگون کو حج کے جانیکا یہہ عذر ہوگیا
مسئلہ اگر زید نے ایکعورت سی کہا کہ تو میری جورو ہوئی اور اوس عورت
نے کہا کہ ہوئی تو اس سی اونہین نکاح نہین ہوگیا اور اگر زید نے یون کہا
کہ تو نے اپنے آپکو میری جورو کیا اور اوس عورت نے کہا کہ کیا اور اس
زید نے کہا کہ تو نے اپنی لڑکی میری لڑکے کی لئی کی اوسنی کہا کی تو نکاح
نہوا مسئلہ اگر زید اپنی جورو کے گھر اوسکے ساتھہ رہا کرتا ہی اور وہ
جورو زید کو منع کرے کہ میرے یہان مت آیا کر تو وہ جورو ناشزہ ہوگئی اور
اگر زید غصب کی گھر مین رہتا ہی جورو کے ساتھہ اور وہ جورو اوسکو اپنی کنے
آنیسے منع کرے تو ناشزہ نہین مسئلہ اگر جورو نے اپنی خاوند سے کہا
کہ مین تیری باندی کے ساتھہ نہین رہتی اور مجکو علیحدہ گھر چاہئے تو اوس

جو رو کو یہہ اختیار نہین ہے مسئلہ اگر جو رو نے خاوند سے کہا کہ مجکو طلاق دے
اور خاوند نے کہا کہ دی یا کر لے یہ کہا کہ دی ہوئی ہو یا کی ہوئی ہو تو طلاق نہین پڑی
ہان اگر اس کہنے مین خاوند طلاق کی نیت سے کہے تو پڑجاے گی اور خاوند نے کہا کہ
دی ہے یا کی ہے تو طلاق ہو گئی خاوند کی نیت طلاق کی ہو یا نہو اور اگر یون کہا
کہ دی ہوئی جان یا کی ہوئی جان تو طلاق نہین پڑی اگرچہ طلاق کی نیت سے کہا
مسئلہ اگر زید نے عمر کے سامنے اوسکی جورو کا کچھہ تذکرہ کیا تو عمر نے
اگر طلاق دینے کی نیت سے یون کہا کہ وہ مجکو نہین چاہئے ہے قیامت تک یا تمام عمر
تو طلاق ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہین ہے تو نہین مسئلہ اگر مرد نے جورو
سے کہا کہ عورتون کا حیلہ کر تو یہہ خاوند کیطرف سے تین طلاقین دینے کا اقرار ہوا اور
اگر یون کہا کہ اپنا حیلہ کر تو یہہ اقرار نہوا مسئلہ اگر جورو نے خاوند سے کہا
کہ مہر مینے تجکو بخشا تو مجہسے لڑائی روکے رہو اگر اسبات پر وہین خاوند نے اوسکو
طلاق دیدے تو مہر جاتا رہا اور اگر طلاق نہ دی تو مہر نہین گیا مسئلہ اگر میان نے
اپنے غلام سے کہا کہ اے میرے مالک یا باندی سے کہا کہ مین تیرا غلام ہون تو وہ
غلام اور باندی آزاد نہین ہو گئے مسئلہ اگر زید نے کہا کہ مجہپر سوگند ہے
کہ یہہ کام نکرون گا تو یہہ اللہ تعالی کی قسم کا اقرار ہوا مسئلہ اگر زید نے کہا
کہ جو مین فلانا کام کرون تو مجہپر طلاق کی سوگند ہے پہر وہ کام کیا تو زید کی
جورو پر طلاق ہو گئی بعد اسکے اگر زید کہے کہ مین نے یہہ جہوٹہہ کہا تھا تو اوسکو

[illegible] مین سمجہانکہین گے یعنی طلاق تو پڑہی جاویگی مسئلہ اگر زیدنے کہا
کہ مجکو گہر کی سوگند ہے کہ یہہ کام کرون گا تو یہہ طلاق کی سوگند کا اقرار ہوا
مسئلہ اگر مشتری نے بائع سے کہاکہ قیمت گیارہ مین تو بائع نے کہا
مین دونگا تو بیع فسخ ہوگئی مسئلہ اگر زیدنے کہاکہ مجکو قسم ہے اگر مین فلان
کام کرون جبتک مین بخارا مین ہون پہر وہ بخارا سے کہین کو گیا اور پہر بخارا
مین آیا اور وہ کام کیا تو گنہگار نہین مسئلہ اگر گدہا بیچی تو اوسکا بچہ بکنی
نہین آیا مسئلہ اگر عقار کی بابت جہگڑا ہے تو وہ عقار قابض سے ہے یا نہ
جبتک مدعی اپنے گواہ نگذرانے مسئلہ جو عقار جس قاضی کے زیر حکومت
مین ہووا اوس قاضی کا حکم اوس عقار کی بابت درست نہین مسئلہ اگر قاضی
نے گواہ سنکر ایک مقدمہ مین حکم کیا بعد اسکے قاضی نے کہاکہ مین نے اپنے
حکم سے رجوع کیا یا مجکو اسکے سوا کچہہ اور معلوم ہوا یا کہامین گواہون سے
دہوکے مین آگیا یا کہاکہ مین نے اپنا حکم باطل کردیا یا ایسی ہی کچہہ بات کہی
تو اوسکا کچہہ اعتبار نہین وہ پہلاہی حکم کیا ہوا جاری رہیگا اگر دعوی صحیح اور
گواہی درست کے بعد کیا ہو مسئلہ اگر زیدنے ایک لوگونکو چہپایا اور
عمر سے کچہہ پوچہا اور عمر نے اقرار کیا اور وہ لوگ اوس عمر کو دیکہتی ہین اور
اوسکا کہنا سنتی ہین اور عمر اونکو نہین دیکہتا ہے تو اونکی گواہی عمر کے
حق مین جائز ہے اور اگر اون لوگون نے عمر کا کلام سنا اور عمر کو نہ دیکہا

تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر زید نے غیر منقول چیز بیچی اور کچھہ رشتہ مند زید کے
موجود ہین اور اس بیع سے خبردار ہین بعد اسکے اُن رشتہ دارون نے اُس مبیع کا
دعوی کیا تو نہ سُنا جائیگا مسئلہ اگر جورو نے خاوند کو مہر بخشدیا اور مرگئی
پھر اوس عورت کے وارث کہتے ہون کہ اوسنے موت کی بیماری مین مہر بخشا تھا اور
خاوند کہے کہ چنگے پن مین بخشا تھا تو خاوند کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر زید نے
عمرو کے دین کا یا اور کسی چیز کا اقرار کیا بعد اسکے کہا کہ مین اقرار کرنے مین
جھوٹا تھا تو عمرو کو قسم دینگے کہ وہ عمرو یون قسم کہا دے کہ زید اقرار کرنے
مین جھوٹا تہا اور مین جو اوسپر دعوی کرتا ہون اسمین باطل پر نہین ہون
مسئلہ مدعی علیہ کا اقرار کرنا مدعی کے لئے مالک ہونیکا سبب نہین ہے
مسئلہ اگر زید نے عمرو سے کہا کہ مین نے تجکو اس چیز کے بیچنے کا وکیل
کیا اور عمرو یہہ سُنکر چپ ہو رہا تو وکیل ہوگیا مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو سے
کہا کہ مین تجکو تیرے طلاق دینے کا وکیل کیا تو پھر زید کو اوسکے معزول کرنے کا
اختیار نہین مسئلہ اگر زید نے یون کہکر عمرو کو وکیل کیا کہ جب مین تجکو معزول
کرون تو تو میرا وکیل ہی پھر جب زید عمرو کو معزول کیا چاہی تو یون کہی کہ مین نے
تجکو معزول کیا پھر مین نے تجکو معزول کیا اور اگر یون وکیل کیا تہا کہ جس بار مین
تجکو معزول کرون تو تو میرا وکیل ہے تو معزول کرنیکے لئے یون کہی مین نے
رجوع کیا وکالت معلقہ سے اور مین نے معزول کیا تجکو وکالت منجزہ سے مسئلہ

زین کے مقدمہ مین دین کے دینے پر صلح کی تو صلح کا بدل قبض کر لینا شرط
ہے اور اگر قبض نکیا تو یہہ صلح جائز نہین مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکے پر
حویلی کا دعوی کیا اور اوس لڑکے کے باپ نے اوس لڑکے کا کچھہ مال دینے پر
زید سے صلح کی درصورتیکہ زید کے پاس اوس دعوی کی بابت گواہ ہون تب تو
صلح درست ہوئی اور نہین تو نہین بشرطیکہ قیمت مثل پر یا کچھہ تھوڑی سی نقصان
سے صلح ہوئی ہو مسئلہ اگر مدعی کے پاس گواہ نہون یا گواہ غیر عادل ہون
یا زید نے کہا کہ میرے پاس گواہ نہین ہین پھر گواہ لایا یا گواہ نے کہا کہ اسمقدمہ
مین میری گواہی نہین پھر گواہی دی تو یہہ گواہ مانی جاوینگے مسئلہ اگر
خلیفہ نے ایک امام کو حکومت دی تو اوس امام کو اختیار ہے کہ کسی شخص کو گلی
کے راستے مین سے کچھہ زمین کاٹ دی بشرطیکہ راہ چلنے والونکا کچھہ نقصان نہو
مسئلہ اگر بادشاہ نے زید سے ڈانڈ لیا اور یون نکہا کہ تو اپنا مال بیچکر
مجکو دے پھر زید نے اپنا مال ڈانڈ ادا کرنیکو بیچا تو یہہ بیع درست ہی مسئلہ
اگر زید نے اپنی جورو کو مار سے ڈرایا سو اوسنے مہر اپنا اوسکو بخشدیا اور
زید مین مارنے کی طاقت بھی تھی تو بخشنا درست نہین مسئلہ اگر عورت
سے زبردستی خلع کروایا تو عورت پر طلاق ہوگئی اور مال ساقط نہوا مسئلہ
اگر زید کا دین ایکعورت پر آتا ہی سو اوس عورت نے وہ دین اوسکو اپنی خاوند
پر مہر مین اوتروادیا بعد اسکی خاوند کو مہر بخشدیا تو یہہ بخشنا درست نہوا مسئلہ

اگر زید نے اپنی زمین مین کنوان کہودا یا کہتہ بنایا اور اس پڑوسی کی دیوار
گری اور پڑوسی نے زید سے کہا کہ کنوان یا کہتہ اپنا پاٹ دے تو زید سے زبردستی
وہ کنوان اور کہتہ نہ پٹوا وینگے اور اگر اُس سے پڑوسی کی دیوار گر پڑی تو کنوئی
اور کہتی والے پر دیوار کا تاوان دینا نہ آویگا مسئلہ اگر زید نے اپنا مال لگا کر
جورو کا مکان بنایا جورو کے کہنے سے تو وہ مکان اوس جورو کا ہی اور جو اوسپر
خرچ ہوا سو زید کا اوس جورو پر دین ہے اگر جورو کے بغیر کہی جورو کا مکان
اپنی واسطی بنایا تو یہ مکان زید کا ہے اور اگر جورو کی بے اجازت اوس جورو کا
کیو اسطی بنایا تو زید نے جورو کے ساتھہ احسان کیا اور وہ مکان اوس جورو کا
ہی مسئلہ اگر زید نے اپنی قرضدار کو پکڑا اور عمر نے اوس سے چھڑایا تو عمر پر دین دینا
نہ آویگا مسئلہ اگر زید کے پاس کسیکا مال ہی اور بادشاہ نے زید سے کہا کہ یہ مال مجکو دی
ورنہ مین تیرا ہاتھہ کاٹ ڈالونگا یا تیرے پچاس لکڑیان مارونگا سو زید نے وہ مال بادشاہ
کو دیدیا تو زید پر ضمان نہین مسئلہ اگر جنگل مین بسم اللہ اکبر کہکر شکار کیو نہی برچہی
گاڑی پہر شکاری نے دوسری بار آنکر وہان پر زخمی شکار مرا ہوا پایا تو اوس شکار
کہا دینگے مسئلہ چار پایہ حلال جانور کا نر مگاہ اور کپورے اور غدود اور پہلنا
اور پتہ اور بہتا ہوا لہو اور عضو تناسل کہانا مکروہ ہی مسئلہ قاضی کو جائز ہے
کہ غائب اور کمسر اور لقطہ کا مال قرض دی مسئلہ جس لڑکے کی سپاری ایسی
کہلی ہوئی ہو کہ جو دیکہے سو اوسکو ختنہ کیا ہوا جانے اور معلوم ہو کہ اسکی عضو تناسل

کا چمڑا ستھنی سی کٹی گا تو اوسکا ختنہ نکرینگے اور کافر بوڑھا ہوکر مسلمان ہوا اور واقف
کاروں نے کہا کہ اِسکو ختنہ کی تکلیف کی طاقت نہین ہے تو اوسکا ختنہ نکرینگے
مستحب وقت ختنہ کا سات برس کی عمر ہے مسئلہ اگر کوئی شخص گھوڑے یا اونٹ دوڑاوین
یا خود پیدل دوڑین اور ہر شخص بدے کہ مین آگے نکل جاؤنگا یا تیر چلاوین یا بندوق
بندوق کہ مین نشانہ مارونگا تو درست ہی اور دونو طرف سی مال کی شرط بدنا کہ اگر زید
آگے نکلجاوی تو عمر سے دس روپیے لے اور پیچہے رہ جاوی تو دی حرام ہی ہان
اگر ایک ہی طرف سی مال بدا ہو کہ اگر زید آگے نکلجاوی تو عمر اوسکو دس روپیے دی
اور پیچہے رہجاوے تو کچھ نہین تو یہہ جائز ہے مسئلہ پیغمبرون اور فرشتون
کے سوا اور کسی کے نام پر درود جائز نہین ہے مگر پیغمبر یا فرشتونکے ساتھہ جائز ہی
مسئلہ کافرونکے تیوہار کے نام پر جیسی نوروز اور مہرجان کا دن کچھہ کسیکو
دینا جائز نہین مسئلہ کہال اور صوف وغیرہ کی ٹوپی جسکو کلاہ کہتی ہین پہننا مضایقہ
نہین ہے مسئلہ سیاہ کپڑا پہنا اور پگڑی کا کنارہ دونو مونڈہون کے بیچ مین
ادہی پیٹہہ پر چہوڑا ہوا رکہنا مستحب ہی مسئلہ جوان عالم کو جائز ہے کہ بڈہی
جاہل کے آگے چلے مسئلہ قرآن کے حافظ کو چاہیئے کہ جتنے دنین قرآن
ختم کیا کرے کتاب الفرائض یعنی مُردی کے مال کے مسئلے مسئلہ مُردہ
کا جو مال رہی اوسمین سی پہلے اوسکے دفن کفن سے شروع کرے بعد اسکی
مُردہ کے ذمہ پر کا دین ادا کرے بعد اسکے جو باقی رہی اوسمین سی اوس

مُردہ کی جو وصیت ہو سو ادا کرے اُسکے بعد جو مال باقی رہے وہ مال اُن
مردہ کے وارثونکو ملے مسئلہ وارث تین طرح کے ہین ایک فرض والے
دوسری عصبہ تیسری ذوو الارحام سو فرض والے وہ ہین جنکا حصہ شریعت مین
معین ہوگیا ہی اونکو پہلے دینگے اور وہ بارہ ہین ایک اونمین سے مردہ کا باپ
ہے اوسکو چھٹا حصہ ملیگا اور مُردہ کا بیٹا یا پوتا یا پرپوتا یا سرپوتا یا سرپوتے
کا بیٹا بھی ہو دوسرا اونمین سے مردہ کا صحیح دادا ہی اور صحیح دادا اوسکو کہتے
ہین کہ مُردہ کے اور اوسکی ناتی مین بیچ مین ماں مُردہ کی نہ آتی ہو مثلا باپ کا باپ
سوا ایسے دادا کا اور مُردہ کے باپ کا ایک ہی حکم ہے اگر مردہ کا باپ جیتا نہ ہو جب
ماں اتنا فرق باپ اور دادا مین ہے کہ اگر مردہ کا خاوند یا جورو اور ماں
اور باپ رہا تو پہلے جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی جو مال رہی اوسکی تہائی ماں
کو ملیگی اور اگر باپ نہو تو ماں کو کل مال کی تہائی ملیگی دوسری یہ کہ مُردہ کے
باپ کی ماں اگر مُردہ کا باپ جیتا ہو تو مردہ کے مال سے محجوب ہی اور اگر باپ نہو
دادا جیتا ہو تو مردہ کی باپ کی ماں محجوب نہین اور مُردہ [illegible]
ہوتے مُردہ کے بھائی اور بہنین مُردہ کے مال سے محجوب ہین تیسری
اُنمین سے مُردہ کی ماں ہے اوسکو مُردہ کا تہائی مال ملیگا اور اگر ماں ہی
اور مُردہ کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی یا پرپوتا یا پرپوتی یا سرپوتا یا سرپوتی رہی
یا مُردہ کے دو بھائی رہی یا دو بہنین رہین تو ماں کو چھٹا حصہ اور اگر مردہ

ہی اور باپ رہا اور جورو رہی یا خاوند رہا تو پہلے جورو اور خاوند کا حصہ دیکر باقی
مال کی تہائی مان کو ملیگی چوتھی اُن بارہ مین سے جدہ صحیحہ ہے اوسکو چھٹا حصہ ملیگا
خواہ ایک ہون خواہ بہت ... اگر دو جدہ صحیحہ جمع ہون کہ ایک کی دو ناتی ہین اور
دوسرے کا ایک ہی ناتا ہے تو وہ دو برابر ہین اور دور کے ناتے کی جدہ صحیحہ نزدیک
کے ناتے کی جدہ صحیحہ کے ہوتے ہوئی محجوب ہوگی اور مان کے ہوتے ہوئے جدہ کو کچھہ
نملیگا ور جدہ صحیحہ اوسکو کہتے ہین جسکی ناتے مین مردہ کے اور اوسکی بیچ مین جدہ فاسدہ
نآوے مثلا باپ کی مان اور باپ کی دادی اور باپ کی پردادی اور مان کی مان اور
فاسدہ اوسکو کہتی ہین کہ مردہ اور اوسکی درمیان مین مان آتی ہو ناتے مین

ور مان کا پردادا اور مان کا سردادا پانچوین
اوسکو اپنی جورو کا مال آدہا ملیگا اور اگر جورو
ن ہو یا پردتا پردتی ہو یا سردتا سردتی ہو تو خاوند
ہو چوتھی مال ... ہی بارہ مین سے جورو ہے کہ اوسکو اپنی خاوند کا مال چوتھائی
ملیگا ... ہو یا پوتا یا پوتی یا پردتا یا پردتی یا سردتا یا سردتی
ہو ... ملیگا ساتوین بارہ مین سے مردہ کی بیٹی ہے اوسکو
آدہا اپنے باپ کے مال سے ملیگا اگر دو بیٹیان یا دو سے زیادہ بیٹیان ہون
تو اونکو دو تہائی مال اور اگر مردہ کا ... بیٹا بھی ہو تو بیٹی عصبہ ہو جاتی ہین اس صورت
مین بیٹے کو دونا بیٹی سے ... آٹھوین بارہ مین سے مردہ کی پسر کی بیٹی

یعنی پوتی ہے سو مُردے کے اگر بیٹی یا بیٹا موجود نہو تو پوتا یا پوتی اونکی جگہہ پر
جا دینگی پوتا بیٹی کی جگہہ اور پوتے بیٹے کی جگہہ اور بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے
پوتا پوتی یعنی بیٹی کی اولاد محجوب ہوگی پہر اگر ایک ہی بیٹی پوت کی رہی ہو
آدہا مال اپنے دادا کا پاویگی اور اگر دو یا زیادہ ہون اور مُردہ کی کوئی
تہو تو دو تہائی مال پاوین اور اگر مُردہ کے ایک بیٹی ہو
ملے ایک ہو یا کئی ہون اور اگر مُردے کی دو یا کئی بیٹیان ہون تو پوتیا
کو کچہہ نملیگا ہان اگر ایک پوتا یا کئی پوتے بہی ہون تو جو پوتیان اوس پوتے
مقابل یا پوتے سے اوپر ہونگے وہ پوتیان عصبہ ہوجاینگی بیٹونکے مانند
اون پوتون پوتیونکو ملیگا مرد کو عورت سے دونا
ہین ہونگی وہ محجوب ہونگی نوین بارہ وین ہے
ہے جیسی سگی بیٹیان ہون یعنی اگر ایک سگی بہن ہے
زیادہ ہون تو وہ دو تہائیان پاوینگے اور اگر اونکے ساتہہ سگے بہائی بہی ہوا
بہنین عصبہ ہوجاتی ہین ہر ایک بہن سے دونا بہائی کو ملیگا
مُردہ کے باپ کی بیٹیان ہین اونکا حال ایسا ہے جیسے مُردہ کے
کی بیٹی کا حال سگی بیٹیونکی ساتہہ ہین اور اگر باپ کی بیٹیونکے ساتہہ بہائی
بہی ہوگا تو وہ بیٹیان عصبہ ہوجاوینگی اور اگر مُردہ کی کوئی بیٹی یا پوتی ہو
بہی باپ کی بیٹیان عصبہ ہوجاوینگی گیارہوین مُردہ کی ماکی بیٹی اور بیٹے ہون

[illegible] رہی ماں کا بیٹا سو اگر ایک بھی ہو تو اوسکو چھٹا حصہ اور اگر ایک سے
زیادہ ہون تو تہائی [illegible] اور ایسا بھائی اور ایسی بہن برابر حصہ پاوینگی مرد اور
عورت مین فرق نہین [illegible] سگی بہن ہو یا بھائی ہو مردہ کی بیٹی یا پوتی یا پرپوتی
یا سرپوتی کے ہونے ہوتے اور باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے محجوب ہو جاویگا اور
مردہ کی بیٹی [illegible] مردہ کی ماں کی اولاد کو محجوب کرتی ہے **مسئلہ** عصبہ اوسکو کہتے
ہین جو کل مال مردہ کا پاوے اگر اکیلا عصبہ اور اگر اکیلا نہو کسی اہل فرض کے ساتھ
ہو تو اہل فرض سے جسقدر باقی رہے اوسقدر پاوے اور عصبون مین زیادہ حقدار عصبہ
[illegible] ہے اوسکے بعد مردہ کا پوتا پھر پرپوتا پھر سرپوتا پھر اوسکا بیٹا پھر اوسکا
[illegible] ماں کا باپ اور ماں کا دادا [illegible] باپ کا باپ بعد اوسکے پردادا پھر سردادا
بارہ مین سے مردہ کا **خاوند** سے [illegible] سگا بھائی بعد اوسکے باپ کا بیٹا بعد اوسکے
[illegible] کے اولاد ہو دوسرے یا پوتا پوتے [illegible] کا بیٹا بعد اسکے سگے چچا بعد اونکے مردہ کے
[illegible] اپنی بعد [illegible] مردہ کے دادا کے چچا اسی ترتیب کے موافق بعد انکے وہ شخص
[illegible] مردہ [illegible] آزاد کیا تھا بعد اوسکے آزاد کرنیوالے کے عصبے اسی ترتیب کے موافق
مسئلہ جس عورت کا حصہ آدھا یا دو تہائی مال ہے اگر اونکا بھائی بھی موجود ہو تو وہ
عورتین عصبہ ہو جاتی ہین اور [illegible] نہین **مسئلہ** اگر زید عمرو کی سبب مردہ کا
رشتہ دار ہے [illegible] عمرو کے ہوتے ہوئے زید محجوب ہوگا ماں زید کی ماں کے ہوتے ہوئے
ماں کی اولاد زید کے ترکہ سے محجوب نہوگی **مسئلہ** محجوب اور کو بھی محجوب کرتا ہے

مثلاً زید مرا اوسکا باپ رہا اور ماں رہی اور چو بیس کو
اور بہنین باپ کے ہونے سے محجوب ہونگے ... بیٹا بھی
ماں کو چہٹا حصہ ملیگا اور نہین تو تہائی ملتا مسئلہ جو
سبب سے کہ وہ غلام ہی یا اس سبب سی مردہ کو او
کہ مردہ کا اور اوسکا دین اور ہی یا اس سبب سی کہ مردہ ... یا الا
رہتا ہی اور ایک کافر دن کے ملک مین رہتا ہی تو یہہ محر ... بوہ
مسئلہ ایک کافر دوسرے کافر کی میراث کی نسبت ناتے یا سبب کے
باعث پاویگا جیسی مسلمان مسلمان کی میراث پاتا ہی اگر ایک کافر
میراث سی محجوب ہوگا تو محجوب کرنیوالیکے سبب سے محجوب ہوگا مسئلہ اگر کا
اپنی عورت محرم سی نکاح کیا پہر وہ مرا تو وہ عورت ... نکی سبب سی اس
کا مال نپاویگی مسئلہ حرام کی اولاد اور وہ اولا ... خاوند
نے لعان کیا فقط اپنی ماں ہی کے ترکہ سی حصہ
وارث رہی اور حاملہ جورو رہی تو اوس حمل کیو
وارثونکو باقی مال بانٹ دینگے پہر جب وہ لڑکا پید
باہر نکلے اور بعد اسکی مرجاوے تو وہ حصہ پاویگا
حصہ نپاویگا مسئلہ اگر دو رشتہ دار ایک ہی
جلکی تو ایک دوسریکا وارث نہین ہاں اگر یہہ معلوم ہو کہ انمین سے پہلے مرا

مسئلہ ذو رحم اوس رشتہ دار کو کہتے ہین
عصبہ نہ ہونے ہوئی اوسکو کچہہ نہ ملے ۱۱ ن
جورو یا خاوند [illegible] ذو رحم کو حصہ ملیگا اسلئیکہ جورو یا خاوند پر رد نہین ہوتا
مسئلہ ذو رحم رشتہ دارونکو ترکہ اوسی ترتیب سی ملیگا جو ترتیب عصبون مین مذکور
ہوئی ہر جو عصبہ [illegible] سی رشتہ مین نزدیک ہوگا وہ مقدم ہی بعد اوسکی وہ جس کی
اصل وارث ہوا ور مختلف قرابت والے جمع ہون تو باپ کے قرابت وارون کو ماں
کے رشتہ دارون سے دونا ملیگا اور اگر اصلین ایک ہی طرحکی ہون تو فروع کو بدنو ہی
سیم [illegible] ینگا اور اگر اصلین مختلف ہون تو اونکی گنتی کے حساب پر اور جو بطن مختلف ہو اوسکا
اعتبار ہوگا مرد ہونے یا عورت ہونے پر مسئلہ خداتیعالی کیطرف سے ٹھہری
ہوئے حصے چہہ ہین دہی ی اور چوتہائی اور آٹھوان حصہ اور دو تہائیان اور ایک
تہائی اور چہٹا حصہ پہر دو سی ادہائی اور چار سے چوتہائی اور آٹھ سے
آٹھوان حصہ اور تین سے دو تہائیان اور ایک تہائی اور چہہ سی چہٹا حصہ نکلتا
[illegible] دہی ی اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چہٹا حصہ نکالنا ہو تو چہہ
سے نکالے اور اگر چوتہائی اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چہٹا حصہ نکالنا
ہو تو بارہ سے نکالے اور اگر آٹھوان حصہ اور دو تہائیان اور ایک تہائی اور چہٹا
حصہ نکالنا ہو تو چوبیس سی نکالے مسئلہ اگر حقدار زیادہ اور حصے تہوڑے ہون
تو حصونکو یون زیادہ کرینگے کہ چہہ کو دس تک خواہ طاق ہووے اور بارہ کو

سترہ تک یعنی تیرہ یا پندرہ یا سترہ

فرقہ کا حصہ کم پڑا اور سہام اور عدد

مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر موافق نہون تو [illegible]

جو کل ہووہ مخرج ہی اور کئی فرقونکا حصہ کم پڑا اور [illegible] مین مماثل

تو ایک فرقہ کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرق [illegible]

ہوا وسکو اصل مسئلہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موا[illegible] فرقہ کا [illegible]

دوسرے فرقہ مین ضرب کرین اور اگر وہ فرقہ موافق نہون تو ایک فرقہ کا دوسرے مین اور

دوسرے کو تیسرے مین اور تیسرے کو چوتھی مین ضرب کرکے کل کو اصل مسئلہ [illegible]

اور اوس اصل مسئلہ کے عول مین بھی ضرب کرین [illegible] مسئلہ [illegible]

سہام زیادہ ہون اور حقدار کم ہون تو حقدار و[illegible]

بقدر اونکے حصوں کے دین اسکو رد کہتی ہین اگر [illegible] ند کو ندین کہ یہہ مَن لا یُرَدُّ علَیہ

ہین اور اوراہل فرض مَن یُرَدُّ علیہ [illegible] اگر [illegible] یہہ ایک جنس ہون تو اونکو

رؤس پر تقسیم کر دین جیسے دو بیٹیان [illegible]

ایک جنس نہون تو اونکی حصونکی قدر اونپر تقسیم کرینا [illegible]

سی مسئلہ کرین اور اگر تہائی اور چھٹا حصہ جمع ہووے تو تین [illegible] اور اگر آدھیائی اور

چھٹا حصہ جمع ہووی تو چار سی اور اگر دو تہائیان اور [illegible] آدھیائی

اور تہائی جمع ہو تو پانچ سے مسئلہ کرین اور ایک جنس کے مَن یُرَدُّ علیہ ساتھ

فرقہ
سہام
موافق
وفق
مسئلہ
ضرب
مخرج
مماثل
متداخل

مخرج سے نکالکر پہلے من لا یرد علیہ کا حصہ دین پہر

تقسیم کرین جیسے خاوند اور تین بیٹیان رہنے کیصورت

پہر اگر ... برابر نہو اور روس اور سہام مین توافق ہو مثلاً خاوند اور چھہ

بیٹی صورتمین تو من لا یرد علیہ کے مسئلہ کے مخرج مین من لا یرد علیہ کے روس کے

وفق ... اور اگر توافق نہو تو کل روس کو من لا یرد علیہ کے مسئلہ کے

مخرج مین ضرب کرین مثلاً خاوند اور پانچ بیٹیونکے باقی رہنے کیصورت مین اور اگر کئی

جنس کے من یرد علیہ کے ساتھہ من لا یرد بھی ہو تو جسقدر من لا یرد علیہ کو مسئلہ

کے مخرج ... باقی ... اسکو من یرد علیہ کے مسئلہ پر تقسیم کرین جیسے ایک جورو اور

دو دادیان اور ... بیٹیان باقی رہنے کیصورت مین پہر اگر وہ حصہ اونپر برابر نہو

تو من یرد علیہ کے سہام کو من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج مین ضرب کرین جیسے

چار جورو اور نو بیٹیان اور چھہ دادیان رہنے کیصورت مین پہر من لا یرد علیہ کے

... کے مسئلہ مین ضرب کرین اور من یرد علیہ کے سہم کو من لا یرد علیہ

... سے جو باقی رہے اوسمین ضرب کرین اور اگر کسی پر حصہ کم پڑے تو

جیسے اوپر بیان ہوا ویسے اوسکو ٹھیک کرے مسئلہ اگر مردہ کا ترکہ تقسیم

ہونے سے پہلے کوئی ... دس وارث کے وارث رہے تو پہلے مردہ

کا ترکہ ... دوسرے مردہ کا ترکہ تقسیم کرین تو دیکھین کہ

پہلے مردہ کا ترکہ ... دوسرے کو کتنا ملتا ہے یعنی کئی حصے اور اوسکی مال کو کئی حصے

ہون سو اوسکی تین صورتین ہین ایک یہہ کہ پہلے
مردہ کو ملا اوسکا ... حصے ہین ...
کی حاجت نہین ... پہلی تصحیح سے
ترکہ سے جو ملا تہا ... کے حصون ...
تو تصحیح ثانی کے وفق کو پہلے ...
تصحیح ثانی کو پہلی تصحیح مین ضرب کرنا ... ضرب کے بعد جو ... دونکا
مخرج ہی پہر مردہ کے وارثونکی سہام کو دوسری تصحیح مین ... وفق مین ضرب
کرین اور دوسری مردہ کے وارثونکے سہام اوسکی عدد مین یا اوسکے وفق مین ضرب
کرین مسئلہ اگر ہر فرقہ کا حصہ تصحیح مین سے علحدہ علحدہ ...
مسئلہ سے جو حصہ اوس فرقہ کو ملا ہی اوسکو اصل ...
جو حاصل ہوا اوس فرقہ کا حصہ ہی اور اگر ہر شخص کا ... کرنا ہو تو اوس
شخص کے سہام کو اصل مسئلہ ... حاصل ہو ... اوس
شخص کا حصہ ہی مسئلہ اگر وارثون یا دائنون مین ترکہ تقسیم
وارث ... اوسکے سہام کو کل ترکہ مین ضرب کرین پہر جو حاصل ...
دین مسئلہ اگر کوئی وارث چیز لینے پر صلح کرے تو ... گویا
یہہ وارث ہی نہین اور وہ چیز اوسکو دیکر جو باقی رہے وہ ...

تمت